إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

الحمد للہ و المنۃ کہ اس زمان ہدایت اقتران میں یاری رسالۂ شریفہ

بشارۃ التائبین

المعروف بہ
بہشتی موتی کی ہری

تالیف منیف حقایق آگاہ معرفت دستگاہ واقف رموز جلی و خفی جناب حضرت شاہ لطف علی صاحب مودودی المعروف بصاحبزادہ صاحب میاں جی

باہتمام تاجر باہوش واعظ مولوی محمد مراد صاحب پشاوری
کتب فروش

مطبع نور الاسلام حیدرآباد دکن میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل التوبة موجب الغفران الحوبة والعصیان وجعل
البیعة موجب الرضوان والصلوٰة والسلام علیٰ من بیعته بیعة الرحمن
بحکم القرآن وبیعة خلفائه ببیعته کما بیعته بیعة الدیان و علیٰ
آله واصحابه واتباعه الذین هم هداة الزمان ومرشدو
مناهج منازل الاحسان والعرفان لاهل الضلالة والطغیان واهل الفجور والعصیان
امابعد پس کہتا ہے افقر العباد شیخ میرزا خادم العلماء الفقراء والفقراء العلماء سید
لطف علی الحسینی المودودی آبادی الحنفی القادری آباءً الچشتی البربری وطناً
والحیدرآبادی ابتلاءً وسمتاً غفر اللہ له ولوالدیه واحسن الیهما والیه کہ بعض
احباب اس فقیر کے بہت دن سے مستدعی اس امر کے تھی کہ یہہ فقیر وعظ کرے
اور اسلئے کہ زبان وطنی اس فقیر کے فارسی ہی اور اردو گوئی اور اردو نویسی
مین یہہ فقیر چندان مہارت نہین رکہتا ہے اور کلمہ اردو کیے تذکیر اور تانیث
اور مفرد اور جمع کا فرق اور کلمات اردو کا امتیاز اس فقیر کو نہین اور
جسوقت کہ یہہ فقیر وطن سے عازم ہندوستان کا ہوا تو اثناے راہ مین وارد

پنجاب ہو کر دو برس تک وہاں کے اطراف اور اکناف میں سیر و سیاحت
کرتا رہا اور کچھ کچھ پنجابی زبان دانی ہونے لگا چونکہ ابتدا سے کچھ کچھ پنجابی سیکھی
تو اب تک بعضی الفاظ پنجابی زبان کی اس فقیر کی زبان پر جاری ہیں اور علاوہ
ازاں اسلیے کہ یہ فقیر سریع الکلام ہے اور وہ موجب فصاحت کے نہیں بنا بر آن
یہ فقیر بنا بر ایام بابت سوال احباب سے استمداد کرتا رہا مگر جب اصرار
اونکا بدرجہ نہایت ہو پہنچا اور نیز چونکہ ہدایت عوام کہ بھی اشد ضروریات تعلیم کے
سے مقصود تھی بنا بر آن اس فقیر نے باینہمہ رکاکت البیان و عدم مہارت
لسانی و ہیچمدانی کی محض لمرضاۃ اللہ کمر ہمت باندھکر کتاب معدن الخیرات
فی المنجیات والمہلکات کا لکھنا شروع کیا چنانچہ اب تک اوسکا مسودہ ہو رہا
ہے انشاء اللہ تعالے اگر فرصت مستعار کچھ ایام باقی رہے اور طاقت
مساعد ہوئی اور وہ کتاب تیار ہوئی تو فائدہ عام کے لیے بہت مفید ہوگی
باآنکہ وہ کتاب ابتک تسوید میں ہے مگر کثرت التماس نے دوستوں کی
اس فقیر کو عازم اس امر کا کیا کہ کوئی باب اوسکا کہ مسودہ ہو گیا ہو مبیضہ کیا جاے
کہ تا تبییض مسودہ کامل اوس کتاب کے وہ باعث ہدایت کا ہو بنا بر آن
اس فقیر نے اجابۃً لالتماسہم باب توبہ کا کہ ابواب منجیات سے اوس
کتاب کے ہے باوجود اسکے کہ وہ بھی ناقص اور اصلاح طلب ہے مبیض
کرکے اونکے حوالہ کیا تا کہ وہ لوگ اوسکو پڑھیں اور سنا دیں اور چونکہ
یہ باب توبہ کا کتاب معدن الخیرات فی المنجیات والمہلکات کے اور
ابواب کا نمونہ ہے بنا بر آن اس فقیر نے اس باب کو رسالہ مسمّی بنمونہ خیرات

سے معروف کیا اگرچہ کلام اردو اس کتاب کی فصیح نہین بلکہ یہہ اردو
رنیا بیچ سے یعنی جیسا کہ ولایتی آدمی اپنے ملک سے اول پنجاب مین سے ہوکر
ہندوستان مین آکر غیر فصیح اردو بولنے لگتے ہین اور ہندوستانی آدمی
اوسکے کلام غیر فصیح کو سنکر ہنستے ہین تو اردو اس کتاب کی بہی ویسی ہے
مگر اللہ تعالے کے فضل و کرم سے کچہہ بعید نہین کہ اس غیر فصیح کلام کچہہ مچ
بیان کو کہ علت غائی اوسکی نصیحت مسلمین کی ہی قبول فرما کی اسکو موجب
ہدایت عوام کا کرے اور اسکی مولف کو اوسکا اجر عطا فرماوے۔ اِنَّهٗ عَلٰی
ذالك قدیر وما ذالك علی اللہ بعسیر من یهده اللہ فلا
مضل له ومن یضلله فلا هادی له وهو الهادی ومنه الرشاد

انتباہ

فقیر مولف بعض جا اس رسالہ مین اور کتابون سے اولیاء حقانی اور
علماء ربانی کے اقوال اپنی تقریر کی تائید مین لایا ہے اور بعضی جا اون
علماء کے اقوال بہی لکہے ہین کہ وہ ارباب تصوف نہین ہین اگرچہ مطابق
فرمودہ حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے - لا تنظر الی من قال
وانظر الی ما قال قول کو دیکہنا چاہیے نہ کہ قائل کو شیخ سعدی نے
فرمایا ہے۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؛ ور نوشتست پند بر دیوار

مگر عوام جب کسی عالم یا ولی یا شیخ کی حالت اور ولایت اور کرامت اور
علم اور تقوی اور عبادت سے بخوبی واقف ہوتی ہین تب اوسکے کلام کو

معتبر اور لائق سند کے جانکر باعتقاد تمام متوجہ ہوکر بگوش دل اوسکو
سنکر عمل مین لاتی ہین اور جس قائل کے حال سے واقف نہین ہوتے
تو اوسکے قول کیطرف چندان متوجہ نہین ہوتے اور چونکہ علم اور تقوی اور
فتوی اور زہد اور طہارت اور کمال اور بزرگی اور کرامات اور خوارق عادات
وسائر صفات غوث الاغواث ربانی قطب الاقطاب صمدانی قائل قول
قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی للہ واقف اسرار لی مع اللہ امام الصادقین
حجة العارفین سلطان الواصلین شیخ الکاملین سید المتقین سند المتقین شیخ الاسلام
والمسلمین محبوب حضرت رب العالمین السید محی الدین عبد القادر الجیلانی
رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خواص وعوام کے اظہر من الشمس وابین من
الامس ہین اور اقوال کرامت اشتمال اوس ذوالمجد والکمال کے نزدیک
خواص کے بعد کتاب اللہ واحادیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور بعد آثار حضرات صحابہ عظام وتابعین کرام وائمہ ذوی الاحترام کے ہم پایہ
اقوال صفوت اشتمال ہدایت منوال حضرت عبد الواحد بن زید اور حضرت
حبیب عجمی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت
فضیل بن عیاض اور حضرت سفیان ثوری اور حضرت ذوالنون مصری اور
حضرت سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوبکر شبلی اور اور ائمہ
طریقت اور محققین تصوف کے سمجھی جاتی ہین مگر نزدیک عوام کے بعد قرآن مجید
واحادیث نبویہ علیہ افضل التحیہ کے پایہ اعتبار مین گنی جاتی ہین بنا بر آن اس
فقیر نے اس رسالہ مشتمی بہ نمونہ غفرواری مین اقوال کرامت اشتمال حضرت

محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین
سے اور اقوال اور اولیاء اور علماء کے اور کتب معتبرہ سے نقل کئے چونکہ
تمام عبارت اون اقوال کے لکھکر بمد نظر بہبہانی عوام کے اوسکا ترجمہ اردو
مین لکھنا موجب طوالت کا اور سامعین اور ناظرین کی ملالت کا تھا بنا برعلیہ
اس فقیر نے جمیع حضرات کے اقوال سے زیادہ ایک یا دو سطر یا کچھ کم و
زیادہ اوس سے لکھکر ایچ کر کے کہیں جگہہ اون اقوال کا سارا ترجمہ اور
بعضی جا اونکا خلاصہ ترجمہ لکھا ہے اگر ناظرین یا سامعین کو اوس مین شبہہ
واقع ہو تو اون اقوال کو اوس کتاب مین جنکا اس فقیر نے حوالہ دیا ہے
دیکھ لین اور اکثر احادیث جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہین وہ مشکوۃ شریف سے
منقول ہین مگر بعضی احادیث اسکی غنیۃ الطالبین سے اور اور کتب معتبرہ
دونیہ سے کہ مولف اون کے نہ ث بلکہ محدثین مین محقق ہوئی ہین منقول ہین
اون احادیث کے اول مین یا اون احادیث کے مضمون کی آدل مین
تمام اوس کتاب کا مرقوم ہوا ہے اور چونکہ یہہ رسالہ وعظ کیلئے لکھا گیا ہے
اور اسمین تفہیم عوام کی منظور تھی بنا بران احادیث و اخبار و نقول عربی کا
حاصل ترجمہ لکھا گیا ہے لفظی ترجمہ لکھا نہین گیا تا کہ عوام کے فہم مین نہ آوے
اسے بیان ہو - یرحمکم اللہ تعالی جاننا چاہئے کہ توبہ جو معصیت سے طاعت
کی طرف رجوع کرنا ہے اول قدم مریدونکا اور آغاز راہ سالکون کا ہے کسی
آدمی کو اس سے چارہ نہین اسلئے کہ اول آدمیزاد سے آخر تک گناہون سے
پاک ہونا کام فرشتونکا ہے اور تمام عمر عصیان اور طغیان مین مستغرق ہونا

کام شیطان کا ہے اور معصیت سے طاعت کی طرف رجوع کرنا اور اپنے گناہوں سے
نادم ہونا کہ وہ حقیقت توبہ کے ہی کام حضرت آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد کا
یعنی آدمیوں کا ہے جسنے توبہ سے اپنے گناہونکا تدارک کیا گویا اوس نے نسبت
اپنی ابنیت کی اپنے دادا حضرت آدم علیہ السلام سے درست کی اسلئے کہ
حضرت آدم علیہ السلام نے اگرچہ براہ سہو و نسیان مخالف فرمان واجب الاذعان
حضرت سبحانہ تعالی شانہ ہوکر دانہ منہی عنہ کہایا مگر بعد ازاں اوس سے
نادم اور تائب ہوا کہا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن
من الخاسرین یعنی ہمارے رب ہمنے نافرمانی کر کے اپنی نفسوں پر ظلم
کیا ہے اگر تو ہمکو نہ بخشے گا اور نہ رحم کریگا البتہ ہم زیانکاروں میں ہونگے
چونکہ آدمی کو تمام عمر طاعت میں رہنا محالات سے ہے اسلئے کہ حضرت اللہ تعالی
نے ابتدا آدمی پر شہوت کو کہ وہ آلہ شیطان کا ہے مسلط فرمایا اور عقل کو
کہ وہ خصم شہوت کا ہے تب پیدا فرمایا کہ جب شہوت نے مدان انسان کے
قلعہ کو گہیر لیا تہا یعنی مسلط ہوچکی تہی اور عقل اوس سے مانوس ہوگیا تہا
جب عقل پیدا ہوا اور دیکہا کہ شہوت آدمی پر غالب ہوچکی ہے تب عقل کو
توبہ اور مجاہدت سے حاجت پڑی تا آدمی کو شیطان اور شہوت کے
پنجے سے چہوڑا دے اور عصیان سے طاعت کی طرف متوجہ کرے پس
آدمی کے لئے سخت ضرورت ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

توبہ کی حقیقت کا بیان

جاننا چاہیے کہ آغاز توبہ کا نور معرفت کا اور نور ایمان کا ہے کہ آدمی پر

ظاہر ہوتا ہے اور آدمی اوس نور سے دیکھتا ہے کہ گناہ زہر قاتل ہین
مثال اوسکی مثل اوس آدمی کے ہے کہ زہر کہاتا ہے اور جب وہ
ہلاکت کے نزدیک پہونچتا ہے تب اوسمین ہراس اور خوف طاری
ہوتا ہے اور وہ اپنی انگلیون کو اپنے حلق مین مارتا ہے اور قی کرتا ہے
تاکہ وہ زہر قی کے ذریعہ سے بدن سے نکل جاوے اور سبب اوس
ہراس کے وہ اپنا معالجہ کرنا چاہتا ہے کہ تا اثر اوس زہر کا کہ اوسنے
کہایا ہے اوسکے بدن مین نرہے اور ایسا ہی جسنے گناہ کیا ہے جب
اوسمین نور ایمان کا جلوہ گر ہوتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ جینے شہد مین زہر کہایا
یعنی ظاہر اگناہ اگرچہ وہ مانند شہد کے شیرین تہے جنسے کئے مگر اوس مین
زہر گناہ کا تہا کہ وہ باعث اطفاء نور ایمان کا ہے اور وہ آدمی اون گناہون سے
پشیمان ہوتا ہے اور خوف الٰہی جل شانہ کے آگ اوسکی جان سے شعلہ زن
ہوتی ہے اور عزم پکا کرتا ہے کہ توبہ سے ایام ماضی کے گناہونکا تدارک
کرے اور آیندہ زمانہ استقبال مین گناہ نکرے اور وہ اپنے سب حرکات
وسکنات کو بدلتا ہے اور جیسا کہ آگے اس سے غفلت کی سرور مین تہا
اب اوس سے روتا ہے اور پشیمان ہوتا ہے پس توبہ پشیمان ہونا ہے
گناہون سے اور اصل اوسکا نور معرفت کا اور نور ایمان کا ہے اور فرع
اوسکا اپنی احوال کا بدلنا اور نقل کرنا ہے معصیت سے طاعت کیطرف
غوث الاعظم قطب الاعظم حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی
اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے وحقیقۃ التوبۃ

فی اللغۃ الرجوع یقال تاب فلان من کذا ای رجع عنہ الخ یعنی
توبہ کی حقیقت از روئے لغت کے رجوع کرنا ہے یعنی پہرنا ہے جیسا کہ کہا
جاتا ہے تاب فلان من کذا یعنی فلان شخص فلان چیز سے پہرا اور باز
رہا اور توبہ کے شرعی معنی پہرنا ہے مذمومات شرعیہ سے محمودات
شرعیہ کی طرف اور گناہون کو اور عصیان کو ہلاک کرنیوالا اور خدا تعالے سے
دور کرنیوالا اور جنت سے باز رکہنے والا سمجہنا اور گناہون کی ترک کرنیکو
موجب قربت حق تعالی اور دخول بہشت کا سبب جاننا اور نصوح مشتق
ہے نصاح سے کہ معنی لغوی اوسکی خیط ہے یعنی تاگا سی اور مدعا اوس سے
خلوص للہ ہے کہ بغیر آمیزش کسی چیز کی ہوا اور توبہ نصوح وہ ہے کہ
خالصاً للہ ہو کہ نہ کوئی اور چیز بغیر عزم قربت اللہ تعالی کی اوس سے متعلق ہو
اور نہ وہ کسی اور چیز سے متعلق ہوا اور وہ استقامت طاعت کے لئے
اور ترک معصیت کیلئے خاص ہو کہ اوسمین روبہ بازی نہوا اور وہ اپنی
نفس کو گناہون پر عود کرنیکا دلاسا اور تسکین نہ دیوی جیسا کہ اوسنے ارتکاب
معاصی کا خالصاً اتباع شہوات نفسانی کے لئے کیا تہا ایسا ہی گناہون سے
خالصاً للہ توبہ کرے تاکہ اوسکا حسن خاتمہ ہو حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ
نے فرمایا ہے کہ توبہ کے چار رکن ہین ایک یہہ کہ جناب آلہی جل شانہ مین
زبان سے اپنے گناہونکی آمرزش طلب کرنا اور دوسرا یہہ کہ دل مین
گناہون سے نادم ہونا تیسرا یہہ کہ گناہون کو ترک کرنا اعضا سے چوتہا یہہ
کہ دل مین یہہ قصد نہ کہنا کہ پہر گناہ کرونگا یعنی اپنی نفس کو دلاسا گناہونکا

ندیما کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

؎ سبحہ بکف توبہ بر لب دل پر از ذوق گناہ ؎ معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما ؎

اور کسی نے کہا ہے۔

؎ در دل ہوس گناہ و بر لب توبہ ؎ در صحبت می خوری و دو تب توبہ ؎

؎ ہر روز شکستن است ترتیب توبہ ؎ زین توبہ نادرست یارب توبہ ؎

شیخ العرفا حضرت ابو القاسم شافعی قشیری نے رسالہ قشیریہ مین فرمایا ہے کہ توبہ کے معنی شرع مین رجوع کرنا ہے سیئات شرعیہ سے حسنات شرعیہ کی طرف اور اہل سنت جماعت کے محققین نے فرمایا ہے کہ شروط صحت توبہ کے تین اشیاء ہیں ایک ندامت گناہون سے دوسرا ترک ذلت حال کا تیسرا عزم واثق کرنا کہ پھر گناہون اور نواہی شرعیہ کی طرف رجوع نکرے پس یہہ ارکان توبہ کے ہین کہ بغیر انکے توبہ صحیح نہین ہوتی علما نے فرمایا ہے کہ حدیث ہے الندم توبۃ یعنے گناہونسے پشیمان ہونا توبہ ہے تو مقصود شارع کا اس سے بیان کرنا معظم ترین ارکان توبہ کا ہے جیسا کہ حدیث ہے الحج عرفۃ یعنے حج عرفہ ہے تو مقصود اس سے یہہ کہ معظم ترین ارکان حج کا عرفہ ہے یعنے وقوف عرفہ کا نہ یہہ کہ بغیر وقوف عرفہ کے اور کوئی رکن حج کا نہین ایسا ہی الندم توبۃ کے معنی یہہ ہین کہ معظم ترین ارکان توبہ ندامت ہے اور محققین نے کہا ہے کہ توبہ مین ندامت کافی ہے اسلئے کہ توبہ کے اور دو رکن کہ ایک اونمین سے ترک زلت حال کا اور ثانی عزم عدم رجوع گناہونکا ہے یہہ دونو ندامت کو لازم ہین اسلئے کہ جو شخص کہ گناہون

سے نادم ہوگا تو ضرور وہ ترک زلت حال کا اور عزم ترک زلت زمانہ استقبال کا کریگا زبدۃ العرفا والمحققین شیخ الاسلام حضرت علی الغزنوی الہجویری ثم لاہوری نے اپنی کتاب کشف المحجوب مین کہ وہ سند عرفا کے ہے لکہا ہے کہ توبہ لغت مین بمعنی رجوع کرنے کے ہین جیسا کہ عرب مین کہتے ہین تاب ای رجع پس حقیقت توبہ کے پہرنا ہے گناہون سے اور بجالانا اوامر کا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الندم توبۃ یعنے پشیمانی گناہون سے توبہ ہے اور یہہ قول شامل ہے تینون صفات توبہ پر کہ ایک اونمین سے افسوس کرنا ہے ایام ماضی کے گناہون پر اور دوسرا عزم ترک زلت حال کا ہے اور تیسرا گناہون کرنیکا قصد نکرنا ہے زمانہ استقبال مین اور یہہ تینون صفات ندامت سے متعلق ہین اسلئے کہ جب گناہ کرنے سے اوسکے دلمین ندامت ہوگی تو یہہ تینون صفات اوسکو لازم ہونگی اور گناہ کے ندامت کی بہی تین سبب ہین ایک سبب تو خوف الٰہی جل شانہ کا ہے کہ جب وہ دل پر غالب ہوگا تو آدمی گناہون سے نادم ہوگا اور دوسرا سبب امید دخول جنت کے ہے کہ جب وہ امید اسکی دل پر غالب ہوگی اور وہ جانتا ہے کہ دخول جنت بغیر ترک زلت کے نہوگا تو وہ اوس گناہونسے نادم ہوگا اور تیسرا شرم کہ وہ جب اللہ تعالی کو اپنی سب احوال اور افعال پر حاضر اور ناظر جانیگا تب از روے شرم کے وہ گناہونسے نادم ہوگا

اقسام توبہ کے بیان مین

پس انمین سے ایک تائب ہے دوسرا منیب ہے تیسرا اواب ہے

اور انابت اور اوبت بھی بمعنی رجوع کرنیکے طرف اللہ تعالی کی ہین اور
توبہ خوف عذاب الہی جل شانہ سے ہوتی ہے اور انابت طلب ثواب
کے لئے اور اوبت رعایت فرمان الہی تعالی شانہ کے لئے اسلئے کہ توبہ
مقام عام مومنین کا ہے اور وہ گناہون سے ہوتی ہے اور انابت مقام
اولیا ء مقربین درگاہ حضرت اللہ جل جلالہ کا ہے جیساکہ قران مجید مین
ہے من خشی الرحمن بالغیب وجاء بقلب منیب یعنی وہ کہ اللہ تعالی
سے بن دیکھے ڈرا اور سات دل رجوع کرنے والے کے آیا اور اوبت
مقام انبیاء اور مرسلونکا ہے جیساکہ قران مجید مین ہے نعم العبد
انہ اواب یعنی وہ اچھا بندہ ہے تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے پس توبہ کبائر
سے حق تعالی کی طرف رجوع کرنا ہے اور یہ عوام مومنین کیلئے ہے
اور انابت غفلت اور خودی سے اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا ہے
یہ خواص کے لیئے ہے کہ مراد ان سے اولیاء اور مقرب درگاہ
حضرت ایزدی کی ہین اور اوبت التفات غیر سے اللہ تعالی کی طرف
رجوع کرنا ہے اور یہ انبیاء ورسل کے لیئے ہے کہ اخص الخواص
خلق کے ہین جیساکہ ماذاغ البصر وماطغی کہ حضرت سید الانبیاء علیہ
الصلوۃ والسلام کے حق مین ہے اسپر دلالت کرتا ہے۔

دربیان آیات قران مجید کہ درباب توبہ کے وارد ہوئی ہین

جاننا چاہیئے کہ بعض آیات قرانی درباب امر توبہ کے وارد ہوئی ہین کہ وہ
مقتضی وجوب توبہ کے ہین ہر فرد مومن کے لیئے اور بعضی آیات درباب

وعدہ عفو گناہوں تائب کی بلکہ درباب تبدیل سیئات تائب مومن صالح کی حسنات سے ہین اور بعض آیات درباب تحذیر اور تنذیر عدم توبہ کی اور بعض آیات درباب محبوبیت تائب کے واقع ہوئی ہین اور وہ آیات کہ درباب امر توبہ کرنیکے اور مقتضی وجوب توبہ کے ہر فرد مومن کیلئے ہین یہہ ہین اللہ تعالی نے قران مجید مین فرمایا ہے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون لعلکم تفلحون یعنی اے مومنو اپنی گناہون سے سب توبہ کرو تاکہ تم رستگاری پاؤ اور لفظ جمیعاً کا اور ایہا المومنون کا مقتضی وجوب توبہ کا ہے ہر فرد مومن کے لئے یعنی ہر فرد مومن پر واجب ہے کہ توبہ کرے خواہ وہ مرتکب گناہون صغائر یا کبائر کا ہوا ہو یا نہ چنانچہ وجہ اوسکی آگے انشاء اللہ وجوب توبہ کے بیان مین آویگی اور اجماع امت کا بھی ایسا ہے کہ ہر فرد مومن پر توبہ کرنا واجب ہے جیسا کہ سلطان الابدال والافراد والاوتاد حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے فالتوبۃ من سائر الذنوب واجبۃ باجماع الامۃ یعنی توبہ کرنا گناہون سے ہر فرد مومن کو واجب ہے از روئے اجماع کے اور اور جگہ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے فالتوبۃ فرض عین فی حق کل شخص لا یتصور ان یستغنی عنہا احد من البشر یعنی توبہ کرنا فرض عین ہے ہر شخص کو اوس سے کوئی آدمی مستغنی نہین جیسا کہ بیان اوسکا انشاء اللہ تعالی اٰیندہ مفصلاً لکھا جاویگا اور دوسری آیۃ قران مجید کی کہ اوس مین بھی اللہ تعالی نے امر توبہ کرنیکا جمیع مومنین کو فرمایا ہے کہ وہ بھی مقتضی وجوب

توبہ کے یہہ ہے یا ایہا الذین امنو اتوبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتہا الانہار یعنی اے مومنو توبہ کرو اور رجوع کرو طرف اللہ تعالیٰ کے توبہ خالص امید ہے کہ تمہارا رب تمہاری گناہ تم سے دور کردیگا اور تمہین ایسی جنت مین داخل فرماویگا کہ اونکی نیچی سے نہرین جاری ہونگی اور تیسری آیۃ قران مجید کی کہ وہ درباب امر توبہ کرنیکی اور مقتضی وجوب توبہ کی ہے یہہ ہے ان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یعنی اپنے پروردگار سے اپنے گناہونکی آمرزش چاہو اور توبہ کرو اور رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف حضرت انس سے روایت ہے کہ جب یہہ آیۃ اوتری تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی صحابہ کے ہر روز ایک سو بار فرماتے تھے نستغفر اللّٰہ ونتوب الیہ یعنی طلب آمرزش کی کرتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے اور توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جیسا کہ آگی انشاء اللہ تعالیٰ یہہ حدیث آئیگی اور یہہ آیۃ درباب تحذیر اور تنذیر عدم توبہ کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قران مجید مین فرمایا ہے وَمَنْ لَمْ یَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی جو کوئی توبہ نکریگا تو وہ لوگ ظالم ہین فقیر مودودی مولف اس رسالہ کا کہتا ہے کہ اس آیۃ مین تنبیہ اور تخویف شدید ہے درباب توبہ نکرنیکی اسلئے کہ قران مجید مین اکثر آیات مین اطلاق ظالم کا کافر پر آیا ہے جیسا کہ قران مجید مین ہے والکافرون ہم الظٰلمون یعنی کافر ظالم ہین تو

اللہ تعالی نے کفر کو ظلم مین محصور فرمایا بخلاف ظلم کے کہ وہ کفر مین محصور
نہین اسلئے قران مجید مین اطلاق ظالم کا غیر کافر پر بہی آیا ہے جیسا کہ
آیۃ من لم یتب فاولئک ھم الظالمون مین ہے اسلئے کہ توبہ عام ہے
کہ سیئات صغائر سے ہو یا کبائر سے ہو اور یہ بین ہے کہ عدم توبہ صغائر
سے مستلزم کفر کی نہین ایسا ہی عدم توبہ کبائر سے کہ وہ درصورت
اصرار کے قریب کفر کی ہے نہ کفر ورنہ لازم آتا ہے کہ مومن مصر کبائر
کا کافر ہو اور یہہ باطل ہے مگر نزدیک معتزلہ اور خوارج کے اصرار بلکہ
ارتکاب کبیرہ کا بہی کفر ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ نزدیک اہل سنت جماعت
کے کفر مستلزم ظلم کا ہے نہ ظلم مستلزم کفر کا اور وہ دو آیتین کہ درباب
قبول توبہ کے اور عفو اور غفران گناہ تائب کے ہین ایک اونمین سے
یہ ہے ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیات
یعنی اللہ تعالی وہ ہے کہ اپنے بندون کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ معاف
رہا ہے اور دوسری آیۃ یہہ ہے انی غفار لمن تاب وآمن
وعمل صالحا ثم اھتدی یعنی مین بخشنے والا ہون اوس شخص کیلئے
کہ اوسنے توبہ کیا اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا پس اوسنے ہدایت
پائی اور وہ آیت کہ درباب تبدیل سئیات تائب مومن کی حسنات
سے بشرط عمل صالح کے ہے یہہ ہے الا من تاب وعمل عملا صالحا
فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات یعنے جس نے
کہ توبہ کیا اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا پس اللہ تعالی اونکی سئیات

حسنات سے بدل فرماتا ہے اور یہہ تبدیل سیئات کی حسنات سے
بعد توبہ کرنیکی گناہون سے اور حفظ جمیع شرائط اور ارکان اور لوازم اوسکی
اور بعد ایمان لانیکے اور عمل صالح کی ہے کہ اللہ تعالے بندہ مومن تائب
صالح کی سیئات کو حسنات سے بدل فرماتا ہے کہ اوسکی سیئات حسنات
ہوجاوینگی اور وہ تمنا کرینگے کہ اے کاش ہمارے گناہ بہت ہوتے
تو آج وہ حسنات ہوجاتی جیساکہ یہہ بروایت حضرت ابن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ کی انشاء اللہ تعالے آگے لکھا جاوے گا
تو اس سے کمال فضل الٰہی جل شانہ کا اون تائبین کے حق مین ثابت ہے
کہ وہ اپنی سیئاتسے توبہ نصوح کرکے عمل صالح کرتے ہین جیساکہ یہہ آیہ
اسپر دلالت کرتی ہے التائبون العابدون الحامدون
السائحون الراکعون الساجدون الآمرون
بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ
یعنی وہ توبہ کرنیوالے کہ عبادت کرنیوالے اور اللہ تعالے کی حمد کرنیوالے
اور روزہ رکھنیوالے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے یعنے
نماز پڑھنے والے اور امر کرنیوالے امور مشروعہ کے اور نہی کرنیوالے
امور غیر مشروعہ سے اور اللہ تعالے کے حدین کو نگہبانی کرنیوالے
بشارت دی مومنون کو آخر آیۃ تک یعنے اللہ تعالی تائبون کو صفات
مذکورہ سے موصوف فرماکر فرماتاہے کہ اونکو بشارت دی غرض اس
آیہ سے یہہ ہے کہ وہ تائب مومن کہ ان صفات سے موصوف ہون

وہ مستحق بشارت کے ہین تو تائب کو چاہیئے کہ بعد توبہ کی اعمال صالحہ
کہ آیتہ مذکورہ مین ہین کری تا کہ وہ مستحق بشارت کا ہووے اور اللہ تعالی
بھی اون تائبون کی سئیات کو حسنات سی بدل فرماتا ہے کہ وہ متصف بصفات
مذکورہ آیتہ مزبورہ کی ہون اور وہ آیتہ کہ اوس سے محبوبیت تائبین کی
ثابت ہوتی یہہ ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین یعنی تحقیق
اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون اور دوست رکھتا ہی طہارت
کرنیوالون کو اور فقیر مودودی مولف اس رسالہ کا کہتا ہے کہ مختار نزدیک
اس فقیر کے یہہ ہے کہ متطہرین سی بہی مراد توابین ہین اور یحب المتطہرین
عطف تفسیری یحب التوابین کا ہے اس لئے کہ جس نے گناہون سی توبہ کیا تو
وہ گناہون سی پاک ہوا اور اوس کو گناہون سے کہ وہ نجاست حکمی اور رجاست
باطنی ہی طہارت حاصل ہوئی اور اگر متطہرین سی طہارت ظاہری کرنے والی
حدث اور نجاست سی مراد لئے جاوین تو لازم آتا ہے کہ جمیع طہارت کرنیوالی
حدث اور نجاست سی اللہ تعالی کے محبوب ہون تو یہہ باطل ہے اس لئے کہ
اگرچہ طہارت ظاہری کہ مراد طہارت حدث اور نجاست سی ہی امر محمود ہی لاکن کیونکہ
ادسکا مستحق ایسی رتبہ اعلی کا نہین ہوسکتا چنانچہ کتاب غنیتہ الطالبین مین عن
ابی منہال سی مروی ہی کہ کہا اونسی کہ میں ابی عیالہ کے پاس تہا اوس نی اچہی وجہ سے
وضو کیا مین نے یہہ آیتہ پڑہی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین
اونہون نے جواب دیا کہ وضو کون ایسی چیز ہے کہ جسکی واسطی اللہ تعالی تعریف فرماوی کہ
مین اوس کو دوست رکہتا ہون ہان وضو البتہ اچہی چیز ہی لاکن اللہ تعالی شانہ کی نزدیک

متطہرین سی مراد وہ لوگ ہین جو اپنی گناہون سی پاک رکہتے ہین اور اللہ تعالی نے
اونہین کی تعریف فرمائی کہ مین اون کو دوست رکہتا ہون اور اس آیتہ کی اقتضاء
النص سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی اپنی سئیاتسی نادم ہوا اور اپنی خطیات سے توبہ کیا تو
اللہ تعالی اوس کا محب ٹہیرا اور جب اللہ تعالی اوس کا محب ہوا تو لاجرم وہ اللہ تعالی
کا محبوب ہوا تو دیکہنا چاہئے کہ توبہ کرنا عند اللہ کتنا باعث علو درجات ہے اور یہ مرتبہ
رفیعہ حاصل نہین ہوتا بغیر توبہ کرنے جمیع سئیات کی کہ وہ ظاہری ہون یا باطنی عمداً ہون
یا سہواً افعالی ہون یا اقوالی کہ اونسی بصدق قلب و اخلاص دل و بعزم عدم رجوع
کی تائب ہو فائدہ غنیۃ الطالبین مین سعید بن جبیر سی مروی ہی کہ اونہی کہا ان اللہ
یحب التوابین من الشرک والمتطہرین من الذنوب یعنی شرک سی توبہ کرنیوالا
کو اور اپنی آپ کو گناہون سی پاک کرنیوالون کو اللہ تعالی دوست رکہتا ہے وقیل
التوابین من الکفر والمتطہرین بالایمان یعنی کہا گیا ہے کہ کفر سی توبہ کرنیوالون کو
اور ایمان سی پاک ہونیوالون کو اللہ تعالی دوست رکہتا ہی وقیل التوابین من الذنوب
لا یعودون فیہا والمتطہرین منہا لم یصیبوہا یعنی کہا گیا ہی کہ گناہون سی توبہ کرنیوالونکو
کہ وہ پہر اوس گناہ کیطرف متوجہ نہین ہوتے اور گناہون سے اپنی آپ کو پاک کرنیوالون
کو کہ پہر وہ اوس گناہ کی نزدیک نہین جاتی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی وقیل التوابین
من الکبائر والمتطہرین من الصغائر یعنی کہا گیا ہی کہ گناہون کبیرہ سی توبہ کرنے
والون کو اور گناہون صغائر سی پاک رکہنیوالون کو اللہ تعالی دوست رکہتا ہے
وقیل التوابین من سوء الاقوال والافعال
والمتطہرین من العقود والاعتقاد یعنی کہا گیا ہے کہ اقوال و افعال بدسے

توبہ کرنیوالون کو اور بد ارادون اور وساوس سیئہ سی دل کو پاک رہنیوالونکو
اللہ تعالی سی دوست رکھتا ہی وقیل لتوابین من الجرائر والمتطہرین
من خبث السرائر یعنی کہا گیا ہی کہ گناہون سی توبہ کرنیوالون کو اور دلون
میں دور کرنیوالون کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہی وقیل لتوابین من الاثام
والمتطہرین من الاجرام یعنی کہا گیا ہی کہ گناہون سی توبہ کرنیوالون کو اور گناہون
سی پاک رہنی والون کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے وقیل لتوابین من الذنوب
والمتطہرین من العیوب یعنی کہا گیا ہی کہ گناہون سی توبہ کرنیوالا اور عیوب
شرعیہ سی پاک رہنی والون کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہی وقیل لتواب الذی
کلما اذنب تاب یعنی کہا گیا ہی کہ تواب وہ شخص ہی کہ جسوقت کہ وہ گناہ کری اسیوقت
مین وہ توبہ کری اللہ تعالی نی قرآن مجید مین فرمایا ہی انہ کان للاوابین
غفورا یعنی اللہ تعالی رجوع کرنیوالون کو بخشنی والا ہے بیان احادیث کا کہ
درباب توبہ ہین جاننا چاہیئے کہ موجب اقتضاء النص آیتہ ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطہرین کی محبوبیت تائبین کی بسا احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ
سی بھی معلوم ہوتی ہے جیساکہ موجب حدیث کی کہ کتاب کشف المحجوب مین مرقوم ہے
ما من شیئی احب الی اللہ من شاب تائب یعنی نہین کوئی شئی زیادہ دوست
اللہ تعالی کو جوان توبہ کرنیوالی سی یعنی اللہ تعالی سب اشیاء سی جوان تائب کو
زیادہ دوست رکھتا ہے اور جب اللہ تعالی نے جوان تائب کو دوست رکھا
تب اللہ تعالی نی اوس کا محب ہوا اور وہ اللہ تعالی کا محبوب ہوا اور بموجب
اس حدیث کی کہ کتاب کیمیای سعادت مین ہے التائب حبیب اللہ یعنی توبہ کرنیوالا

اللہ تعالی کا حبیب ہی اور اس لئی کہ فعیل کبھی بمعنی مفعول کی بھی آتے ہین جیسا جریح بمعنی مجروح کی اور قتیل بمعنی مقتول کی تو حبیب اس جگہہ بمعنی محبوب کے ہی تو معنی اس حدیث کی یہہ ہوئی کہ توبہ کرنیوالا اللہ تعالی کا محبوب ہی اور مطابق اس حدیث کی کہ مشکوۃ شریف مین ہی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد المومن المفتن التواب یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے اوس بندہ مومن کو کہ گناہون مین مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان یعنی روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہون سی توبہ کرنیوالا اوس شخص جیسا ہی کہ اوسنے گناہ کیا ہی نہین یعنی جسنی کہ گناہ سی توبہ کی اور جسنی کہ گناہ نہین کیا یہہ دونو برابر ہین نقل کیا یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور غنیۃ الطالبین مین ہی کہ فی لفظ ولو عاد فی الیوم سبعین مرۃ یعنی ایک روایت مین یہہ حدیث یون بہی ہی کہ توبہ کرنیوالا گناہون سی اوس شخص جیسا ہی کہ اوس نی گناہ کیا ہی نہین اگرچہ عود کری تائب گناہ پر ایک روز مین ستر بار یعنی تب بہی اوسکی لئی گناہ نہین کہتا ہی فقیر مودودی مولف اس رسالہ کا کہ مضمون اس حدیث کا مطابق آیات قرآن مجید کی ہی کہ ایک دن مین سی انہ اللہ یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السئیات ہے اور دوسری آیتہ یہہ ہی انی لغفار لمن

تاب دامن و عمل صالحا اس لئی کہ توبہ کرنا گناہون سی موجب غفران
سئیات اور ہدر گناہون کا ہے اور غفران سئیات اور ہدر معاصی
موجب سلب گناہون کا ہے پس ثابت ہوا کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ اگرچہ مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ اس حدیث کو ابن ماجہ
اور شعب الایمان مین بیہقی بروایت عبداللہ ابن مسعود کی لائی ہین مگر رسالہ
قشیریہ مین استاد اساتذہ تصوف امام ابو القاسم قشیری نی اس
حدیث کو حضرت انس بن مالک سے یون روایت ہے کہ سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ واذا احب
اللہ عبداً لم یضرہ ذنب ثم تلا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین
قیل یارسول اللہ وما علامۃ التوبۃ قال الندامۃ یعنے
سنا مین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنی گناہون سے
توبہ کی وہ ایسا ہی کہ اوس نے گناہ نہین کیا اور جب اللہ تعالی کسی
بندہ کو دوست رکہتا ہی تو اوس کو گناہ ضرر نہین کرتا یعنی وہ بسبب گناہ کے
دوزخ مین نہین جاتا پس پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیتہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کے پوچہا گیا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ علامت توبہ کی کیا ہے فرمایا کہ گناہ سے
پشیمان ہونا فقیر مودودی مؤلف اس رسالہ کہتا ہے کہ تقدیر اذا احب اللہ
عبداً لم یضرہ ذنب کی بقرینہ مقام توبہ کی اور بقرینہ پڑہنی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آیتہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

کو بعد فرمانی اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب کی نزدیک اس فقیرکے
یون معلوم ہوتی ہے کہ اذا احب اللہ عبداً بتوبتہ لم یضرہ ذنب
یعنی جب بسبب توبہ کرنیکے کسی بندہ کو اللہ تعالی نے دوست رکھا
تو گناہ اون کو ضرر نہین کرتا اور وہ بسبب اپنی گناہ کی دوزخ مین نہین
جاتا اس لئی کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرمانی
اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب کے آیۃ ان اللہ یحب
التوابین ویحب المتطہرین کے پڑہی تو گویا حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اول یہہ بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کو دوست
رکہا اوس کو اون کا گناہ ضرر نہین کرتا یعنی وہ بسبب اپنی گناہ کے دوزخ
مین نہین جاتا اور اس فرمانیکی بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
سبب دوستی رکہنی اللہ تعالی کا بیان فرمایا کہ اللہ تعالی توبہ کرنیوالون
کو دوست رکہتا ہے اور جب اللہ تعالی نے بسبب توبہ کرنے کی کسیکو دوست
رکہا تو گناہ اون کا معاف ہوجاویگا اور اون کا گناہ اون کو ضرر نکریگا
اور وہ بسبب گناہ کی دوزخ مین نجاویگا وعن عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب
تاب اللہ علیہ متفق علیہ یعنی روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جب بندہ اقرار کرتا ہے
یعنی اپنی گناہون کا اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی توبہ اوس کی قبول فرماتا ہی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ
علیہ یعنی روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ توبہ کری پہلے نکلنی آفتاب کے مغرب کے طرف سی قبول کریگا
اللہ تعالی توبہ اوس کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب من احدکم کانت راحلتہ بارض
فلاۃ فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فئیس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع
فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذالک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ
فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک
اخطاء من شدۃ الفرح رواہ مسلم یعنی روایت ہی حضرت انس سی کہ کہا
فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے
ساتھہ توبہ کرنی اپنی بندی کی جسوقت کہ وہ توبہ کرتا ہے بہ نسبت ایک تمہاری
کے کہ ہو سواری اوس کی زمین جنگل مین پہر وہ سواری اوس سی جاتی رہی اور
اوس کا کہانا پینا اوس پر تہا پس اوس کو تلاش کرکے اوس سی ناامید ہو ا پس وہ
ایک درخت کے پاس آکر اپنی سواری کی پانیسی ناامید ہوکر اوسکی سایہ مین لیٹ رہا
پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح تہا یعنی وہ اپنی سواری کی پانیسی اور اپنی زندہ رہنے سے
ناامید تہا تو ایسی وقت مین اوسنی دیکہا کہ ناگہان نزدیک اوس کی اوس کی سواری
کہڑی ہے پس مہار اوسکی پکڑی اور نہایت خوشی کی ماری کہا یا الٰہی تو بندہ میرا اور مین رب
تیرا ہون اوسنی چوک گیا زیادہ خوشی کی ماری نقل کی یہہ مسلم نی جاننا چاہئے کہ اوس کا ارادہ
یون کہنی کا تہا کہ یا الٰہی تو رب میرا ہے مین بندہ تیرا ہون لاکن بسبب افراط خوشی کی

مدہوش ہو کر بجای اوس کی کہنی لگا کہ یا آلہی تو بندہ میرا ہین رب تیرا ہون اور
مقصود حدیث شریف کا بیان کرنا اس بات کا ہی کہ اللہ تعالی بندہ کی توبہ کرنیسی
ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ وہ شخص بسبب پانی اپنی سواری کی خوش ہوا اور از روی
شدت خوشی کی بجای اس کی کہ وہ کہتا ہے کہ یا الہی تو رب میرا ہے ہین بندہ
تیرا ہون تو اوس کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ یا آلہی تو بندہ میرا ہے ہین
رب تیرا ہون تو اللہ تعالی بسبب توبہ کرنے اپنی بندہ کی اوس بندہ کی خوشی
سے بہی زیادہ خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالی توبہ اپنی بندہ کی قبول فرماتا
ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء
خیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی یعنے
روایت ہی حضرت انس سی کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو بنی آدم ہے خطا کار ہے اور اچہی خطا کرنیوالون سے توبہ کرنے والے ہین
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المومن اذا اذنب کانت نقطۃ
سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذالکم
الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح یعنے روایت
ہے حضرت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق مؤمن جب گناہ کرتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے
دل مین ہوتا ہے پہر اگر وہ توبہ کرتا ہے

اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہان تک کہ اوسکے دل پر پردہ چھاجاتا ہی پس یہہ ہی ران یعنے زنگ کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اس آیتہ مین کلا بل ران الایۃ یعنے ہرگز نہین یون بلکہ اوس چیز نے کہ کرتی تہی اونکے دلون پر زنگ باندہا ہے یعنے گناہ یہان تک کہ باقی نہین رہی اونمین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور جاننا چاہیے کہ چہا جاتا ہے یعنی ڈہانپ لیتا ہے دل کے نور کو پس وہ اندہا ہوتا ہے دل کی بینائی سے پس نہین دیکہتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور حکمتون فائدہ بخشنے والون سے اور شفقت اور رحمت اوسکی دل سے جاتی رہتی ہے کہ نہ اپنے پر وہ رحم کرتا ہے نہ اورون پر اور آثار ظلمت ظلم اور فتنہ کے اوسکے دل مین پیدا ہوتے ہین اور وہ گناہون پر جرأت کرتا ہے **وعن صفوان بن عسال قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق مالم تطلع الشمس من قبله وذالك قول الله تعالی يوم ياتي بعض ايات ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل رواه الترمذي وابن ماجة** یعنی روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ اوسکا عرض مقدار مسافت ستر برس کے ہے بند نہین کیا جاتا جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے گا اور طالع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہے قبول توبہ کا اور یہہ قول اللہ تعالی کا ہے یوم یاتی بعض

ایات ربك الایة یعنے اوس دن کہ بعضی نشانیان تیرے پروردگار کے آوینگی نہ نفع دیوگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ پہلے سے ایمان نہ لائے تہے یعنی پہلی آنی نشانیون کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انك انت التواب الغفور مائة مرة رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجة یعنے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ہم البتہ گنتے تہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس مین سو بار کہتے رب اغفرلی الخ یعنے ای میرے پروردگار بخش مجہے اور قبول کر توبہ میری تحقیق توہی ہے قبول کرنیوالا توبہ کا اور بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وعنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجة یعنے روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول فرماتا ہے بندے کی توبہ جبتک کہ اوسکو غرغرہ نہ لگے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے حاصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ جبتک مرنیکا یقین نہین تب تک توبہ بندے کی مقبول ہے اور جب یقین موت کا ہو تو توبہ بندیکی مقبول نہین تو اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ مطلق توبہ قبل نزع کے درست ہے خواہ وہ توبہ کفر سے ہو خواہ وہ گناہ سے ہو لاکن یہہ کہ قران مجید مین ہے ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن یعنے اونکے لیے توبہ نہین کہ برے کام کرتے ہین اور جب اونکو موت

الی ہے تو کہا ہے وہ کہ مین نے اب توبہ کی تو مراد مرگ کے وقت سے نزع کا
وقت ہے کہ اوسوقت مین توبہ قبول نہین اور اوسکے آگے توبہ قبول ہے جیسا
کہ حدیث مین گذرا اور بعضون نے کہا ہے کہ مرنیکے وقت توبہ گناہون سے درست ہے
نہ کفر سے پس نزدیک اونکے ایمان یاس کا غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے
اور طیبی نے کہا ہے کہ یہہ حکم گناہون سے توبہ کرنیکا ہے اگر کوئی ایسی حالت مین اوسکا
حق اوس سے بخشا وے تو صحیح ہے غوث الاغواث ربانی محبوب سبحانی حضرت
محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین
لکھا ہے کہ حدیث شریف ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
ابلیس حین اھبط الی الارض قال وعزتک وجلالک لا ازال اغوي
ابن ادم ما دام الروح فی جسدہ وقال الرب وعزتي وجلالي لا
امنعہ التوبۃ ما لم یتغرغر بنفسہ یعنی فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ شیطان علیہ اللعنۃ بہشت سے زمین کی طرف نکالا گیا تو اوسنے
کہا کہ قسم تیری عزت اور جلال کے ہے جب تک کہ انسان کے جسم مین جان ہے
مین اونکو گمراہ کرونگا خداوند تعالی جل شانہ نے فرمایا کہ مین اپنی عزت اور جلال
کی قسم کہاتا ہون کہ بندے کو گناہونکی توبہ کرنے سے باز نہ رکہونگا جبتک کہ اوسکی
جان کو غرغرہ نہ لگے وعن محمد بن عبد اللہ السلمي رحمہ اللہ قال
جلست الی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعلم
فقال رجل منہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تاب قبل
موتہ بنصف یوم تاب اللہ وقال الاخر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول من تاب قبل الغرغرۃ تاب اللہ علیہ یعنے محمد بن عبد اللہ سلمی سے
روایت ہے کہ مین صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی جماعت مین مدینہ کی مقام مین بیٹھا تہا
کہ ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ مینی سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس شخص نے نصف روز قبل از مرگ کے توبہ کی حق تعالی اوسکی توبہ قبول
فرماتاہے اور ایک دوسرے شخص نے بیان کیا کہ مین نے سنا کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی غرغرہ سے پہلی توبہ کریگا خداوند تعالی اوسکی تو
قبول فرماتاہے وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال
اذا تاب العبد وتاب اللہ علیہ انسی اللہ تعالی حفظہ ما کان
قد عمل من مساوی عملہ وانسی جوارحہ ما عملت من الخطایا وانسی مقامہ
من الارض وانسی مقامہ من السماء فیجیء یوم القیامۃ ولیس علیہ شیء
شہید علیہ یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ
فرمایا جب کہ بندہ نے توبہ کی اور خداوند تعالی نے اوسکی توبہ قبول فرمائی تو جو گناہ
کہ اوسنے قبل توبہ کے کئے تہے خداوند تعالی وہ گناہ کراما کاتبین کی یاد سے بہلادیتا
ہے اور اوسکے اعضا وہ گناہ بہول جاتے ہین اور زمین سے مقام گناہ اوس کا
بہلادیتاہے اور آسمان سے مقام گناہ اوس کا بہلادیتاہے اور جب آتاہے وہ
قیامت کے دن تو اوس بندے کے گناہ کا کوئی گواہ ثابت نہین ہوتا وعن
ابن مسعود انہ قال ینظر الانسان فی کتابہ یوم القیامۃ فیری اولہ
المعاصی وفی اخرہ الحسنات فاذا رجع الی اول الکتاب رای کل ذالک حسنات
وذالک قولہ تعالی فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات الخ یعنے حضرت

ابن مسعود سے روایت ہے کہ کہا قیامت کے دن آدمی اپنے اعمال نامہ کو دیکھیگا
اوسکے اول مین گناہ درج ہونگے اور آخر مین نیکیان لکھی ہونگی پس وہ جب پہر
اول حساب پر نظر دوڑائیگا تو بجائے گناہونکے سب نیکیان لکھی پاونگا اور یہہ موافق
قول خداوند جل شانہ کی ہے قاولئک یبدل الله سئیاتہم حسنات یعنے وہ لوگ
ہین کہ اللہ تعالی گناہ اونکے نیکیون سے بدل فرماتاہے اور یہہ تبدیل سیئات کی
حسنات سے اون توبہ کرنیوالون کے حق مین ہے کہ اوس نے توبہ اور [illegible]
اور اوسکا خاتمہ توبہ سے ہوا اور بعضی بزرگون سلف نے فرمایاہے کہ جب بندہ [illegible]
گذشتہ گناہون سے توبہ کرتاہے تو وہ گناہ اوسکے حق مین حسنات بن جاتے ہین
اور اسی سبب سے حضرت ابن مسعود نے فرمایاہے ولیتمنین اناس یوم القیامة
ان یکثر سئیاتہم یعنے قیامت کے روز بہت لوگ آرزو کرینگے کہ کاشکے
ہمارے گناہ بہت ہوتے تو وہ حسنات بن جاتے اور حضرت ابن مسعود نے
یہہ کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایاہے اور وہ جسکے لئے چاہیگا اوسکی سیئات کو حسنات
سے بدل فرمائیگا وروی الحسن رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله
علیه وسلم انه قال اذا اخطا احدکم حتی یملا بین السماء والارض ثم تاب
تاب الله علیه ولهذا جاء فی الخبر یا ابن ادم لو لقیتنی بقراب الارض
ذنوبا لقیتک بقرابها مغفرة یعنے حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تم مین سے کسی شخص نے اسقدر گناہ کیا کہ درمیان زمین اور آسمان کے
بہر گئی اور بعد ازان توبہ کی تو اللہ تعالی اوسکی توبہ کو قبول فرماتاہے اور [illegible]

سے حدیث قدسی مین آیا ہے اے فرزند آدم کے اگر بمقدار وسعت زمین کے تو گناہ کرکے میرے سامنے آیا یعنی توبہ کیا تو مین بمقدار اوسکے بخشش کے ساتھ تجھسے ملاقی ہون گا۔

شیوخ طریقت کے اقوال کے بیانمین کہ توبہ مین آئی مین

قال ابو علی الدقاق رحمہ اللہ تعالی التوبة علی ثلاثة اقسام اولها التوبة واوسطها الانابة واخرها الاوبة فالتوبة بداية والانابة واسطة والاوبة نهاية فكان من تاب لخوف العقوبة كان صاحب توبة ومن تاب طمعا فی الثواب او رهبة من العقاب كان صاحب انابة ومن تاب مراعاة للامر لا لرغبة فی الثواب او رهبة من العقاب كان صاحب اوبة یعنے حضرت ابو علی دقاق علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ توبہ تین قسم پر ہے اول اوسکا توبہ ہے اور اوسط اوسکا انابت ہے اور اخر اوسکا اوبت ہے پس توبہ اغاز ہے اور انابت اوسط ہے اور اوبت نہایت ہی پس گویا جسنے کہ خوف عذاب خدائے تعالی سے توبہ کی وہ صاحب توبہ کا ہے اور جسنے کہ ثواب کے طمع پر یا عذاب کے خوف سے توبہ کی وہ صاحب انابت کا ہے اور جسنے کہ محض رعایت فرمان الٰہی جل شانہ کے لئے توبہ کی نہ طمع ثواب سے اور نہ خوف عذاب سے تو وہ صاحب اوبت کا ہے وقیل التوبة صفة المومنین قال اللہ تعالی توبوا الی اللہ جمیعا ایها المومنون لعلكم تفلحون والانابة صفة الاولیاء المقربین قال اللہ تعالی وجاء بقلب منیب والاوبة صفة الانبیاء قال اللہ تعالی نعم العبد انه اواب یعنے کہا گیا ہے کہ توبہ صفت مومنین کی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے وتوبوا الایہ توبہ کرو تم

طرف خدائے تعالی کے سبب اے مومنو تاکہ رستگاری پاؤتم اور انابت صفت اولیاء مقربین کی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے وجاء بقلب منیب یعنے آیا ساتھہ دل رجوع کرنیوالے کے اور اوبت صفت انبیاؤن کی ہے خداوند تعالی نے فرمایا ہے نعم العبد انہ اواب یعنے اچھا بندہ ہے ایوب کہ وہ رجوع کرنے والا ہے طرف حق تعالی کے وقال الجنید رحمہ اللہ التوبۃ علی ثلاث معان الاول الندم والثانی یعزم علی ترک المعاودۃ لما نہی اللہ عنہ والثالث یسعی فی اداء المظالم یعنے حضرت جنید رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ توبہ کے تین معنے ہین اول یہہ کہ وہ اپنے گناہون سے پشیمان ہو اور دوسرا یہہ ہے کہ جن گناہون سے خداوند تعالی نے منع فرمایا ہے اونکے ترک کرنیکی اور اون سے باز رہنے کی وہ نیت کرے تیسرا یہہ ہے کہ وہ ظلمون کے کفارہ مین کوشش کرے یعنے حقوق العباد کی ادامین سعی کرے وقال سہل ابن عبد اللہ التوبۃ ترک التسویف یعنے سہل بن عبد اللہ نے فرمایا ہے کہ توبہ ترک کرنا تاخیر کا ہے یعنے گناہ سے جلد توبہ کرنا چاہئے وقال الجنید سمعت الحارث یقول ما قلت قط اللہم انی اسئلک التوبۃ ولکنی اقول اسئلک شہوۃ التوبۃ یعنے حضرت جنید رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ مینے سنا کہ حارث کہتے تہے کہ مینے ہرگز کبہی یہہ نہین کہا کہ اے اللہ تعالی مین تجہسے توبہ چاہتا ہون لاکن یہہ کہتا ہون کہ مین خواہش توبہ کی تجہسے چاہتا ہون وقال الجنید دخلت علی السری رضی اللہ عنہ یوما فرایتہ متغیرا فقلت لہ مالک فقال دخل علی شاب فسالنی عن التوبہ فقلت لہ ان لاتنسی ذنبک فعارضنی وقال بل التوبۃ ان تنسی ذنبک فقلت ان الامر عندی علی ما قالہ الشاب فقال لم

قلت لالي اذا كنت في حال الجفاء فنقلني الى حال الوفاء فذكر الجفاء في حال الصفاء جفاء یعنے حضرت جنید نے فرمایا کہ ایک دن مین حضرت سری سقطی کی خدمت مین آیا مین سنے دیکھا کہ اونکا رنگ متغیر ہے مین سنے اون سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنے فرمایا میرے پاس ایک جوان آیا اور مجھسے توبہ کا حال پوچھا مین نے اوس سے کہا کہ اپنی گناہ کو مت بھول بس اوس نے معارضہ کیا مجھسے اور کہا بلکہ توبہ یہہ ہے کہ اپنے گناہ تو بھول جاوے مین کہا کہ نزدیک میرے توبہ وہی ہے کہ اوسکو جوان نے کہا ہے یعنی توبہ وہ ہے کہ اپنے گناہ تو بھول جاوے پس حضرت سري سقطي نے فرمایا کسلئے مین نے کہا اسلئے کہ جب مین حال رنج مین تہا پس وہ نے نکالکر مجھے مقام راحت مین پہونچایا تو حالت راحت مین اوس رنج اور تکلیف کا ذکر کرنا موجب رنج و تکلیف کا ہے یعنے توبہ کي حالت کہ وہ حالت ترک گناہ کي ہے گناہ کا ذکر کرنا جفا ہے پس حضرت سري سقطي خاموش ہوئے اور حضرت سہل ابن عبد اللہ نے فرمایا ہے التوبة ان لا تنسى ذنبك یعنے توبہ وہ ہے کہ نہ بھولے تو گناہ اپنے اور جب حضرت جنید سے پوچھا گیا توبہ کا حال تو فرمایا التوبة ان تنسى ذنبك یعنے توبہ وہ ہے کہ بھولے تو گناہ اپنے اور حضرت ابو نصر سراج نے ان دو لوگون کے بارے مین کہا ہے کہ حضرت سہل نے تو اشارہ مریدون کے توبہ کي طرف کیا ہے کہ وہ کبھی تو اپنی نفع کیلئے کوشش کرتی ہین اور کبھی واسطے دفع اپنے نقصان کے لیکن حضرت جنید رضی اللہ تعالی عنہ نے محققین کی توبہ کیطرف اشارہ کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے گناہون کو یاد نہین کرتے اسلئے کہ اونکے دلون پر عظمت و شان خداوند تعالی غالب رہتي ہے اور اوسکی یاد مین ہمیشہ وہ مشغول رہتي ہین اور ابو نصر سراج نے کہا کہ حضرت جنید کا قول مثل قول حضرت رویم

کے ہے کہ جب اون سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہے تو اوس نے جواب مین فرمایا ہے
التوبة من التوبة یعنے توبہ سے توبہ کرنا اور نزدیک فقیر مولف کے دو وجہ توبہ کی یاد
بہی توبہ کرنا چاہئے ایک تو یہہ کہ ترک گناہ کی حالت مین توبہ کی یاد بہی فرع گناہ کے
ہے اور دوسرا یہہ کہ از روے دلالت تضمنی کی توبہ گناہ پر دال ہے اسلئے کہ توبہ کے
معنی گناہون سے پشیمان ہوتا ہے تو گناہ بہی جزو مدلول توبہ کا ہے اور ذالنون
مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے توبة العوام من الذنوب وتوبة الخواص
من الغفلة یعنے توبہ عوام کے گناہون سے ہے اور توبہ خواص کی غفلت سے ہے
اور حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے التوبة ان تتوب من کل
شیئ سوی اللہ عز وجل یعنے توبہ یہہ ہے کہ بغیر خدائے تعالی کے ہر چیز سے
توبہ کرین اور عبد اللہ بن محمد بن علی رحمہم اللہ نے فرمایا ہے شتان بین تائب
یتوب من الزلات وتائب یتوب من الغفلات وتائب یتوب من رویة
الحسنات یعنے فرق ہے درمیان اوس تائب کے کہ وہ توبہ کرتا ہے گناہون سے اور
درمیان اوس تائب کے کہ وہ توبہ کرتا ہے غفلتون سے اور درمیان اوس تائب کے
کہ وہ توبہ کرتا ہے اپنی حسنات کے دیکھنے سے حضرت ابو بکر واسطی نے فرمایا ہے
التوبة النصوح ان لا یبقی علی صاحبها اثر من المعصیة سرا ولا جهرا
ومن کانت توبته نصوحا لا یبالی کیف امسی واصبح یعنے توبہ خالص وہ ہے
کہ صاحب توبہ پر نشانی مخفی اور ظاہر گناہ کے نرہے اور وہ شخص کہ توبہ اوسکے
خالص ہے خوف نہین رکہتا کہ کسطرح شام ہوئے اور کسطرح صبح ہوے اور
حضرت یحیی بن معاذ رازی نے مناجات مین فرمایا ہے الهی لا اقول تبت

ولا اعود لما اعرفه من خلقي ولا اضمن ترك الذنوب لما اعرفه من
ضعفي ثم اني اقول لا اعود ولعلي اموت قبل ان اعود یعنے اے بار خدایا
نہین کہتا ہون مین کہ توبہ کی مین نے اور گناہون پر نہ عود کرونگا اسلیے کہ مین
اپنی عادت پہچانتا ہون اور اپنے ترک کرنے گناہونکا ضامن نہین ہوتا اسلیے کہ
مین اپنی کمزوری سے واقف ہون لیکن تحقیق کہتا ہون کہ مین گناہون کی طرف
عود کرونگا اسلیے کہ کاشکے قبل رجوع کرنے طرف گناہون کے مرجاؤن اور حضرت
ذوالنون مصري نے فرمایا ہے الاستغفار من غیر اقلاع توبة الکذابین
سے بغیر ہیچ کہی گناہ اونکے یعنے بغیر عزم راسخ ترک کرنے گناہونکے طلب آمرزش کی
کرنا توبہ جھوٹونکی ہے اور یہہ بھی فرمایا ہی - حقیقة التوبة ان تضیق علیک الارض
بما رحبت حتی لایکون لك قرار ثم تضیق علیك نفسك کما اخبر الله تعالی
فی کتابه العزیز وضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان
لا ملجا من الله الا الیه - یعنی حقیقت توبہ کی یہ ہے کہ باوجود اس فراخی
کے زمین تیرے اوپر تنگ ہو جاوے یہانتک کہ تجکو ٹہکانی کی جگہہ باقی نرہے پہر
تیرا نفس تیرے اوپر تنگ ہووے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین
خبر دی ہے وضاقت علیهم الارض الآیة یعنے تنگ ہوئی زمین اون پر باوجود
فراخی کے اور تنگ ہوا اوپر اونکے نفس اونکا اور انہون نے جانا کہ خداوند تعالی
کے عذاب سے کوئی جاے پناہ کی نہین ہے مگر طرف اوسکے اور حضرت ابن عطار
رحمة الله علیه نے فرمایا ہے التوبة توبتان توبة الانابة وتوبة الاستجابة
فتوبة الانابة ان یتوب العبد خوفا من عقوبته وتوبة الاستحیاء ان یتوب

حیاء من کرمہ یعنے توبہ دو قسم کی ہے توبہ انابت ہے اور توبہ استجابت ہے پس توبہ انابت وہ ہے کہ بندہ خدا تعالی کے عذاب کے خوف سے توبہ کرے اور توبہ استجابت وہ ہے کہ بندہ خداوند تعالی کے کرم کی شرم سے توبہ کرے اور بعض کتابون مین بجائے توبہ استجابت کے توبہ استحیا ہر واقع ہے اور حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے زلۃ واحدۃ بعد التوبۃ اقبح من سبعین قبلھا یعنے بعد توبہ کرنیکے ایک گناہ بدتر ستر گناہون سے ہے اور حضرت ابوالحسن فوشنجی نے فرمایا ہے اذا ذکرت الذنب ثم لا تجد حلاوتہ عند ذکرہ فھو التوبۃ یعنے جب دے تو گناہ کو اور اوسکے ذکر کرنے سے اپنے دل مین تو لذت نپاوے پس وہ توبہ ہے اسئے کہ ذکر معصیت کا یا ندامت سے اور حسرت سے ہوتا ہے یا ارادت سے ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنے عصیان کو حسرت سے اور ندامت سے یاد کرے تو وہ تائب ہے اور وہ شخص کہ ارادت سے گناہ کو یاد کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اسلئے کہ معصیت کے فعل مین چندان آفت نہین ہوتی جتنی آفت کہ معصیت کی ارادت مین ہوتی ہے اسواسطے کہ فعل معصیت کا ایک ساعت ہوتا ہے اور ارادہ اوسکا ہمیشہ دل مین رہتا ہے پس وہ شخص کہ ایک ساعت تن سے معصیت کا مصاحب ہوتا ہے نہ ایسا ہے کہ ہمیشہ دل سے معصیت کا مصاحب حضرت ابوحفص حداد نے فرمایا ہے لیس للعبد فی التوبۃ شیئی لان التوبۃ الیہ لا منہ یعنے توبہ مین بندہ کے کوئی چیز نہین اسلئے کہ توبہ اللہ تعالی سے بندہ کو نصیب ہوتی ہے اگرچہ نزدیک اکثر علماء کی توبہ کسبی ہے اسلئے کہ اگر توبہ کسبی ہوتی تو اللہ تعالی اجابت فرماتی ہیں اور توبہ کرتا کا فرمانا مگر ہو فرکرم کہی ہیں کہ توبہ

بہی اللہ تعالی کی جانب سے ہے اور ہدایت پانا توبہ کی اور استقامت توبہ پر یہہ
دونوں وہبی ہین کسبی نہین آیتہ قل کل من عند اللہ اسکی موید ہے کسی نے حضرت
رابعہ بصری کو کہا کہ مین نے بہت گناہ کئے ہین اگر مین توبہ کردن تو اللہ تعالے
میری توبہ کو قبول فرمائیگا بی بی رابعہ بصری نے جواب دیا کہ لا بل لو تاب علیک
لتبت یعنے ایسا نہین کہ توبہ کرنا تمہارے اختیار مین ہے بلکہ وہ اللہ تعالی کے
اختیار مین ہے اگر وہ توبہ کرانا چاہیگا تو توبہ کروگے تم **انتباہ** جاننا چاہیے
کہ توبہ کی شرط تابید نہین یعنے توبہ کے قبول ہونیکی شرط یہہ نہین کہ تائب اون گناہون سے
کہ توبہ کی ہے وہ گناہ آئندہ کبہی اون سے سرزد نہون اور وہ ہمیشہ اوس توبہ پر
قایم رہے اور پہر وہ ابداً اوس گناہون کی طرف رجوع نکرے تو تابید شرط توبہ کی
نہین ہاگر در صورتی کہ تائب کو فترت واقع ہوا ور اوس گناہ کا کہ وہ اوس سے
تائب ہوا ہے اگر بعد صحت عزم عدم رجوع اوسکے ایام توبہ مین وہ پہر اوسکا مرتکب ہو
تو وہ تائب ثواب توبہ کا پاویگا اور بعضی مبتدی اور تائب ایسے بہی ہوتے ہین کہ وہ
گناہون سے توبہ کرتے ہین اور پہر وہ معاصی اون سے سرزد ہوتی ہین اور وہ
پہر دوبارہ تائب ہوتی ہین ایک شیخ نے کہا کہ مین نے ستر بار توبہ کی اور پہر مین
مرتکب معصیت کا ہوا اکہتر بار مینے توبہ کی اور اوس پر قایم رہا حضرت ابو عمر نے فرمایا
ہے کہ مینے حضرت عثمان حیری کی خدمت مین توبہ کی اور کتنے روز اوسپر قایم رہا اور
پہر مین مرتکب معصیت کا ہوا اور حضرت عثمان حیری کی صحبت سے اعراض کیا
اور جسوقت مین حضرت عثمان حیری کو دور سے دیکہتا تہا بسبب شرمندگی کے
اوسنے بہاگتا تہا کہ وہ مجہے نہ دیکہین اتفاقاً ایک دن اوسنے مقابل ہوا حضرت

عثمان حیری نے مجھے فرمایا اے فرزند اپنے دشمنون سے محبت نرکہنا جبتک کہ تم
بے عیب نہوا سلیے کہ دشمن عیب بین ہوتا ہے اور جب تم مین دشمن عیب پاویگا
تو وہ خوش ہوگا اور جب آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو تو ہمارے پاس آنا کہ تا ہم
اوسکا علاج کرکے اوس سے آپکو نجات دین تا کہ آپ دشمن کام نہون اوسنے کہا
کہ حضرت عثمان حیری کے اس فرمانیسے مین دل مین اوس گناہ سے نادم ہوا اور
مجھے توبہ حاصل ہوئی اور ایک شخص نے گناہ سے توبہ کی اور پہر وہ گناہ اوس سے
سرزد ہوا اور پہر وہ اس گناہ سے پشیمان ہوا اور اپنے دل مین کہا اللہ تعالے
کے غضاب مین حال پیر کیسا ہوگا ہاتف نے غیب سے آواز دیا اطعتنا فشکرناک
ثم ترکتنا فامھلناک فان عدت الینا قبلناک یعنے فرمان برداری کی تونے
ہماری پس شکر کیا ہمنے تمہارا پہر چہوڑ دیا تونے ہمکو پس مہلت دی ہمنے تمکو پہر اگر
اوگی تو ہماری طرف ساتہہ طاعت کے قبول کرینگے ہم تمکو۔

در بیان وجوب توبہ کے کہ ہر آدمی پر توبہ کرنا واجب ہے

اے بہائیو یرحمکم اللہ ویعیذکم الی صراط اتباع الشریعۃ النبویہ علی صاحبہا
افضل التحیہ جاننا چاہیے کہ توبہ کرنا تمام مومنین اور مسلمین پر بلکہ تمام آدمیون پر
واجب ہے اسلیے کہ آدمی جب بالغ ہوا اگر وہ کافر ہے تو اوسکو چاہیے کہ کفر سے
توبہ کرے اور اگر وہ مسلمان ہے اور مسلمانی اوسکی تقلیدی ہے یعنے بہ تقلید اپنے
والدین کی کہ وہ مسلمان ہین یہہ بہی مسلمان ہوا ہے اور توحید خدا جل شانہ کا اور
رسالت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کیا ہے لاکن دل اوسکا اوس سے
غافل ہے تو اوسکو بہی چاہیے کہ اوس مسلمانی تقلیدی سے اور غفلت قلبی سے

توبہ کرے اور ایسا کرے کہ دل اوسکا ایمان کی حقیقت سے اگاہ ہو بلکہ سلطان ایمان
کا اوسکے دل پر غالب ہو کہ اوسکا حکم اوسکی تمام مملکت تن پر جاری ہو اور سب
افعال اوسکے ساتھہ فرمان ایمان کے ہو نہ ساتھہ فرمان نفس امارہ کے اور شیطان کے
اور جب کوئی شخص گناہ کبیرہ کرتا ہے تو اوس وقت مین ایمان اوسکا کامل نہین ہوتا
جیساکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص زنا نہین
کرتا اور چوری نہین کرتا کہ وہ مومن ہو زنا کیوقت مین اور چوری کیوقت مین
چنانچہ ساری یہہ حدیث مع ترجمے کے اس رسالہ مشتی نمونہ خرداری مین ذنوب
کبائر کے بیان مین انشا اللہ تعالی لکھی جاوے گی اور اس سے یہہ مراد نہین
کہ مسلمان زنا کیوقت مین یا چوری کیوقت مین کافر ہو جاتا ہے بلکہ اوس سے
یہہ مراد ہے کہ زنا کیوقت مین یا چوری کیوقت مین سلطان شہوت کا اوسکے
ایمان پر غالب ہو جاتا ہے اور اوس حال مین ایمان اوسکا اوسکی شہوت سے
بھاگ جاتا ہے یا ایمان اوسکا اوسکی شہوت مین ناپدید ہو جاتا ہے جیساکہ آفتاب
ابر مین مخفی ہو جاتا ہے اوسکی ایمان کا نور اوسکی شہوت کی ظلمت مین گم ہو جاتا ہے
پس ثمنی معلوم ہوا کہ اول توبہ سے واجب ہے اور اگر آدمی کافر ہو تو توبہ ایمان
تقلیدی سے واجب ہے اور اگر ایمان اوسکا تقلیدی بھی نہ آدمی گناہ سے
خالی نہین ہوتا تو چاہیے کہ گناہ ہو نے سے توبہ کرے اور اگر ظاہر آدہ گناہ ہو لیے ہی
خالی ہو تو باطن اوسکا تخم معاصی سے خالی نہوگا مثل حرص اور حسد اور حقد اور کینہ
اور عداوت اور دورنگی اور ریا اور خود بینی اور حب مال و جاہ اور امثال ایسکی
سے کہ یہہ مہلکات سے ہین تو اون سے توبہ کرنا واجب ہے تاکہ اس شہوات

کو تابع عقل کے اور شرع کے کرے اور یہ بغیر مجاہدہ اور پیروی پیر و مرشد رہنما
کے نہیں ہو سکتا اور جب تابع کرنا شہوات باطنیہ کا پیر و مرشد کی پیروی کے اوپر
موقوف ہوا پس جیسا تابع کرنا شہوات باطنیہ کا کہ وہ موقوف ہے واجب ہے
ویسا ہی پیروی پیر و مرشد رہنما کی کہ اونکا موقوف علیہ ہے واجب ٹھیری اور
فرمان ذاجب الاذعان حضرت جل جلالہ کا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون اس پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ آگے بیعت کے بیان کی انشاء اللہ
تعالی لکہا جاویگا اور اگر حرص اور حسد اور حقد اور کینہ اور عداوت اور دورنگی
اور ریا اور خود بینی اور حب مال و جاہ و امثال اسکی بہی اوسمین نہین تو وساوس
اور صحبت نفس اور اندیشہ ناکردنی بہی وہ خالی ہوگا تو چاہیے کہ ایسی توبہ کرے اگر یہ
بہی اوسمین نہین تو وہ بعض احوال اور بعض افات من اللہ تعالی سے
ذکر سی غافل ہوگا اور اصل سبب نقصان کا اللہ تعالی کے یاد سی غافل ہونا ہی
اگر وہ ایک لحظہ ہی ہو کسی نے کیا اچہا کہا ہے ۔

بیت

سزا انکو غافل ازوی یک زمان است ۞ دران دم کافرست اما نہان است

تو چاہیے کہ وہ غفلت سے توبہ کرے اور اگر آدمی ہمہ اوقات اور ہمہ احوال مین
اللہ تعالی کے ذکر مین شاغل ہے تو ذکر کے بہی مقامات ہین کہ ایک سے دوسرا
مقام افضل ہے اور دوسری مقام سے پہلا مقام ادنی ہے اور دوسرے مقام
سے تیسرا مقام افضل ہے اور بہ نسبت تیسری مقام کے دوسرا مقام ادنی
ہے اور علی ہذا القیاس چوتہا مقام اور پانچوان مقام اور ما دونکے ما فوق مقامات

تو بہ یہ ہے کہ اعلی مقام پر ترقی کرے اور ادنی مقام سے کہ وہ بہ نسبت اعلی مقام
کے موجب نقصان اور خسران کا ہے توبہ کرے اور یہہ کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار فرماتے تھے جیساکہ آگے وہ حدیث
آویگی تو وہ اسلئے تھا کہ وہ ہر وقت نبوت کے مقامات مین اور اللہ تعالی کے
قربت کے مقامات مین ترقی فرماتے رہتے تھے جب حضرت سید المرسلین علیہ
الصلوة والسلام ایک مقام سے دوسرے مقام قربت پر ترقی فرماتے رہتے تھے
تو مطابق حسنات الابرار سیات المقربین کے یعنے حسنات نیکون
کے مقربین کے لئے گناہ مین تو وہ پہلے مقام قربت سے کہ وہ بہ نسبت دوسرے
مقام قربت کی ادنی معلوم ہوتا تھا استغفار فرماتے تھے سید الابدال والاوتاد
سلطان الاغواث والافراد محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے کتاب غنیة الطالبین مین درباب توبہ کے کہ
وہ سب آدمیون پر فرض ہے بسط تام اور عبارت طویل سے مفصل ذکر
فرمایا ہے کہ بیان اوسکا از روے طوالت کے سامعین پر گران ہوگا بنابران
فقیر مولف نے اوسکا خلاصہ یہان لکہا ہے فالتوبة فرض عین فی
حق کل شخص لا یتصور ان یستغنی عنها احد من البشر الخ
یعنے ہر شخص کو توبہ کرنا فرض عین ہے کوئی آدمی اوس سے مستغنی نہین
خواہ وہ عوام مومنین سے ہو یا خواص مومنین سے ہو یعنے اولیا رہے ہو
یا انبیا سے ہو کیونکہ ایسا کوئی شخص نہین جو معصیت سے خالی ہو اگر وہ
معصیت اعضا سے خالی ہوگا تو اوسنے احیاناً اپنے دل مین گناہ کریگا

قصد کیا ہوگا اور اگر وہ اس ارادہ سے بہی سلامت رہا ہوگا تو وسوسہ ہائے شیطانی
سے نہ بچا ہوگا کہ اونسے اوسکو یاد الہی سے غافل کیا ہوگا اگر وہ وسوسہ شیطانی
بہی بچا ہوگا تو خداوند تعالی کی ذات اور صفات اور افعال کے پہچاننے مین
غفلت اور قصور کیا ہوگا اور یہہ سب گناہ علی قدر مراتب اہل اسلام کے ہین
اور اپنی اپنی جگہہ پر ہر ایک کا رتبہ اور مرتبہ ہے پس ہر حال مین ہر ایک
آدمی کیلئے علی حسب مراتب عبادتین اور گناہ اور حدین اور شرطین مقرر ہین
اور اون عبادات کی نگہداشت طاعت ہے اور ترک اونکا اور غافل رہنا
اون سے گناہ ہے اور گنہگار محتاج توبہ کا ہے اور توبہ اوس کجی سے ہے
کہ طریقہ سنیہ شرعیہ مین پائی گئی ہے یا اوس کجی سے ہے کہ اوسکے مقام
اور منزلت مین پائی گئی ہے کہ وہ اوسمین ہے پس سب لوگ توبہ کے محتاج
ہین اور توبہ مین تفاوت نہین بلکہ جن امورات سے کہ توبہ کرتا ہے اونمین
تفاوت ہے جیسا کہ عوام گناہون سے توبہ کرتی ہین اور خواص غفلت سے
توبہ کرتی ہین اور اخص الخواص ما سوی اللہ کی طرف دل کے مایل کرنے سے
توبہ کرتی ہین جیسا کہ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ عوام کی توبہ گناہون سے اور خواص کی توبہ غفلت سے اور حضرت ابوالحسن
نوری نے فرمایا ہے کہ توبہ وہ ہے کہ بغیر اللہ تعالی کے ہر چیز سے توبہ کرے
پس فرق ہے درمیان اوس تائب کے کہ وہ گناہون سے توبہ کرتا ہے
اور درمیان اوس تائب کے کہ وہ غفلت سے توبہ کرتا ہے اور درمیان
اوس تائب کے کہ وہ اپنی نیکیون کے دیکھنے سے توبہ کرتا ہے اور درمیان

اوس تائب کے کہ وہ ماسوی اللہ کے طرف دل کے مایل کرنے سے توبہ
کرتا ہے جیسا کہ آگے گذرا پس حضرات پیغمبر علیہم السلام بہی توبہ سے
مستغنی نہ تہی کیا تمنے اس روایت کو نہین دیکہا کہ حضرت سید الانبیا علیہ
الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ عز وجل فی الیوم
واللیلۃ سبعین مرۃ یعنے ہر آئینہ ہمارے دل پر پردہ تنگ ڈالا جاتا ہے
اور تحقیق مین دن رات مین اللہ تعالے کے جناب سے ستر بار طلب آمرزش
کے کرتا ہون اور اور جگہہ غنیۃ الطالبین مین حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابتہ
بعد ما انزلت وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یستغفرون کل
یوم مائۃ مرۃ ویقولون نستغفر اللہ ونتوب الیہ یعنے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے بعد
نزول آیۃ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ کے یعنے پروردگار سے
طلب امرزش کی کرو اور اوسکی طرف توبہ کرو تو وہ ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالے
کی جناب سے طلب امرزش کی فرماتے تہے اور یون کہتے تہے نستغفر اللہ
ونتوب الیہ یعنے اللہ تعالی کی جناب سے طلب آمرزش کی کرتے ہین
ہم اور حضرت آدم علیہ السلام نے جب کہ منع کئے ہوئے درخت کا پہل کہایا
تو اونکے بدن سے لباس بہشتی اوترگیا اور آپکا جسم مبارک برہنہ ہو گیا
مگر تاج اور عصابہ آپ کے سر پر باقی رہگئی اور فرشتون نے اوسکی اوتارنے
سے شرم کی پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اون کے پاس تشریف لائے

اور تاج اوسکے سر سے اور عصابہ اوسکی پیشانی سے اوتار لیا اور منادی کیگئی کہ آدم اور حوا میری پڑوس سے نیچی چلی جاوین اور وہ شخص ہماری جوار مین نہین رہ سکتا جسنے ہماری نافرمانی کی حضرت آدم نے حضرت حوا کی طرف حیا سے ملتفت ہوکے فرمایا کہ یہہ پہلی شامت گناہ کی ہے کہ ہم حبیب کے جوار رحمت سے نکالی گئی پس حضرت آدم اور حوا بعد عیش جاودانی کے اور بعد بادشاہی عظیم کے اور بعد فضل بزرگ کے اور بعد عزو ناز کے اور بعد ارتفاع منزلت کے امکنہ شریفہ مطہرہ مقربہ الی اللہ مین توبہ کی اور عاجزی کی اور زاری کی اور اپنے اظہار مسکینی کے اور خواری کے محتاج ہوئے اگر کوئی شخص توبہ سے مستغنی ہوتا اور نفس امارہ کے دشمنی اور شامت اور شیطان کے مکر اور وسوسون سے ایمن ہوتا اور قربت الہی جل شانہ پر مغرور ہوتا تو اوسکی سزاوار حضرت آدم علیہ السلام تھے پس وہ توبہ سے مستغنی نہوئے اور اللہ تعالی نے بفضل عمیم خویش اونکی توبہ کو قبول فرمایا جیسا کہ قرآن مجید مین ہے فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم یعنے پس آدم نے اپنی رب سے چند کلمہ سیکہہ لئے پس اللہ تعالی نے قبول کی توبہ اونکی تحقیق اللہ تعالی قبول کرنیوالا توبہ کا ہے اور رحیم ہے اور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صمدیت مین حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو سب فرشتون نے حضرت آدم علیہ السلام کو مبارکباد دی اور حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل علیہم السلام تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے

اونہون نے کہا کہ اپکی انکہین ٹھنڈی رہین حضرت اللہ تعالی نے آپ کی توبہ قبول فرمائی حضرت ادم علیہ السلام نے کہا اے جبرائیل اگر ہو بعد اس توبہ کے سوال پس میرا مقام کس جگہہ ہوگا پس حضرت خدائے عزوجل کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ اے آدم تونے اپنی اولاد کے لئے رنج اور مشقت میراث چہوڑیہ اور توبہ بہی اونکی لئے میراث چہوڑی پس جو کوئی پکاریگا مجہے تومین توبہ اوسکی قبول کرونگا جیسا کہ مینی توبہ تمہاری قبول کی اور جو کوئی مجہسے مغفرت مانگیگا بخیلی نکرونگا اوسپر یعنے اوسکو بخشونگا پس تحقیق مین نزدیک ہون اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہون اے آدم جن لوگون نے گنا ہون سے توبہ کی اوسکا حشر بہشت مین کرونگا اور اونکو قبرون سے خوشحال اور ہنستا ہوا نکالونگا اور دُعا اونکی مستجاب ہے اور ایسا ہی حضرت نوح علیہ السلام کہ اللہ تعالی نے تمام جہان کو غرق کیا بسبب دعائے بد اوسکی اور بسبب حفظ ابرو اوسکی اور بسبب جہٹلانے اوسکی کہ اوسکو اوسکی امت پیغمبری کی دعوی مین جہوٹا جانتے تہے اور بسبب شدت غضب اونکی اپنی امت پر اور حضرت نوح علیہ السلام آدم ثانی تہے اسلئے کہ تمام مخلوق اونکی اولاد سے ہی کہتے ہین کہ جو لوگ کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتہہ کشتی مین تہے اون سے کوئی اولاد نہین ہوئی سوائے حضرت نوح علیہ السلام کے اولاد کے کہ وہ تین تہے ایک سام دوسرا حام تیسرا یافث پس تمام خلق اون سے پیدا اور منتشر ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے باوجود اس علو منزلت کے بارگاہ کبریائی مین عرض کی جیسا کہ وہ قران مجید مین ہے کہ رب انی اعوذبك ان اسئلك ما لیس

لي به علم وان لا تغفر لي وترحمني اكن من الخاسرين يعنے اے میرے
پروردگار پناہ ڈہونڈہتا ہون مین ساتہہ تیرے اس بات سے کہ سوال کرون
مین تجہسے اوس چیز کا کہ اوسکا مجہے علم نہین اور اگر تو آمرزش اور رحمت
نفرمائے گا اور نہ رحم کریگا تو مین زیان کارون سے ہونگا اور حضرت ابراہیم علیہ
السلام باوجود جلیل القدری کی اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالی نے اونکو اپنے
دوستی کے لیئے پیدا فرمایا اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالی نے اونکو پیغمبرونکا اور
نبیون کا باپ کیا جیسا کہ روایت ہے کہ خداوند تعالی نے اون سے اور اونکی
اولاد سے چہار ہزار پیغمبر پیدا فرمائے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا
ذريته هم الباقين یعنے اوسکی اولاد کو باقی رکہا ہم یہانتک کہ ہمارے
پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی اور
حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم سب حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی اولاد سے تہے تو وہ بہی توبہ سے اور اظہار مسکنت اور افتقار
الی اللہ سے مستغنی نہوے پس اوسنے فرمایا کہ وہ قران مجید مین ہے الذي
خلقني فهو يهدين والذي هو يطعمني ويسقين واذا مرضت
فهو يشفين والذي يميتني ثم يحيين والذي اطمع ان يغفر لي خطيئتي
يوم الدين یعنے وہ خدا کہ پیدا کیا مجہکو اور راہ راست دکہاتا ہے مجہے اور وہ
خدا کہ کہلاتا ہے مجکو اور پلاتا ہے مجہکو اور جب بیمار ہوتا ہون مین تو وہ شفا
عطا فرماتا ہے مجہکو اور وہ خدا کہ ماریگا مجہکو پس جلائیگا مجہکو اور وہ خدا
کہ اوسکی رحمت عمیم سے مین امید رکہتا ہون کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشیگا

اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے کہا جیسا کہ وہ قران مجید
مین ہے وارنا مناسکنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم یعنے دکہا ہمکو
جگہہ عبادات حج کی یا دکہا ہمکو مطلق عبادات اور توبہ ہماری قبول فرما تحقیق
کہ تو قبول کرنیوالا توبہ کا اور مہربان ہے اور حضرت موسی علیہ السلام باوجود
اس منزلت اور علو مرتبت کے کہ اللہ تعالی نے خاص اپنے رسالت کیلئے
اور اپنے سے کلام کرنے کے لئے اور خاص اپنے لئے اونکو برگزیدہ کیا اور
اور اپنی طرف محبت کو اونپر القا فرمایا اور معجزے غالب سے مثل ید بیضا
کے اور عصا کے اور نو نشانیون کے کہ مراد اون سے جراد اور قمل اور ضفادع
اور دم اور حجر اور بحر اور طور اور طوفان اور نقص ثمرات ہین اور اور
اشیا کہ اون کے لئے تیہ مین تہی عمود نور سے کہ رات کو جنگل مین روشنی ہوتی
ہی اور من وسلوی سے کہ اوسکی امت کے لئے برستا تہا اور بہت معجزون سے
اونکو تائید فرمائے کہ اوس سے آگے کسی نبی اور مرسل کے لئے نہ تہی تو اوسنے
فرمایا جیسا کہ وہ قران مجید مین ہے رب اغفر لی ولاخی وادخلنا فی رحمتك
وانت ارحم الراحمین یعنے اے پروردگا بخش مجہے اور میرے بہائی کو
اور داخل کر ہمکو اپنی رحمت مین اور تو زیادہ مہربان مہربانون کا ہے اور
حضرت داود علیہ السلام باوجود اس علو شان کے کہ حضرت اللہ تعالی نے
ایک عظیم الشان ملک کا اونکو بادشاہ کیا تہا اور تینتیس ہزار پاسبان اونکے
تہے اور جب آپ زبور پڑہتے تہے تو سب جانور پرندہ اپکی سر پر صف باندہے
رہتے اور پانی اپنی تیز روانی سے ٹہر جاتا تہا اور جن اور انس اپکے گرداگرد

صف باندہتے تہے اور درندہ اور گزندہ جانور ایک دوسرے کو آزار نہ پہونچاتے تہے اور آپکی تسبیح کہنے سے پہاڑ بہی تسبیح کہتے تہے اور حضرت خداوند تعالی شانہ نے اپکی تعظیم اور جلال قدر اور حصول رزق اور صیانت امر کے لئے لوہی کو نرم کردیا تہا وہ چالیس روز تک سجدہ مین پڑے رہے یہانتک کہ اونکی آنسون سے گہانس پیدا ہوئے پس خداوند تعالی نے اون پر رحم فرمایا اور اونکی توبہ قبول فرمائی جیسا کہ وہ قران مجید مین ہے فغفرنا لہ ذالک وان لہ عندنا لزلفی وحسن ماب یعنے بخشا مینے اونکو تقصیر اونکی اور اونکو ہماری بارگاہ معلی مین قربت اور اچہی بازگشت حاصل ہے اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام با وجود اوس ملک عظیم کے کہ بعد اونکے کسی کو سزاوار نہ تہا اور باوجود اسکے کہ ہوا اون کی مطیع اور مسخر تہی کہ صبح سے دوپہر تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتی تہی اور دوپہر سے شام تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتی تہی جب آپ معتوب ہوئی بسبب اسکے کہ اونکے محل مین یک صورت کے چالیس روز تک عبادت کیئے گئی حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ معلوم نہ تہا پس اس جرم مین اون سے چالیس روز تک وہ سلطنت چہینی گئی پس حضرت سلیمان علیہ السلام متحیر ہوکے وہان سے بہاگے اور اب جس شخص کے آگے کہانا مانگنے کے لئے ہاتہہ پہیلاتے تو آپ طعام نہ پاتے اور جب آپ کہتے کہ مین سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہون تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا سر مبارک توڑتے اور آپ کو مارتے اور آپکی اہانت کرتے اور آپکو جہوٹا جانتے ایک روز آپ نے ایک دروازہ پر سوال کیا وہانسے

نکالی گئی اور ایک عورت نے آپ کے منہہ مبارک پر تہوک دیا اور روایت ہے کہ ایک بوڑہی عورت نے ایک کوزہ جسمین پیشاب بہرا تہا آپکے سر مبارک پر انڈیل دیا پس آپ اوسی خواری اور ذلت مین مبتلا رہے کہ خداوند عز شانہ نے مچہلی کے پیٹ سے انگشتری کو برآمد کیا اور آپ نے اپنی اونگلی مین پہن لی اور یہہ بات جب نصیب ہوئی کہ پورے چالیس روز ایام عقوبت کے گذر چکی تہے پس پرندہ آپ کے سر پر جمع ہوکر سایہ فگن ہوئے اور جن اور شیطان اور وحشی جانور آپ کے گرد فراہم ہوگئے اور جب اون لوگون نے کہ ایکی امانت لی تہی اور آپکو پیٹا تہا اپکو پہچانا تو وہ اپنے کردار سے پشیمان ہوکر اوسکی عذر خواہی کی آپ نے فرمایا کہ جو فعل تمنے میرے ساتہہ کئے اوسپر مین تمکو ملامت نہین کرتا اور نہ اس تمہاری عذر خواہی کی مین حمد کرتا ہون یہہ جو کچہہ ہوا سب امر ربی تہا اوسمین کسیکو چارہ نہین پس خداوند تعالی نے اونکی توبہ قبول فرمایا اور اوسکی بادشاہی اونکو حوالہ کی اور اونکا ملک اور مال اور محل پڑا پایا پس جبکہ ایسے سردار عظیم الشان جو تمام خلق کو اللہ تعالی کی طرف کہینچتے تہے اور وہ حاکم جہان کے اور شرع کی تہی اور اللہ تعالی کی خلق مین خلیفۃ اللہ تہے تو تو اونکا بارگاہ معلی حضرت ایزدی مین یہہ حال تہا کہ اونہون نے جناب الہی جل شانہ مین بہی توبہ کی پس کیا حال ہے تیرا اور غرور تیرا اے مسکین اور تو دار غرور اور جاگیر شیطان مین مقیم ہے اور لشکر دشمنون کا کہ وہ مراد خلق ہے اور ہوا اور ہوس سے اور نفس سے اور شہوات سے اور ارادات غیر شروعہ سے اور وساوس سے اور تزئین شیطان سے ہے تیرا محیط ہے تو اپنے

عبادت ظاہری صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور ترک گناہ ظاہری پر مغرور رہو است
اور حالانکہ باطن تمہارا عریان ہے عبادات باطنیہ سے یعنے ورع سے اور تقوی
سے اور زہد سے اور صبر سے اور رضا سے اور قناعت سے اور توکل سے اور تسلیم سے
اور یقین سے اور صفائی سینہ سے اور سخاوت نفس سے اور اللہ تعالی کی منت
اور احسان کے دیکھنے سے اور حسن نیت سے اور صدق سے اور اخلاص وغیرہم
اخلاق حسنہ سے کہ بیان اوسکا طول ہے بلکہ تمہارا دل عادات سیئہ اور خصائل
ذمیمہ سے اور امہات ذنوب سے کہ جنسے محنت اور بلا اور امور ہلاک کرنیوالی
دنیا اور آخرت کے متفرع ہوتی ہین بھرا ہے مثل ناشکری کے اور ناراضمندی کے
تقدیر الہی اور حکم خداوند تعالی پر اور مقدرات پر اعتراض کرنا اور اوس حاکم مطلق
کی قضا وقدر پر تہمت رکھنا اور اوسکے وعدون پر شک کرنا اور مانند غل کے اور حسد
کے اور حقد کے اور حق پوشی کے اور طلب مراتب عالی کے اور حب اپنی ثنا اور حمد کے
اور حب جاہ دنیاوی کے اور رضا اور طمانیت اوسکی سے اور اللہ تعالی کے بندون
تکبر کرنا اور عظمت ڈھونڈھنا اور تکبر سے اپنی ناک موڑنا اللہ تعالی نے قران مجید
مین فرمایا ہے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم یعنے جب اوس سے
کہا جاتا ہے کہ خدائے تعالی سے ڈرتو اوسکو غرور عزت اور ثروت گناہ کی طرف
کھینچتا ہے اور مثل غضب کے اور ننگ ناموس کے اور حب ریاست کے اور عداوت
کے اور بغض کے اور بخل کے اور اورون کے مال کی طرف رغبت کرنیکے اور ادنیون
سے خوف رکھنے کے اور مانند خوشی کے اور اپنے بزرگ منشی کے اور امرا کے
تعظیم سے اور فقرا کی توہین اور تحقیر کے اور مثل ناز کے اور تکبر کے اور نخوت کے اور دنیا

رغبت کرنے اور فخر کرنے کے اور ریا کی اور سمعہ کے اور اعراض حق کی اور تکبر کے اور امور مالا یعنی مین خوض کرنیکی اور کثرت کلام غیر نافع کے اور لاف مارنے کے اور اولیا اور بزرگون کے اور انکا احوال آزمانا اور اپنی حالت کو ترک کرنا اور اللہ تعالی کے کامون مین اپنی ملکیت و قدرت ظاہر کرنا اور مخلوق کی زیادہ توقیر کرنا اور اوسکے ساتھہ مداہنت کرنا اور اپنے اعمال پر عجب کرنا اور اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھنا اور خلق کی عیب جوئی کرنا اور اپنے عیبون سے چشم پوشی کرنا اور خدا تعالی کی نعمتونکو فراموش کرنا اور ان نعمتون کو اپنی طرف یا غیر کی طرف منسوب کرنا اور ظاہری باتون پر عمل کرنا اور اعمال کے حدود اور اصول پر نظر نکرنا اور وضع الشیئ فی محلہ نکرنا اور خوشی کو اختیار کرنا اور حزن کو دشمن رکھنا اور اور اعمال ناشائستہ اور افعال ناباستہ کہ شرح اونکی طویل ہے کرنے غرض سید الاقطاب محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی اس تقریر سے یہہ ہے کہ انبیاء با وجود اوس عظمت اور بزرگی اور قربت حق تعالی کے کہ وہ ہادی خلق اور حاکم شرع اور خلفاء اللہ تھے تو وہ توبہ سے مستغنی نہوئے اور آپ لوگ کہ معدن افعال ذمیمہ اور اخلاق سیئہ کی ہین تو توبہ کرنے سے انکار کرتے ہو پس ثابت ہوا کہ توبہ کرنا سب آدمیون پر واجب ہے اسلئے کہ جب انبیاء علیہم السلام نے توبہ کی ہے پس کوئی آدمی اوس سے کیسا مستغنی ہوگا اور جاننا چاہیے کہ وجوب دو قسم پر ہے ایک وجوبات شرعی ہین اور دوسری وجوبات طریقت کے ہین اور بعضی اقسام وجوب توبہ کے واجبات شرعیہ سے ہین اور بعضی اقسام وجوب توبہ کے

واجبات طریقت سے ہین کہ اوس سے مراد عزیمت اور تقوی ہے اور واجب
طریقت کا وہ ہے کہ عموم خلق کو طاقت ادائی اوسکی نہین ہوتی اور تارک اوسکا
اگرچہ عذاب دوزخ سے رستگار ہوگا لاکن وہ عدم ترقی کی حسرت کی عذاب
سے خلاص نہوگا جیساکہ قیامت کے روز ایک گروہ دوسرے گروہ کو اپنے سے
درجات مین فوق دیکھیگا تو وہ اپنی عدم ترقی مدارج کی حسرت مین کہ
وہ بہی ایک عذاب ہے گرفتار ہوگا جیساکہ ایک آدمی اس جہان مین اپنے
ہم جنس کے ترقی مدارج کی دیکہتا ہے اور اسلیئے کہ وہ اوس درجہ کو نہین پاتا
تو وہ اپنے ہمجنس کی ترقی کے سبب سے حسرت مین گرفتار ہوتا ہے اور جہان
اوس پر تنگ اور تاریک ہوجاتا ہے اور غبن اور حسرت کی آگ اوسکی جانین
پڑتے ہی تو بعضے وجوہ وجوب توبہ کے باعث رستگاری اوس عذاب سے
ہین اور اللہ تعالی روز قیامت کو کہ روز تغابن کا فرمایا ہے تو اسلیئے کہ کوئی
ادمی اوسدن مین غبن سے خالی نہوگا الا ماشاء اللہ جسنے کہ اس جہان مین
اللہ تعالی کی عبادت نہ کی ہوگی تو وہ اوس غبن مین ہوگا کہ کسلیئے مین نے
اللہ تعالی کی عبادت نہ کی اور جسنے کہ اللہ تعالی کی عبادت کی ہوگی تو وہ اس
غبن مین ہوگا کہ کسلیئے مین نے طاعت زیادہ نہ کی کہ آجکے دن وہ باعث
ترقی مدارج کی ہوتی اور انبیاء اور اولیاء اللہ تعالی کے اسلیئے اللہ تعالی کی
عبادت مین مقصر نہین ہوئے تاکہ وہ بروز قیامت اونکی لئے موجب حسرت
کے اور غبن کے نہو حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کو بہوکہا رکہتے
تہے باوجود اسکے کہ جانتے تہے کہ سیر کہانا حرام نہین حضرت عائشہ صدیقہ

...نے فرمایا ہے کہ جب مین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک
پر پتہر رکہتے تہی تو اوسکو بہوکہا پاتے تہی اور مجہکو رحم آتا تہا تو مین کہتی تہی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری جان آپ پر فدا ہو کیا ہوگا اگر آپ اس
جہان مین سیر کہایا کرین حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تہے کہ اے
عائشہ اور انبیاء اولوالعزم میرے بہائی مجہسے آگے گئے ہین اور اونہون نے اللہ تعالی
سے بہی اور بزرگیین حاصل کئے ہین مین خوف کرتا ہون کہ اگر مین اس جہان مین تنعم مین
رہون تو پیچہے رہ جاؤن قیامت کے دن اون کے درجون سے کم ہو ایکدن حضرت عیسی علیہ السلام
اپنے سرہانے پتہر رکہکر سوئے شیطان آیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو کہا کہ تمنے دنیا کو
ترک کیا تہا کیا اب آپ اوس سے پشیمان ہوئے ہو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمنے
کیا کیا ہے کہ تو نے ایسا کہا شیطان نے کہا کہ آپنے اپنے سرہانے کو پتہر رکہا ہے اور
آپنے اپنے لئے دنیا سے آسایش چاہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے وہ پتہر سرہانے
کا پہینک دیا اور فرمایا کہ مینے اس پتہر کو دنیا کے ساتہ تجہے دیا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نعلین کا ایک تسمہ کہ وہ نیا تہا اچہا معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ
نیا تسمہ نعلین سے نکالو اور پرانا تسمہ کہنا اس مین لگاؤ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے ایکدن دودہ پیا بعد پینے دودہ کے اون کو اوس دودہ مین کچہہ شبہ معلوم ہوا تو
اونہون نے اپنے انگلیون کو اپنے حلق مین مارا اور قے کیا کہ خوف جان کنی کا
تہا اگرچہ یہہ سب وجوبات شرعیہ سے نہین ہین لاکن یہہ واجبات طریقت سے ہین کہ
وہ موجب تقوی کا ہے فتوی اور ہی تقوی اور ہی فتوی مین رخصت سے
تقوی مین عزیمت ہے اور انبیاء اور اولیاء کو بہ نسبت عوام کے اللہ تعالی کا

خوف زیادہ ہوتا ہے اور انبیاء اور اولیاء بہ نسبت اور جمیع مخلوق کے اللہ تعالیٰ سے
اور اللہ تعالیٰ کے مکر سے اور اپنے راہ کے خطرے سے زیادہ واقف ہوتے
ہین شاید کہ آپ جانتے ہونگے کہ ان حضرات نے اتنا رنج اپنے پر عبث
گوارا کیا ہے اگر عرض وجوب شرعی ہوتا اور وجوب طریقت کا نہ ہوتا تو
وہ اپنے پر اتنا رنج کس لئے رکھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کسی حال مین
توبہ سے بے پروا نہین اور سب مومن پر توبہ کرنا واجب ہے اور جاننا چاہیے
کہ جو کوئی کہ اوس سے گوہر نفیس ضایع ہو تو وہ عمر بھر اوس کے ضایع ہونے کے
عذاب مین گرفتار ہوتا ہے اور ہر نفس انسان کے عمر کا ایسا گوہر نفیس ہے کہ
اوس سے سعادت ابدی حاصل کر سکتا ہے جب کوئی آدمی اوس کو صرف
معصیت کا کرتا ہے تو وہ سبب ہلاک نور ایمان کے ہوتا ہے مگر اوس ہلاک سے
تب وہ واقف ہوگا کہ اوس وقت مین حسرت نافع نہ ہوگی اور یہہ کہ قرآن مجید
مین ہے وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت
فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب لا یعنے خرچ کرو اوس سے
کہ دیا ہے ہمنے تمکو اوس کے آگے کہ تم مین سے ایک کو موت آوے پس کہے وہ
اے میرے رب کاشکے تو مہلت دیتا مجھے تہوڑی مدت غرض یہہ کہ بندہ اپنے مرنے کے
وقت ملک الموت کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ یہہ وقت میرے مرنے کا ہے اوس وقت
اوسکے دل مین ایسی حسرت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی نہایت نہین وہ بندہ کہتا ہے ای
ملک الموت مجھے ایک روز کی مہلت دیتا مین اپنے گناہون سے توبہ کرون ملک الموۃ
کہتا ہے کہ تم بہت روز دنیا مین زندہ تھے اب تمہارا وقت مرنیکا ہے کوئی روز

تمہاری حیات سے باقی نہین رہا وہ بندہ کہتا ہے کہ مجھے ایک ساعت کی مہلت دی تا مین اپنے گناہون سے توبہ کرون ملک الموت کہتا ہے تمہاری عمر سے کوئی ساعت باقی نہین رہا جب یہہ بندہ گنہگار ناامید ہوتا ہے اور ایمان اوسکا اضطراب مین آتا ہے اگر عیاذاً باللہ وہ ازل مین شقی ہے تو وہ شقاوت سے مزلزل ہے اور بے ایمان ہوکر دنیا سے جاتا ہے اگر وہ ازل مین سعید ہے تو اصل ایمان اوس کا سلامت رہتا ہے اور اس جہان سے ایمان سلامت لیکر جاتا ہے نطوبیٰ لہ دبشریٰ لہ بیت۔ ایمان چو سلامت بلب گور بریم ✚ احسنت برین چستی و چالاکی ما۔ صحت توبہ کے شرائط کے بیان مین۔ اے بہائیو یہدیکم اللہ تعالیٰ۔ جاننا چاہئے کہ شرائط توبہ کے تین ہین اون مین ایک گناہون سے نادم ہونا ہے مطابق حدیث شریف کے الندم توبۃ یعنی اصل توبہ مین پشیمان ہونا ہے گناہون سے اور نتیجہ اوس کا توبہ کی ارادت ہے اور گناہون سے پشیمان ہونے کی علامت وہ ہے کہ مدام اندوہ اور حسرت مین ہو اور کام اوسکا گریہ اور زاری اور تضرع ہو اس لئے کہ جس نے کہ اپنے کو قریب ہلاک پایا وہ شخص حسرت اور اندوہ سے کیسا خالی ہوگا در صورتی کہ کسی کا لڑکا بیمار ہو اگر ڈاکٹر کہے کہ یہہ بیماری سخت ہے اور اس سے خوف مرنے کا ہے تو کیسا غم اور اضطراب اوس کے باپ کو لاحق ہوگا اور سمجھنا چاہئے کہ ہر ایک آدمی کو اپنا نفس اپنی لڑکی سے عزیز تر ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رسل سے زیادہ صادق ہین اور خوف ہلاک ایمان کا اور عذاب آخرت کا خوف مرگ سے عظیم تر ہے اس لئے کہ موت باعث تلف زندگانی چند روزہ

کا ہے اور تلف ایمان کا موجب ہلاک آخرت اور سبب تلف عیش و تنعم جاودانی ہے اور دلالت معصیت کے اللہ تعالیٰ کے غضب پر ظاہر تر اور قوی تر ہے دلالت کرنے بیماری کے سے مرگ پر پس اگر اس سے خوف اور حسرت نہ ہو تو اوس کا سبب یہہ ہے کہ معصیت اوس کی اوس کے ایمان پر محیط ہو گئی ہے اور نور ایمان اوس کا درمیان ابر عصیان اوس کے ناپدید ہو گیا ہے ہر چند آتش حسرت اور ندامت گناہ کی سوزان تر ہو گی اثر اوس کا تکفیر گناہ اور کفارت ذنوب مین عظیم تر ہو گا اسلیے کہ اوس زنگ معاصی اور ظلمت بزہ کو کہ اوس کے دل پر چڑھتا ہے بغیر آتش ندامت کے وہ توبہ ہی کوئی اور چیز نہ پگلاوے گی اور گناہ کی ندامت مین تائب کا دل زیادہ تر صاف ہوتا ہے اور غنیۃ الطالبین مین حدیث شریف ہے روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال جالسوا لتوابین فانھم ارق افئدۃ یعنے تائبون کے ساتھہ بیٹھو کہ وہ زیادہ نرم دل ہین اور جس قدر کہ دل آدمی کا صاف ہوگا وہ معصیت سے متنفر ہوگا اور دوسری شرط توبہ کی ترک کرنا گناہون کا ہے جمیع حالات اور جمیع ساعات مین اور تیسری شرط یہہ ہے کہ پھر گناہون کے طرف رجوع نکرے مطابق قول حضرت ابی بکر واسطی کی کہ جب پوچھا گیا توبہ نصوح سے تو اونہون نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہے کہ تائب پر اثر معاصی ظاہر یکا اور باطنی کا باقی نرہے ایک نبی نے جو انبیاء بنی اسرائیل مین سے تھے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین ایک شخص کے توبہ کے قبول ہونے کے لئے شفاعت کی کہ وہ شخص بھی بنی اسرائیل کی قوم سے تھا وحی آئی کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی کہ اگر تمام آسمانون کے فرشتے اوس کی شفاعت کرین تو مین توبہ اوس کی قبول نکرونگا جب تک کہ حلاوت گناہ کی اوس کے دل سے

باقی ہے اور سمجھنا چاہئے کہ معصیت اگرچہ مرغوب و مطبوع ہے لاکن تائب کے
حق مین مانند شہد کے ہے کہ اوس مین زہر ہوا ور جس نے کہ ایک بار اوس شہد
زہر آلودہ سے چکھا ہے اور بہت رنج اوس سے دیکھا ہے جب اور بار اوس کا
اندیشہ کرے گا تو اوس کی کراہت سے اوس کے تمام بدن کے رونگٹے اوٹھینگے
اور حلاوت اور لذت اوس شہد کی اوس کے خوف زیان مین نزدیک اوس
تائب کے مخفی ہوجائے گی اور جو کوئی گناہون سے تائب ہے یہہ تلخی زہر سبب گناہون کے نہین
پاوے گا اگرچہ وہ بظاہر مانند شہد کے شیرین ہونگے اور زہر اس لئے اوس مین ہے
کہ گناہ کرنے سے اللہ تعالی غضب ہوتا ہے لاکن پشیمانی گناہ کے کہ توبہ کی ارادت سے
پیدا ہوتی ہے تین زمان سے تعلق ہے حال و ماضی و استقبال سے اور پشیمانی
حال کی تو یہہ ہے کہ وہ تمام معاصی کو ترک کرے اور ادائی مفروضات مین مشغول ہو
اما پشیمانی مستقبل کی وہ ہے کہ عزم راسخ کرے کہ آخر عمر تک توبہ پر قایم رہے اور
اللہ تعالی سے ظاہراً اور باطناً عہد محکم کرے کہ ہرگز پہر گناہ نکرے اور اوس کے
فرائض کی ادائی مین مقصر نہووے اور تائب جبتک کہ عزلت اور خاموشی اختیار
نکرے گا اور اوس کو اکل حلال اور صدق مقال نہ ہوگا اور وہ شبہات سے مجتنب نہوگا
تو توبہ اوس کی کامل نہوگی اور بزرگون نے فرمایا ہے کہ اگر رغبت خلاف شرع
کی تائب پر غالب ہو تو وہ سات مرتبا ون سے اپنے کو روکے پس انشاء اللہ
اوس کو اجتناب مناہی آسان ہوگا لاکن ارادت ماضی اس سے متعلق ہے کہ
گناہون گذشتہ کو تدارک کرے اور سوچے کہ اللہ تعالی کی کون سے حقوق مین
اور بندون کے کونسی حقوق مین وہ مقصر رہا ہے اور اوس کو ادا نہین کیا

اور اللہ تعالیٰ کے حقوق دو قسم پر ہیں ایک ادائی فرض کے دوسرا ترک معاصی کا
اما ادائی فرائض کے لیے چاہیے کہ اوس روز سے کہ وہ بالغ ہوا ہے اگر تمام
فرائض اوس سے قضا ہوئی ہون یا بعض فرائض اوس سے قضا ہوئی ہون یا کسی یا کسی روز
اوس کی نماز قضا ہوئی ہو بغیر شرائط اور ارکان نماز کے اوس نے نماز پڑھی ہو جیسا کہ
نماز کو بے وضو پڑھا ہو یا وضو مختل سے پڑھا ہو اور مضمضہ اور استنشاق اور غسل وجہ
اچھا نکیا ہو یا ریشمی کپڑے مین نماز پڑھی ہو یا کپڑے مغصوب مین یا زمین مغصوبہ
پر نماز پڑھی ہو یا حالت ادائی فرائض مین اوس کا کپڑا پاک نہ ہو یا وضو یا رفع جنابت
پانی غیر طاہر سے کیا ہو یا جمیع فرائض کی ادائی کے وقت اوس کی نیت درست
ہوئی ہو یا اوس کے اعتقاد مین خلل اور شک واقع ہوا ہو تو ان صورتون مین
وہ فرائض ادا کرے اور اوس روز سے کہ اوس کے پاس مال بقدر نصاب
شرعی کی یا اوس سے زاید جمع ہوا ہو یا اور اشیاء تجارت کے بقدر مال نصاب کے
یا اوس سے زائد اوس کے پاس موجود ہوئے ہون بشرطیکہ وہ قرضدار نہو
اور اگر درصورتیکہ وہ قرضدار ہو تو بعد نکالنے مال مقروضہ کے اگر وہ مال بقدر
نصاب کے یا اوس سے زاید رہجاوے یا اوس کے پاس زیور یا ظروف یا اور
اشیاء سیمین یا زرین ہون اور مدت ایک برس کی اوس کو اوس مال کے قابض
ہونے پر گذر چکی ہو یا اوس کے مواشی ہون کہ اوس کے حوائج ضروری سے زاید
ہون اگر اوس نے حسب مسئلہ شرعیہ فقہیہ کے اون کی زکوۃ ندی ہو یا بعضی برسون مین
دی ہو اور بعضی برسون مین ندی ہو اگر درصورتیکہ دی بھی ہو تو وہ مستحقین زکوۃ کو
ندی ہو تو ان صورتون مین اوتنا مال زکوۃ کا اپنی نقد اور جنس اور مواشی سے نکال کر

لئد مساکین اور فقرا اور غیرہما مستحقین زکوۃ کو دیوی اگر اوس سے روزی ماہ رمضان
کی قضا ہوئے ہون یا اون کی نیت فراموش کی ہو تو جتنے روزے قضا کے
یقیناً اوس کو معلوم ہون ادا کرے اور جتنے روزون مین اوس کو شک واقع ہوا ہو
تو غالب ظن پر اوتنے دن روزے رکھے اور تقوی یہہ ہے کہ بغیر اعتبار غلبہ ظن کے
تمام ایام مشکوکہ کی روزے رکھے علی ہذا القیاس نماز اور زکوۃ کی ادائی مین بھی اگر
اوس کو شک واقع ہو تو غالب ظن پر عمل کرے اور احوط یہہ ہے کہ سب کو ادا کرے
اور اگر آدمی کو استطاعت نفقہ عیال کے اور استطاعت زاد راحلہ کے ہو اور حرمین
الشریفین کی راہ مین اوس کو خوف تلف ہونے اپنی جان کا نہو بشرطی کہ وہ مسلم
صحیح بصیر عاقل بالغ ہو تو حج کی ادائی مین توقف نکرے غنیۃ الطالبین مین حدیث
شریف ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ زَادًا اَوْرَاحِلَۃً
تُبَلِّغُہُ الْبَیْتَ فَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَمُوْتَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
اَوْ عَلٰی اَیِّ مِلَّۃٍ شَاءَ وَفِیْ لَفْظٍ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَاِنْ شَاءَ
اَنْ یَمُوْتَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یعنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص توشہ راہ اور راحلہ پر قادر ہو اور حج نکرے تو اوس کو باک
نہین کہ وہ یہودی مری یا نصرانی مرے یا کسی اور دین غیر اسلام پر مرے اور دوسری
روایت مین ہے کہ جو کوئی مرے اوس حال مین کہ اوس نے حج نہین کیا پس برابر
ہے کہ وہ مری یہودی یا نصرانی اور یہہ اسلئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بندہ مومن حکم حج کی بجا آوری کی نگہداشت اور اوس کے ضایع
ہو جانے سے خوف کرے اور ترک معاصی کے لئے چاہئے کہ ایام بلوغ سے

اپنے تمام معاصی مثل معاصی آنکھہ کے اور کان کے اور زبان کے اور ہاتھہ کے اور پاؤن کے اور شکم کے اور فرج کے اور جمیع اعضاء کے یاد کرے اور سوچے کہ وہ صغیرہ ہین یا کبیرہ ہین اور اون ہین سے کتنے متعلق حقوق اللہ سے ہین اور اون سے کتنے متعلق حقوق العباد سے ہین اور سب معاصی اپنے ایک ایک برس کی اور ایک ایک مہینے کے اور ایک ایک ہفتہ کی اور ایک ایک دن اور ایک ایک ساعت کی تفتیش کرے اور تفصیل وار اپنی فہرست گناہون کی غور سے ملاحظہ فرماوے تاکہ وہ تمام گناہون اپنے پر مطلع ہو اور اون لوگون کو بھی یاد کرے جو کہ اوس کے ساتھہ اون گناہون کے کرنے ہین شریک تھے اور وہ مقام اور وہ جگہہ بھی یاد کرے جہان اوس نے وہ گناہ کئے تھے اور اون گھرون کو بھی خیال کرے کہ جہان اپنی دانست ہین اور رون کی نظرون سے وہان چھپ کر وہ گناہ کئے تھے اور وہ غافل تھا کراما کاتبین کی آنکھون سے کہ وہ نیند نہین کرتے اور ایک طرفۃ العین بھی اون کی آنکھہ بند نہین ہوتی جو کچھہ کہ آپ کرتے ہو اوس کو وہ جانتے ہین مطابق آیت قرآن مجید کے ہو ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنے آدمی کوئی بات نہین کرتا مگر اوس کے نزدیک نگہبان آمادہ ہین اگر وہ معاصی کبیرہ ہون اور متعلق حقوق عباد سے نہون بلکہ وہ متعلق حقوق اللہ سے ہون مثل زنا کے اور لواطت کی اور شراب خواری کے اور اور ایسی معاصی کہ شرعاً اون پر حد واجب ہوتی ہے تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ توبہ کرے اور تائب کو لازم نہین کہ توبہ کی صحت کے واسطے اپنی آپ کو رسوا کرے اور اپنا پردہ پھاڑے کہ یا پادشاہ یا قاضی کے پاس حاضر ہو کر اوس کی حد جاری کرائے غنیۃ الطالبین

حدیث شریف ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من اتی
بشیئی من ہذہ القاذورات فلیستتر بستر اللہ تعالی ولا یبدی لنا
صفحتہ فان من ابدا لنا صفحتہ اقمنا علیہ حدود اللہ یعنے جو شخص
لاوے ایسی خراب چیزین اوس کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے
پردہ مین چھپائے اور ہمارے پس اپنے گناہون کا اظہار نکرے اس لئے
کہ ہمارے نزدیک جو کوئی اس امر کا افشا کرتا ہے تو ہم اوس پر حد شرعی جاری
کرتے ہین اور اگر در صورتیکہ اوس نے اپنا جرم کو ظاہر کیا اور اوس کا احوال
حاکم وقت یا قاضی تک پہونچا اور اگر حاکم یا قاضی نے عام کے روبرو اوس پر
حد جاری کی تو وہ گناہ اوس کا دفع ہوا اور توبہ اوس کی درست ہوئی اور
اللہ تعالی کے نزدیک بھی وہ مقبول ہوے۔ اور وہ آلایش گناہ سے پاک ہوا
بلکہ اوس کو چاہئے کہ وہ اپنے گناہ کو فاش نکرے اور وہ حاکم حقیقی کے بارگاہ
عالی مین توبہ کرے اور اوس سے رجوع کرے اور اپنے گناہون کو مد نظر
رکھکر اوس سے نادم ہوکر مستغفر ہووے غنیۃ الطالبین مین حدیث شریف ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیذنب الذنب فیدخلہ
الجنۃ قالوا یا نبی اللہ وکیف یدخلہ الجنۃ قال یکون الذنب نصب
عینہ یستغفر منہ ویندم علیہ حتی یدخل الجنۃ یعنے فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ گناہ کرتا ہے پس وہ گناہ اوسکو بہشت
مین داخل کرتا ہے کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا گناہ
اوس کو بہشت مین داخل کرتا ہے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ وہ گناہ اوس گنہ گار کے مد نظر رہتا ہے اور وہ اوس گناہ کے جناب
حضرت باریتعالیٰ سے آمرزش چاہتا ہے اور اوس سے توبہ کرتا ہے
اور پشیمان ہوتا ہے تا آنکہ وہ گناہ اوس کو بہشت مین لاتا ہے اور
بندۂ مومن کو چاہیے کہ اون گناہون کے عوض مین حسنات بھی کرے
اور اقسام کے مجاہدات مین مشغول ہووے جیسے کہ روزے رکھنا اور مباح
اور لذیذ چیزون کو کم کھانا اور شب کا قیام کرنا اور قرآن مجید کو کثرت سے
پڑہنا اور وظیفے پڑہنا اور علاوہ اوس کے اور حسنات کرنا تاکہ وہ حسنات اوس
سئیات کو محو کرین غنیۃ الطالبین مین حدیث شریف ہے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ار شیئا احسن طلبا ولا اسرع
ادراکا من حسنۃ حدیثۃ لذنب قدیم قال اللہ تعالی ان الحسنات
یذھبن السئیات ذالک ذکری للذاکرین یعنے کوئی چیز اچھا طلب
کرنے والی اور جلد پانے والی ایسی مینے نہین دیکھی جیسا کہ حسنات نئی سئیات
پُرانے کو پاتے ہین اور اوس کو دفع کرتے ہین اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین
فرمایا ہے ان الحسنات یذھبن السئیات الآیہ یعنے نیکیان دفع
کرتے ہین بدیون کو یہہ نصیحت اللہ تعالی کے یاد کرنے والون کے لئے ہے
اگر وہ معاصی کبیرہ اور متعلق حقوق اللہ سے ہون لاکن اون پر حد شرعی واجب
نہوتی ہو مانند شرک باللہ کے اور اصرار معصیت صغیرہ کے اور قنوت رحمت اللہ
سے اور امن مکر اللہ سے اور جہاد کی صف جنگ سے بہاگنا تو اون کا کفارہ یہہ ہے
کہ وہ اون سے توبہ کرے اور نادم ہو اور اون کی عوض حسنات کرے کما

اور اگر وہ معاصی کبیرہ متعلق حقوق العباد سے ہون اور اوس پر حد شرعی
واجب ہوتی ہو مانند قتل ناحق کے تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ وہ اپنے کو
مقتول کے وارثون کے تفویض کرے تاکہ مقتول کے عوض اوس کو قتل
کرین یا وہ مقتول کی دیت اوس کے وارثون کو دیوے یا ادن سے
مقتول کی دیت یا اوس قتل کا گناہ معاف کراے اور اللہ کی جناب مین
توبہ کرے اور آکریہ اور تضرع اور زاری سے اوس گناہ کا استغفار کرے
اور مقتول کے لئے مغفرت چاہے اور مقتول کی روح کو بانہہ صدقہ کے
اور فاتحہ کے خوشنودی کرے یا وہ گناہ مانند چوری کے ہو کہ وہ بھی متعلق
حقوق سے عباد سے اور متوجب حد شرعی کا ہے تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ
مال مسروقہ اوس کے مالک کے تفویض کرے یا اوس سے بخشواے اور در صورت
عدم حیات مالک کے وہ مال مسروقہ اوس کے وارثون کو دیوے اور در صورت
عدم موجودی اوس کے وارثون کے اور در صورت عدم تعارف مالک مال مسروقہ
کے توبہ کرے اور اوس سے مستغفر ہو اور اوس کے مالک کے لئے جناب آلہی سے
استغفار کرے اور شہادت زور اور یمین الغموس اور قذف محصن ہین کہ وہ بھی
کبائر سے اور حقوق العباد سے ہین کہ اوس کے جہوٹی گواہی دینے سے یا جہوٹی
قسم کہانے سے یا زنا کی جہوٹی تہمت لگانے سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچا یا
ہو یا کہ عزت ریزی کی ہو تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ حاکم یا قاضی کے آگے
اپنی قسم کا یا شہادت کا یا قذف کا بطلان ظاہر کرے اور کہے کہ مینے
فلان کے حق مین جہوٹی شہادت دی تھی یا جہوٹی قسم کھائی تھی یا فلان کو

زنا کی تہمت جھوٹی لگائی تھی تا کہ وہ حاکم یا وہ قاضی اوس کا حق کہ جس کی حقیقت
اوس نے قذف محصن یا شہادت زور یا یمین الغموس کی تھی اوس کو دلوا دی
اور درصورت نہ دلوانے حاکم کے وہ اتنا نقصان اپنے مال سے ادا کرے
اور اگر وہ اوس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ وہ
گناہ اون سے عذر اور تضرع سے بخشوائے اور اگر اون کو وہ نپا دے تو
وہ اپنے گناہوں سے نادم ہو کر توبہ کرے اور مستغفر ہووے اور اون کے
لئے صدقہ دیوے اگر اوس نے کسی کو سحر سے نقصان پہونچایا ہو کہ وہ
بھی کبائر سے اور حقوق العباد سے ہے تو کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ اگر وہ
دفع سحر کا جانتا ہو تو اوس کو دفع کرے اور مسحور سے وہ گناہ معاف کرائے
اور اگر وہ دفع سحر کا نہ جانتا ہو تو اوس مسحور کو اور کسی کے پاس کہ وہ دفع
سحر کا کرتا ہو لیجا کر اوس کا سحر دفع کرائے اور درصورت عدم قدرت اوس کے
مسحور سے اپنا گناہ معاف کرائے اور سحر کرنے سے آئندہ توبہ کرے
اور درصورتیکہ بغیر توسط اوس کے کسی اور سے دفع سحر ہو گیا ہو تو
کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ احسان اور معذرت اور عجز سے وہ گناہ مسحور سے
معاف کرائے اور درصورت نہ پانے اوس کے وہ گناہ اوس کے وارثوں
سے بخشوائے اور مسحور کے لئے صدقہ دیوے اور مستغفر ہو اور اگر اوس نے
اپنے والدین کا عقوق کیا ہو کہ وہ بھی کبائر سے اور حقوق العباد سے ہے تو
کفارہ اوس کا یہہ ہے کہ اوس سے توبہ کرے اور درصورت حیات
والدین کے اون سے احسان کرنے سے اور خدمت کرنے سے اور گریہ

اور زاری سے اور عجز اور نیاز سے اپنا گناہ اون سے معاف کرائے
اور در صورت عدم حیات اون دونون کے یا اون مین سے ایک کے اون کے
اقربا سے اور احباب سے احسان اور دوستی کرے اور اون کے لئے جناب
باری مین مغفرت چاہے اور اون کے ارواح کو فاتحہ اور صدقہ اور حسنات سے
شاد کرے اور ایسا ہی اور حقوق العباد مین اگر کسی کو کسی پر حق مالی ہو کہ اوس نے
کسی سے قرض لیکر ادا نکیا ہو یا کسی کا حق غصب کیا ہو یا کسی سے رشوت
لی ہو یا کسی سے سود لیا ہو یا کسی کا مال غارت کیا ہو یا اوس نے امانت مین
یا عاریت مین خیانت کی ہو یا کسی کا حق ندیا ہو اور اگر در صورتیکہ دیا ہو تو
وہ کم دیا ہو یا اوس نے کسی چیز عیب دار کا عیب مخفی کر کے فروخت کیا ہو
یا اوس نے بطریق دغا اور فریب کے کسی کا حق رکھا ہو یا اوس نے اشیار
گران مین اشیار ارزان کو ڈال کر بیچا ہو جیسا کہ سونے مین یا چاندی مین
پیتل یا تانبا یا اور شئے کو کہ اوس سے ارزان ہون یا دودھ مین پانی یا روغن
مین تیل یا مسکہ و ملائی مین آٹا یا گیہون کی آٹے مین جو یا جواری یا باجرے کا
آٹا ملا کے بیچا ہو یا کسی شئے کو ناقص کر کے بیچا ہو جیسا کہ دودھ کا یا دہی کا مسکہ
یا ملائی نکال کر بیچا ہو یا ایک چیز کے ایک جنس گران کو دکھا کر اوس چیز کی
ارزان جنس کو بیچا ہو جیسا کہ دس سیر فی روپیہ کے گیہون کو یا چانول کو یا اور
اجناس کو دکھا کر بارہ سیر فی روپیہ کے وہ اجناس بیچے ہون یا اچھا کپڑا دکھا کر
اوس جنس سے خراب کپڑے کو بیچا ہو یا ایسے اور حقوق العباد کہ تفصیل
اون کی دشوار ہے اوس پر ہون تو کفارہ اون کا یہہ ہے کہ وہ اون سب

گناہون سے توبہ کرے اور نادم ہو اور جناب آلہی مین اون سے استغفار کرے
اور اون سب حقدارون کو اون کا حق پہونچاوے یا اون سے عذر اور معذرت اور
الحاح کی ساتہہ اون کا حق بخشواے اور بر درصورت نہ پانے اون کے وہ حق اون کے
وارثون کو ڈھونڈہکر دیوے اور درصورت نہ پانے اون کے وارثون کے
یا عدم تعارف اون حقدارون کے اور اون کے وارثون کے یا درصورت عدم
قدرت ادائی اوس کے حقوق کے اوس کے حقدارون کے لئے جناب
آلہی سے طلب آمرزش کے کرے اور صدقہ اور فاتحہ سے اون کی ارواح کو
خوشنود کرے غرض یہہ کہ جس صورت مین کہ اوس کو کسی کا روپیہ یا پیسہ یا درم
یا دینار یا قران یا غلہ یا اور جنس دینا ہو تو کفارہ اون کا یہہ ہے کہ بعد توبہ کے
وہ اون حقوق کے مالکون کو ڈھونڈکر وہ حق اون کا ادا کرے اور اگر وہ اون کے
مالکون کو نہ پاوے تو اون کے وارثون کو دیوے اور یہہ بہت دشوار ہے
حاکمون اور سوداگرون کو اس لئے کہ اون کا معاملہ بہت آدمیون سے واقع
ہوتا ہے اور اگر درصورتی کہ اون کو اون سب کا بلانا اور پانا اور جمع کرنا دشوار
ہو تو چاہئے کہ وہ اتنی عبادات اور حسنات کرے کہ اون سب کے حقوق اوس کے
حسنات سے وضع ہوکر اوس کے لئے بھی حسنات بچین اور اگر درصورتی کہ
اوس پر کفارے اور نذر رہون تو اوس کو بھی چاہئے ادا کرے اور آدمیون کے
ایذا پہونچانیکا کفارہ یہہ ہے کہ اون کے ساتہہ احسان کرے اور اون کے
حق مین دعا خیر کرے اگر کسی کو اوس نے زبان سے ایذا دے ہے یا اوسکو
پیٹا ہے اور وہ فوت ہوگیا ہو تو اوس کے لئے اللہ تعالی کی جناب مین

رحمت اور مغفرت مانگے اور اوس کے فرزندون اور وارثون سے
احسان کرے اور اگر اوس نے کسی کی غیبت کرنے سے یا چغلی سے یا عیب
گنانے سے آبروریزی کی ہو تو کفارہ اوس کا اوس کی تعریف کرنا ہے
اگر وہ لوگ کہ جن کی اوس نے غیبت یا چغلی یا عیب جوئی کی ہو وہ مسلمان
ہون تو کفارہ اوس کا یہ ہے کہ اون مین جو باتین لائق ستائش کی ہون
بیان کرے وہ جو جانتا ہو اون کے اقربا و احباب اور امثال کی محفلون اور مجمعون
مین اون کو ظاہر کرے اور اوس غیبت یا چغلی یا عیب گوئی کی باتین مین سے
جو کچھ کہ اوس نے اون کے حق مین کہے ہون اپنے کو جھٹلائی اور کہے
کہ وہ باتین جھوٹ کہین تھی سلطان الاقطاب سید الافراد محبوب سبحانی
حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیتہ الطالبین مین
فرمایا ہے واما الاعراض فہو سبہم الناس وشتمہم مشاتمة وهو
الطعن فی القلوب وکذالک غیبتهم وذکرهم بالقبیح وما یسوءهم
من [illegible] الخ یعنی اگر کوئی شخص نے کسی کی آبروریزی گالی گلوج سے
اوس شخص کے روبرو کی ہو وہ گناہ دل آزاری کا ہے اور اسیطرح غیبت
یا عیب جوئی یا کسیطرح کی برائی اور وہ وہ کلام ہے کہ اگر کسی کو وہ مقابل
اوسکے ایذا دے تو وہ اوس سے آزردہ ہو جائے تو جب ایسے کلام کو اوس کی
غیبت مین کہیگے تو وہ غیبت ہے تو اوس کا کفارہ یہ ہے کہ اوس کا ذکر
اوس سے ملکے معاف کرکے اوس سے بخشوائے اگر کسی نے ایک جماعت کے
غیبت کی ہو تو کفارہ اوس کا یہ ہے کہ اوس جماعت کی ایک ایک آدمی کے سامنے

جا کر کہے اور اوس سے عفو چاہے اگر اوس مین سے کوئی آدمی فوت ہوگیا ہو تو اوس کے تدارک کے لئے بہت سے نیکیان کرے اور اسیطرح پر عمل کرنا اوسوقت مناسب ہے جبکہ اوس غیبت وغیرہ کی خبر اون لوگون کو جنکے اس جماعت کے آدمیون کو پہونچ گئی ہو کہ جس جماعت کے کہ اوس نے غیبت کی ہو اور اگر درصورتیکہ اوس جماعت کے آدمی اس غیبت سے بے خبر ہین تو کچھ ضرور نہین کہ اوس غیبت کی خبر اون کو پہونچاوے اور اون سے معافی چاہے اس لئے کہ اوس کی سننے سے اون کے دلون کو رنج پہونچے گا بلکہ اوس کو چاہئے کہ جن لوگون کے آگے اوس نے اون کی غیبت بیان کی ہو اون کے آگے اپنے کو وہ جھٹلائے اور اون کی وہ تعریف کرے کتہلا ہے تفسیر مودودی کہ اون کے لئے استغفار بھی کرے حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان من کفارة الغیبة ان تستغفر لمن اغتبته بقول اللهم اغفرلنا وله یعنے کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی ہے اوس کے لئے طلب آمرزش کی کر اور کہہ کہ یا اللہ مجھے اور اوس کو مغفرت فرما۔ غوث الاعظم قطب الافخم حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیتہ الطالبین مین لکھا ہے ولابد ان یعرفه قدر جنایته ولا یعرض لها فی سائر المظالم ولا یکفی فی ذالک الاستحلال المبهم لہ یعنے جانی کو ضرور ہے کہ قدر گناہ اپنے کا مجنی علیہ کے آگے ظاہر کرے اور جمیع گناہون مین سخن سربستہ نکہے اس لئے کہ جب مجنی علیہ کو قدر جنایت

جانے کا معلوم ہو شاید کہ وہ معاف کرنے سے خوش نہ ہو بلکہ مجنی علیہ اپنے
عوض کو روز قیامت پر موقوف رکھے بغرض اس کے کہ تاکہ وہ اوس
گناہون کے عوض مین جانے کے حسنات لیوے اور درصورت عدم
موجودگی حسنات جانے کی اوس گناہون کے عوض مین اپنی سئیات جانے
کو دیوے تو چاہئے کہ جانے اپنے گناہ کے مقدار مجنی علیہ کی آگے ظاہر
کرے اگر درصورتیکہ وہ ایسا گناہ ہے کہ اگر وہ مجنی علیہ سے کہا جاتا ہے تو
مجنی علیہ اوس کے سننے سے آزردہ ہو جاتا ہے مانند زنا کے کہ اوس کی
بیوی یا اوس کے جاریہ سے ہوا ہو یا اور گناہ تو اس صورت مین چاہئے
کہ مجنی علیہ سے گناہ مبہم معاف کرائے اگر اوس صورت مین کہ مجنی علیہ
جانے کا گناہ مبہم معاف کرے تو بھی مظلمہ ابہام گناہ کا جانے پر رہیگا پس
جانے تائب کو چاہئے کہ ابہام گناہ کا جبر نقصان حسنات سے کرے جیسا کہ جبر
نقصان مظالم میت کا اور غائب کا حسنات سے کیا جاتا ہے اور اگر درصورتیکہ
وہ ایسا گناہ ہے کہ اگر جانے اوس کا ذکر کرکے مجنی علیہ سے معافی چاہتا ہے
تو مجنی علیہ اوس کو جلدی معاف نہین کرتا یا مجنی علیہ جانی کو بادوس جنایت کی
عوض مین نقصان پہونچاتا ہے تو اس صورت مین طریقہ اوس کے معاف
کرانیکا اور بخشوانیکا یہہ ہے کہ جانے طریقہ دوستی کا مجنی علیہ سے جاری
رکھے اور اوس کے حوائج کے انصرام مین اور مہام کے انجاح مین سعی کرے
اور ہر وقت اوسی احسان اور محبت کرتا رہے تاکہ اوس کے دل مین جانی کی
طرف سے محبت پیدا ہووے اور وہ بسبب محبت جانی کے گناہ جانیکا معاف کرے

اس لئے کہ انسان بندہ احسان کا ہے اور جو کوئی کہ کسی سے بسبب کسی گناہ کے نفور ہوتا ہے تو وہ بسبب محبت کے اور احسان کے مائل بھی ہوتا ہے اور اگر دوستی کرنا اور احسان کرنا اور شفقت کرنا مجنی علیہ سے اوس کو دشوار ہو ہیں کفارہ اوس کا تکثیر حسنات سے کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی پروز قیامت کے جانے کے حسنات جنایت کی قصاص مین مجنی علیہ کو دیوے اور در صورت عدم قبول حسنات جانے کے مجنی علیہ کو اوس کے قبول مین مجبور کرے اور یہہ مانند اوس صورت کے ہے کہ ایک آدمی اور کسی آدمی کا دنیا مین کچھہ مال تلف کرتا ہے اور آدمی متلِف اوس مال متلَف کے عوض مین متلَف عنہ کو اوتنا مال دیتا ہے اگر متلف عنہ متلف سے وہ مال قبول نکرے گا تو حاکم یا قاضی اوس مال کے قابض ہونے پر متلف عنہ کو مجبور کرے گا اگر متلف عنہ چاہے یا نہ چاہے اور ایسا ہی اللہ تعالی روز قیامت کے در صورت عدم قبول حسنات جانی کی مجنی علیہ کو اون حسنات کے قبول کرنے پر مجبور کرے گا اس لیے کہ اللہ تعالی احکم الحاکمین اور اعدل العادلین ہے غوث الاغواث ربانی قطب الاقطاب صمدانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ لا بد للتائب من تکثیر الحسنات والنوافل لیرضی بھا الخصوم یوم القیامۃ وترفع بھا الفرایض کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا من النوافل یرفع بھا الفرایض او کما قال ویعقد مع اللہ تعالی عقدا صحیحا موکدا وعھدا وثیقا لا یعود الی ملابسۃ الذنوب ولا الی امثالھا ابدا ویستعین علی ذالک بالعزلۃ والصمت

قولہ الا کل الخ یعنے تائب کو بجز کثرت سے نیکیان کرنے کے اور
نفلین پڑہنے کے کوئی چارہ نہین ہے تاکہ بروز قیامت اپنے دشمنون کو
بعوض اپنے حسنات کے خوشنودی کرے اور اُن نیکیون اور نوافل کے
باعث اوس کے فرائض عند اللہ مقبول ہون جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے نفلین پڑہو کہ بسبب اون کے فرایض
مقبول ہوتے ہین اور اللہ تعالی کی جناب مین پہونچتے ہین یا ایسا فرمایا کہ
اللہ تعالی سے عقد درست موکد اور عہد محکم باندہے اسپر کہ پہر وہ اون گناہون
کے طرف اور اون گناہون کے امثال کیطرف عود نکرے اور وہ استعانت
کرے عقد صحیح اور عہد وثیق کے وفا کے لئے گوشہ نشینی سے اور خاموشی سے
اور کم خوری سے اور کم خوابی سے اور حصول قوت حلال سے اور پرہیز
حرام سے اور اشیاء شبہ داری سے کہ اوس قوت حلال کو کسب سے حاصل کیا
ہو یا کوئی اسباب تجارتی اوس کے ہاتہہ مین ہو کہ وہ اوس کو ارث سے
حاصل ہوا ہو یا اور کسی وجہ حلال سے حاصل ہوا ہو اگر در صورتیکہ اوس کے
میراث مین شبہ یا حرام ہو تو اوس کو اپنے یہان سے نکالدے اور اوس مین
کچہہ نہ کہاوے اور نہ اپنے کو اوس سے آلودہ کرے اس لئے کہ حرام سر گناہو نکا
ہے اور اکل حلال اور ورع اور صفائی لقمہ کے سرمایہ دین کا ہے آدمی
سے جو کچہہ نیکی یا بدی پیدا ہوتی ہے تو وہ لقمہ کے سبب سے ہوتی ہے
لقمہ حلال نیکی پیدا کرتا ہے اور لقمہ حرام بدی پیدا کرتا ہے جیسا کہ ہانڈی
کہ جب پک جاتی ہے وہ چیز کہ اوس مین ہی اور پختگی اوس کی کامل ہوتی ہے

تو اوس وقت ہوا اور بو اوس طعام کی کہ اوس مین ہے ظاہر ہوتی ہے
اور ہر ہر تن سے وہی ٹپکتا ہے کہ اوس مین ہے یعنے جس کا اکل حلال
ہوگا ان سے حسنات اور خیرات اور عبادات ظاہر ہوان گے اور
جس کا اکل حرام ہے اون سے عصیان اور طغیان اور فساد پیدا ہوان گے
اور تائب کو چاہیے کہ علمار ربانی اور فقہاء دیندار اور پرہیزگار اور اہل تقویٰ
سے ہمنشینی اختیار کرے تاکہ اون کی صحبت سے امر دین کا اور سلوک اور طریقت
الی اللہ کا اور حسن ادب طاعات کا اور قیام فی امر اللہ کا استفادہ کرے تاکہ
اوس کو وہ رموز غموض اسرار مخفیہ سلوک الی اللہ سے آگاہ اور خبردار
کرین اور سکہاوین پس کسی سالک طریقت کو دلیل سے کہ اوس کو دلالت
کرے اور مرشد سے کہ اوس کو ارشاد کرے اور ہادی سے کہ اوس کو
ہدایت کرے اور کہینچنے والی سے کہ اوس کو کہینچے چارہ نہین تاکہ وہ اوس
سالک کو صدق اور اخلاص اور مجاہدہ استعمال کرائے اللہ تعالی نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے وہ لوگ کہ
ہمارے راہ مین مجاہدہ کرتے ہین البتہ دکہلاتے ہین ہم اون کو راہین اپنی
پس مجاہدہ کرنے والی صادق کے لئے ہدایت طریق وصول الی اللہ کو ہے
اور جب مجاہدہ مین مجاہدہ کرنے والا صادق ہوگا تو اوس کو عدم ہدایت نہوگی
اس لئے کہ اللہ تعالی اپنے وعدہ کا خلاف نہین فرماتا اور اللہ تعالی اپنے
بندون پر ظلم نہین کرتا اور وہ ارحم الراحمین ہے اور بہت مہربان ہے
اور رحیم ہے اور لطف فرمانے والا ہے اپنے خلق سے اور احسان کرنے والا

ہے اپنے مخلوق سے اور جو آدمی کہ اوس سکے طرف متوجہ ہوتے ہین تو وہ یاری
کرنے والا ہے اور توفیق دینے والا ہے اون کو اور جو آدمی کہ اوس سے
مونہہ پہیرنے والے ہین اور پیٹھ دینوالے ہین تو وہ اون کو اپنی طرف بلاتا ہے
اور اللہ تعالی اپنے بندہ کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ کسی لڑکی کی
مان اپنی لڑکی سے سفر دراز سے گہر آنے کیوقت خوشی ہوتی ہے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی ساتہہ توبہ کرنے ایک تمہارے
اوس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ وہ زمین جنگل دار سے گذرتا ہے اور اوس کا
اونٹ کہ اوس پر کہانا پینا اور اسباب اوس کا ہوتا ہے اوس جنگل مین اوس سے
گم ہو جاتا ہے جب وہ اوس اونٹ کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے نہین پاتا اور اوس کی
تلاش مین جان بلب ہوتا ہے تو یہہ کہتا ہے کہ جہان اونٹ گم ہوا ہے وہان
جا کر مر جاؤن پس وہ لوٹ کے وہان آتا ہے اور اوس کو نیند آجاتی ہے
جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے اونٹ کو کہانے پینے سب
چیز کی ساتہہ اپنے سر پر کہڑا پاتا ہے تفسیر مودودی کہتا ہے کہ غرض اس حدیث
سے یہہ ہے کہ جیسا کہ وہ آدمی کہ بسبب گم ہونے اپنے اونٹ کے اور عدم
موجودی کہانے پینے کے اپنی زیست سے ناامید تہا اور یکایک اپنے اونٹ
اور کہانے کے پانے سے خوش ہوا تو اللہ تعالی اپنے بندہ کی توبہ کرنے
سے اوس آدمی سے بہی زیادہ خوش ہوتا ہے اور ایک ایسی حدیث توبہ
مین آگے لکہی گئی ہے مگر اس حدیث مین اور اوس حدیث مین اتنا فرق
ہے کہ اوس مین یہہ ہے کہ وہ آدمی جب اپنے اونٹ کو کہانے پینے کی ساتہہ

پاتا ہے تو چاہتا ہے کہ یہہ کہے یا آلٰہی تو رب میرا ہے مین بندہ تیرا ہون تو غایت
خوشی سے از روے غلطی کی اوس کے منہ سے بے تحاشا یہہ نکلتا ہے کہ یا الٰہی
تو بندہ میرا ہے مین رب تیرا ہون تو یہہ قول اس حدیث مین نہین ایک حدیث
دیسی آئی ہے اور دوسری حدیث ایسی آئی ہے یہہ دونو حدیثین کتب
صحاح مین موجود ہین غوث الاعظم قطب الاعظم حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین لکہا ہے ومظالم العباد
لاتسامح بہا ولا تترک الخ یعنے مظالم بندون کے معاف نہین کیے جاتے
اور چہوڑے نہین جاتی حدیث مین ہے کہ بندہ کو قیامت کے دن اللہ تعالی کے آگے
کہڑا کیا جاتا ہے اور اوس بندہ کے نیکیان پہاڑ کے برابر ہوتے ہین اگر اوس کے
حسنات اوس کے لئے سلامت رہین تو وہ اہل بہشت سے ہو پس مظالم والے اوس کے
کہڑے ہوتے ہین اور اوس نے دنیا مین کسی کی گالیان دینے سے آبرو ریزی کی ہے
اور کسی کا مال چہین لیا ہے اور کسی کو مارا ہے پس اوس کے نیکیان اوس کے گناہون کے
قصاص مین مظلومون کو دی جاتی ہین اور اوس کے پاس اپنے حسنات سے کچہہ باقی
نہین رہتا پس فرشتے اللہ تعالی کی جناب مین عرض کرتے ہین کہ یا رب اب اوس کی
کوئی نیکی باقی نہین رہی اور ابہی اون کے طالب حقوق کے بہت باقی ہین پس حضرت
اللہ تعالی حکم فرماے گا کہ اوس کے مظلومون کے سئیات کو اوس کے سئیات مین
ڈالو اور اوس کے لئے پروانہ دوزخ کا لکہو پس وہ بسبب گناہ مظلومون کے
بطریق قصاص کے دوزخ مین ہلاک ہوتا ہے اور اسیطرح اوس کے مظلوم بسبب
اوس کے حسنات کے دوزخ سے نجات پاتے ہین اس لئے کہ حسنات ظالم کے بعوض

اوس کے ظلم سے مظلوم کے طرف جاتے ہین اور حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدواوین ثلاثۃ دیوان
یغفرہ اللہ تعالی ودیوان لا یغفرہ اللہ ودیوان لا یترک منہ شیٔی
فاما الدیوان الذی لا یغفرہ اللہ تعالی فالشرک باللہ جل جلالہ قال
اللہ عز وجل من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماویہ النار
واما الدیوان الذی یغفرہ فظلم العبد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ
واما الدیوان الذی لا یترک منہ شیٔی فظلم العباد بعضہم بعضا
یعنے اعمال نامون کے تین دفتر ہین ایک دفتر وہ ہے کہ اوس کو اللہ تعالی بخشتا ہے
اور ایک دفتر وہ ہے کہ اللہ تعالی اوس کو نہین بخشتا اور ایک دفتر وہ ہے کہ
اوس مین سے کوئی چیز نہین چھوڑتا پس وہ دفتر کہ اوس کو اللہ تعالی نہین بخشتا
وہ شرک کا ہے کہ اللہ تعالی سے کسی کو شریک گردانے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
انہ من یشرک باللہ الایۃ یعنے جو کوئی کسی کو اللہ تعالی سے شریک کرتا ہے
پس حرام کی اللہ تعالی نے اوس پر بہشت کو اور جگہہ اوس کی دوزخ ہے اور وہ
دفتر کہ اللہ تعالی اوس کو بخش دیتا ہے تو وہ بندون کا اپنے جانون پر ظلم
کرنا ہے اون امور مین کہ درمیان بندہ کے اور درمیان اوس کے رب کے ہے
یعنے حقوق اللہ اتیان اوامر اور ترک نواہی سے اور وہ دفتر کہ جس مین سے
کوئی چیز نہین چھوڑتا پس وہ ظلم کرنا بندون کا ہے بعضون کا بعضون پر اور
حدیث شریف ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون من المفلس من امتی یوم القیامۃ بصلاۃ

وصیامه قالوا یا رسول الله المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع
قال النبی صلی الله علیه وسلم المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة
بصلواته وصیامه وقد شتم هذا وقذف هذا واکل مال
هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فیقاص هذا من حسناته
وهذا من حسناته وان فنیت حسناته اخذ من خطایاهم فطرحت
علیه ثم طرح فی النار یعنی حضرت ابی هریره سے مروی ہے کہ حضرت
رسول الله علیه وسلم نے فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن میرے امت
مین سے باوجود نماز اور روزه اوس کے کون مفلس ہے صحابہ رضی الله تعالی
عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول الله صلی الله علیک وسلم ہمارے درمیان وه شخص مفلس ہے
کہ نہ درم ہو اوس کے لئے اور نہ رخت ہو حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت مین سے وه شخص مفلس ہے کہ وه اپنی نماز روزه کے ساتھ قیامت
کے دن آویگا اور اوس نے دنیا مین کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو زنا کی تہمت
کی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کو مار ڈالا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس
بطریق قصاص کے لیویگا یہ شخص اوس کے حسنات سے اور یہ شخص اوس کے
حسنات سے یعنے مظلوم ظالم کے حسنات بطریق عوض اون کے ظلم کے لیوینگے جب
ظالم کی نیکیان تقسیم ہوجاینگے اور مظلوم کا قصاص تسپر بھی ظالم پر باقی رہیگا تو
مظلومون کے گناه اوس ظالم پر ڈالی جاوینگے اور وه دوزخ مین ڈالا جاوے گا
اور اگر درصورتیکہ وه گناه صغائر ہون تو اوس کا تدارک بھی توبہ اور استغفار سے
کرے اور چاہیے کہ اون معاصی کی مقدار اور کثرت اور مدت شمار کرکے اوس کے

عوض مین نیکی کرے اور ہر گناہ اور معصیت کا بدل اون کی حیثیت کے موافق نیکیون سے کرے اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے نیکیان لیجاتے ہین سیئات کو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اتق اللہ حیث کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا یعنے ڈر اللہ تعالی سے جس جگہہ کہ تو ہو اور ہر بدی کے پیچھے نیکی کر تاکہ وہ بدی کو محو کرے پس کفارہ ہر بدی کا نیکی سے کرے کہ اوسی جنس سے ہو کہ وہ اوس کے کفارہ کو از روے مناسبت کے نزدیک ہو نہ غیر اوس کے کو تا اثر اوس کا رفع ذنوب مین زیادہ ہو مثلاً اوس نے اگر شراب پیا ہو کہ وہ گناہ کبیرہ متعلق حقوق اللہ ہے تو کفارہ اوس کا مشروبات لذیذہ خوشگوار کے دینے سے کرے کہ وہ اون کو مرغوب اور محبوب ہون مطابق فرمودہ اللہ تعالی کے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے جبتک کہ اشیاء محبوبہ سے نہ دو گے تو نیکی تک نہ پہنچوگے اور وہ مشروبات حلال مال سے ہون تا ہر ظلمت کہ اوس کو شراب خوریسے حاصل ہوئی للہ مشروبات محبوبہ مرغوبہ کی دینے سے وہ ظلمت اوس کی زائل ہوگی اگر وہ مثلاً مسجد مین جنابت سے بیٹہا ہے کہ وہ سیئات صغائر متعلق حقوق اللہ سے ہے تو اوس کا کفارہ مسجد مین اعتکاف بیٹہنے سے اور اعتکاف مین عبادت کرنے سے اور عبادت مین مشغول رہنے سے کرے اور اگر اوس نے بے وضو قرآن مجید کو مس کیا ہے کہ وہ بھی سیئات صغائر متعلق حقوق اللہ سے ہے تو اوس کا کفارہ ساتھہ اکرام قرآن مجید کے اور پڑہنے قرآن مجید کے کثرت سے اور مس کرنے قرآن مجید کے طہارت سے اور عبرت اور نصیحت پکڑنے آیات قرآنی سے اور عمل کرنے

اوس حکمت سے اور حرمت اور بزرگی اور تعظیم قرآن مجید سے کرے اور
اوس کو اپنے ہاتھ سے با طہارت لکھکر لیکر مسلمانون تک پہنچنے کیلئے وقف
کرے اور اشاعت غیبت اور فحش اور لغو کا کفارہ اشاعت قرآن مجید سے اور
احادیث نبویہ افضل التحیہ سے اور حکایات صالحین سے اور کفارہ لغو
اور بیہودہ باتونکا تلاوت قرآن سے کرے اور ایسا ہی کفارہ ہر گناہ کا اوس
کے جنس کے حسنات سے اور ریاضت سے اور عبادات سے اور اندوہ سے
کرے اس لئے کہ بسبب شادی اور راحت دنیا کے دل دنیا سے متعلق اور آویختہ
ہوتا ہے اور ہر رنج کہ آدمی دنیا مین کھینچیگا دنیا سے اوسکا دل گسستہ ہوگا حدیث
مین ہے کہ کوئی رنج کہ دنیا مین کسی مومن کو پہونچتا ہے اگرچہ وہ رنج بمقدار لگنے کانٹے کی
بھی ہو تو وہ بھی اوس مومن کے ذنوب کا کفارہ ہوگا اور حدیث مین ہے کہ بعض گناہ
ایسے ہین کہ بغیر اندوہ اور ندامت کے اوس کا کفارہ نہین اور بعض روایات مین
یون ہے کہ بغیر اندوہ معیشت عیال کے کفارہ نہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن کہ بہت گناہ رکھتا ہو اور طاعت نہ رکھتا ہو کہ اس سے
اوس کا کفارہ کرے تو اللہ تعالی اندوہ اور ندامت کو اوسکی دل مین ڈالتا ہے
تا وہ اندوہ ان گناہون کا کفارہ ہوتا ہے غنیۃ الطالبین مین ہے قال علی
کرم اللہ وجہہ سمعت ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ وھو الصادق قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد اذنب ذنبا
فقام فتوضأ وصلی واستغفر اللہ من ذنبہ الا کان حقا علی اللہ
ان یغفر لہ لانہ یقول جل وعلا ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ

یجد اللہ غفورا رحیما۔ یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مین
نے حضرت ابابکر رضی اللہ تعالی سے کہ وہ صادق ہے سنا ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ کوئی گنہ کرے پس اٹھکر وضو
کرے اور تعقیت نماز ادا کرے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہون کے لئے طلب مغفرت
کرے مگر یہہ کہ اللہ تعالی تو بموجب اپنے فرمودہ کے حق ہے کہ اسکے گناہ
بخشدے جیسا کہ اللہ تعالی نے قران مجید مین فرمایا ہے ومن یعمل سوءا الآیۃ
یعنے جو کوئی کرے بُرائی یا ظلم کرے اپنی جان پر پس وہ اللہ تعالی سے طلب آمرزش کے کرتا ہے تو
وہ اللہ تعالی کو بخشنے والا مہربان پاتا ہے یعنے اللہ تعالی اوسکے گناہ
معاف فرماتا ہے کتاب کیمیائے سعادت مین ہے کہ جب ایہہ فعل کسی گناہ کے عقب مین کئے جاتے
ہین تو وہ افعال موجب کفارہ اس گناہ کے ہوتے ہین اون افعال کے چار فعل دل سے
ہین ایک تو بہ یا نیت توبہ کی دوسرا عزم عدم ارتکاب اوس گناہ کا بار دیگر تیسرا غالب
کرنا خوف عذاب آخرت کا چوتہا امید عفو کی حضرت پروردگار سے رکہنا اور چار
فعل تن سے ہین ایک یہہ کہ دو رکعت نماز کے پڑہے دوسرا یہہ کہ ستر بار استغفار
کرے اور تیسرا یہہ کہ سو بار کہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اور چوتہا یہہ کہ صدقہ دیوے اور بعض روایت مین ہے کہ وضو اچہا کرے اور مسجد
مین جا کر دو رکعت نماز پڑہے اور حدیث مین ہے کہ جب تونے
گناہ کیا تو اس کے عقب مین عبادت کرتا کہ وہ اوس گناہ کا
کفارہ ہو اور یہہ بہی جاننا چاہیئے کہ استغفار زبان کا کہ دل
اوس سے غافل ہو کر کچہہ مفید نہین اور چاہیئے کہ استغفار مین

زبان سے دل کو شریک کرے اور اس مین خوف الٰہی جل شانہ کا اور
عجز و خجالت اور گناہون سے ندامت ہو اور فی الجملہ استغفار کہ وہ
زبان سے ہو اور دل اس سے غافل ہو تو وہ بہی فائدہ سے خالی نہین
اس لئے زبان تو لغو سے بند رہے گی اور وہ خاموشی سے افضل
ہے کہ جب آدمی کی زبان اچہے افعال سے معتاد ہو گی تو اس کا میل
بہ نسبت افعال لغو کے مثل دشنام اور تملقین اور غیبت وغیرہم کے افعال
اچہے سے بہت ہو گا ایک مرید نے حضرت عثمان مغربی کو کہا کہ ہماری
زبان سے ذکر ہوتا ہے لاکن دل اس سے غافل ہوتا ہے حضرت عثمان
مغربی نے فرمایا کہ شکر کر کہ اللہ تعالی نے ایک عضو تیرے کو اپنی خدمت مین رکہا
ہے توبہ کے بعض صورتون کے جواز کے بیان مین اسنے بہائیو رحمکم اللہ تعالے
نزدیک اہل سنت جماعت کے علماء اور مشائخ کے جایز ہے کہ ایک شخص ایک
گناہ سے توبہ کرے اور وہ اور گناہ سے توبہ نکرے جیسا کہ ایک آدمی کہ وہ شراب
کے پینے سے توبہ کرتا ہے اور وہ زنا کرنے سے توبہ نہین کرتا اور وہ کہتا
ہے کہ چونکہ شراب کے پینے سے عقل زایل ہوتا ہے اور وہ موجب ارتکاب
سب مسلم کا اور خذف محصن کا اور قتل اور نہب کا اور گناہون کا ہوتا ہے
تو مین خاص شراب کے پینے سے توبہ کرتا ہون یا ایک آدمی غیبت کرنے
سے توبہ کرتا ہے اور وہ شراب کے پینے سے توبہ نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ
غیبت چونکہ خلق سے متعلق ہے وہ حق العباد ہے اور شراب خمر چونکہ اپنے
ذات سے متعلق ہے وہ حقوق اللہ سے ہے اور عند اللہ عقوبت اور

بالذات یوں حق العباد کے معاف ہو سے حق اللہ کے ترک کرنیکے عقوبت سے
تو مین خاص غیبت کرنے سے توبہ کرتا ہون یا ایک آدمی شراب کے بہت
پینے سے توبہ کرتا ہے مگر شراب کے کم پینے سے توبہ نہین کرتا اور وہ کہتا ہے
کہ آدمی جتنا شراب پیویگا اوتنا ہی اس کو عذاب ہوگا اگر بہت شراب
پیویگا بہت عذاب ہوگا اگر تھوڑا شراب پیویگا تھوڑا عذاب ہوگا تو مین
خاص کثرت شراب سے توبہ کرتا ہون مگر اوسکو بالکل ترک کر نہین سکتا یا ایک آدمی شراب
کے پینے سے اور زنا کے کرنے سے توبہ کرتا ہے مگر وہ راگ رنگ دیکھنے سے توبہ نہین
کرتا یا ایک آدمی ان گناہون سے توبہ کرتا ہے مگر رباکھانے سے توبہ نہین
کرتا تو توبہ اس کی ان گناہون سے درست ہے اور اللہ تعالیٰ اون کو
اوس گناہون سے توبہ کرنیکا ثواب عطا فرمائیگا اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ
ایسے آدمی بعضے گناہون سے توبہ کرنے کی برکت سے اور گناہون سے
بھی توبہ کرتے ہین اور معتزلہ کہتے ہین کہ اسم توبہ کا درست نہین ہوتا مگر اس
شخص پر کہ اس نے جمیع کبائر سے توبہ کی ہو تو یہ قول اون کا غلط ہے اسلئے
کہ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے تو اسکو اون کا عذاب ہوگا اور جب کوئی آدمی
ایک قسم کے گناہ سے تائب ہوا تو لامحالہ اس گناہ کے اس کو عقوبت نہوگی
جیسا کہ آدمی بعض فرائض کو ادا کرتا ہے اور بعض فرائض ادا نہین کرتا تو
لامحالہ اون فرائض کا کہ وہ اس کو ادا کرتا ہے ثواب پاویگا اور اون
فرائض کا کہ وہ اوس کو ادا نہین کرتا عذاب پاویگا اگر کوئی آدمی کہ اسکے
اسباب میں گناہ کا بالفعل موجود نہ ہو اور وہ اس گناہ سے توبہ کرتا ہے

جیسا کہ ایک آدمی ظلم کرنے سے توبہ کرتا ہے اور وہ اوس وقت مین اوس گناہ کرنے پر قادر نہین یا ایک آدمی ربا کھانے سے توبہ کرتا ہے اوس حال مین کہ وہ مفلس ہے اور وہ بالفعل ربا کہانے پر قادر نہین تو توبہ اون دونو کی بھی درست ہے اس لئے کہ چونکہ اعظم رکن توبہ کا کہ وہ ندامت ہی اون آدمیون مین کہ وہ اون افعال سے تائب ہوتے ہین موجود اور متحقق ہے اور نہ اوس ایک آدمی کو ظلم کرنے ایام ماضی سے اور اوس دوسرے آدمی کو ربا کہانے ایام ماضی سے ندامت حاصل ہوئی اور وہ زمانہ حال مین اوس معصیت سے تائب ہوتے ہین اور عزم راسخ رکھتے ہین کہ اگر زمانہ استقبال مین وہ اون گناہون پر قادر ہون گے تو وہ اون کے مرتکب نہ ہون گے تو توبہ اون دونو کی بھی درست اور جائز ہے شمس الغوث سلطان الاقطاب محبوب سبحانی سیدنا حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے ویجوز ان یتوب عن بعض الذنوب دون بعض اذا لم یمکنہ التوبۃ عن جمیعہا فی حالۃ واحدۃ مثل ان یتوب عن الکبائر دون الصغائر یعنے اگر کوئی شخص یکبارگی جمیع گناہون سے توبہ نکر سکے اور وہ بعضے گناہون سے توبہ کرے اور بعضی گناہون سے توبہ نکرے تو توبہ اوس کی بعض گناہون سے جائز ہے مثلاً ایک شخص کہ وہ گناہون کبائر سے توبہ کرتا ہے اور گناہون صغائر سے توبہ نہین کرتا اس خیال پر کہ گناہ کبیرہ اللہ تعالی کے غضب اور غصہ کو افروختہ کرتے ہین

اور وہ بھاری عصیان ہین اور گناہ صغیرہ بہ نسبت کبائر کے درجہ عصیان مین
[illegible] اور قریب تر ہے کہ اللہ تعالی گناہ صغائر کو بخشدے تو اوس کو اس وقت
[illegible] گناہ کبائر سے بخلاف صغائر کے توبہ کرنا دشوار معلوم نہین ہوتا پس
[illegible] اوس کے دل مین اوس کا ایمان اور یقین قوی ہوتا ہے اور اوس کے
[illegible] پر انوار ہدایت کے ظاہر ہوتے ہین اور قلب اوس کا توبہ کرنے
کے لیے [illegible] وہ ہوتا ہے تب وہ جمیع گناہ صغائر کو اور دقیق زلات کو اور
[illegible] خفی کو اور ذنوب قلبی کو بھی ترک کرتا ہے اور بعد اوس کے جب وہ
ایسی حالت اور مقام پر ترقی کرتا ہے کہ اوس جگہہ موجب امر الہی جل شانہ کی
کرنا اور موجب نہی ایزدی عز شانہ کی چھوڑنا پڑتا ہے تب وہ معاصی حالی
اور مقامی کو بھی ترک کرتا ہے اور سب چلنے والے اس بات کے اور
سالک اس طریق کے اور مصاحب اور مخالط اہل اللہ کی بخوبی اس کو جانتے
ہین اور چاہیے کہ اول وہلہ مین مبتدیوں سے مجاہدہ منتہیون کا نہ لیوے
اس لیے کہ رسول اور ہادی طریقت کے مبعوث ہوئے ہین تا کہ وہ سہولت سے
خلائق اللہ کو ہدایت فرماوین نہ یہہ کہ آدمیون کو یکبارگی تنگ کرین اور
نفرت دلاوین اور بعد دین متین سے چاہیے کہ رفق اور سہولت سے
[illegible] مین جاوے اور مثلاً ایک آدمی بعضی کبائر سے توبہ کرتا ہے اور بعضی
کبائر سے توبہ نہین کرتا اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ بعضی گناہ کبائر کے
بعضی گناہ کبائر سے عند اللہ سخت عقوبت ہے جیسا کہ ایک شخص قتل کرنے سے
اور غارت کرنے سے توبہ کرتا ہے اس لیے کہ یہہ گناہ حقوق العباد مین

کہ قیامت کے دن نہین بخشے جاتے اور وہ شخص زنا سے اور شراب کے
پینے سے توبہ نہین کرتا اس لئے کہ یہہ حقوق اللہ سے ہین یہہ بخشے جاتے
ہین اور مثلاً ایک شخص شراب کے پینے سے توبہ کرتا ہے مگر وہ زنا کرنے
سے توبہ نہین کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ شرب الخمر مفتاح کل گناہون کا ہے
اور جب شراب پینے سے عقل زائل ہوتا ہے تو آدمی سب گناہون کا مثل
شرک کے اور قتل کے اور نہب کے اور زنا کے اور قذف محصن کے
اور اور سئیات کبائر کے مرتکب ہوتا ہے اسواسطے کہ شراب کا پینا ام العصیان
اور منبع سئیات اور اصل معاصی کا ہے بخلاف زنا کے کہ اگرچہ وہ بنفسہ
گناہ کبیرہ ہے مگر وہ موجب ارتکاب اور معاصی کا نہین ہوتا اور مثلاً ایک
شخص ایک گناہ صغیرہ سے یا بہت گناہون صغائر سے توبہ کرتا ہے مگر وہ
گناہ کبیرہ پر مصر ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص غیبت کرنے سے اور محارم
کے طرف نظر کرنے سے توبہ کرتا ہے مگر وہ شراب کے پینے پر مصر ہوتا ہے
اور کہتا ہے کہ شراب ہماری بیماری کی دوا ہے اور ہم اہل اسلام مامور ہین
کہ اپنے امراض کا علاج کرین اور شیطان رجیم اوس کے نظر مین شراب کو
زینت دیتا ہے اور اوس کو بہکاتا ہے کہ شراب کا پینا موجب قوت شہوت کا
اور سرور اور فرح اور موجب دفع غموم کا اور صحت جسم کا ہے اور شیطان
اوس آدمی کو اوس کی خرابی عاقبت سے اور دوزخ کی عقوبت سے اور وہ بسبب
شرب خمر کے ہوتی ہے اور فساد دین سے اور دنیا سے غافل اور ذاہل
کرتا ہے اور یہہ کہ ہم نے کہا ہے کہ توبہ بعض گناہون سے باوجود اصرار بعض

گناہون سکے جائز ہے یہہ اس لئے ہے کہ اکثر آدمی اس سے خالی نہین
کہ وہ عبادت الٰہی جل شانہ کے بھی کرتے ہین اور بسبب جبلت انسانی کے
معاصی بھی اون سے سرزد ہوتے ہین یعنے وہ جامع ہین طاعت کے اور
معصیت کے مگر یہہ کہ وہ متفاوت ہون گے اپنے حالات مین بعضی مرتکب گناہ
کبیرہ کے ہون گے اور بعضی مرتکب گناہ صغیرہ کے ہون گے حسب تفاوت
قرب اور بعد اللہ جل شانہ کے جس کو اللہ تعالی کی قربت حاصل ہوتی ہے
تو وہ مرتکب گناہ کبائر کا نہ ہوگا اور جس کو جناب کبریائی سے بعد ہے تو اوس سے
ارتکاب گناہ کبائر کا بعید نہین اور رہ آدمی کہ باوجود ارتکاب بعضی گناہون کے
بعضے گناہون سے تائب ہوتا ہے تو یہہ کہتا ہے کہ اگر ہمکو شیطان بعضی
گناہون کے ارتکاب مین مجبور کرے تو لائق نہین کہ ہم سب گناہون کو
کرتے رہین بلکہ جس گناہون کا میرے پر ترک کرنا آسان تہا تو اوس کو
مین نے ترک کیا تا کہ چھوڑنا بعضی گناہون کا اور مقہور کرنا اپنی نفس کا
بعضی گناہون کے ترک مین کفارہ ہووان اور گناہون کا کہ مین اوس کا مرتکب ہون
اور اللہ تعالی دانا اور بینا ہے اس پر کہ مینے بعضے گناہون کو بسبب خوف
عذاب اوس کے ترک کیا ہے اور بعضے گناہون کا مرتکب ہون تو اوس کے
ترک کرنے مین بھی اپنے نفس سے جنگ کرتا ہون پس اعانت کرے
اور توفیق دے اللہ تعالی مجھے اور اپنی رحمت کے ہمارے درمیان
اور ہمارے گناہون کے درمیان حائل ہو یعنے مجکو بعضے گناہون سے
کہ میں اوس کا مرتکب ہون چھوڑائے اور اگر ایسا نہین یعنے اگر باوجود

ارتکاب بعضی گناہ کے بعض گناہ سے توبہ کرنا صحیح نہین تو ہرگز کسی گنہگار کی
نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور کوئی طاعت درست نہین ہوتی اور
اوس گنہگار کو کہا جاوے کہ تو تو گنہگار ہے اور تو بسبب اپنے گناہ کے
اللہ تعالیٰ کی طاعت سے باہر ہے اور تو نے خلاف حکم خدای تعالیٰ کے کام کئے
ہین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عبادت مقبول نہین کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
لئے نہین اگر تجھکو گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو سب گناہون کو
چھوڑ دے اور اگر بغیر ترک کرنے گناہ کے خالی نماز ہی کے پڑھنے سے خدای تعالیٰ
کے نزدیک ثواب چاہتا ہے تو یہ غلط ہے تو گنہگار کو ایسا کہنا جائز نہین اور باوجود
ارتکاب بعضے گناہون کے بعضے گناہون سے توبہ کرنا مشابہ اوس شخص کے
ہے کہ اوس پر دو دینار دو شخصون کے قرض ہون اور اوس نے اونمین سے ایک کو
ایک دینار دیدیا ہو اور دوسرے شخص کے دینار سے اوس نے انکار کر کے
قسم کھائی کہ مین نے نہین لیا حالانکہ وہ جانتا ہے مین کوئی شبہ نہین کہ ایک شخص
کے دین سے جسکو اوس نے پہونچایا ہے وہ بری ہے اور اوس سے عند اللہ
قیامت کے دن دوسرے دینار کے قرضہ کی انکار کی علت مین بازپرس ہوگی
جس سے باوجود علم کے اوس نے انکار کیا ہے اسیطرح پر جس شخص نے بعض اوامر
مین اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تو وہ شخص اوس اوامر کے ادای
مین اللہ تعالیٰ کا مطیع ہے اور بسبب اوس نے بعض نواہی کے ترک کرنے مین
اللہ تعالیٰ کا عصیان کیا تو اوس مین وہ عاصی ہے پس وہ شخص کہ بعض طاعات مین
مطیع ہے اور بسبب ارتکاب بعضی نواہی کے عاصی ہے تو وہ مومن ناقص الایمان ہے

اور یہہ طریقہ بہ متعلق کاس کے اپنے طاعت مین گناہ کو خلط کرتا ہے اوس وقت تک
کہ وہ پہونچتا ہے ایسے حال کو کہ اوسکے شہوات نفسانی بفضل حضرت ایزد سبحانی
جل جلالہٗ سکے زایل ہوتے ہین پس اوس سے جمیع معاصی چھوٹ جاتے ہین مگر
وہ کہ اوس کے لئے ارتکاب گناہ کا ازل مین مقدر ہو چکا ہے اس لیئے کہ جمیع
آدمی معصوم نہین اور اللہ تعالی قبول کرتا ہے اوس آدمی کی توبہ کو کہ وہ توبہ کرتا ہے
اور جو کوئی کہ گناہون سے طاعت کے طرف رجوع کرتا ہے تو اوس پر اللہ تعالی
اپنے فضل سے رحمت کرتا ہے **فائدہ** کا غوث الاغواث ربانی قطب الاقطاب
صمدانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے
غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے وانما تعرف توبۃ التائب فی اربعۃ اشیاء
یعنے رسوخیت توبہ تائب کی چار چیزون سے معلوم ہوتی ہے۔ اوّل یہہ کہ تائب
اپنے زبان کو کلام فضول اور غیبت اور نمامی اور کذب سے روکے۔ دوسرا
یہہ کہ تائب اپنے دل مین کسی سے حسد اور حقد اور بغض اور عداوت نرکھے
تیسرا یہہ کہ تائب اپنے رفیقون کی صحبت کو ترک کرے کہ وہ فسخ توبہ پر اور
ارتکاب گناہون پر اوس کو برانگیختہ کرین چوتہا یہہ کہ تائب ہر حال مین اپنے
گناہون سے نادم اور مستغفر ہو اور اپنے رب کی طاعت مین مشغول اور
مرگ کے لئے آمادہ رہے اور یہہ بہی غنیۃ الطالبین مین ہے کہ خلاصہ اوس کا
یہہ ہے ذیل علامۃ انہ مقبول التوبۃ اربعۃ اشیاء الخ یعنے تائب
کی توبہ کے مقبول ہونے کے چار علامتین ہین اول یہہ کہ اپنے شریر مصاحبون
کی صحبت کو قطعاً ترک کرے اور اون کی صحبت بد سے تائب کے دل مین

یہہ ہیبت رہے کہ مبادا اون کی صحبت بہسے پہر مین گناہون مین مبتلا ہو جاؤن اور تائب صالحون کی صحبت کو اختیار کرے اور دوسرا یہہ کہ تائب سب گناہونکو ترک کرے اور عبادت کے طرف متوجہ ہو اور تیسرے یہہ کہ دنیا کے خوشی اوسکی دل سے خارج ہو جائے اور عقبیٰ کا غم اوس کے دل مین جاگیر ہوئے چوتہا یہہ کہ تائب اپنے نفس کو رزق کے تفکرات سے خالی پائے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اوسکا ضامن ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کے بجا آوری مین مشغول اور اور نواہی سے مشتغل ہو اور یہہ بھی غنیۃ الطالبین مین ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے وجب لہ علی الناس اربعۃ اشیاء الخ یعنے چار چیزین آدمیون پر تائب کے حق مین واجب ہین اول یہہ کہ آدمی تائب کو دوست رکہین اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو دوست رکہا ہے کہ اوس کو توبہ نصیب فرمائی ہے دوسرا یہہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے جناب سے تائب کے لئے دعا مانگین کہ اللہ تعالیٰ اوس کو توبہ پر قایم رکہے اور تیسرا یہہ کہ بسبب وقوع سئیات ماضیہ تائب کے اوس کی عیب جوئی نکرین اور نکہین کہ وہ ایسا ایسا تہا یا اوس نے آگے ایسا ایسا کیا ہے تاکہ شرمندہ ہووے اس لئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من عیر مومنا لفاحشۃ فہو کفارۃ لہا وکان حقا علی اللہ تعالیٰ ان یو قعہ فیہا ومن عیر مومنا بمرتبۃ اخرج من الدنیا حتی یرتکبہا ویفتضح بہا یعنے جسنے کہ کسی مسلمان کو کسی گناہ فاحش سے عار دلائے پس وہ عیب لگانا گویا اوس کے گناہون کا کفارہ ہے اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ عیب لگانے والے کو اوس گناہ مین ڈالے اور جو کوئی کسی مسلمان کو گناہ کے

عار دلائیگا تو وہ دنیا سے نجاد یگا جبتک کہ وہ اوس گناہ کا مرتکب نہووے گا اور اوس گناہ کے ارتکاب سے رُسوا نہو ویگا اور چوتہا یہہ ہے کہ آدمی اوس کے ساتھہ صحبت رکہیں اور اوس سے بات چیت کریں اور اوس کو مدد دین اور اوس کی اعانت کریں اور یہہ بھی غنیۃ الطالبین میں ہے ویکرمہ اللہ تعالے ایضا باربع کرامات الخ یعنے اللہ تعالی تائب کو چار چیزوں کی بزرگی عطا فرماتا ہے ایک یہہ ہے کہ اوس کو اللہ تعالی گناہوں سے ایسا نکالتا ہے گویا کہ اوس نے کبھی گناہ نکئے تہے دوسرا یہہ ہے کہ اوس کو اللہ تعالی دوست رکہتا ہے اور تیسرا یہہ کہ شیطان تائب پر غالب نہیں ہوتا اور اللہ تعالی تائب کو اوس کے شر سے محفوظ رکہتا ہے چوتہا یہہ ہے کہ تائب کو اللہ تعالی آخرت کے خوف سے امین کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون یعنے اترتے ہیں اون کے اوپر فرشتے اور کہتے ہیں وہ کہ نہ ڈرو تم اور غمگین نہ ہو تم اور خوش ہو بہشت کی بشارت سے کہ اوس سے وعدہ دئے گئے ہو تم حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کیمیائی سعادت میں لکہا ہے کہ عالم باعمل ابی اسحاق اسفرائنی سے منقول ہے کہ اوس نے کہا کہ میں نے اللہ تعالی کے جناب سے تیس برس تک دعا مانگی کہ مجکو توبہ نصوح نصیب کرے پھر دعا میری قبول نہ ہوئی میں نے اپنے دل میں تعجب کیا کہ سبحان اللہ تیس برس تک میں نے ایک حاجت کے انصرام کے لئے دعا مانگی وہ بھی قبول نہ ہوئی پس میں نے خواب میں دیکہا کہ کوئی مجہکو کہتا ہے کہ کیا تو نے اس سے تعجب کیا اور یہہ نہیں جانتے ہو اللہ تعالی

یہہ مانگتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ تجھے دوست رکھے کیا اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ قرآن
مجید مین ہے تونے نہین سنا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین
وعظ اور پند اور نصائح مین اے بہائیو پیر حکم اللہ تعالیٰ کہا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ
کا دوست بننا آسان امر ہے جبتک کہ آدمی نجاست ظاہری اور باطنی سے کہ وہ گناہ ہین
توبہ کرنے سے پاک نہ ہووے اور اپنی گناہون کے آلایش کو توبہ کے پانی مطہر سے
نہ ہووے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نکرے اور آئندہ مرتکب معاصی کا
نہووے مطابق فرمودہ حضرت اللہ تعالیٰ شانہ کے وذروا ظاہر الاثم
وباطنہ یعنے چھوڑو گناہون ظاہری اور باطنی کو جب تک یہہ رتبہ توبہ کا
کہ اعلیٰ و اعظم و اجل ہے حاصل نہین ہوتا پس ہر مؤمن کو چاہئے کہ اپنی تمام گناہون
گذشتہ جہر یہ سے کہ وہ صغیرہ ہون یا کبیرہ ہون یا وہ خطاءً و سہواً ہون یا عمداً
ہون اور جمیع ذنوب سریہ سے کہ وہ کینہ ہو یا حسد ہو یا حقد ہو یا بغض ہو یا عناد ہو
یا خود بینی ہو یا ریا ہو یا نفاق ہو یا عزم ارتکاب جرایم کا ہو یا حرص ہو یا بخل ہو یا
غیر اون کا اون کے امثال سے ہو توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آئندہ تمام گناہون
ظاہری اور باطنی کو ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار جناب حضرت ایزد غفار
کے اپنا ورد کرے کہ یہ تمام گناہون کا کفارہ ہوتا رہے اور وہ بسبب شومی گناہون کے
توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار گناہون کے اوس کے دل کو بالکل نہ
گھیر لے اور کفر اور دوزخ کو نہ پہونچاوے اور تائب کو چاہئے کہ بسبب وسوسہ ڈالنے
نفس اور شیطان کے یہہ نسمجھے کہ میری توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے
کہ جب بندہ مؤمن بصدق دل سے توبہ کرتا ہے تو گناہ گذشتہ اوس کے بخشے جاتے ہین

اور اگر آیندہ پہر بمقتضائے فطرت بشریت کے بعد توبہ کے بندۂ مؤمن سے کوئی گناہ سرزد ہو تو پہر وہ اللہ تعالیٰ کی جناب مین اپنے گناہ سے استغفار کرے اور اوس کے بعد اگر پہر کوئی گناہ اوس سے سرزد ہو تو پہر وہ استغفار کرے اگر پہر صادر ہو پہر وہ استغفار کرے کہ اللہ تعالیٰ غفور تواب رحیم ہے اس لئے کہ مومن گنہگار جبتک گناہ کرکے استغفار کرتا رہتا ہی اور وہ اپنے گناہون سے نادم ہوتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اوس کے گناہ عفو فرماتا رہتا ہے اگرچہ وہ گناہ کئی بار اوس سے سرزد ہوا ہو جیسا کہ اس حدیث مین ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفره فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء الله ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء الله ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفره لی قال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی فلیفعل ماشاء. متفق علیه یعنے روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے یعنے امت مین سے یا اگلی امتون مین سے گناہ کیا پہر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا مینے پس بخش اہس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوس کے نے یعنے فرشتون سے کیا جانا بندی میرے نے کہ تحقیق اوس کے لئے پروردگار ہی بخشتا ہے گناہون کو یعنے جب چاہتا ہے جس کے لئے چاہتا ہی اور پکڑتا ہے ساتھ گناہون کے جب چاہتا ہے

جسکے لئے چاہتا ہے پس بخشا میں نے اپنے بندے کو پہر ٹھیرا بندہ یعنے گناہ کرنے سے
ایک مدت تک کہ چاہا اللہ تعالی نے پہر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میرے
میں نے گناہ کیا پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ
تحقیق اوس کے لئے پروردگار ہی بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھہ اوس کے
بخشدیئے اپنے بندہ کو پہر ٹھیرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ تعالی نے
پہر گناہ کیا اور اوس نے کہا اے پروردگار میرے میں نے اور گناہ کیا پس بخش اسکو
میرے لئے پس فرمایا کیا جانا بندے نے کہ تحقیق اوس کے لئے پروردگار ہی
بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہے ساتھہ اوس کے بخشا میں اپنے بندہ کو پس کرے وہ
جو کہ چاہے نقل کی یہہ مسلم اور بخاری نے حاصل اس حدیث کا یہہ ہے کہ
جبتک کہ بندہ مومن گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا تو مین گناہ اوس کے
بخشتا رہونگا یہان مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا اور تاثیر اوس کے کا
عفو سئیات مین اور بخشنے گناہون کا ساتہہ تکرار استغفار کے ہے نہ مقصود حدیث کا
ساتہہ امر کرنے گناہ کے استغفر اللہ منہ غنیۃ الطالبین مین ہے قال انس
رضی اللہ تعالی عنہ جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ انی اذنبت ذنبا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم استغفر ربہ قال انی اتوب ثم اعود قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلما اذنبت فتب حتی یکون الشیطان الحسیر
قال یا نبی اللہ اذا تکثر ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عفو اللہ اکثر من ذنوبک یعنے حضرت انس نے کہا کہ ایک شخص حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اور کہا اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیک وسلم مین نے گناہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی سے آمرزش طلب کر اوس شخص نے کہا کہ توبہ کرتا ہون پہر گناہ کرتا ہون آپنے فرمایا کہ جب تو گناہ کرے تو توبہ کیا کہ شیطان زیان کار ہو اوسنے عرض کیا کہ ای نبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب تو گناہ میرے بہت ہو جاینگے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی بخشش تیرے گناہون سے بڑی ہے یعنے تب بھی توبہ کر اور بخشش طلب کر لاکن جب بندہ مومن توبہ اور استغفار کرے تو توبہ کرنے اور استغفار کرنے کے وقت اوسکے دل مین یہہ نہو کہ پہر گناہ کرونگا اور پہر توبہ اور استغفار کرونگا بلکہ یہہ خیال کرے کہ شاید کہ پہلے اور گناہ کرنے سے مرجاؤن تو لازم ہے کہ اب توبہ سے اپنے کو گناہون سے پاک کرلون اور جب کوئی آدمی توبہ کرے تو چاہیئے کہ مطابق الطہارۃ طہارتا الباطن ابتدا ئر طہارت بدن اور جامہ کی حاصل کرے یعنے نہا کر کپڑے پاک پہن کر دل کے حضوری سے دو رکعت نماز پڑہے اور بعد نماز سجدہ مین جاوے اور مطابق حدیث حنین المذنبین احب الی من تسبیح ... بہت تضرع اور زاری کرے اور بعد نماز کے اپنے نفس کو ملامت کرے اور گناہون گذشتہ کو یاد کرکے عذاب آلہی جل شانہ سے ڈر کر نادم ہووے اور توبہ اور استغفار کرے اور اپنے ہاتھہ اوٹھا کر کہے یا آلہی غلام گنہگار شرمسار بھاگا ہوا آپکے دروازہ پر حاضر ہوا ہے اور اپنے گناہون سے توبہ اور عذر تقصیر کا کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا

قبول فرما اور رحمت کے نظر سے میرے طرف دیکھہ اور میرے سب گناہون گذشتہ کو بخش اور آیندہ مرتے دم تک مجھکو گناہون سے نگاہ رکھہ اور تو ہی بخشنے والا ہے اور اس کے بعد درود پڑھے اور اور مسلمانون کے لئے بھی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوس کا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور بعد توبہ کے توبہ پر گھمنڈ نکرے کہ اب مین توبہ کرنے سے پاک ہوگیا ہون اس لئے کہ قبول توبہ امر مخفی ہے معلوم نہین کہ توبہ اوس کی قبول ہوئی یا نہ ہوئی اگرچہ موجب وعدہ اللہ تعالی کے وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اهتدی مؤمن کو یقین کرنا چاہئے کہ توبہ میری جناب الٰہی عزشانہ مین قبول ہوئی تب بھی اللہ تعالی کے درگاہ بے نیاز مین مانند مذنب کے گڑگڑائے اور گریہ اور عجز اور زاری کرے کہ یا تواب میری توبہ کو قبول فرما اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبائر اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لاکن فاسق اور عاصی کردہ انتے ہین اور گناہ صغیرہ بے انتہا ہین اور اون سے پرہیز کرنا دشوار ہے اور بسبب مذہب مختار کے گناہ صغیرہ سے تقوی مین بھی خلل نہین آتا۔ بشرطیکہ اون پر اصرار نہ ہو اس لئے کہ گناہ صغیرہ بسبب اصرار کے گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ کبیرہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتا لاکن خوف اس کا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کفر اور دوزخ کو نہ پہونچا دے اسی لئے کہ یہہ مسئلہ متفق علیہ فقہا کا ہے کہ اصرار گناہ صغیرہ کا گناہ کبیرہ ہے اور اصرار گناہ کبیرہ کا قریب کفر کے ہے یعنے اگر کوئی آدمی گناہ صغیرہ کیا کرتا بغیر توبہ کرنے کے مرگیا تو وہ

وہ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا اور اگر کوئی آدمی گناہ کبیرہ کرتا گیا تا بغیر توبہ کرنے کے مرگیا تو
وہ قریب کفر کے ہوا اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہہ ہے کہ
آدمی ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیرے اور وہ عموم کے لیے یہہ ہے کہ لقمہ حلال
دفع کرنیوالا بہوک کا اور کپڑا ڈہانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا
گرمی سے اور سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو ابن
یمین نے کیا اچہا کہا ہے ۔

دو نائی نان گر از گندم است یا از جو — سہ تائی جامہ گرت کہنہ است یا خود نو
چہار گوشۂ دیوار خود بخاطر جمع — کہ کس نگوید زاینجا بخیز و انجا رو
ہزار بار نکوتر بہ نزد ابن یمین — ز فر مملکت کیقباد و کیخسرو

اور بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورۃ سے اور بسبب وسعت کرنیکے مباحات
مین آدمی مکروہات اور شبہات مین پڑتا ہے اور بسبب پڑنیکے مکروہات
مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے یہان سرحد اسلام کے تمام ہوئی اسکے بعد
سرحد کفر کے اور دوزخ کی آگ کی شروع ہوئی اعاذنا اللہ وایاکم من دخولہ
اے میرے بہائیو کتنا فضل و کرم حضرت رب العالمین جل جلالہ کا ہم امت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کہ بندہ مؤمن کتنا ہی گناہ کرے جب اوس نے صدق
دل سے گناہون سے توبہ کی تو اللہ تعالی اوسکے گناہ معاف فرماتا ہے مطابق
آیۃ قرآن مجید کے وانی لغفار لمن تاب الایۃ اور آیۃ ھو الذی
یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات کے جیسا کہ یہہ دونو
آیتین مع ترجمہ کے آگے مرقوم ہوئے ہین اور حدیث مین ہے کہ توبہ

کرنیوالا گناہ سے مانند اوس شخص کی ہے کہ اوس نے گناہ نہین کیا کما ہسا
تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نے گناہ کرکے توبہ کی اور جس نے گناہ
ہرگز نہین کیا یہہ دونو برابر ہین بلکہ اللہ تعالیٰ سیٔہات سابقہ اوس تائب صادق
کے کہ وہ بعد توبہ کے باوجود ایمان کے نفالصالحات اللہ عملِ صالح کرتا ہے
حسنات سے بدل فرماتا ہے یعنے اون کی سیٔہات کی عوض مین حسنات دیے
جاتے ہین یا اوس کے سیٔات حسنات ہو جاتے ہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہے
الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاؤلئک یبدل اللہ سیئاتہم
حسنات پہر عجب آتا ہے ہم بندون کے حال سے کہ رات اور دن گناہون
مین مبتلا اور ہوا و ہوس مین گرفتار اور باوجود اس کے کہ ہر وقت بجائے
طاعت کے عصیان صادر ہوتا ہے اور بجائے عبادت کے طغیان تو بھی توبہ
کرنے کا خیال نہین اور انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت اپنا نفع اور نقصان
سوچا کرے اگر کوئی آدمی گناہ کرے تو اپنے دل مین سوچے کہ اس مین نفع
کتنا ہے اور نقصان کتنا ہے جس کام مین کہ نفع سے نقصان بہت دیکھے
تب چاہیے کہ اوس کام کو چھوڑ دے اور آدمی کے گناہون ظاہر یہے کہ گناہ کا
مرتکب ہوگا تو وہ گناہ یا زنا ہوگا یا شراب کا پینا ہوگا یا سود کہانا ہوگا یا چوری
کرنی ہوگی یا رشوت کا لینا ہوگا یا کسی آدمی کا مال غصب کرنا ہوگا یا جہوٹ
کہنا ہوگا یا غیبت کرنی ہوگی یا دغابازی ہوگی یا ایسی اور گناہ ظاہری ہونگے
اور گناہون باطنی سے یا حسد اور حقد ہوگا یا بغض ہوگا یا کینہ ہوگا یا عداوت
ہوگی یا غصہ ہوگا یا نفاق ہوگا یا دورنگی ہوگی یا ریا ہوگی یا کبر وغرور یعنی

ہوگی یا امثال اوس کے اور گناہ باطنی ہونگے اگر اعوذ باللہ منہ کسی آدمی نے
زنا کیا یا شراب پیا تو وہ اپنی دل مین یہہ سوچے کہ یہہ لذت ایک دم کی
ہے مگر یہہ دونوں گناہ کبیرہ ہین اور اس مین نقصان دین کا بھی ہے اور دنیا کا
بھی ہے اور علاوہ اس کے قیامت مین اس کی سزا دوزخ ہے اور اگر کسی نے
سود کھایا یا چوری کا مال کھایا یا رشوت کا مال کھایا یا کسی کا حق چھین کے
کھایا تو وہ یہہ سوچے کہ علاوہ اس کے کہ قیامت مین اس کی سزا دوزخ ہے
مگر دنیا مین اگر وہ مال کھایا تو حرام کھایا اور اگر ایسا مال کما کے چھوڑ کے موا تو
گناہ بھی ہوا اور دنیا مین بھی حاصل کچھ نہوا اور اگر وہ مال اپنے اولاد کے
لئے رکھا تو حظ مال کا وہ اوٹھائینگے مگر قیامت کے دن مجھے مواخذہ اور
عذاب ہوگا تو یہہ مال اور یہہ اولاد دشمن ٹھہرے کہ مینے اون کی محبت
مین ایسے کام کئے کہ وہ قیامت کے دن موجب عذاب کے ہون گے اسلئے
اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنہ
یعنے سوا اس کے نہین کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری آزمایش ہے
یعنے اللہ تعالی کہ تم کو مال دیتا ہے وہ اس مین تمہاری آزمایش کرتا ہے
تا کہ معلوم ہو کہ اوس مال کو اللہ تعالی کی راہ مین خرچ کرتی ہو یا گناہ ہون
مین اوس کو صرف کرتے ہو اور اس مال سے مراد وہ مال ہے کہ وجہ حلال سے
اوس کو پیدا کیا ہو اور اللہ تعالی کہ تمکو اولاد دیتا ہے تا کہ تمہاری آزمایش
کرے کہ تم اولاد کی دوستی مین اللہ تعالی کو تو نہ بھولتے ہو اور اور جگہ اللہ تعالی
نے قرآن مجید مین فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم

واولادکم عدوالکم فاحذروهم یعنے اے ایمان والو تحقیق بعض
بیو یین اور اولاد تمهاری ایسے که وه زکوة اور صدقه فطر دینے سے اور قربانی
اور امد سنات کرنے سے تم لوگون کو منع کرتے هین اور اون کی محبت
تمکو باعث کمائی مال نامشروعه کی هوتی هے اور تمکو غیرپر توکل کرنے کے
لئے کهتے هین اور الله تعالی پر توکل کرنے سے منع کرتے هین اور تمکو طاعت
سے روکتے هین اور افعال محرمه کیطرف رغبت دیتی هین تو وه دشمن تمهارے
هین پس بچو اون سے مولانا فریدالدین عطار نے که اولیائے کبار سے
تهے اس آیته کی ترجمه مین فرمایا هے ۔

مال و اولادت بمعنی دشمن اند   خیره ساز هر دو چشم روشن اند

اور اگر آدمی جهوٹ کهتا هے یا کسیکی غیبت کرتا هے تو اوس مین ایک تو
وه هے که یهه دو نو گناه هین اور دوسرا یهه که جهوٹ کهنے والے کی اور
غیبت کرنے والے کی کسیکی دل مین توقیر نهین هوتی اور جهوٹ کهنے
والے کو اور غیبت کرنیوالے کو سب آدمی حقیر سمجهتے هین غرض یهه که
ایسا هر ایک گناه ظاهری اور باطنی کی عاقبت سوچے اور اوس سے
تائب هووے اور جانے که جهان سفرگاه هے ادهر سے آنا ادهر کو جانا
اور آدمی که سفر کرتا هے اور سفر کی تکلیف اوٹهاتا هے اور سفر مین جو کچه
کماتا هے تا که گهر مین چند دن آسایش کی گذرین تو آدمی کو چاهئے
که اس جهان مین که سفرگاه هے ایسے کام کرے اور ایسا [illegible] کمائی که
قیامت مین که ابد الآباد جائے قیامت کی هے اور فی الحقیقت [illegible]

آدمی کا گھر ہے وہان خوش رہے اور چین کرے نہ یہہ کہ دنیا مین کہ سفر گاہ ہے
ایسی کام کرے کہ عاقبت وہان جائے اقامت مین ہمیشہ گرفتار رہے حدیث
شریف ہے الدنیا مزرعة الاخرة یعنے دنیا جائے زراعت آخرت کی
ہے یعنے جو یہہ کہ اس جگہہ مین بوئی گا آخرت مین اوٹھلئے گا حافظ شیرازی
نے فرمایا ہے

دہقان سالخوردہ چہ خوش گفت باپسر کای نور دیدہ من بجز از کشتہ ندروی

اگر آدمی دنیا مین طاعت اور حسنات اور اتیان اوامر کا اور اجتناب
نواہی سے کیا تو آخرت مین نتیجہ اوس کا دخول جنت اور حصول درجات
جنان اور حور اور قصور اور غلمان لاسیما دیدار اللہ تعالی کا کہ اعلی اور افضل
جمیع درجاتون سے ہی ہوگا اور اگر دنیا مین گناہ کیا اور گناہون سے
اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا اور پہر اوس پر رہا اور گناہون سے نادم ہوکر توبہ
نکی اور مرگیا تو نتیجہ اوس کا قیامت مین کہ ایک ایکدن اوس کا مطابق آیتہ
وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون کی مقدار
مدت ہزار برس دنیا کی ہوگا اور دوزخ کی آگ جلائی جائیگی اور ایک
ایک شرارہ اوس کا مانند قصر کے ہوگا اور زمین مانند تابہ آہنی کے
گرم کی جائیگی اور ہر ایک آدمی اپنے عرق مین غرق ہوگا تو اوس دن مین
اس گناہون کی سزا بہگتنی ہوگی اور وہ مال کہ اوس کی زکوۃ نہین دی یا
یا وہ مال کہ اوس کو سود خوری یا رشوت سے یا دغا بازی سے یا چوری سے
یا کسی کا حق چہین کے کمایا ہے اور کسی وجہ حرام سے اوس مال کو جمع کیا

ہو اور علاوہ تادم زیست اپنے کے وہ مال کہ جس سے لیا ہے اوس کو واپس نہین دیا
یا اون سے مال نہین بخشوایا در حالت نپانے اون کے مالک کے اور اوس کے
وارثون کے اوس افعال سے نادم ہو کر توبہ نہین کی تو اوس مال کو دوزخ کی
آگ مین گرم کر کے اوس کو داغ دیا جائیگا اور اگر وہ مال بہت ہوگا اور اوس کا قد
اور قامت چھوٹا ہوگا تو اوس کے قد کو اتنی درازی اور لمبائی دی جائیگی کہ
اوس تمام اموال کا داغ اوس پر آسکے اور وہ مال اژدہا اور سانپ اور بچھو بنکے
اوس کو کاٹین گے اور اوس کو دوزخ کی آگ مین ڈالکے کھا جاویگا کہ یہہ عوض
گناہ ہونیکا ہے کہ تمنے دنیا مین دودن کی زندگی مین کمائی اور پھر اوس سے تائب
نہوئے اب چکھو اوس کی لذت اے بھائیو پیر حکم اللہ تعالی دیکھیکم
اللہ تعالی نے آدمیون کو اور جنون کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ
قرآن مجید مین ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے
نہین پیدا کیا ہمنے جن کو اور انس کو مگر تا کہ وہ میری عبادت کرین تو چاہیئے
کہ چند دنون کے لئے کہ اس جہان فانی مین آئے ہین تو اللہ تعالی کی عبادت
کرین اور نماز پڑہین اور روزے ماہ رمضان کے رکھین اور اگر طاقت
ہو تو زکوۃ دین اور حج کرین اور اللہ تعالی کا ذکر کرین اور قرآن مجید کی تلاوت
کرین اور اور حسنات اور عبادات کرین اور حقوق اللہ کو ادا کرین اور
حقوق العباد اپنے ذمہ پر نہ لین یعنے کسی کا مال نچھینین اور کسی کی غیبت
نکرین اور سود اور رشوت اور شراب اور غیر کے مال کے ناحق لینے
سے بچین اور جھوٹ اور فحش نہ بکین اور زنا اور قتل اور لوطت نہ کرین

اور ناچ اور رنگ کے دیکھنے سے دور رہین اور کسی مسلمان سے حسد اور
بغض اور عداوت اور کینہ نرکہین اور چوری سے اور حرام خوری سے
اور چغلی سے اور دغابازی سے اور تکبر اور منی اور خود بینی سے اور خودی سے
اور دو مسلمانون کے آپس مین لڑوانے سے اور اور گناہون سے کنارہ
کش رہین اگر در صورتیکہ موجب مقتضائے بشریت اور جبلت انسانی کے
کوئی گناہ بھی بندہ مومن سے سرزد ہو تو اون سے توبہ کرین کہ اللہ تعالی قیامت
مین اوس کی جزا مین بہشت مین داخل فرمائیگا اور درجات عالیات اور
انواع نعمتین اور اپنا دیدار نصیب کریگا اور ابدالآباد اوس عیش مین
رہینگے اور اگر اس جہان مین اللہ تعالی کی عبادت نکی اور اور حسنات نکیے
اور اقسام کے فسق اور فجور کئے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اپنے ذمہ سے
ادا نکیے اور گناہون سے تائب نہوئے اور مرگئے تو مرنا کیا ہے بلکہ دوزخ
مین گرنا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے ۔

ہرچہ آمد بزبانت گفتی ہرچہ آمد بدہانت خوردی
دیگرے را چہ گناہست کہ تو خویشتن را خویش باآتش بردی

غیر تائبون کے عذرات کے جوابات اور اون کے دفع خیالات مین جاننا
چاہیے کہ آدمیون کے حالات اور خیالات متفاوت ہین اور ہر ایک آدمی
تابع اپنے خیال کا ہے اگر وہ خیال اچھا ہے تو متبع اوسکا بھی اچھا ہے اگر وہ
خیال برا ہے تو متبع اوس کا بھی برا ہے اگر باعث توبہ نکرنے کا یہہ ہے کہ
آدمی آخرت پر ایمان نہین رکھتے اور جزاء اعمال نیک کی اور سزا اعمال بد کی

قیامت کے دن حق نہین جانتے اور اس مین اون کو شک واقع ہے تو وہ
کافر ہین اعوذ باللہ منہ اور اگر آدمی مومن ہے اور وہ اس لئے
توبہ نہین کرتا کہ آخرت کا وعدہ نسیہ ہے اور دنیا نقد ہے اور آدمی کے
طبع بہ نسبت نسیہ کی نقد کی طرف زیادہ تر مائل ہوتی ہے اور جو کچہ کہ نسیہ ہے
آنکہہ سے دور ہے اور مطابق مثل مشہور کے ۔

ہر چہ از چشم دور از دل دور

جو کچہہ کے آنکہہ سے دور ہے دل سے بھی دور ہے تو اوس آدمی کو کہنا چاہیے
کہ جو کچہہ آنے والا ہے ضرور آئے گا تو آدمی کو چاہیے کہ اوس کو آیا سمجھے
اگر کوئی آدمی اب مرجاوے تو اوس کو آخرت نقد ہو جائیگی اور مرگ کا حال
معلوم نہین کہ کب آتی ہے شاید کہ اسوقت آجائے تو اسوقت مین اوس کو
وہ آخرت کہ نسیہ تھی نقد ہو جائیگی اور ایام حیات کے کہ اوس کو نقد تہے
مانند خواب کے ہو جائینگے تو آدمی کو چاہیے کہ اس خیال پر توبہ کرنے مین تاخیر
نکرے اور اگر کوئی آدمی اس لئے توبہ نہین کرتا کہ شہوات نفسانی اور
لذات دنیاوی اوس پر ایسے غالب ہوتے ہین کہ اوس آدمی کو آخرت سے
غافل اور ذاہل کیا ہے تو اوس آدمی کو سمجھنا چاہیے کہ جب وہ ایکساعت
شہوات نفسانی اور لذات دنیاوی کو ترک نہین کرسکتا تو وہ آخرت مین
دوزخ کے جلنے کی طاقت کیسی رکہیگا اور بعد مرگ کے کیسا شہوات نفسانیکو
ترک کرے گا اور لذات جاودانی بہشت سے وہ کیسا صبر کریگا فرضاً اگر وہ
بیمار ہو جائے اور کوئی چیز نزدیک اوس کے پانی سرد سے اچھا نہ ہو اور

ڈاکٹر اوس کو کہے کہ پانی سرد تجھے زیان کریگا تو کیسا وہ شخص بامید شفا اور بامید چند روزہ حیات کے اپنی خواہش نفسانی کا خلاف کرتا ہے اور وہ پانی سرد کو ترک کرتا ہے تو چاہیئے کہ بقول طبیب روحانی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ صادق تر ڈاکٹر سارے سے ہے اتباع شہوات نفسانی غیر مشروعہ کو کہ بیمار گناہ کے لئے مضرتر پانی سرد سے ہی ترک کرے اور اپنے گناہون سے توبہ کرے اور اگر کوئی آدمی بالفعل توبہ نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ کل یا پرسون یا بعد ایک مہینہ کے یا بعد چھہ مہینے کے یا بعد اوس کے توبہ کرونگا تو اوس آدمی کو سمجھنا چاہیئے کہ کل یا پرسون یا ایک مہینہ یا چھہ مہینے یا اوس کے بعد اوس کے اختیار مین نہین شاید کہ وہ اس کے آگے مرجاوے اور اگر کوئی آدمی توبہ کرتے ہین اس لئے توقف کرتا ہے کہ آج توبہ کرنا اور ترک کرنا گناہون کا دشوار ہے اور کل آسان ہوگا تو اوس کو سمجھنا چاہیئے کہ کل بھی توبہ کرنا ایسا ہے دشوار ہوگا جیسا کہ آج دشوار ہے اس لئے کہ دنیا مین کوئی ایسا دن نہین کہ اوس دن مین ترک کرنا گناہون کا آسان ہو اور مثل اوس کے مثل اوس شخص کے ہے کہ اوس کو کہا جاتا ہے کہ آج اس درخت کو بیخ سے اوکھاڑ تو وہ کہتا ہے کہ یہہ درخت قوی ہے اور مین ضعیف ہون اور برس مین اس درخت کو اوکھاڑونگا تو اوس آدمی کو کہنا چاہیے کہ اے نادان اور برس مین تو یہہ درخت قوی تر ہوگا اور آپ ضعیف تر ہونگے تو تم کیسا اور برس مین اوس کو اوکھاڑوگے اور ایسا ہی

شہوات نفسانی کا درخت ہر روز قوی تر ہوتا جاتا ہے اور اوس کے
مخالفت سے تم ہر روز عاجز تر ہوئے جلتے ہو پس ہر چند کہ شہوات
نفسانیکی درخت کو توبہ کرنے سے جلدی اوکھاڑ و گے تو آسان تر ہو گا
اور اگر کوئی آدمی توبہ اس سلئے نہین کرتا کہ لازم نہین کہ آدمی گناہ کرنے سے
ضرور دوزخ ہی مین جاوے بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے
اوس کے گناہ عفو فرماوے اس سلئے کہ اللہ تعالی غفار اور رحیم ہے اور
غفران ذنوب اور عفو سئیات گنہ گار کے لئے ہے نیکوکار کے لئے
جیسا کہ نظامی گنجوی نے کہا ہے ۔
گناہ من ار نامدی در شمار نہ نام کی بودی آمرزگار ۔
اور آدمی کو لازم ہے کہ وہ ہر وقت جناب بار تعالی مین امیدوار
عفو کا رہے تو اوس کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی پر لازم نہین کہ سب گنہگارونکے
گنا عفو فرماوے بلکہ اللہ تعالی عفو فرماتا ہے جس کو کہ چاہتا ہے پس کیونکر
اوس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اوس کے گناہ ضرور معاف فرماوے گا
اور اوس کو عذاب نکرے گا اور اس سلئے کہ ایمان درمیان خوف اور
ورجا کے واقع ہے تو اللہ تعالی کے عفو کے بہروسہ پہ گناہ کرنا اور
گناہون سے توبہ نکرنا اور اوس کے عذاب سے نڈرنا موجب کفر کا
ہے جیسا کہ فریدالدین عطار نے فرمایا ہے
ہر کہ ایمن از عذاب حق بود نیست مومن کافر مطلق بود
اور جاننا چاہیئے کہ ایمان مانند ایک درخت کے ہے کہ بیماری

اوس کی عبادت سے ہے اور جب بندہ مومن نے اپنے ایمان کے درخت کو
عبادات اور حسنات سے پانی نہ دیا تو وہ درخت ضعیف ہوگا پس خوف
یہہ ہے کہ وہ درخت ایمان کا صرصر صعوبت سکرات مین اوکہڑ جاوے
بلکہ ایمان بے عبادات کہ وہ گناہون سے قرین ہو حال اوس کا مانند
حال اوس بیمار کے ہے کہ اوس کو اقسام کے بیماریان لاحق ہون اور
ہر ساعت مین خوف مرنے اوس بیمار کا ہو اگر اوس صورت مین کہ بندۂ
مؤمن مرنے کے وقت اپنا ایمان سلامت لے گیا تو اوس مین بہی یا امید
عفو حضرت رب العالمین جل شانہ کی ہے یا خوف عذاب نار جہنم کا ہے
پس خوف عذاب دوزخ سے قطع نظر کرکے محض عفو حضرت غفار رحیم
عز اسمہ کی بہروسہ پر گناہ کرنا اور بہر اون گناہون سے تائب ہونا
دلیل بے عقلی کی ہے اور وہ شخص مثل اوس شخص کے ہے کہ جو کچہہ کہ اوس کے
پاس نقد اور جنس ہوتا ہے وہ اوس کو تلف کرتا ہے اور اپنے عیال
اور اطفال کو بہوکا چہوڑتا ہے اس امید پر کہ شاید کہ وہ کسی ویرانہ
مین جاوے اور خزانہ پاوے یا وہ شخص مثل اوس شخص کے ہے کہ
ڈاکو اوس کے شہر کو غارت کرتے ہین اور وہ شخص اپنی اشیاء
اور متاع کو مخفی نہین کرتا اور اپنے گہر مین رکہتا ہے اس امید پر کہ جب
یہہ ڈاکو ہمارے گہر مین آوینگے تو وہ غافل یا نابینا ہو جاوینگی اور ہمارا
اشیاء اور کالا اور متاع رہجاوے گا اور سمجہنا چاہیئے کہ یہہ سب
ممکن ہے اور امکان عفو کا بہی ویسا ہی ہے لاکن محض عفو پر بہروسا کرکے

اللہ تعالی کے عذاب سے امین ہونا اور گناہ کرنا اور پہر اوس سے توبہ نکرنا دلیل حماقت کی ہے اس لیئے کہ معو سیات کا حضرت اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہے یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء یعنے وہ مختار ہے جس کو چاہے عفو فرمائے اور جس کو چاہے عذاب کرے اور کوئی اوس پر حاکم نہین کہ اوس کو کہے کہ ہمارے گناہ ضرور معاف فرمانا اور مجھے گناہون کے پاداش مین عذاب نکرنا اور اللہ تعالی اوس کے کہنے پر عمل فرماکے اوس کو چھوڑ دے اور عذاب نکرے بعضے آدمی اپنے دل مین یہہ کہتے ہین کہ اب کس لیئے توبہ کرین اور سود کہانے اور رشوت اور حرام کہانے کو ترک کرین اور شراب خوری کی مجلسون مین اور ناچ رنگ اور سیندہی کی محفلون مین نجامین اور بٹہ بازی اور دغا بازی کو چھوڑ دین اور زنا اور لغویات سے کہ چین زندگانی کے خصوصًا ایام عیش جوانی کے ہین کنارہ کش ہون جب مرنے کا وقت آدیگا یا جب بوڑہا ہون گا تب توبہ کرلون گا اے بہائیو ہوشیار ہو کہ یہہ سب خیالات شیطانی ہین بلکہ یہہ شیطان کا اغوا ہے توبہ کرنا جوانی مین اور تندرستی مین مفید ہے اور چاہیے کہ اللہ تعالے کے جناب مین جوانی مین اور تندرستی مین قبل مرگ کے توبہ کرے اور اوس توبہ پر قایم رہے حدیث شریف مین ہے کہ اللہ تعالی کو جوان توبہ کرنے والے سے اور کوئی چیز زیادہ دوست نہین یعنے سب اشیا سے اللہ تعالی جوان تائب کو زیادہ دوست رکھتا ہے

کما ذکر نہ کسی شاعر نی کما ہے ۔

توبہ کردن در جوانی معجزہ پیغمبری ست ورنہ در پیری شود گرگ کہن پرہیزگار

اور تحقیق ولساہی ہے کہ جوانی ہین کہ ایام استیلا رہوا و ہوس کا اور زمان غالب ہونی شہوات نفسانی کا ہے گناہون سے توبہ کرنا حالت معجزہ کی ہر خلاف ایام شیب اور بوڑہاپے کی کہ ایام انحطاط سن اور زمان کم ہونے ہوا و ہوس کا ہے اوس ہین توبہ کرنا چنداں دشوار نہین اس لئے کہ ایام پیری مین گرگ بوڑہا کہ جب اس کو طاقت جانورون کی پہاڑنے کی نہین رہی تو وہ بھی اپنے کو پرہیزگار کہتا ہے اور علاوہ اس کے یہہ خیالات باطلہ کہ جب مرنے کا وقت آوے گا یا جب بوڑہا ہونگا تب توبہ کر لونگا اب بجا ہون کہ اللہ تعالی سے آدمی کے پاس اقرار نامہ یا عہدہ اور پیمان ہو کہ مین تمکو بوڑہا کر کے مارونگا یا قبل مرنے تمہارے کے تم کو اطلاع دونگا کہ تم اب مرتے ہو توبہ کر لو اے بہائیو جب زندگانی ایک دم کا بہروسہ نہین اور مرنے کا کوئی وقت معین نہین اور خبر نہین کہ اللہ تعالی لڑکپن ہین مارتا ہے یا جوانی ہین یا بوڑہاپے مین اور جب خبر نہین کہ مرگ کس وقت آتی ہے تو یہہ خیالات کہ جب مرگ آویگی تو توبہ کر لونگا ۔ یا جب بوڑہا ہونگا تو توبہ کر لونگا غلط ٹہیرے حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ واقف اسرار الہیہ اور اللہ کی اور مقرب رتبہ قاب قوسین او ادنی کی تہی اون کو تو اپنے حیات پر ایکدم کا بہی بہروسا نہ تہا جیسا کہ مشکوۃ ہین حدیث ہے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یہریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول یارسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ پیشاب کرتے کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنے پہلے اس کے کہ وضو کریں پس کہا مینے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم تحقیق پانی نزدیک ہے یعنے اسقدر دور نہیں کہ اوس کے سبب سے تیمم کیا جاے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز معلوم کروا یا مجھے کیا جانتا ہوں میں کہ شاید کہ نہ پہونچوں میں اوس پانی تک اور حضرت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم یعنے آگے بڑھ کر لو خیرات اور حسنات اور طاعات کو اور جلدی کرو طرف توبہ کے اور بخشوانے گناہوں کے اپنے رب سے اور حدیث شریف عجلوا بالتوبۃ قبل الموت یعنے عجلت اور جلدی کرو توبہ کرنے میں موت سے آگے قطب الانام غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے فینبغی للمذنب ان یبادر الی التوبۃ ویروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہلک المسوفون الذین یقولون سوف نتوب الخ یعنے گنہگاروں کو چاہیے کہ توبہ کرنے

جلدی کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہوئے توبہ میں تاخیر کرنیوالے کہ وہ کہتے ہیں کہ آئندہ ہم توبہ کرینگے یعنے اسوقت میں توبہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ آئندہ ہم توبہ کرینگے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے قرآن مجید کی آیتہ بل یرید الانسان لیفجر امامہ کے معنے میں روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ اس آیتہ کے یوں معنے ہے کہ انسان مقدم کرتا ہے گناہوں کو اور مؤخر کرتا ہے توبہ کو اور کہتا ہے کہ آخر کار توبہ کرونگا یہانتک کہ اوس کو موت آتی ہے حالانکہ وہ گناہ کرنے پہ قائم ہے پس وہ گناہوں پہ مرتا ہے اور گناہوں سے توبہ نہیں کرتا اور لقمان حکیم نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ یا بنی لا تؤخر التوبۃ الی غد فان الموت یاتیک بغتۃ یعنے اے فرزند میرے توبہ کرنے میں کل کے روز تک تاخیر مت کر اس لیئے کہ موت ناگاہ آجائیگی تجھے غفلت میں اور غنیۃ الطالبین میں اور جگہہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز جمعہ کے یہہ خطبہ ارشاد فرمایا یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا الحدیث یعنے اے لوگو قبل مرگ کے اللہ تعالی کے درگاہ میں توبہ کرو اور قبل اس سے کہ مرگ آئے اور اعمال صالحہ

کرنے پر دوڑو آخر حدیث تک اور بعضی آدمی یہہ کہتے ہین کہ ہم تو شب وروز
گناہون مین گرفتار ہین پس اگر توبہ کرین اور پہر کوئی گناہ سرزد ہو تو وہ
توبہ بہی برباد ہوئے تو اچہا یہہ ہے کہ توبہ نکرین تو سمجہنا چاہئے کہ جب
کوئی آدمی مؤمن توبہ کرے تب چاہئے کہ وہ اوس پر قایم رہے اور پہر گناہ
نکرے مگر جب اللہ تعالی نے دو دشمن ہر ایک آدمی کے لئے امتحاناً پیدا
فرمائے ہین ایک تو اپنا نفس امارہ ہے اور دوسرا شیطان ہے پہر جب تک
بندۂ مؤمن زندہ ہے تو یہہ دونو دشمن انسان کے کمین مین رہتے ہین اور
ہر وقت اوس کو گناہ کرنے کے لئے رغبت دیتے رہتے ہین پہر اوس کا علاج
یہہ ہے کہ پہلے تو بندۂ مؤمن صدق دل اور اخلاص سے بہ نیت عدم ارتکاب
گناہ کے توبہ کر لیوے پہر اگر کوئی گناہ جبلت انسانی کے اوس سے سرزد
ہو تو وہ پہر استغفار کرے اور اگر پہر گناہ سرزد ہو تو وہ پہر استغفار کر لے
جیساکہ آگے وہ حدیث شریف لکہی گئی ہے کہ آدمی جبتک کہ گناہ کرتا رہتا ہے
اور اوس گناہ سے استغفار کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے
اوس کے گناہ عفو فرماتا رہتا ہے اور یہہ رباعی ترجمہ حدیث قدسی کا ہے

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور واسطے رفع سئیات اور دفع گناہون کے خاندان عالیشان چشتیہ
اور قادریہ مین بیعت کرنے کے وقت مریدون کو تلقین کیا جاتا ہے
کہ وہ ہر نماز کے بعد باخلاص قلب وحضور دل اپنے گناہون سے مستغفر ہوکر

استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمدا او خطاء او سرا او علانیۃ و اتوب الیہ دس مرتبہ پڑھے تا کہ جو کچھ گناہ کہ اون سے اوسی دن مین سرزد ہوئے ہونگے وہ سب بخشے جائینگے اور وہ گناہون سے ایسا پاک ہوگا جیسا بچہ کہ نیا اپنے ماں سے پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ حدیث شریف ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ و فی لفظ ولو عاد فی الیوم سبعین مرۃ یعنے توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہے کہ اوس نے گناہ نہین کیا اور غنیۃ الطالبین مین ہے کہ ایک روایت مین اسی حدیث کے ساتھ یہہ بھی آیا ہے کہ اگرچہ تائب عود کرے گناہ پر ایکدن مین ستر بار یعنے جس نے کہ گناہ سے توبہ کے اگرچہ اوس نے ایک ہی دن مین ستر بار گناہ کرکے ستر بار توبہ کی ہو اور جس نے کہ گناہ کیا ہی نہین یہہ دونو برابر اور مماثل ہین عدم گناہ مین کما مر اور یہہ بھی غنیۃ الطالبین مین ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہیگا استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ تین بار۔ بخشی جاوینگے گناہ اوس کے اگرچہ وہ گناہ مثل کف دریا کے ہونگے مگر حق العباد استغفار سے نہ بخشا جاویگا جبتک اوس سے کہ جس کا اوس پر حق ہے نہ بخشائے اور درصورت عدم پانے اون کے یا اون کے وارثون کے آخر الحیل علاج اوس کا بھی استغفار ہے کما قلتہ اور جاننا چاہئے کہ جیسا اطبار امراض جسمانی علاج اسقام جسمی کا بتاتے ہین ویسا ہی اہل اللہ رحمہم اللہ تعالی امراض روحی کا علاج بتاتے ہین

تو گناہون کے مرض کے دفع کے لئے توبہ جیسا اور کوئی علاج نہین جیسا
کپڑے میلے کا علاج دہونا اور صابون لگانا ہے ایسا ہی دفع مرض مہلک
گناہون کے لئے تریاق توبہ کا مجرب ہے اگر کوئی کہے کہ کپڑا جب میلا ہوتا
رہتا ہے تو بار بار اوس کو دہونا اور صابون لگانا عبث ہے تو یہہ بات
اوس کی بیعقلی اور نادانی کی ہے اس لئے کہ جب کپڑا میلا ہوا تو علاج اوسکا
دہونا اور صابون لگانا ہے ویسا ہی اگر کوئی کہے کہ جب ہم سے ہر وقت
گناہ صادر ہوتے رہتے ہین تو توبہ کرنا بے فائدہ اور عبث ہے تو یہہ بات
اوس کے بھی بیعقلی اور نادانی کی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ جیسا کپڑے میلے کو
بار بار دہونا اور صابون لگانا ضرور ہے ویسا ہی جب گناہ کسی سے صادر
ہوا تو اوسیوقت اوس کو اوس گناہ سے استغفار اور توبہ کرنا اور اوس سے
نادم ہونا ضرور ہے اگرچہ ایک ہی دن مین وہ کئی بار بھی ہو کوئی آدمی بغیر انبیا
علیہم السلام کے معصوم نہین اور جب کوئی آدمی بغیر انبیا علیہم السلام کے معصوم
نہوا تو کچہہ عجب نہین کہ اوس سے گناہ سرزد ہون حضرت آدم علیہ السلام کہ
ابو البشر تھے اور اللہ تعالی نے اون مین اپنی روح پہونکی تھی جیسا کہ قرآن
مجید مین ہے فنفخت فیہ من روحی اور اوس کی مٹی کو اللہ تعالی نے
اپنی قدرت کے ہاتھون سے چالیس دن گوندہا تھا جیسا کہ حدیث قدسی ہے خمرت طینة
ادم بیدی اربعین صباحًا یعنی مین نے آدم کی مٹی کو اپنے ہاتھون سے چالیس دن
گوندہا ہے جب اون سے لغزش ہوئی تو اور کون ہے کہ اوس سے گناہ نہون کسی نے
کیا اچھا کہا ہے۔ گنہ بارث رسیدست از پدر ما را ٭ خطا ز روز ازل رزق آدمی زاد است

توجیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے سہو سے استغفار کیا اور اللہ تعالی نے
اون کا سہو معاف فرمایا ایسا ہی اگر کوئی آدمی حسب عادت فطرتی اپنے
دادا کے گناہ مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ مطابق روبہ اپنے دادا کے توبہ بھی کرے
تاکہ اللہ تعالی اپنے فضل عمیم سے اوس کے گناہ بخشدے اور بہ نظر اس کے
کہ اکثر اولیاء اللہ اور اخیار اور ابرار نے وثوق اور رسوخ توبہ کے لئے بیعت
توبہ کی اپنے پیرون کے ہاتھہ پر فرمائی ہے تو بعضے آدمی عدم موجودگی کامل کو
باعث عدم توبہ کرنے کا ٹہیرا کر یہہ کہتے ہین کہ وہ اولیاء اللہ کہ اگلے موجود تھے
اور جنسے صدہا کرامات صادر ہوتے تھے اب ایسے کہان ہین جب ویسا
کوئی ولی ہاتھہ آویگا تب اون کے ہاتھہ پر توبہ کرینگے اے بہائیو یرحمکم
اللہ تعالی ویمدیکم تحقیق وہ نفوس زکیہ اور وہ وجود قدسیہ کہ اون کے
نظر فیض اثر مردہ دلون کے لئے حکم مسیحائی کا رکہتے تھے اور اون کی ذات
قدسی صفات سے جہان فیض یاب تہا اور اون سے صدہا کرامات اور خوارق
عادات صادر ہوتے تھے وہ اور دنیا اور دار آخرت تا کہ اس دار فانی سے رحلت
فرما گئے مگر بحکم اس کے کہ ہر دن بدتر ہے اب بھی جو کچھہ صلحا اور اخیار اور
ابرار کہ موجود ہین غنیمت ہین مگر آیندہ مین پہر اتنا بھی کوئی باقی نرہیگا تو چاہیے
کہ وقت موجود کو ہاتھہ سے جانے نہ دیوے اور وقت حاضر کو غنیمت سمجھے
اور جس پر اوس کا حسن ظن ہو اور جس کو وہ اچھا سمجھتا ہو اوس کے ہاتھہ پر
توبہ کر لیوے یہہ نہو کہ جیسا ولی کامل کہ وہ چاہتا ہے وہ بہی ہاتھہ نہ آوے
اور آدمی مومن بغیر توبہ کرنے کے مرجاوے اس لئے کہ زندگانی کا ایکدم کا

بہروسہ بہی نہین ہان اتنا ضرور ہے کہ وہ کسی عالم باخدا متقی صالح سے کہ وہ متبع احکام شریعت کا اور واقف غموضات طریقت کا ہو بعیت توبہ کی کرلیوے نہ یہہ کہ دغل باز بیدین جاہل مکار جو فروش گندم نما کے ہاتہہ پر بعیت توبہ کی کرے اور بجائے اس کے کہ کچہہ فائدہ حاصل کرے نقصان دینی اوٹہائے اور بجائے اس کے کہ طریقت حاصل کرے شریعت کو چہوڑ دے اور بجائے اس کے کہ کچہہ دین حاصل کرے بیدین ہو بیٹھے ہان اب فی زمانا بہت سے آدمی بیدین جاہل مکار ہین کہ وہ نہ شریعت سے واقف ہین نہ طریقت سے آگاہ ہین اور اس لئے کہ وہ بے ہنر ہین دنیا اون سے تکلیف کمانیکی نہین ہوتی دنیا وہ پیر بننے سے اپنا شرف دنیاوی چاہتے ہین تو محض برائے حصول معاش دنیا کے یا برائے حصول شرف دنیاوی اور شہرت کے دام مکر کا پہیلا کے لمبے لمبے تسبیحین اپنے گلے مین ڈالکے باوجود بیدینی اور جہالت کے اپنے کو شیخ اور راہبر دین کا مشہور کر کے سیکڑون لوگون کو فریب دیکر اور اون کو اپنے مریدی مین لاکر اور اپنے دام مکر مین پہنساکر بیدین بنا لیتے ہین نعوذ باللہ من ذالک اور مرید اون کے بجائے اس کے کہ کچہہ زہد اور تقوی حاصل کرین نماز پنجوقتہ بہی چہوڑ دیتے ہین اور بجائے اس کے کہ وہ اتباع شریعت کرین تحقیر اور توہین شریعت کی اور احکام شریعت کی کرکے اور مستحل حرمت کے بن کے کافر ہوجاتے ہین اس لئے مولانا جلال الدین رومی نے مثنوی مین فرمایا ہے ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست + پس بہر دستی نباید داد دست

تو آدمی کو ایسی۔ جاہل بگار کے ہاتہہ پر توبہ کرنا اور اوس کے دہوکے مین
آنا ہرگز سچا ہے اور آدمی شیطان کے اس دہوکے مین بہی نہ آوے
کہ جب کوئی ولی کامل کہ جیسا کہ ہم چاہتے ہین دستیاب ہو جائیگا تب اوسکے
ہاتہہ پر بیعت توبہ کی کر لینگے تو آدمی کو چاہئے کہ وقت موجودہ کو غنیمت
سمجہے شاید کہ بندۂ مؤمن کو شیطان اس دہوکے مین رکہکر توبہ کرنے سے
محروم رکہے اور مرگ ناگہان آجائے اور بندۂ مؤمن بغیر توبہ کرنے کے
رحلت کرے اور گناہون کی آلودگی سے پلید مر جائے اور توبہ کے مطہر
پانے سے اپنے گناہون کے پلیدی کو دہونے نہ پائی تو چاہئے کہ توبہ
کرنے مین بسبب خیالات شیطانی کے دیر نکرے۔ حکایت ہے کہ سلطان
التارکین امام الکاملین شیخ الواصلین حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی
چشتی رضی اللہ تعالی عنہ کہ تیرہوین صدی ہجری مین ایک مشہور اور نامی
اور متفق علیہ ولی تہے استنجا سکہار رہے تہے اتنے مین ایک آدمی آیا اور
عرض کیا کہ ہم آپکے ہاتہہ پر بیعت توبہ کی کرنا چاہتے ہین حضرت شاہ سلیمان
صاحب نے جلدی سے اپنے ہاتہون کو دہو کر بیعت لینے کے لئے آگے بڑہایا
اور اوس آدمی نے حضرت شاہ سلیمان صاحب کے دست حق پرست پر بیعت
توبہ کی ایک مولوی صاحب حاضر تہے اُنہون نے حضرت شاہ سلیمان صاحب
کے خدمت سراپا سعادت مین عرض کیا کہ یا حضرت بیعت لینے مین اتنی
جلدی کس لئے تہی کہ آپنے وضو بہی نفرمایا اور ایسا ہی اوس سے بیعت
لے لئے حضرت شاہ سلیمان صاحب نے فرمایا کہ ہمنے اس لئے جلدی کی کہ

جبتک کہ ہم وضو کرین مبادا شیطان اتنی دیر مین موقع پاکر اس آدمی کے
دل مین دغدغہ اور وسواس ڈال کے اوس کا توبہ کرنے کا ارادہ توڑ دے
اور اوس کو توبہ کرنے کے ثواب سے محروم رکھے اے بھائیو اولیاء اللہ
رحمہم اللہ تعالی نے تو اتنی دیر کرنے کو بھی توبہ کرنے مین گوارا نہین فرمایا
کہ شاید اتنی دیر مین شیطان الرجیم موقع پاکر آدمی کے دل مین وسوسہ
ڈالکر اوس کو توبہ کرنے کے ثواب سے محروم کرے اور آدمی کو گناہون سے
پاک ہونے نہ دے اور جو کوئی صدق دلی اور اخلاص قلبی سے اپنے گناہون سے
توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اوس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور اوس کو
گناہون سے نجات بخشتا ہے اور اوس کو دین اور دنیا مین رتبہ عالیہ
نصیب کرتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

روبدرگاہش کے آوردی کہ گشتی نا امید

چون گدا کاہل بود تقصیر صاحب خانہ چیست

تو اس پر فقیر مودودی مؤلف اس رسالہ کا چاہتا ہے کہ وہ دو حکایتین کہ
قطب الاقطاب ربانی غوث الاغوات صمدانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی باب مین غنیۃ الطالبین
مین لکھے ہین اس رسالہ مین سامعین اور ناظرین کی تنبیہ اور تحریص کے
لئے لکھے حکایت سلطان الاغوات و الاقطاب حضرت محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے۔
وروی ان عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

مر ذات یوم فی موضع من نواحی الکوفہ الخ یعنے روایت ہے کہ
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحابون سے تھے ایکدن کوفہ کے نواح مین ایک ایسی
مقام پر گذری کہ اوس گھر مین چند فاسق جمع تھے اور دور ساغر شرابکا
چل رہا تھا اون لوگون مین ایک مغنی کہ نام اوس کا زاذان تھا وہ چنگ بجا کر
خوش آوازی سے سرود مستانہ گا رہا تھا پس جسوقت حضرت عبداللہ ابن
مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ خوش آوازی سنی تو فرمایا کیا اچھی یہہ
آواز ہے کاشکی اس آواز سے اگر قرآن مجید پڑھا جاتا تو کیا خوب
تھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود یہہ کہتے ہوئے چادر اپنے سر پر اوڑہکر
اوس جلسہ سے گذرے مطرب زاذان کے کانون مین یہہ آواز حضرت
عبداللہ ابن مسعود کی آئی تب اوس نے پوچھا کہ یہہ کون ہے لوگون نے
کہا کہ یہہ حضرت عبداللہ ابن مسعود ہے کہ حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ
والسلام کے صحابہ سے ہین اوس نے پوچھا کہ اونہون نے کیا فرمایا
لوگون نے کہا کہ اونہون نے فرمایا یہہ کیا اچھی آواز ہے کاشکے اس
آواز سے اگر قرآن مجید پڑھا جاتا تو افضل ہوتا اوس کے سنتے ہی
زاذان مطرب کے دل مین ایک ہیبت چھا گئی اور کھڑے ہوکر عود کو
زمین پر پھینکدیا وہ ٹوٹ گیا اور دوڑکر حضرت عبداللہ ابن مسعود کو
پہونچا اور اپنی دستار کو اپنے گردن مین ڈالدیا اور اون کے آگے
زار زار رونے لگا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے بہی اوس کے گردن

اپنی باہین ڈالکر رونے لگی اور دو لتو کی آواز گریہ اور زاری کی بلند ہوئی
اور حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کیونکر اس شخص کو مین دوست نرکھون
کہ اوس کو اللہ تعالی نے دوست رکھا ہے پس زاذان مطرب کے گانے بجانے
سے توبہ کی اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کی حضوری کا ملازم رہا اور قرآن مجید کا
پڑہنا سیکھا اور علم پڑہکر امام وقت ہوا یعنے پیشواء دین کا ٹہیرا چنانچہ بہت
احادیث مین ہے کہ روی زاذان عن سلمان الفارسی وروی
زاذان عن عبد اللہ ابن مسعود یعنے زاذان نے روایت احادیث
نبویہ افضل التحیہ کے حضرت سلمان فارسی سے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود سے
کی ہے رضی اللہ تعالی عنہما ۔ دیکھئیو یہہ کتنا رتبہ جلیلہ ہے کہ اوس کو دین
اور دنیا مین بطفیل توبہ خالص کے حاصل ہوا کہ وہ پیشواء دین متین کا بنا اور
احادیث نبویہ افضل التحیہ کا راوی ہوا اور چونکہ روایت احادیث کی بغیر وجود
صفات مخصوصہ کے کہ وہ عدل اور تقوی اور ثقاہت وغیرہم ہین معتبر نہین
تو اس سے معلوم ہوا کہ جب اوس مین یہہ امور پائے گئے جبکہ تو روایت اوسکی
نزدیک علماء محدثین کے معتبر ہوئی ہے تو مطابق آیۃ شریفہ ان اکرمکم
عند اللہ اتقکم یعنے زیادہ شرف والی تم مین سے عنداللہ زیادہ
پرہیزگار تمہارے ہین تو اکرمیت زاذان کے عنداللہ ثابت ہوئی ۔
حکایت سید الاقطاب سلطان الاغواث حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے ذنی ما لا اسرا
ئیلیات مروی انہ کانت امراۃ بغیۃ مغنیۃ مفلتنۃ للناس

بعجمالها دکان بابُ دارِہا بدٗا مفتوحًا الخ یعنی بنی اسرائیل کے کتابون مین مروی ہے کہ ایک عورت گانی والی بدکار تھی اور اپنی خوبصورتی سے لوگون کو فریب دیتے تھے اور اوس کے گہر کا دروازہ ہمیشہ کہلا رہتا تہا اور وہ اپنے دروازہ کے متقابل تخت پر بیٹھے رہتے تہے جو کوئی اودہر سے گذرتا تہا اوس کو دیکہہ کر شیدا ہوتا تہا اور اپنے نقد دل کو نذر کرتا تہا اور اوس عورت کا معمول تہا جب کسی نے وہ دس دینار یا اوس سے زیادہ لیتی تہی تو اوس کو اجازت آنیکی دیتی تہی ایکدن بنی اسرائیل کے عابدون مین سے ایک عابد کا اوس کے کوچہ مین سے گذر ہوا نا گہان اوس عابد کے نظر اوس عورت مغنیہ پر پڑی اب عابد صاحب آہین بہرتے اور اپنے نفس سے جنگ کرنے لگا اور بجز اس کے کوئی چارہ ہاتہہ نہ آیا کہ اوسنی حضرت مجیب الدعوات کی جناب مین دعا کے ہاتہہ بلند کئے تا کہ اوس کا عشق اوس عابد کے دل سے زائل ہو آخر کار جب اون سے بھی اوس مغنیہ کا عشق زائل نہوا اور وہ عابد کے دعا جناب الہی عز اسمہ مین مقبول نہوے اور زمام اختیار کے عابد کے ہاتہہ قدرت مین نرہے تو بغیر اس کے اور کچہہ نہ سوجہا کہ وہ تمام مال و متاع اپنا بیچکر اوس قدر سرمایہ فراہم کیا کہ اوس سے وصال مغنیہ کا حاصل ہو اور بعدہٗ اوس کے دروازہ پر آکر حاضر ہوا اوس مغنیہ نے اپنے وکیل کو اشارہ کیا کہ جو کچہہ وہ لایا تہا اوس سے لیکر اوس کو آنے کا وعدہ دیا وہ عابد بموجب اوس وعدہ کے اوس مغنیہ کے دروازہ پر حاضر ہوا دیکہا کہ وہ معدن

حسن و خوبی کے زیب و آرایش سے اپنا کاشانہ فسق آشیانہ مین تخت پر
جلوہ افروز ہے عابد بھی تخت پر اوس کے برابر آبیٹھا اور دست درازی
کرنے لگا ناگاہ کارکنان قضا و قدر نے اوس عابد کو اوس فسق سے بچالیا
یعنی عابد نے اپنے دل مین خیال کیا کہ حضرت خداوند تعالی شانہ عرش معلی سے
میرا یہہ حال فسق کا دیکھہ رہا ہے اور مین حرام کاری مین مشغول ہون ہاے
افسوس میری عبادت سالہاے دراز کی سب برباد ہوئی عابد یہہ خیال کرکے
اللہ تعالی کے خوف سے تھر تھرانے اور کانپنی لگا اور اوس کے چہرہ کا رنگ
فق ہوگیا اوس عورت مغنیہ نے دیکھا کہ عابد کا رنگ روپرواز کرگیا ہے اور
ہیبت اوس کے دل پر چھائی ہوئی ہے اوس نے پوچھا اے شخص تیرا کیا حال
ہے اور کس کے خوف سے تیرا یہہ حال ہوا عابد نے جواب دیا کہ مین اپنے پروردگار
جل شانہ سے ڈرتا ہون اب تو مجھکو حکم دے کہ مین یہان سے چلا جاؤن اوس نے
کہا کہ ویح تیرے پر ہو بہت لوگ اسدن کی آرزو رکھتے ہین جو تجھکو نصیب
ہوا ہے پس کیا سبب ہے کہ تو اس سے مونہہ پھیرتا ہے عابد نے کہا کہ مین
اپنے خداوند جل جلالہ سے ڈرتا ہون اور وہ مال کہ تیری وکیل کو دیا ہے وہ
تجھکو حلال ہے اور مجھکو برای خدا اجازت دی کہ مین جلد یہان سے چلا جاؤن
اوس مغنیہ نے کہا کہ آپنے ایسا کام آگے کبھی نہین کیا عابد نے کہا کہ نہ
عورت مغنیہ نے کہا کہ آپ کہان رہتے ہین اور آپکا نام کیا ہے عابد نے
کہا کہ میرا مکان فلان قریہ مین ہے اور میرا یہہ نام ہے پس اوس عورت
مغنیہ نے اون کو باہر نکلجانے کی اجازت دی اور وہ عابد اوس جا سے

مہلک سے صحیح وسلامت باہر آئے حال آنکہ عابد نے اپنے لئے ہلاکت اور عذاب چاہا تھا اب عابد اپنے نفس کو ملامت کرنے اور زار زار رونے لگا۔ اب خدا تعالی کی قدرت کا تماشا دیکھو ادہر سے اوس عورت مغنیہ کے دل مین ترس اور خوف آلہی جل شانہٗ کا اوس عابد کی صحبت اور برکت سے نازل ہوا اس خیال سے کہ اس شخص نے پہلے ہی اس گناہ کا قصد کیا تھا اور خوف آلہی عزاسمہ اوس پر غالب ہوا اور وہ اس گناہ سے باز رہا وای بر حال من کہ مین اتنے برسون سے اس فسق وفجور مین مبتلا ہون اور ابتک اپنے پروردگار سے کہ اوس کا پروردگار بھی وہی ہے خوف نکیا مجھکو لائق ہے کہ میرا خوف اور ترس اپنے پروردگار سے اوس کی خوف و ترس سے بڑھکر ہو یہہ خیال کرکے اوس مغنیہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ معلی مین توبہ کی اور پھر اپنے کپڑے پہن لئے اور عوام کے آمدورفت کا دروازہ بند کرلیا اور جبتک خداوند تعالی نے چاہا وہ اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول رہے ایکبار اوس عورت نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر مین اوس عابد کے پاس پہونچتے ہی شاید کہ وہ اپنے نکاح مین مجھکو لاتا اور مین اوس کی خدمت مین رہکر اوس سے دین کا کام سیکھتی اور وہ عابد خداوند تعالی کی عبادت مین میرا مددگار ہوتا یہہ سوچ کر عابد کے تلاش کرنے مین آمادہ اور مستعد ہوئے اور اپنے مال واسباب مین سے جو خدا تعالی نے چاہا تہا اپنے ساتھہ لیا اور پوچھتے پوچھتے اوس گانون مین آپہونچے جہان وہ عابد رہتا تہا لوگون نے عابد سے کہا کہ ایک عورت

آپ کو پوچھتی ہوئی آئی ہے عابد اوس کے پاس آیا حبب اوس عورت نے
اوس عابد کو دیکھا تو اوس نے اپنے چہرہ سے نقاب اوٹھایا تاکہ عابد اوس کو
پہچان لے جب عابد نے اوس کے چہرہ کی طرف نظر کی تو فوراً اوس کو پہچان
لیا اور وہ معاملہ کہ درمیان اپنے اور اوس کے واقع ہوا تھا یاد کیا اوس عابد کے
دل سے نالہ جانگداز بلند ہوا اور وہ اسیوقت جان بحق تسلیم ہوا اس واقعہ
سے وہ عورت غمناک ہوئے اور اسنی اپنے دل مین کہا کہ مین اوس کے لئے
یہان آئی تھی اور اوس نے مجھکو دیکھکر جان دی اب تحقیق کرنا چاہیے
کہ آیا اوس کے کنبہ مین کوئی ایسا شخص ہے کہ مجھکو نکاح مین لائے لوگون نے
کہا کہ اوس کا ایک بھائی صالح ہے مگر مفلس ہے مال اور دولت اوس کے
پاس نہین ہے عورت نے کہا کہ اس باتون کا کچھہ خیال نہین میرے پاس تو
کافی وافی مال ہے کہ وہ زندگی بسر کرنے کے لئے کفایت کرتا ہے یہہ
کہکر اوس عابد کے بھائی کے پاس آئے اور عابد کا بھائی اوس عورت کو
اپنے نکاح مین لایا اوس عورت سے سات لڑکے پیدا ہوے وہ سب
بنی اسرائیل کے قوم مین پیغمبر ہوے پس راستی نیت اور صدق توبہ
کی برکت کے طرف خیال کرو کہ خداوند کریم نے اوس زادان مطرب کو
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف کس طرح رہنمائی فرمائے اور
بنی اسرائیل کے عابد کے برکت اور صدق ارادت اور حسن عقیدت کو دیکھو
کہ خداوند تعالی نے اوس کو کیسے بلا سے یعنے گناہ کبیرہ سے نجات بخشی
پس اللہ تعالی درمیان اوس عابد کے اور اوس عورت کے آڑ ہو گیا

اور اوس عابد کی نیکیان اوس کے آڑے آئین کہ اوس نے خلوت اور
جلوت مین صدق دل اور حسن ارادت سے حضرت اللہ تعالی کی عبادت
اور طاعت بجالائے تھے اور دیکھو کہ اوس عورت نے اوس عابد کی برکت سے
کسطرح اوس فسق وفجور سے نجات پائے اور کیسے اوس کے مفلس بہائی
تک پہونچے اور اوس کے سبب سے اوس کی مفلسی اور رنج دور ہوا حضرت
خداوند تعالی نے خوبصورت ترین عورتون سے اوس کو بیوی عطا فرمائے اور اوس کو
مالدار بنادیا اور ایسی جگہہ سے اوس کو روزی پھونچائے کہ جہان سے اوس کو وہم وگمان
بھی نتھا اور اُس کو سات پیغمبرون کا باپ بنایا اور اوس عورت کو اون پیغمبرون کے
مان ہونے کا فخر بخشا پس تمام نیکیان خداوند تعالی کی اطاعت اور فرمان برداری مین
ہین اور سب برائیان اللہ تعالی کے نافرمانی مین ہین اے رب کریم تواب الرحیم۔
جل شانک وعز برھانک بحرمت خیر التائبین حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اور اوس کی اہل بیت مطہرین کے اور اوس کی اصحاب متقین کی اور اپنی
اولیاء مقربین کے اس عاجز کی توبہ کو کہ آپ کے واصلین کی دست حق پرست پر کی ہے
اور اس عاجز کے دوستون کی توبہ کو اپنے فضل عمیم سے قبول فرمانا اور ہمکو مادام الحیات
اوس توبہ پر قائم رکھنا اور اغوائے شیطان رجیم اور نفس امارہ سے اور جمیع عصیان اور
طغیان سے بچانا اور روز محشر کے ہم سب طفیلیان حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو
تائبین مخلصین کے زمرہ مین سے حشر کرنا آمین یارب العالمین چونکہ توبہ کے معنے
گناہون سے نادم ہونا اور سیٔات سے اللہ تعالی کی طاعات کے طرف رجوع
کرنا ہے تو معرفت گناہون کی توبہ پر مقدم ہے اس لئے کہ جبتک آدمی ذنوب

کبائر اور صغائر سے واقف نہوگا تو اون سے کیونکر توبہ کرے گا تو لازم تھا کہ قبل بیان توبہ کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ لکھے جاوین مگر چونکہ علت غائی تالیف اس رسالہ کی بیان توبہ کا تھا اور علاوہ ازان توبہ کے بیان مین مجملاً گناہون کا ذکر بھی تھا بنا بر آن فقیر مؤلف نے بعد ختم ہونے بحث توبہ کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ کہ آدمی کو اون سے بچنا فرض ہے مفصل لکھے تا تائب اوس سے متنبہ ہوکر اوس کا مرتکب نہووے اور اون سے مجتنب رہے اور بشرط ارتکاب اوس کے ایام ماضی مین اون کا کفارہ دیوے اور اوس سے استغفار کرے کما فصلنہ گناہون کبائر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرع مین اوس کے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کی اوس کے کرنے پر قرآن مجید مین یا حدیث صحیح مین آئی ہو یا شرع اوسکی کرنیوالے پر اطلاق کفر کا آیا ہو جیسا کہ اس حدیث مین ہے من ترك الصلوٰة متعمداً فقد کفر یعنے جس نے نماز ترک کی جان بوجھکر بے عذر پس تحقیق وہ کافر ہوا یا فساد اوس کا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا اوس سے زیادہ ہو یا ساتھ دلیل قطعی کے اوس سے منع آیا ہو یا وہ موجب ہتک حرمت دین کے ہو اور مراتب گناہ کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے اون کے بہت بڑے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو گناہ مذکور ہوئے ہین وہ سب گناہ کبیرہ نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے سید الاقطاب سلطان الاغواث امام ربانی محبوب سبحانی سیدنا حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ نے غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے والذی عنه التوبة من الذنوب

کبائر وصغائر اما الکبائر فقد اختلف فیہا العلماء فمنہم من قال ہی ثلاث وقیل اربع وقیل سبع وقیل تسع وقیل احدیٰ عشر الیٰ الخ یعنے وہ گناہ کہ اون سے توبہ کی جاتی ہے وہ گناہ کبائر اور صغائر ہین اما گناہ کبائر کے بارے مین علماء دین کا اختلاف ہے بعضون نے اون سے کہا ہے کہ گناہ کبیرہ تین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ چار ہین اور بعض کے نزدیک وہ وہ سات ہین اور بعض کے نزدیک وہ نو ہین اور بعض کے نزدیک وہ گیارہ ہین اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کہ حضرت ابن عمر نے کہا ہے کہ گناہ کبیرہ سات ہین تو اونہون نے فرمایا کہ وہ ستر کے قریب ہین نہ کہ سات اور فرمایا جن امورات سے اللہ منع فرمایا ہے وہ سب گناہ کبیرہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ گناہ کبیرہ مبہم ہین اون کی تعداد معلوم نہین مانند شب قدر اور روز جمعہ کے ساعت اجابت دعا کے تاکہ آدمی اوس کی تلاش مین کوشش بلیغ اور سعی وافر کرے اسیطرح سے گناہ کبیرہ کا شمار بھی مبہم رکھا گیا تاکہ انسان ہیچ گناہون سے بخوف وقوع کبائر کے حذر کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ جن گناہون کے عوض اللہ تعالی نے دوزخ کی وعید فرمائی ہے وہ گناہ کبیرہ ہے اور بعض علماء نے گناہ کبائر کو جمع کیا ہے پس اونہون نے کہا ہے کہ وہ سترہ ہین کہ اون مین سے چار گناہ دل کے ہین ایک الشرک باللہ یعنے اللہ تعالی سے غیر کو شریک گردانا دوسرا یہہ کہ الاصرار علی معصیۃ اللہ یعنے گناہ پر مداومت کرنا اگرچہ وہ صغیرہ ہی ہو تیسرا القنوط من رحمۃ اللہ یعنے اللہ تعالے کی رحمت سے ناامید ہونا چوتھا الامن من مکر اللہ یعنے اللہ کی عذاب سے

امین ہونا اور اون مین سے چار گناہ زبان کے ہین ایک شہادۃ الزور یعنے جھوٹی گواہی دینا دوسرا قذف المحصن یعنے پاکدامنو کو زنا کا عیب لگانا تیسرا یمین الغموس یعنے جھوٹی قسم کہ اوس سے جھوٹ کو سچ بنائے یا جھوٹے کو سچا کرے یا اوسی سے کسی مسلمان کا حق باطل کرے یا کسی کا مال ناحق قطع کرے اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی مسواک ہی ہو اور چوتھا السحر یعنے جادو کرنا اور اون مین سے تین گناہ پیٹ کے ہین ایک شرب الخمر والمسکر من کل شراب یعنے شراب اور اور مست کرنیوالے چیزین پینا دوسرا اکل الربوا وھو یعلم بہ یعنے بیاج کا کھانا جانکر اور اون مین سے دو گناہ شرمگاہ کے ہین ایک الزنا یعنے زنا کرنا اور دوسرا اللواطۃ یعنے لواطت کرنا اور اون سے دو گناہ ہاتھون کے ہین ایک القتل یعنے ناحق مار ڈالنا دوسرا السرقۃ یعنے چوری کرنا اور اونمین سے ایک گناہ پاؤن کا ہے وھی الفرار من الزحف یعنے کافرون کی لڑائی سے بھاگ جانا کہ ایک آدمی دو آدمیون کے مقابلہ سے بھاگے اور دس آدمی بیس آدمیون کے مقابلہ سے بھاگین اور ایک سو آدمی دو سو آدمیون کی لڑائی سے بھاگین اور اون مین سے ایک گناہ تمام بدن کا ہے وھی عقوق الوالدین یعنے وہ گناہ ماں باپ کے نافرمانی کرنا ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگر والدین کسی فعل مشروع کی قسم کھاوین تو تو اوس کو سچا نکرے یعنے جو کچھ کہ وہ کہین تو اوس کو پورا نکرے اور اگر وہ تجکو گالی دین تو اوس کے عوض میں تو اون کو مارے اور اگر وہ کوئی چیز تجھسے مانگین تو تو نہ دیوی اور اگر وہ

بہوکے ہون اور بجہسے طعام مانگین تو اون کو طعام ندیوی اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ کبائر قریب سات سو کے ہین اور انسب یہہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہئے مفاسد منصوصہ پر اگر وہ مفاسد منصوصہ سے کم ہون تو وہ صغیرہ ہین اور نہین تو کبیرہ ہین اور یہہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن عبدالسلام کا ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا ہے کہ سینے کتاب قوت القلوب مین کبائر کے احادیث کو جمع کیا مینے سترہ کبائر مصرح پائے جیسا کہ آگے غنیۃ الطالبین کی عبارت سے منقول ہوئی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے گناہ کبائر یہہ نقل کئے ہین کہ اوس کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مشکوۃ بلفظہ کے شرح مین لکہے ہین اور اوس کو اس فقیر نے مظاہر حق سے نقل کیا شرک کرنا ساتہہ اللہ تعالی کے خواہ اوس کے ذات مین کسی کو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف ہین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین یا نام لینے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنے جیسے اللہ تعالی کو سبکے کام سپرد ہین ویسے اور کو بہی جانے کہتا ہے فقیر مودودی کہ مقصود مولانا جلال الدین دوانی کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کا شریک کسی کو نہ گرداننے نہ اوس کی ذات مین کسی کو شریک کرے یعنے یہہ سمجہے کہ بغیر اللہ تعالی کے کوئی اور بہی معبود ہے نہ اوسکے عبادت مین یعنے اوس کی عبادت مین کہ وہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ اور قربانی اور صدقہ فطر کا وغیرہم ہین کسی اور کو شریک

نکرے نہ اوس کی استعانت مین یعنے یہہ کہ اوس سے استعانت اوس کی
غیر کی شرکت سے نکرے نہ اوس کے علم مین اوس کی نفی علم مین اوس کے
غیر کو شریک نکرے اور جیسے صفات اللہ تعالی کے ہین ویسی صفات
اوس کے غیر کے لئے ثابت نکرے یعنے جیسا کہ اللہ تعالی سے جمیع
حاجات مین استعانت کی جاتی ہے ویسا ہی اور کو بھی علی الاطلاق
معین سمجھکر اوس سے استعانت نکرے بخلاف طلب دعا کے کہ اجابت
دعا صالحین اور مضطرین کے حق ہے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے اجیب
دعوۃ الداع اذا دعان الآیۃ یعنے قبول کرتا ہون مین دعا دعا
مانگنے والے جب وہ پکارتا ہے مجھے آخر آیت تک اور قرآن مجید
مین ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء یعنے
بغیر اللہ تعالی کے کون ہے کہ مضطر کی دعا قبول فرمائے اور اوس کی مشکل
کو حل کرے یا جیسا کہ اللہ تعالی عالم الغیب ہے کہ ہر وقت مین جزو سے
کل تک سب اشیاء کے حالات سے کہ وہ جس مقام مین ہون عالم ہے
ویسا ہی اور کو نجانے بخلاف کشف اولیاء اللہ کے کہ وہ علم غیب ہر اشیاء
کا ہر زمان مین علی الاطلاق نہین یا جیسا کہ اللہ تعالی ہر شئے پر مطلق قدیر ہے
ویسا ہی اور کو نجانے یا جیسا کہ اللہ تعالی جمیع اشیاء مین متصرف اور جمیع
اشیاء کا موجد ہے ویسا ہی اور کو نہ سمجھے بخلاف اجابت دعا اولیاء اللہ کی
کہ اللہ تعالی کے تصرف مین اور قدرت مین غیر کی شرکت نہین ایسا ہی جمیع
صفات باری عز اسمہ کی اوس کے غیر کے لئے ثابت نکرے خواہ وہ پیر ہو

یا پیغمبر ہو یا امام ہو یا غیر ہم ہون پس دفع ہوا اعتراض غیر مقلدین کا کہ وہ کہتے
ہین کہ مقلدین مشرک ہین کہ وہ اللہ تعالی کے صفات مین پیرون پیغمبرون
امامون کو شریک کرتے ہین تو یہہ قول اون کا محض افترا ہے اس لیئے کہ کوئی
آدمی مقلدین مین سے اگرچہ وہ جاہل ہی ہو نہ تو وہ اللہ تعالی کی ذات مین
کسی پیر یا پیغمبر یا امام کو شریک کرتا ہے نہ تو اوس کے صفات مین اور نہ
وہ اللہ تعالی کے صفات کو کسی پیر اور پیغمبر اور امام کے لیئے ثابت کرتا ہے
کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم اور اوزسئیات کبائر کہ مولانا جلال الدین
دوانی سے منقول ہین اور اون کو صاحب مظاہر حق شرح مشکوۃ سے
اور فقیر مؤلف نے اون کو کتاب مظاہر حق سے نقل کئے ہین اون مین
نیت اصرار گناہ کی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور لواطت اور چوری کرنے
اور سحر کرنا اور سحر سیکہنا اور سکہانا اور شراب کا پینا اور نشہ کی چیز پینے اور
اپنے محارم سے نکاح کرنا اور جوا کہیلنا اور کفار کے ملک سے ترک کرنا ہجرت کا
اور کفار سے دوستی کرنی اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور علمائے کفار
کے اور سود کہانا اور مردار کا گوشت کہانا اور خنزیر کا گوشت کہانا اور نجومی
اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت
پاکدامن کو زنا کی تہمت کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ ماہ رمضان کا
قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جہوٹی کہانی اور ناتا توڑنا اور ماں باپ مسلمان
کو ناحق ستانا اور اون کی نافرمانی کرنی اور کافرون سے لڑائی سے
بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور

نماز کو بے عذر وقت سے آگے یا پیچھے پڑھنا اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ لینا اور رُسل اور ملائک
علیہم السلام کو اور قران مجید کو بُرا کہنا اور اون کا انکار کرنا اور ساتھ اوس کے
ٹھٹھا کرنا اور ضروریات دین کا انکار کرنا اور باوجود قدرت کے نماز کا اور ماہ
رمضان کے روزہ کا اور حج کا اور زکوٰۃ کا ترک کرنا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو بُرا کہنا اور بے عذر گواہی چھپانے اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین
لڑائی ڈلوانی اور بادشاہ وغیرہ سے چغلی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا
اور قزاقی کرنی اور زمین مین لوگون کے مال اور دین مین فساد کرنا اور
ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنا اور گناہون پر مدد کرنا اور گناہ پر رغبت دلانی اور
روبرو لوگون کے حمام مین ستر کھولنا اور ادا واجب سے بخل کرنا اور
اپنے نفس کو قتل کرنا اور اپنے اعضا سے ایک عضو کا تلف کرنا اور اپنے
غیر کے مارنے سے یہ گناہ مین زیادہ ہے اور پیشاب سے اور منی سے
پاکی نکرنی اور ساتھہ لیند دینیکی ایذا دینا اور تقدیر کو جھٹلانا اور اپنے
امیر سے عہد شکنی کرنی اور نسبون مین طعن کرنا اور از راہ تکبر کے پائجامے
کے پائچے نیچے کرنے اور لوگون کو گمراہی کے طرف بلانا اور نوحہ کرنا اور
بُرا طریقہ نکالنا اور بھائی مسلمان کے طرف تیز چیز سے اشارہ کرنا اور
کسی کو خوجا کرنا اور کسی چیز کا اپنے اعضا سے قطع کرنا مثلاً اپنی ڈاڑھی مونڈوانی
یا تھوڑی سی ناک وغیرہ کتوانی اور اپنے محسن کی ناشکری کرنی اور حرم مین
کجروی کرنی اور جاسوسی کرنے اور نرد کھیلنا اور سب قسم کے کھیل کہ بالاتفاق

حرام ہین کہیلنے اور نسلمان کا مسلمانون کو کافر کہنا اور درمیان اپنے
بیویون کے نوبت مین عدل نکرنا اور رلق کرنا اور حائضہ سے صحبت
کرنی اور غلہ کی گرانی سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور
عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور دنیا کی محبت کرنی اور امرد خوبصورت کو
شہوت سے نظر کرنا اور کسیکے گہر مین جہانکنا اور کسیکے گہر مین بغیر
اوس کے مالک کے اذن کے جانا اور دیوثی اور قوساقی کرنی اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو باوجود قدرت کے ترک کرنا اور قرآن
مجید کو بعد سیکہنے کے بہولنا اور حیوانات کو زندہ جلانا اور عورت کو
بلا سبب اپنے خاوند کے نافرمانی کرنی اور اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید
ہونا اور اوس کے عذاب سے نڈرنا اور عالمون کے اور حافظون کے
حقارت کرنی اور اپنے بیویسی ظہار کرنا اور ان کی سوا اور بہی گناہ
کبیرہ ہین فائدہ کنز الدقایق مین ہے الظہار ھو تشبیہ المنکوحۃ
بمحرمۃ علیہ علی التابید حرم الوطی ودواعیہ بانت علی
کظہر امی حتی یکفر الخ یعنے ظہار اوس کو کہتے ہین کہ تشبیہ دے
اپنے بیوی کو یا اوس کے اوس عضو کو تعبیر دیجاتی ہے کل کو ساتھہ
اوس عضو کے یا تشبیہ اوس کے جزو شایع کو ساتھہ اوس عضو کے
کے کہ اوس کو حرام ہے اوس کا دیکہنا جیسا کہ وہ اپنے بیوی کو کہے
کہ تو مجہپر مانند پیٹھہ مان میری کے حرام ہے یا سر تیرا اور مانند اوسکے
کے یا نصف بدن تیرا یا مانند اوس کے کے مانند پیٹھہ یا پیٹ مان

میری کے یا مانند ران مان میری کے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا یا پھپی میری کے یا مانند اوس کے ہے پس اسطرح کے کہنے سے صحبت کرنی اور اسباب صحبت کے یعنے مس و بوسہ لینا وغیرہا اپنے بیوی سے حرام ہوجاتی ہین یہانتک کہ کفارہ دیوے پس اگر کفارہ دینے سے پہلے اوس سے صحبت کرے تو اوس پر بغیر استغفار کے کچھ لازم نہین آتا اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اس کے فقہ کے کتب مین مرقوم ہین۔ گناہ صغائر کے بیان مین اور بغیر گناہ کبائر کے جو گناہ ہین صغیرہ ہین اور صغیرہ گناہ وہ ہے کہ جس سے شرع نے روکدیا ہو یعنے بعد کبائر کے یا صغیرہ وہ گناہ ہے کہ امر مشروع کے مخالف ہو یا طریقہ ماموره دین کا رافع ہو لیکن جو صغیرہ پر مداومت کرے گا وہ گناہ کبیرہ ہوجائے گا اور گناہ کبیرہ اصرار کرنا قریب کفر کے ہے غوث الاعظم قطب الافخم شیخ الاسلام امام الانام محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے واما الصغائر فاكثر من ان تحصى ولا سبيل الى تحقيق معرفتها و بيان حصرها لكنا نعلم ذالك بشواهد الشرع وانوار البصائر الخ یعنے گناہ صغیرہ پس وہ بہت ہین اور مشکل ہے تحقیق اون کی اور حصر اون کا لاکن جانتے ہین ہم اوس کو ساتھ گواہون شرع کے اور انوار البصائر کے پس تحقیق مقصود شرع کا ہانکنا خلق کا ہے

بطرف قرب اور رجوا رحق تعالی کے سات ترک کرنے گناہون کے
جیساکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وذروا ظاہر الاثم
وباطنه یعنے چہوڑو گناہون ظاہری کو اور باطنی کو اور بعض
گناہون صغائر سے شہوت سے دیکھنا ہے خوبرو عورت کو یا امرد کو
اور بوسہ لینا اونکا اور ہمخواب ہونا اون سے بغیر جماع کے اور
لواطت کے اور برا کہنا مسلمان کا اور مارنا اون کا اور غیبت کرنا
اور چغلی کرنا اور جہوٹ کہنا اور اور گناہ صغائر بہت ہین کہ بیان
اوس کا دراز ہے اور جب مومن گناہ کبائر سے تائب ہوگا تو گناہ
صغائر بہی اوس توبہ مین آجائینگے مطابق قولہ تعالی کے ان تجتنبوا
کبائر ما تنہون عنه نکفر عنکم سئیات الاٰیۃ یعنے اگر بچوگے
اون کبائر سے کہ منع کیا گیا ہے تمکو اون سے محو کردینگے ہم یعنے
عفو کردینگے ہم تمکو گناہ تمہارے آخر آیت تک لاکن طمع نہ دیوے
اپنے نفس کو اوس مین بلکہ کوشش کرے توبہ کرنے مین تمام گناہون سے
کہ وہ کبیرہ ہون یا صغیرہ ہون مانند قول شاعر کے خل الذنوب
کبیرها وصغیرها فہو التقی واصنع کماش فوق ارض الشوك
یحذر ما یرای یعنے چہوڑ تمام گناہون کبائر کو اور صغائر کو پس
یہہ تقوی ہے اور کر تو مانند چلنے والی کے زمین خار دار پر کہ وہ
پرہیز کرتا ہے اوس چیز سے کہ وہ دیکھتا ہے اور کسی گناہ کو غنیمت
سمجھ کر ذری ملکر پہاڑ بن جاتے ہین وعن انس ابن مالك

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواد هو واصحابہ لیس فیہ حطب ولا شئی یرونہ فامرهم ان یحتطبوا فقالوا یا رسول اللہ ما نری حطبا قال لا تحقروا شیئا تاخذونہ فجعل الرجل یجمع الشئی بعضہ الی بعض حتی اجمعوا سوادا عظیما فقال لاصحابہ الا ترون هکذا تکون المحقرات من خیر و شر حتی الذنب الصغیر الی الصغیر و الکبیر الی الکبیر والخیر الی الخیر والشر الی الشر

یعنے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھہ ایک ایسی جنگل مین وارد ہوئی کہ اوس مین لکڑی اور شئے جنس لکڑی سے کہ نظر مین آوے نہ تھی پس فرمایا اپنے صحابہ کو کہ لکڑی جمع کرو اونہون نے عرض کی کہ لکڑی نظر مین نہین آتی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیر نہ سمجھو کسی چیز کو کہ اوس کو لیو یعنے چھوٹے چھوٹے لکڑیان بھی جمع کرو اور اوس کو حقیر نہ سمجھو پس ہر ایک شخص سے جو کچھہ کہ لکڑی کی قسم پایا جمع کیا یہانتک کے صحابہ نے ایک بھاری انبار جمع کیا پس فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو آیا نہین دیکھتے ہو ایسا ہی حقیر چیزین نیکی سے اور بدی سے تاکہ گناہ صغیرہ صغیرہ سے ملایا جاوے اور گناہ کبیرہ کبیرہ مین ملایا جاوے اور نیکی نیکی مین اور بدی بدی مین یعنے حقیر چیزین نیکی سے اور بدی سے اور گناہ صغیرہ سے اور کبیرہ سے

بھی ایسا ہی ملکر بہت ہو جاتے ہین اور کسی نے کہا ہے کہ جس گناہ کو کہ بندہ
حقیر سمجھتا ہے وہ اللہ تعالی کے نزدیک گناہ عظیم ہوتا ہے اور جسکو
کہ وہ گناہ عظیم جانتا ہے وہ گناہ اللہ تعالی کے نزدیک صغیر ہوتا ہے پس
انسان کو لازم ہے کہ وہ بسبب بزرگی اپنی ایمان کے اور زیادتی
اپنی معرفت کے اپنے گناہ صغیرہ کو گناہ کبیرہ سمجھے جیسا کہ وہ حدیث مین
آیا ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المؤمن یری
ذنبہ کالجبل فوقہ یخاف ان یقع علیہ والمنافق یری
ذنبہ کذباب طائر علی انفہ فاطارہ یعنے حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن اپنے گناہ کو مثل ایک
پہاڑ کے سمجھتا ہے کہ اوس کے سر پر ہی اور وہ ڈرتا ہے کہ مبادا
وہ گری اوس پر اور منافق اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے دیکھتا ہی
کہ وہ اڑتی ہے اوس کی ناک پر پس اوڑاتا ہے اوس کو اور بعض
علمار نے کہا ہے کہ انسان کا یہہ قول کہ کاشکے جو کچھہ کہ ہمنے کیا ہی
وہ مثل اس کے ہو یعنے وہ اپنے گناہ کو حقیر سمجھہ کر یہہ کہتا ہے تو یہ
کہنا بہت بڑا گناہ ہے کہ نہ بخشا جاویگا وہ اور یہہ کہنا اوس کے نقصان
ایمان سے اور ضعف معرفت سے اور قلت علم سے ہے ساتھہ جلال اللہ
تعالی کے اگر وہ اللہ تعالی کی عظمت اور جاہ اور جلال کو بخوبی جانتا تو
وہ اپنے گناہ صغیرہ کو کبیرہ اور عصیان حقیر کو بزرگ سمجھتا جیسا کہ خداوند
تعالی نے اپنے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ مت دیکھہ طرف تھوڑے

ہدیہ کے بلکہ دیکھہ طرف عظمت بھیجنے والے کے اور نہ دیکھہ طرف چھوٹے گناہ کے بلکہ دیکھہ طرف عظمت اور جلال اوس کے کہ تو اوس گناہ کے ساتھہ اوس کے روبرو ہوا ہے اور اسی لئے فرمایا ہے اوس نے کہ عند اللہ بزرگ ہے رتبہ اوس کا اور عظیم ہے منزلت اوسکی یہہ کہ کل مخالفت اللہ تعالی کی گناہ کبیرہ ہے اور بعض صحابہ مین سے اپنے اصحابون سے یعنے تابعین سے فرمایا کہ جو گناہ کہ تمہارے آنکھون مین بال سے زیادہ باریک دکھائی دیتی ہین ہم لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اوس کو مہلکات سے سمجھتے تھے یہہ بات اون صحابی نے بسبب قربت حضرت اللہ تعالی کے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اوس کو حاصل تھی کہا ہے پس بزرگ گنا جاتا ہے عالم سے وہ گناہ کہ جاہل سے وہ بزرگ نہین گنا جاتا اور چھوڑا جاتا ہے عام سے وہ گناہ کہ عارف سے اوس کو نہین چھوڑا جاتا معظمات صغائر کے بیان مین یعنے اوس اسباب کے بیان مین کہ گناہ صغیرہ بسبب اوس کے درجہ عصیان مین بڑہکر گناہ عظیم ہوجاتے ہین جاننا چاہیے کہ گناہ صغائر بہ نسبت گناہ کبائر کے درجہ عصیان مین کمتر اور عند اللہ قریب العفو ہین لاکن چھہ سبب سے وہ عند اللہ البغض اور اور درجہ عصیان مین بزرگ ہو جاتے ہین اور خطر اون کا سخت ہو جاتا ہے اور دل کی تاریکی مین وہ شدید الاثر ہو جاتے ہین سبب اول یہہ کہ گناہ صغیرہ بسبب اصرار کے گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے مثلا ایک شخص

غیبت کرتا ہے یا پوشاک ابریشمی پہنتا ہے جب وہ اوس پر مداومت
اور اصرار کریگا تو وہ گناہ کبیرہ ہو جاویگا کہتا ہے فقیر مودودی
کہ یہہ حدیث مشکوٰۃ شریف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل یعنے دوست تر
اعمال کے الی اللہ وہ ہے کہ مدام ہو اگرچہ وہ تہوڑا ہو تو بقیاس اس
حدیث کے معلوم ہوا کہ ابغض الذنوب الی اللہ ادومہا وان
صغر یعنے مبغوض تر سیّات سے الی اللہ وہ ہے کہ مدام ہو اگرچہ وہ
صغیرہ ہو اس لئے کہ جب دوست تر حسنات سے الی اللہ ادوم اوسکا
ہوا اگرچہ وہ قلیل ہو تو ضرور ابغض سیّات سے الی اللہ بھی ادوم
اوس کا ہوگا اگرچہ وہ صغیرہ بھی ہو اور جو آدمی کہ گناہ صغیرہ مین مبتلا
ہو تو اوس کو چاہیئے کہ توبہ اور استغفار سے اوس کا تدارک کرے اور
اُس سے نادم ہووے اور عزم کرے کہ وہ یہہ گناہ نکرونگا تاکہ وہ
گناہ رفع ہو اور اوس گناہ کی تاریکی دل مین سرایت نکرے اگر وصیور تیکہ
بعد وقوع گناہ صغیرہ کے وہ صغیرہ توبہ سے اور استغفار سے اور ندامت
سے رفع نہوا بلکہ اوس پر اصرار اور مداومت ہو تو روز بروز تاریکی
اوس کی دل مین سرایت کرتے کرتے دل کو اوس درجہ پر سیاہ کردے
گی جیسا کہ گناہ کبیرہ سے دل سیاہ ہوتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ
گناہ کبیرہ توبہ سے اور استغفار سے خفیف ہو جاتا ہے اور تاریکی

اوس کی چندان دل مین سرایت نہین کرتے بخلاف گناہ صغیرہ کے کہ وہ بسبب
اصرار کے عظیم ہو جاتا ہے اور تاریکی اوس کے دل مین سخت موثر ہوتی ہے
سبب دوسرا یہہ کہ آدمی اپنے گناہ کو چھوٹا گنے اور حقیر سمجھے اس لئے کہ چھوٹا گناہ
بسبب حقیر جاننے کے عند اللہ بڑا ہو جاتا ہے اور جب کوئی آدمی اپنے گناہ کو
بڑا جانیگا تو وہ عند اللہ چھوٹا ہو جائیگا کما مر انفا اس لئے کہ بڑا جاننا گناہ کا ایمان سے
اور خوف آلٰہی جل شانہ سے ہوتا ہے اور دل کو گناہ کی تاریکی سے محفوظ رکھتا ہے
اور چھوٹا جاننا گناہ کا غفلت سے اور گناہون کے الفت سے ہوتا ہے اور اس سے
معلوم ہوا کہ اوس کے دل بسبب تاریکی کے گناہون سے مانوس ہو گیا ہے اور مقصود
اجتناب گناہون سے بخوف تیرگی دل کے ہے جس گناہ کا کہ دل مین اثر بہت ہو
خطر اوس کا عظیم ہے اور اس لئے کہ گناہون مین قہر آلٰہی جل جلالہ مخفی ہے تو آدمی کو
چاہئے کہ صغیرہ گناہ کو بھی وہ بڑا جانے اور اوس سے وہ تائب ہووے شاید کہ جس گناہ کو
کہ وہ چھوٹا اور خفیف جانتا ہے اوس مین قہر اللہ تعالیٰ کا زیادہ ہو مطابق تحسبونہ
هیناً وهو عند الله عظیم یعنے جانتے ہو تم اوس کو آسان اور وہ عند اللہ
بڑا ہے سبب تیسرا یہہ ہے کہ آدمی گناہ سے خوش ہو اور اوس کو غنیمت اور فتوحات
سے جانے اور اوس سے فخر کرے جیسا کہ کوئی آدمی کہے کہ فلانیکو مینے فریب دیا اور
فلانے کو مینے مارا اور فلانیکو مینے دشنام دیا اور فلانے کو مینے خجل اور شرمندہ کیا
اور اوس کو مینے بحث مین زک دیا یا مثلاً فلانے عورت کا مینے بوسہ لیا اور اوس کو
مینے اپنی بغل مین لیا اور امثال اس کے جو کوئی اپنے گناہ سے فخر کریگا اور خوش ہوگا
تو معلوم ہوا کہ اوس کے دل سیاہ ہو گئی ہے اور بسبب سیاہی دل کے وہ اللہ تعالیٰ

عذاب سے بیخوف ہوگیا ہے سبب چوتھا یہہ کہ اگر کوئی آدمی گناہ کرے اور اللہ
تعالی اوس گناہ کو فاش نکرے تو وہ آدمی اوس کو اللہ تعالی کی عنایت سمجھے
اور اوس کے اہمال سے نڈرے تو یہہ بھی معظم اوس گناہ کا ہے کسی نے کیا اچھا
کہا ہے۔ تو مشو مغرور بر حلم خدا دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔ سبب پانچوان
یہہ کہ کوئی آدمی گناہ کرے اور خود بخود اوس گناہ کو وہ فاش کرے تاکہ اور آدمی
بھی اوس گناہ مین رغبت کرین تو اس صورت مین اور آدمی کی ترغیب گناہ کا اوس کے
جریدہ اعمال مین درج ہوگا اگر کوئی آدمی کو صریح گناہ کرنے کی رغبت دلاتا ہو
اور اوس گناہ کے اسباب اوس کے لیے مہیا کرتا ہے یا اوس کو وہ گناہ سکھاتا ہے
تو اس صورت مین وبال اوس گناہ کا اوس کے لیے ہوگا کہ وہ باعث اوس
گناہ کا ہوتا ہے۔ سبب چھٹا یہہ کہ اگر کوئی آدمی کہ وہ اور آدمیونکا پیشوا اور
مقتدا ہو مانند عالم کے یا شیخ کے یا پیر کی اور وہ آپ کوئی گناہ کرے کہ بسبب اوسکے
اور آدمی بھی اوس گناہ کی کرنے پر دلیر ہوں اور کہین کہ اگر یہہ فعل گناہ ہوتا
تو وہ عالم صاحب یا وہ شیخ صاحب یا وہ پیر صاحب نکرتا یا جیسا کہ ایک عالم ابریشمی
کپڑے پہن کر امیرون کے پاس جاوے اور اون سے مال حاصل کرے یا وہ مناظرہ
مین سفاہت سے اپنی زبان کہولے اور اپنی اقران اور امثال مین اپنی مال اور مرتبہ
پر فخر کرے اور اوس کے شاگرد بھی اوس کی اقتدا کرین اور اوس کے شاگردون کے
شاگرد بھی ویسا کرین اور ہر طرف مین وہ گناہ شائع ہوا اور ہر شہر اور ہر دیہکی
آدمی اوس کے شاگردون کے اقتدا سے یا اوس کے شاگردون کے شاگردون کے
اقتدا سے وہی فعل اختیار کرین تو مطابق حدیث شریف من فی الاسلام سنۃ

سئیۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر
ان ینقص من اوزارھم شئی یعنے جو کوئی طریقہ بد نکالیگا تو وہ گناہ
اور جو کوئی کہ اوس کے بعد اوس پر عمل کریگا اوس کا گناہ اوس کے ذمہ پر
ہوگا بغیر اُس کے کہ اوس کی گناہون سے کچھہ کم ہو تو لاچار گناہ اون سب
آدمیون کے اوس عالم صاحب کے ذمہ پر ہون گے اس لئے کہ وہ عالم صاحب
اون سب آدمیون کا اوس فعل بد مین پیشوا اور مقتدا ہوا ہے قرآن مجید
مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے یوم ندعو کل اناس باما مہم یعنے اوس دن
کہ بلائینگے ہم سب آدمیون کو اون کے امام کے ساتھہ یعنی سب آدمیون کا
فعل بد گناہ اون کے امام سے کہ وہ اون کا اوس فعل بد مین پیشوا اور مقتدا
ہوا ہے پوچھون گا اور اُن امام کو اون کے مقتدیون اور متبعین کے ساتھہ
اوس فعل بد کے سزا دیونگا اس لئے کسی نے کہا ہے کہ اچھا وہ آدمی ہے کہ اوس کے
گناہ اوس کے ساتھہ مرجاوین یعنی بعد مرنے اوس کے کے وہ گناہ اوس کے
مقلدین مین باقی نرہین اور وہ گناہون مین اور اونکا پیشوا اور مقتدا نہ ہو
بعضی آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اوس کے گناہ اوس کے مرنے کے بعد
ہزار سال تک رہتے ہین ایک عالم نے علمار بنی اسرائیل سے اپنے گناہ سے
توبہ کی تو اوس وقت کی پیغمبر پر وحی نازل ہوئی کہ اوس عالم کو کہہ کہ اگر
تمہارے گناہ تم تک ہوتے تو مین تمہاری توبہ کو قبول کرتا اب تو نے تو توبہ
کی اور وہ قوم کہ تمہاری تقلید سے یا تمہارے شاگردون کی تقلید سے گمراہ
ہوگئی ہے اوس کا گناہ کسکے ذمہ پر ہے اور اس لئے علمار کے لئے خطرہ

مثل ہے کسی نے کہا ہے فساد العالم فساد العالم یعنے فساد عالم کا فساد
عالم ہے ایک گناہ عالم کا مقدار ہزار گناہ کے ہے اور ایک عبادت عالم
ہزار عبادت کے برابر ہے اس لئے کہ آدمی نیکی مین اور بدی مین
اون کے اقتدا کرینگے اور وہ گناہ کہ اوس کی اقتدا سے ہوگا وہ بھی اوس کا
گناہ ہے اور وہ عبادت کہ اوسکی اقتدا سے ہوگی وہ بھی اوس کی عبادت ہے
مطابق حدیث من سن فی الاسلام سنة حسنة کان علیه اجرها
واجر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیئ۔
یعنے جو کوئی طریقہ اچھا نکالیگا تو اوس کا ثواب اور جو کوئی اوس کے بعد
اوس پر عمل کریگا اون کا ثواب اوس کے لئے ہوگا بغیر اس کہ اوس کے ثواب
سے کچھ کم ہو اور اس لئے علماء پر واجب ہے کہ وہ گناہ نکرین اور اگر حسب
مقتضای بشریت کے اون سے گناہ سرزد ہو تو چاہئے کہ وہ مخفی کرین تا کہ
اور لوگ اون کی تقلید سے وہ گناہ اختیار نکرین اور گناہ اون سب آدمیون کے
اون کے اعمال نامہ مین درج ہوون اس لئے کہ کوئی عالم اگر کوئی مباح کام
بھی کریگا تو اور آدمی اوس کام کے کرنے پر دلیر ہوون گے زہری علیہ الرحمة
نے کہا ہے کہ اس کی آگے ہم ہنستے تھے اور کھیلتے تھے اور اب ہم چونکہ
مقتدا اور پیشوا خلق کے ہوئے ہین تو ہنسنا بھی ہمکو روا نہین اور بڑا گناہ
ہے کہ کوئی آدمی کسی عالم کا گناہ بیان کرے کہ اوس کی سبب سے اور بہت آدمی
گمراہ ہوون اور وہ گناہون کے کرنے پر دلیر ہوون پس سب آدمیون کو مخفی
کرنا گناہون کا واجب ہے اور ایسے آدمیون کے گناہون کو ظاہر نکرنا لازم ہے

کہ وہ اور وں کے پیشوا ہون مانند علماء اور شیوخ اور پیرزادوں بلکہ ویسے آدمیوں کے گناہون کو مخفی کرنا زیادہ واجب ہے تاکہ اور آدمی ونکی اقتدار سے اوس گناہ کے کرنے پر دلیر ہو

گناہ کبائیر اور نفاق علامت کے احادیث کے بیان مین عن عبد اللہ بن

مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال

ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک

خشیۃ ان یطعم معک یعنے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے

روایت ہے کہ اوس نے کہا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا کہ تو کسیکو خدا تعالی کا

مثل اور ہمتا ٹھیراوے اور حال آنکہ اوس نے تجھکو پیدا فرمایا ہے اوس نے کہا کہ

کفر کے پھر کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا یہہ کہ مار ڈالے تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے

کہ کھاوے تیرے ساتھہ اور تجھے مفلس کرے جاننا چاہیئے کہ ایام جاہلیت مین

رواج تھا کہ آدمی فقر کے خوف سے یا عار کے سبب سے اپنے چھوٹے بچون کو

مار ڈالتے تھے چونکہ قتل نفس کا گناہ کبیرہ ہے تو قتل اولاد کا کہ منافی توکل اور

اعتقاد خلاقیت اور رزاقیت اللہ تعالی کے ہے اون سے بدتر ہے قال

ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تعالی تصدیقھا

والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ

الا بالحق ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ کہا اوس نے پھر کونسا گناہ

فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو ہمسایہ کی عورت سے پس نازل اللہ تعالی نے مطابق

اس کے آیۃ والذین لا یدعون الآیۃ یعنے جو لوگ کہ نہین پکارتے

ساتھہ اللہ تعالی کے اور معبود کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے مگر ساتھہ حق کے یعنے بحکم شرع کے جیسی کہ حدین یا قصاص مین مار ڈالتے ہین اور نہین زنا کرتے آخر آیتہ تک روایت کی بخاری اور مسلم نے اور جاننا چاہیئے کہ یہہ آیتہ سورہ فرقان مین ہے اس مین برائی زناکارون وغیرہ کی اور اوس پر عذاب ہونا اون کا مذکور ہے اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑی گناہ ہین لیکن اپنے اولاد کو مار ڈالنا اور اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا اکبر کبائر سے ہین یعنے بڑی گناہون سے بہت بڑے گناہ ہین وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ یعنے عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ اوس نے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہہ ہین کہ شریک کرنا ساتھہ اللہ تعالیٰ کے وجود مین اور عبادت مین اور ماں اور باپ کے نافرمانی کرنا اور کسی کو مار ڈالنا اور جھوٹی قسم کہانی روایت کی بخاری نے اور حضرت انس کی روایت مین جھوٹی گواہی بدلی جھوٹی قسم کے ہی روایت کی اوس کو بخاری اور مسلم نے اور جاننا چاہیئے کہ معنے عقوق کے ایذا دینے کے بھی آئے ہین یعنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینا بلکہ چاہیئے کہ ماں باپ کافر کو بھی ایذا نہ دیوی لیکن ماں باپ کافر کو کفر سے نکالنے کے لئے ایذا دینا جائز ہے اور تفسیر عزیزی مین وبالوالدین احسانا کی جملہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ماں باپ کی ساتھہ احسان کرنے مین

تین باتین چاہئین اول یہہ کہ اوس کو زبان اور ہاتہہ وغیرہ سے ایذا ندیوی
دوسرے یہہ کہ بدن اور مال سے اون کے خدمت کرے تیسرے یہہ کہ
جسوقت بین کہ وہ بلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا بیان تفصیل
یہہ ہے کہ خدمت کرنے مین شرط ہے کہ مانباپ محتاج ہون اور اون کا
لڑکا اون کی خدمت گذاری کی قدرت رکہتا ہو پس اگر وہ محتاج نہ ہون یا یہہ
شخص قدرت نہین رکہتا تو اون کی خدمت گذاری اوس پر واجب نہین اور
تیسری بات مین شرط یہہ ہے کہ اوس کے حاضر ہونے مین مفسدہ شرعی ثابت نہون
والا حاضر ہونا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک اون مین سے کہے کہ تو
نفل کو مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ تو وہ بجا لاوے اور اگر وہ کہین کہ
واجبات کو ترک کر یا حج فرض کے لئے مت جا تو یہہ قبول نکرے اور اگر
سنتون موکدہ کے ترک کو کہین مثل جماعت کے تو صحیح تر اس مین یہہ ہے کہ
اگر وہ ایک بار یا دو بار ترک کروادین تو اون کی اطاعت کرے اور اگر وہ
اوس کے ترک کرنے کی عادت ڈلوادین تو حکم اون کا قبول نکرے اور یمین
غموس یہہ ہے کہ گذشتہ جہوٹی بات پر جانکر قسم کہائے جیسا کہ وہ کہے کہ قسم ہے
کہ مینے یہہ بات نہین کی اور واقع مین اوس نے وہ بات کی ہو اور غمس
بالفتح بمعنی غوطہ دینے کے ہے اور چونکہ فعول بمعنی فاعل کے بھی آتا ہے جیسا کہ
شکور اور صبور تو غموس کے معنی غوطہ دینے والا اور چونکہ جہوٹی قسم اپنے
صاحب کو گناہ مین اور دوزخ کی آگ مین غوطہ دینے والی ہے تو بنابر آن
اوس کا نام یمین الغموس رکہا گیا یعنے قسم غوطہ دینے والی وعن ابی ہریرة

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات متفق علیہ

یعنے حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنے والون سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول صلی اللہ علیک وسلم وہ کیا ہین فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جادو کرنا اور مار ڈالنا اوس جانکا کہ حرام کیا ہے اللہ تعالی نے اسکو مگر ساتھ حق کے اور سود کہانا اور یتیم کا مال کہانا اور پیٹھ پہیر دینا کافرون سے لڑائی کے دن اور تہمت کرنی عورتون پاک دامنون ایمان والیون بیخبر کو ساتھ زنا کے روایت کے اوس کو بخاری اور مسلم نے جاننا چاہیئے کہ شرع مین شرک اوس کو کہتے ہین کہ غیر خدا کو الوہیت مین خدا کا شریک کرے یعنے غیر خدا کو واجب الوجود جانے جیساکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لایق عبادت کے جانے جیساکہ بت پرست بتون کی پرستش کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنے کفر کے بھی آیا ہے جیساکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مشکوۃ کے ترجمہ مین اونہی دو قسمون کو کہ وہ شرح عقاید مین مذکور ہوئے ہین لکہا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور ایسا ہی کتاب خیالی مین بھی ہے اور عصمۃ اللہ نے بھی یہی لکہا ہے اور سحر کرنا جیساکہ حرام ہے اور ہلاک کرنے والا ہے ویسا ہی سیکہنا اور سکہانا سحر کا بھی حرام ہے اور

ہلاک کرنیوالا ہے اور شرح عقائد کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ سحر کرنا بالاتفاق کفر ہے
اور ایک جماعت صحابہ کی اسپر متفق ہین کہ ساحر کو مارڈالنا چاہیے اور بعضے کہتے ہین
اگر سحر باعث کفر کا ہوا اور ساحر اوس سے توبہ نکرے تو اوس کو مارڈالنا چاہیے
اور نجوم اور کہانت اور کاہن اور نجومی سے پوچھنا اور رمل اور شعبدہ اور اونکی
تعلیم کرنے اور اونپر مزدوری لینی حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافرون سے
بھاگے تو وہ گناہ کبیرہ ہے اور اگر کافر دو سے زیادہ ہون تو اون سے بھاگنا
حرام نہین بلکہ جائز ہے لاکن اولے یہہ ہے کہ تب بھی ٹھیرا رہے کذا ذکرہ الشیخ
عبدالحق فی شرح المشکوۃ اور نجوم اور ستارون کے تاثیرات سے آیندہ اور
غیب کی خبرین بتانا اور کہانت بغیر نجوم اور کہانت بغیر نجوم کی غیب کی خبرین دینا جیسا کہ بعضے آدمی[۲] اونکے غیبات
کا احوال بیان کرتے ہین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق
وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن ولا ینتھب نھبۃ
یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم
حین یغل وھو مومن فایاکم ایاکم متفق علیہ یعنے حضرت ابی ہریرہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا
جسوقت کہ وہ زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہو یعنے زانی زنا کے وقت مومن
کامل نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ وہ چوری کرتا ہے
اور وہ مؤمن ہوا اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ وہ شراب
پیتا ہے اور وہ مؤمن ہوا اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اوٹھا دین لوگ طرف اوس کے

۲ کاہن جو ستارون سے ... اور دیو وغیرہ

اوس لوٹ مین اپنے آنکھین اوسوقت کہ وہ لوٹتا ہے اور وہ مومن ہو یعنے
وہ آشکارا لوٹتا ہے کہ لوگ اوس کو دیکھتے ہین اور فغان اور نالہ کرتے ہین اور
چیخین مارتا ہے اور اوس کو اپنے سے دفع نہین کرسکتے اور نہین خیانت کرتا
ایک تمہارا جسوقت کہ وہ خیانت کرتا ہے اور وہ مومن ہو پس بچو تم بچو تم یعنے
اوس گناہون سے بچو تم روایت کئے اوس کو بخاری اور مسلم نے کہتا ہے تفسیر
مودودی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گناہ گارون سے نفی
ایمان کامل کی فرمائے ہے نہ نفی نفس ایمان کی اس لئے کہ اور احادیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ کسی گناہ کے کرنے سے مومن کا ایمان نہین جاتا اور وہ کافر نہین ہوتا
اس لئے کہ ایمان نزدیک امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے اقرار اور تصدیق ہی
ساتھہ توحید خدا جل شانہ اور رسالت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس اوس کو کوئی گناہ کسی حالت مین سلب نہین کرسکتا مگر یہہ کہ گناہون سے ایمان کامل
نہین رہتا جیسا کہ بدرالدین عینی نے صحیح بخاری کے شرح مین وضاحت سے کہا ہے
اور عدم تکمیل ایمان کے ارتکاب گناہون سے اس لئے ہے کہ اتباع اوامر
اور اجتناب نواہی چونکہ لوازمات ایمان سے ہین اور جب بندہ مومن مرتکب گناہ کا
ہوگا تو بالضرور ایمان اوس کا کامل نرہیگا اور نہبہ بفتح نون کے معنی لوٹنے کے
ہے اور بضم نون مال لوٹا گیا تو اس حدیث مین دو نو معنون کا احتمال ہے اور
غلول غنیمت کی مال سے خیانت کرنا اور اپنے حصہ سے زیادہ چورانا اور معنی
مطلق خیانت کے بھی آیا ہے وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل
وھو مومن قال عکرمہ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ

قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجہا قال فان تاب عاد الیہ
ھکذا وشبک بین اصابعہ یعنے ابن عباس کے روایت مین یہہ زیادہ ہے
کہ نہین قتل کرتا جسوقت کہ وہ قتل کرتاہے اور وہ مؤمن ہو کہا عکرمہ نے کہ مینے
ابن عباس کو کہا کسطرح نکالا جاتا ہے ایمان اوس سے کہا اونہون نے اسطرح
سے یعنے اپنے ہاتہہ کے انگلیون کو اپنے دوسرے ہاتہہ کے انگلیون مین ڈالکر
پہر نکالا اور فرمایا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اوس کے طرف اس طرح سے ایمان
عود کرتا ہے پہر اوس نے اپنے ایک ہاتہہ کے انگلیون کو اپنے دوسرے
ہاتہہ کے انگلیون مین ڈالا یعنے اپنے ایک ہاتہہ کے پنجہ کے درمیان اپنی
دوسرے ہاتہہ کے پنجہ کو ڈالکر نکالا کہ پہلے ایمان آدمی کے ساتہہ اسطرح ملاہوتاہی
پہر یون نکل آتا ہے پہر اگر وہ توبہ کرتا ہے بعد گناہ کے تو اوس کا ایمان
پہر بدستور آجاتا ہے وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مومنا
تاما ولا یکون لہ نور ایمان ھذا لفظ البخاری یعنے کہا ابو
عبد اللہ نے یعنی بخاری نے کہ نہین ہوتا اوس کے لئے نور ایمان کا یعنے
کمال ایمان کا یہہ لفظ بخاری کا ہے اس حدیث کی توجیہ اور تطبیق مین ساتہہ
مذہب اہل سنت جماعت کے فقیر مودودی کہتا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ عمل بالارکان نزدیک ابو عبد اللہ بخاری کی داخل حقیقت ایمان نہین بلکہ
موجب کمال ایمان ہے پس باطل ہے یہہ کہ بعضے آدمی گمان کرتے ہین کہ عمل
بالارکان نزدیک جمیع محدثین کے جزو ایمان کا ہے کہ وہ کہتے ہین ایمان کے
تین جزو ہین اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان وعن ابی ھریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان یعنے حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوی کرے اس کا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونو بخاری اور مسلم جب کہ بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جاننا چاہیئے کہ نفاق دو قسم پر ہے ایک نفاق فی العقیدۃ ہے یعنے نفاق عقیدت مین اور دوسرا نفاق فی العمل ہے یعنے نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہے نہ نفاق فی العقیدۃ یعنے یہہ خصلتین منافقون کے ہین مسلمانون کو اون سے بچنا چاہیئے وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ یعنے حضرت عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین کہ وہ جس مین ہون گے وہ شخص منافق ہے یعنے نفاق فی العمل رکھتا ہے اور وہ شخص کہ اوس مین ایک خصلت اون مین سے ہوگی تو اوس مین ایک خصلت نفاق سے ہوگی

ہوگی یہان تک کہ چھوڑ دے وہ اوس کو وہ یہہ ہین کہ جب امانت سونپی
جاوے اوس کو وہ خیانت کرے اور جب وہ بات کرے جھوٹ بولے
اور جب وہ وعدہ کرے توڑ دے اور جب وہ جھگڑے بد بکے روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نے جاننا چاہیئے کہ فی الحقیقت یہہ تین نشان منافقون کے نہین
بلکہ مراد اس حدیث سے یہہ ہے کہ یہہ صفات لائق حال منافقون کے ہین
مسلمانون کو چاہیئے کہ وہ ان صفات سے پاک ہون اس لئے کہ بسبب ان
صفات کے مانند منافقون کے ظاہر مخالف باطن کا ہوتا ہے اور مراد اس حدیث سے
تنبیہ اور تحذیر مؤمنون کی ہے ان صفات ذمیمہ سے تاکہ وہ اون سے
معتاد اور خوگیر ہوکر رفتہ رفتہ منافقون کے صفات سے موصوف نہون اور
اس حدیث مین تغلیظ اور تشدید ہے اون کے لئے کہ وہ یہہ صفات
رکھتے ہون اور بعضون نے کہا ہے کہ اس کلام سے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو منافقون کے صفات سے کہ وہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین تھے خبر دیا تاکہ صحابہ اون کے
صحبت سے اجتناب کرین اور اون کے نامون سے تعیین نکیا تاکہ
منافقون کو فضیحت نہو اور وہ باعث ہیجان شر کا نہو جیسا کہ شیخ عبد الحق
دہلوی نے مشکوۃ شریف کے شرح مین لکھا ہے وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ
بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم یعنے
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مثال منافق کی مانند بکری مادہ کے ہے کہ خواہش رکھتی ہے بکری
نر کی پہرتی ہے درمیان دوگلہ بکریون کے میل کرتی ہے طرف اوس کے
ایکبار اور طرف اس کے ایک بار روایت کی اوس کو مسلم نے اور ایسا ہی
منافقون کا حال ہے کہ کبھی وہ مسلمانون کے گروہ مین آتے تھے اور کبھی
وہ کفار کے گروہ مین جاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے اون کے حال سے
قرآن مجید مین خبر دی ہے مذبذبین بین ذالک لا الی ھؤلاء ولا
الی ھؤلاء یعنے دودل ہین وہ اون مین نہ اون سے ہین اور نہ انسے
عن صفوان بن عسال قال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا
الی هذا النبی فقال له صاحبه لا تقل نبی لو سمعك لكان
له اربع اعین فاتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسئلاه
عن تسع ایات بینات یعنے صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ ایک
یہودی نے اپنے یار سے کہا کہ چل میرے ساتھ طرف اس نبی کے صلی اللہ
علیہ وسلم پس اوس کو اوس کے یار نے کہا کہ اوس کو تو نبی مت کہہ کہ تحقیق وہ
اگر سنیگا تیرا کہنا البتہ ہون گے اوس کے لئے چار آنکھین یعنے وہ
نہایت خوش ہوگا پس آئے وہ دو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیخدمت مین پس اونہون نے نو احکام ظاہر سے پوچھا جاننا چاہئے کہ نو
احکام سے مراد وہ احکام ہین کہ جمیع ملل اور ادیان کو شامل ہین یا نو معجزی
حضرت موسی علیہ السلام کی ہین کہ وہ قرآن مجید مین مجملا آئے ہین کہ مراد اون سے
عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور میڈک اور خون

اور قحط اور کم ہونا میوؤنکا کہ وہ تفسیرون مین مفصل مذکور ہین پس حضرت سید الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب ان کے کہ وہ قرآن مجید مین ہین اون کا ذکر نکیا اور جو احکام اسلامی کہ اون کا ارشاد کرنا ضرور تہا بیان فرمائی یا یہہ کہ جواب اون کا دی کر بعد اوس کے یہہ احکام بیان فرمائے کہ زاوسطے بسبب شہرۃ کے وہ ذکر نہین کئے جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہے لاکن کہتا ہے نقیر مودودی کہ اس نقیر کے نزدیک مراد تسع آیات بینات سے نو احکام ممنوعہ شرعیہ سلامیہ مشارک احکام اور ادیان وملل کے ہین کہ وہ شرک باللہ اور سرقت اور قتل ناحق وغیرہم ہین کہ حضرت سید الانبیار علیہ الصلوۃ والسّلام نے اونکا جواب دیا اور اون کو اون سے منع فرمایا اور بعدہ اون کے دین کے مسئلہ مخصوصہ سے اون کو متنبہ فرمایا اور کہا وعلیکم خاصۃ ن الیھود اور موئد اس ہمارے تقریر کی ہے وہ کہ بعضون نے کہا ہے کہ یہود نے اون نو احکام ظاہر سے سوال کیا تہا کہ وہ ممنوعہ شرعیہ اسلامیہ ہین اور دسوان سوال کہ مخصوص اون کے دین کا تہا وہ دل مین رکہہ کر آئے تہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بطریق کشف کے اوس سے آگاہ ہو کر اون کا جواب دیا لہذا اون دونو نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کی جیسا کہ آگے اس حدیث مین ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریٔ الی ذی سلطان

ليقتله ولا تسحروا ولا تاكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا في السبت یعنے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھہ اللہ تعالی کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ تعالی نے مگر ساتھہ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنے بیگناہ پر بہتان باندہ کر قصہ اوس کا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ حاکم اوس کو مارڈالے اور نہ جادو کرو اور نہ سود کہاؤ اور نہ عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرو اور نہ پیٹھہ دو بہاگنے کے لئے لڑائی کے دن یعنے جہاد مین کفار سے نہ بہاگو اور اوپر تمہارے خاص اے یہود واجب ہے کہ نہ زیادتی کرو ہفتہ کے دن مین یعنے ہفتہ کے دن شکار اور امور دنیاوی نکرو کہ منع کیا ہے اللہ تعالی نے تم کو ۔
قال فقبلا يده ورجليه وقالا نشهد انك نبي قال فما يمنعكم ان تتبعوني قالا ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبي وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا اليهود رواه الترمذي والنسائي وابوداود یعنے کہا راوی نے پس چومے اون دو لوگو یہود نے ہاتھہ اور قدم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس اون دو لوگو نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تم نبی ہو فرمایا حضرت خاتم النبین علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ کیا چیز منع کرتی ہے تمکو میری پیروی سے کہا اون دو لوگو نے کہ تحقیق حضرت

داود علیہ السلام نے دعا مانگی ہے اپنے رب سے کہ ہمیشہ اون کے اولاد مین نبی رہی اور تحقیق ہم ڈرتی ہین کہ اگر ہم تمہاری پیروی کرین تو مار ڈالین ہمکو یہود یعنی اوسوقت مین بسبب آپکے اتباع کی روایت کی اوس کو ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد نے اور جاننا چاہیئے یہہ کہ یہودیون نے کہا ہے کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ آپ نبی ہین یعنی ہم جانتے ہین کہ تمہین نبی یہہ گواہی بطور قبول کے نہ تھی بلکہ اونہون نے اپنے علم کا حال بیان کیا اسلئے کہ یہود حضرت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی ہونا اپنے کتابون سے جانتی تھے مگر بسبب شقاوت قلبی کے قبول اسلام اونکو نصیب نہوتا تہا اور یہود نے یہہ جو کہا کہ حضرت داود علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی ہے کہ ہمیشہ اون کے اولاد مین نبی رہے اور دعا اون کی عند اللہ قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اون کے فرزندون مین سے نبی ہوگا اور یہود اوس کے تابع ہون گے اور اون کا غلبہ اور شوکت ہوگا پس ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے تو یہہ محض یہود کا افترا تہا اس لئے کہ ہر گز حضرت داود علیہ السلام نے یہہ دعا مانگی تھی اور کیونکر یہہ ہو کہ اونہون نے زبور مین خود پڑھا تہا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے اور اون کا دین ناسخ سب دینون کا ہوگا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام

بعمل ٥ روایت ہے حضرت انس سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں بیخ ایمان کے ہین یعنے اگر وہ نہوں تو بنا ایمان کے گر پڑی ایک اون مین سے بندر ہنا اوس شخص سے کہ اوس نے کہا لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اوس کو بسبب کسی گناہ کے اگرچہ وہ کبیرہ بھی ہوا ور نہ نکال تو اوس کو اسلام سے بسبب کسی کام کے اور جاننا چاہئے کہ یہہ حدیث مین ہے کہ نہ کافر کہہ تو اوس کو بسبب گناہ کے یہہ رد ہے خارجیون کا کہ وہ کہتے ہین کہ مومن بسبب گناہ کرنے کے اگرچہ وہ صغیرہ بھی ہو کافر ہو جاتا ہے اور یہہ کہ حدیث مین ہے کہ نہ نکال اسلام سے اوس کو بسبب کسی عمل کے یہہ رد معتزلہ کا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مؤمن گناہ کبیرہ کے کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہے اگرچہ وہ کافر نہین ہوتا اور وہ ایک اور درجہ کفر کے اور ایمان کے درمیان پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مؤمن ہے اور نہ کافر بلکہ وہ فاسق ہے اور نزدیک اون کے فسق کا درجہ سوائے ایمان کے اور کفر کی ہے والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر ہذہ الامۃ الدجال یعنے دوسرا اصول ایمان مین سے جہاد کرنا جب سے کہ بھیجا ہے مجکو اللہ تعالی نے یہان تک کہ لڑینگے پچھلے لوگ امت کے دجال سے لا تبطلہ جور جائر ولا عدل عادل ٥ یعنے نہ موقوف کریگا اوس کو یعنے جہاد کو ظلم کسی ظالم کا اور نہ عدل کسی عادل کا یعنے ترک کرنا جہاد کا جائز نہین اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال موافقت اور مدد اوسکے واجب ہے اور نکلنا اوس کے ساتھہ جہاد کے لئے متحتم ہے

اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن سطوت اور شوکت اسلام کے لئے چاہیے کہ جہاد جاری رہے والایمان بالاقدار رواہ ابوداؤد یعنے تیسرا اصول ایمان مین سے ایمان لانا ہے تقدیرون کے ساتھ روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے یعنے یہہ کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ کہ وہ عالم مین جاری ہے اور ہوتا ہے اللہ تعالی کی قضا اور قدر سے ہوتا ہے ۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا خرج من ذالک العمل رجع الیہ الایمان رواہ الترمذی وابوداؤد یعنے روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ بندہ مومن زنا کرتا ہے تو ایمان اوس سے نکل جاتا ہے پس مانند سائبان کے اوس کے سر پر ہوتا ہے پس جب فارغ ہوتا ہے وہ اوس عمل سے تو پہر آتا ہے اوس کے طرف ایمان روایت کیا اوس کو ترمذی اور اور ابوداؤد نے کہتا ہے فقیر مودودی کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اس کے طرف کہ بندہ مومن ارتکاب کبیرہ سے اگرچہ ایمان سے مفارق ہوتا ہے لاکن تب بھی ایمان کے سایہ اور حمایت مین رہتا ہے اور مطلقاً اوس سے ایسا مفارق نہیں ہوتا کہ بعد اوس کے بندہ مومن کو ایمان کی امید نہ ہو جیسا کہ اس حدیث سے آگے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ارتکاب کبیرہ کے اور خروج گناہ کے سے بندہ مومن کے طرف ایمان عود کرتا ہے

اور ظُلّہ بضم ظای سمجہے وہ چیز کہ سایہ کرے مثل ابر و یا خیمہ و سقف و یا چہتری کے عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لاتشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اہلک ومالک ولا تترکن صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فان من ترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فقد برئت منہ ذمۃ اللہ یعنے روایت ہے حضرت معاذ کہ کہا نصیحت کی مجہکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دس باتون کے اور فرمایا کہ نہ شریک کر تو اللہ تعالی کے ساتہہ کسیکو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلادیا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر تو ماںباپ کی اگرچہ وہ حکم کرین تجہکو یہہ کہ اپنے اہل سے اور مال سے الگ ہو جا اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو جانکر پس تحقیق جسنی کہ چہوڑی نماز فرض کو جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا کا جاننا چاہیئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ جو معاذ کو فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ تعالی کے کسیکو اگرچہ مارا جاوے تو چونکہ حضرت معاذ اہل تقوی سے تہے اور وہ عمل اولی پہ کرتے تہے اس لئے اونکو عمل بالعزیمت فرمایا اگرچہ وقت عجز اور اکراہ کے جائز ہے کہ کفر کا کلمہ زبان پر جاری کرے اور دل مین ایمان رکہے اور یہہ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نافرمانی کر تو اپنے ماںباپ کی

اگرچہ وہ حکم کریں تجھ کو یہ کہ اپنے عیال سے اور مال سے الگ ہو یہ مبالغہ
اور تاکید اس باب میں یا یہ بھی عزیمت ہے تو گر ڈر اس سے نکالنا بخوف جور
کے واجب نہیں اور یہ کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کہ جس نے چھوڑا نماز فرض کو جان کر پس تحقیق الگ ہوا
اس سے ذمہ خدا کا یعنے نہ باقی رہا وہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے امن میں
بسبب مستحق ہونے تعزیر شرعی کے بسبب ترک نماز کے اور آخرت
میں بسبب مستحق ہونے عذاب کے یا یہ کہ الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا کا
کہ وہ مومنون کے لئے ثابت ہے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوس سے ذمہ خدا کا الگ ہوا یعنے وہ واجب القتل ہے جیسا کہ امام
شافعی اور بعضے اور ائمہ کے نزدیک عمداً ترک نماز موجب قتل ہے یعنے
تعزیر اوس کی قتل کرنا ہے اور امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک کے
مذہب میں تعزیر تارک الصلوٰۃ کی مارنا اور زندان میں ڈالنا ہے یہان تک
کہ وہ توبہ نہ کرے اور جب وہ توبہ کرے تو اوس کو رہا کیا جاوے ولا
تشربن خمراً فانہ رأس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان
بالمعصیۃ حل سخط اللہ وایاک والفرار من الزحف وان ہلک الناس
واذا اصاب الناس موت وانت فیہم فاثبت وانفق علی عیالک من
طولک ولا ترفع عنہم عصاک ادباً واخفہم فی اللہ رواہ احمد
یعنے نہ پی تو شراب کو پس تحقیق یہہ سر ہے تمام برائی کا اس
لئے کہ مدار ایمان اور طاعت کا عقل پر ہے اور جب شراب کا غلبہ

نزول عقل کا ہے تو اس سے بہرشا یطن رہتا ہے اور ذ ملامت او بیچ تو
گنا سے پس تحقیق ساتہہ گناہ کے ادترتا ہے غضب اللہ تعالی کا اوبیچ
تو بہاگنے سے کفار کے لڑائی سے اگرچہ ہلاک ہوجاوین لوگ اور جس
وقت کہ پہونچے آدمیون کو موت یعنے بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو
اون مین سے پس ثہیرا رہ اوسمین اور خرچ کر اپنے مال پر موافق مقدور
اپنے انہا اُن سے لاٹھی اوب یعنے اگر وہ احتیاج ادب کی ہکتی ہون تو ادب کیلئے اُن کو ارنا
اور ڈرانا اون کو حقوق اللہ مین یعنے نصیحت اور تعلیم کرنا رہ اللہ تعالی
کے اوامر مین اور نواہی مین روایت کے یہہ احمد نے اور زحف
یعنے زمین پر جو ترٹ ون سے جانا جیاکہ بچہ جاتا ہے اور لشکر کہ دشمن کے
طرف جانے مین شفقت اور ازدحام سے مشابہ زحف کے ہو اور جاننا چاہیے
کہ یہہ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچ تو بہاگنے کفار
کے لڑائی سے اگرچہ مرگئے ہون لوگ اس مین مبالغہ منظور ہے والا دو
چند سے اگر کافر زیادہ ہون تو اون سے بہاگنا جائز ہے اور وبا وغیرہ کے
سے بہاگنے کا یہہ حکم ہے کہ اگر ایک شہر مین وبا یا طاعون یا ایسی اور مرض جیسا
آوے تو نکلنا وہان سے جائز نہین اور اگر وہ مرض اور جا مین ہو تو وہان
جانا بہی جائز نہین اور جہان وبا وغیرہ ہو تو وہان سے بہاگنا گناہ ہے جیسا
کہ کفار کے لڑائی سے بہاگنا گناہ ہے اور اگر کوئی آدمی یہہ اعتقاد کرے کہ
مین بہاگنے سے بچ نکا اِلا امر جا وںگا تو وہ کافر ہو جاتا ہے اعوذ باللہ منہ عن
سعد بن ابی وقاص و ابی بکرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من ادعی الی غیر ابیه وھو یعلم فالجنۃ علیہ حرام متفق علیہ
یعنے سعد ابن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے کو اپنے باپ کے غیر کے
طرف منسوب کرے گا یعنے اپنے کو اپنے باپ کا بیٹا نکہی اور کا بیٹا کہے
حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہہ میرا باپ نہین پس بہشت اوس پر حرام ہے نقل
کی اوس کو بخاری اور مسلم نے یعنے اگر وہ اوس کے حلال ہونے کا
ارادہ کرے تو بہشت اوس پر حرام ہے یا پہلے اس سے کہ اس کو بہ قدر اوس
گناہ کے عذاب دیا جاوے بہشت اس پر حرام ہے وعن عبداللہ بن یزید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن النھبۃ و المثلۃ
رواہ البخاری یعنے عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لوٹنے سے اور مثلہ سے روایت اوس
کو بخاری نے مثلہ نا کہ کا کاٹنا اور کانون کا کاٹنا یا مانند اون کے وعن
ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترغبوا
عن اٰبائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر متفق علیہ یعنے
حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ روگردانی کرو اپنے باپون سے یعنے اپنے نسبت البتہ
کی اور کیطرف نکرو اور اپنے باپ کی غیر کو اپنا باپ مقرر نہ کرو
پس جس شخص نے اپنے باپ سے روگردانی کی پس تحقیق کفران نعمت
کیا نقل کی اس کو بخاری اور مسلم نے ماننا چاہیئے کہ ایام جاہلیت مین

بعضے آدمی اپنے باپوں سے اعراض کرتے تھے اور اوروں کو وہ اپنا باپ ٹھیراتے تھے پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وہ جاہل بوجہ گرانی نسبت ابنیت کی اپنے غیر باپ سے طرف کریں منع فرمایا پس جس نے اعتقاد کیا اوس کے مباح ہونے کا نزدیک اہلسنت کے اجماع سے کافر ہوا اور جس نے کہ اعتقاد کیا اوس کے مباح ہونے کا نہ ہی وہ کافر ہوا اس لئے کہ کافر ہونے کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ اس نے ساتھ فعل کفار کے مشابہت کی اور دوسرا یہ کہ کفران نعمت کیا حضور صابر ہوا کی احادیث کے بیان میں وعن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاهدیہ وقال هم سواء رواہ مسلم یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بیاج کے لینے والے کو اور بیاج دینے والے کو اور اوس کے سند لکھنے والے کو اور اوس کے گواہوں کو اور فرمایا کہ وہ برابر ہیں یعنی اصل گناہ میں برابر ہیں اگرچہ وہ گناہ کے مقدار میں مختلف ہیں نقل کی اس کو بخاری اور مسلم نے اور جاننا چاہیے کہ لکھنے والے وغیرہ کو بسبب مدد کرنے اونکے امر نامشروع پر حضرت عالم العلوم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائے اور اوس سے صریح معلوم ہوا کہ شک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوس کا حرام ہے وعن ابی هریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان

لا یبقی احد الا اکل الربوا فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ
ویروی من غبارہ رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ
یعنے حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر آئینہ آدمیون پر ایسا زمانہ آئیگا کہ نہ باقی رہیگا کوئی مگر سود کہانیوالا
پہر اگر کوئی آدمی ربا نکہائیگا تو اوس کو اوس کے بخار سے اور ایک روایت مین
اوس کے غبار سے پہونچے گا یعنے اس لئے کہ وہ خرید و فروخت کی شرائط
مین مطابق حکم شرعی کے احتیاط نکرینگے تو خرید و فروخت اون کے ربا سے
خالص نہوگی یا یہہ کہ اگر خود ربا نکہائیگا تو وہ اور کو کہلائیگا یا اوس کا گواہی گا
یا اوس کے تمسک کا کاتب ہوگا یا اوس کے دلوانے مین سعی کریگا یا رباخوار سے معاملہ رکہیگا کہ مال اوس کا رباخوار کے مال سے خلط ہو جائیگا
روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور اس حدیث
مین تنبیہ ہے خرید و فروخت کرنے مین احتیاط کرنے کے لئے
تاکہ وہ ربا سے اور اوس کے غبار اور بخار سے یعنے اوس کے
لگاؤ سے منزہ ہو وعن عبد اللہ ابن حنظلۃ غسیل الملائکۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درہم ربوا
یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستۃ وثلاثین زنیۃ
رواہ احمد والدارقطنی یعنے عبد اللہ ابن حنظلہ غسیل ملائکہ سے
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم بیاج کا
کہ کوئی آدمی اوس کو جانکر کہائے وہ عند اللہ عذاب مین چہتیس ٣٦ زنا سے سخت تر ہے

روایت کیا اوس کو احمد اور دارقطنی نے وروی البیہقی فی شعب

ایمان عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لحمہ من السحت

فالنار اولی بہ یعنے روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان بین

حضرت ابن عباس سے اور زیادہ کیا اس عبارت کو کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی بدن کا گوشت حرام کی کہانے سے

پیدا ہوا ہو پس دوزخ کی آگ لائق تر ہے اوس کے لئے یعنے چاہئے

کہ دوزخ کی آگ اوس گوشت کو جلائے یا قریب ہے

کہ وہ گوشت دوزخ کی آگ مین نہ جلے اور اس حدیث

مین غایت تشدید اور توبیخ ہے ربا کہانیوالون کے

لئے اور بعضون نے اس حدیث کی توجیہ مین یون کہا ہے کہ چونکہ ربا

کہانا مطابق نص قرآنی فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ کی خدا سے

اور اوس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے محاربت اور لڑنا ہے

بنا بر آن وہ چھتیس ۳۶ زنا سے سخت تر ہے اور حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ کو

غسیل ملائکہ کا یعنے غسل دیا گیا فرشتون کا اس لئے کہتے ہین کہ

اوس نے ایکبار رات مین اپنی بیوی سے صحبت کی تھی اور اوس کی صبح کو

از سبب عجلت کے بغیر غسل جنابت کے جنگ احد مین جا کر حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہو کر شہید ہوا بعد اوس کے

شہادت کے حضرت سید الانبیا صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ نے خبر دی کہ اوسکو

فرشتے غسل دے رہے ہین اور فرمایا کہ اس کا سبب اوس کے بیوی سے

دریافت کرو جب اوس کے بیویسی یہہ بات دریافت کی گئی تب اوس نے
شب کو اوس کی صحبت کرنیکا احوال اور نہ نہانیکا از سبب عجلت نکے اور رہانیکا
جہاو مین بیان کیا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الربوا سبعون جزءً ایسرھا ان ینکح الرجل امہ
رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان یعنے حضرت
ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سود کی یعنی بیاج کی ستر جزو ہین اون سب سے زیادہ آسان یہہ ہے
کہ آدمی اپنے ماں سے زنا کرے یعنے جتنا گناہ کہ اپنی ماں کے زنا کرنے
مین ہوتا ہے اوس سے زیادہ گناہ سود کی ایک جزو مین ہے کہ وہ سب
ستر جزو ہین اور چونکہ اکثر آدمی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین سود کہانے مین زیادہ مبتلا تھے تو اللہ تعالی نے سود کو
حرام کردیا حضرت رسول اللہ علیہ افضل التحیہ نے اون کے
لئے زیادہ تشدید اور تغلیط فرمایا وعنہ اتیت لیلۃ اسری
بی علی قوم بطونہم کالبیوت فیہا الحیات تری من خارج
بطونہم فقلت من ھؤلاء قال جبرئیل ھؤلاء اکلۃ الربوا
رواہ احمد وابن ماجہ یعنے حضرت ابی ہریرہ سے مروی
ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے شب معراج
مین آیا مین یالا یا گیا مین ایک گروہ پہ کہ پیٹ اون کی مانند گہرون
کے تھی اور اون مین سانپ تھے کہ اون کے پیٹ کے باہر سے

وہ دیکھی جاتی تھی پس کہا مینے یہہ کون ہین تو جبرئیل نے کہا کہ یہہ سود کہانے والے ہین روایت کیا احمد اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاھدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلھا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذالک رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان یعنے حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا ایک آدمی دوسرے کو قرض دے پس اگر لینے والا قرض دینے والے کے پاس تحفہ بہیجے یا اوس کو کسی جانور پر سوار کرے یعنے تا کہ قرض دینے والے کو راحت پہونچے پس قرض دینے والا نہ اوس کے جانور پر سوار ہووے اور نہ اوس کا تحفہ قبول کرے یعنے اس لیئے کہ جس قرض سے کہ کسی قسم کا نفع حاصل ہو تو وہ ربا کے حکم مین ہے مگر یہہ کہ وہ طریقہ اون دونون مین قرض لینے اور دینے سے آگے جاری ہو روایت کیا اوس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین وعن ابی بردۃ ابن ابی موسی قال قدمت المدینۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال انک بارض فیھا الربوا فاش فاذا کان لک علی رجل حق فاھدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل قت فلا تاخذہ فانہ ربوا رواہ البخاری یعنے ابی بردہ بن ابی موسی سے مروی ہے کہ اوس نے کہا مین مدینہ مین آیا اور حضرت

عبداللہ بن سلام سے کہ بڑی صحابہ سے تھے ملاقی ہوا اوس نے فرمایا کہ
تحقیق تم اوس جگہہ ہین تمے کہ اوس مین بیاج دینا لینا ظاہر اور منتشر
ہے پس اگر تمہارا کسی آدمی پر قرض ہو اگر وہ آپ کے پاس گٹہ گہانس کا
یا گٹہہ جو کا یا بار گہانس کا تحفہ بہیجی پس تو اوس کو مت لے کہ وہ ربا ہے
روایت کیا اوس کو بخاری نے حمل کسرہ سے پنٹہہ یا سر کے بوجہہ کو کہتے
ہین حبل فتح حا اور با موحدہ سے گہٹہ کہ اوس کو رسی سے باندہ کر جانور پر
اٹہاتے ہین قت فتح قاف اور تا مشددہ سے قسم ہے گہانس کا کہ اوسکو
رطبہ کہتے ہین اور بعضون نے حواشی ہین لکہا ہے کہ مکہ مین اوس کو برسوم
کہتے ہین اور سب بعضے نسخون مین بجائے حبل قت کے حمل قت واقع ہے

اور حمل قت بمعنی بوجہہ قت کا خصوصاً احتکار کی احادیث کے بیان مین
عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر
ملعون رواہ ابن ماجہ والدارمی یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگر رزق
دیا گیا ہے اور بند رکہنے والا غلہ کا تا کہ وہ گرانے سے بیچی ملعون ہو
یعنے دور ڈالا گیا ہے اللہ تعالی کی قرب سے اور خوشنودی سے نقل کیا
اوس کو ابن ماجہ اور دارمی نے جالب یعنے جو کوئی غلہ وغیرہ کو شہر مین
لاوے تا کہ بموجب نرخ مروجہ اوس حال کے بیچی تو وہ رزق دیا گیا ہے
یعنی اوس کو فائدہ بغیر گناہ کے حاصل ہوتا ہے اور اوس کو رزق مین
برکت دی جاتی ہے اور احتکار کرنیوالا گنہگار اور خیر سے دور ہے

اور اوس کو برکت حاصل نہین ہوتی جبتک کہ وہ اوس فعل مین ہے اور
جاننا چاہیے کہ شرع مین احتکار کہتے ہین بند کر رکہنا قوتون کا بانتظار
گرانے کے باین طریق کہ وقت گرانے کے کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کے کہتے
ہون تو وہ غلہ کو مول لیکر بند کر رکہے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ گرانی
ہوگی تو مین غلہ کو بیچونگا تو یہہ حرام ہے ہان اگر اوس کی زمین سے آیا ہو
یا وقت ارزانی کے خرید کر رکہا ہو اور گرانی مین بیچی تو یہہ حرام نہین اور
اسیطرح وہ چیزین کہ وہ آدمیون کی قوت کی نہون اون کا بند کر رکہنا حرام
نہین ہے ہدایہ مین لکہا ہے کہ آدمیون کے قوتون مین احتکار مکروہ
ہے اور بعضون کے نزدیک حرام ہے اور جانورون کے قوتون
مین بہی احتکار مکروہ ہے جبکہ یہہ احتکار ایسے شہر مین ہو کہ شہر والونکو
وہ ضرر کرے یعنے جب شہر چہوٹا ہو اور اوس کے احتکار کی سبب سے
گرانی زیادہ ہوجاے اور آدمیون کو ضرر پہونچے تو یہہ احتکار مکروہ ہے
اور اگر شہر بڑا ہو اور بسبب احتکار اوس کے لوگون کو ضرر نہ ہو
وہان اوس کا کچہہ مضایقہ نہین اور جس نے احتکار کیا اپنے زمین کے
غلہ کا یا اور شہر سے خریدی ہوئی غلہ کا تو وہ احتکار نہین وعن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاما
اربعین یوما یرید به الغلاء فقد برئ من اللہ وبرئ
اللہ منه رواہ رزین یعنے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت
سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی بند کر رکہے غلہ کو

چالیس دن تک ارادہ رکہتا ہوا اوس کے مہنگے ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا
وہ اللہ تعالی سے اور بیزار ہوا اللہ تعالی اوس سے نقل کی اوس کو
رزین نے یعنے بیزار ہوا وہ اللہ تعالی سے اور توڑا اللہ تعالی کے
عہد کو کہ اللہ تعالی کے امتثال اوامر میں اور رعایت شفقت خلق مین اوسنے
باندہا تہا اور بیزار ہوا اللہ تعالی اوس سے یعنے اوس سے اپنے حفظ اور
عنایت کا پردہ اوٹہایا عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین
طعامهم ضربه الله تعالی بالجذام والافلاس رواه ابن ماجه
والبیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه یعنے حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ہمنے سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی مسلمانون کی خوراک کو اون پر بند کرتا ہے تاکہ وہ گرانی سے
بیچے مبتلا کرتا ہے اللہ تعالی اوس کو جذام کے مرض سے اور مفلسی یعنے اللہ
تعالی اوس کو بلاء بدنی سے اور مالی سے مبتلا کرتا ہے اور اوس کے مال سے
برکت اوٹہاتا ہے وعن معاذ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قال بئس العبد المحتکر ان ارخص الله الاسعار حزن
وان اغلاها فرح رواه البیهقی فی شعب الایمان ورزین فی
کتابه یعنے حضرت معاذ سے مروی ہے کہ مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا کہ اونہون نے فرمایا کہ احتکار کرنے والا برا بندہ ہے اگر اللہ تعالی
نرخون کو ارزان کرے تو وہ غمناک ہووے اور اگر گران کرے تو وہ خوش۔

ہو وے روایت کیا اوس کو بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنے

کتاب مین خصوصًا شراب کی حرمت اور اوس کے پینے کی وعید کی احادیث

کے بیان مین ۔ وعن انس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ

الیہ وساقیھا وبایعھا واٰکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتری

لہ رواہ الترمذی یعنے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے

کہ لعنت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ مین

دس شخصون کو شراب کے نچوڑنے والے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانے

والیکو اور اوس کو کہ اوس کے طرف اوٹھائے گئے ہو یعنے جس نے کہ کسیکو

اوس کے اوٹھالانیکا حکم کیا ہو اور پلانے والیکو اور بیچنے والے کو اور

اوس کے مول کہانے والے کو اور اوس کے مول لینے والے کو یعنے

پینے کے لئے یا تجارت کے لئے بطریق وکالت کے یا ولایت کے مول

لے یا سوائے ان کے اور اوس کو کہ مول لی گئی ہو اوس کے لئے نقل

کی اوس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور جاننا چاہیے کہ نچوڑنے والیکو

یعنے جو کہ شیرہ انگور کا شراب بنانے کے لئے نچوڑے خواہ اپنے لئے خواہ

اور کے لئے اور اسیطرح نچوڑوانیوالا خواہ وہ اپنے لئے نچوڑواوی

خواہ اور کے لئے اور بیچنے والے کو اگرچہ وہ وکیل ہو یا دلال ہو اور

جو کوئی انگور بیچے نچوڑوانے والی کے ہاتھہ اور جو کوئی کہ لیوے اوس

یعنے مول اوس کا پس وہ بہی لائق ترہین ساتھہ لعنت کے وعن جابر ان

رجلا قدم من اليمن فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بارضهم من الذرة يقال له المرز فقال النبي صلى الله عليه وسلم او مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام ان على الله عهدا لمن يشرب المسكران يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق النار او عصارة اهل النار رواه مسلم یعنے تحقیق ایک آدمی یمن سے آیا پس پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے کہ اوس کے ملک مین چینی کی غلہ سے بنا کر پیتے تھے اور اوس کو مزر کہتے ہین پس فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نشہ لاتا ہے وہ کہا اوس شخص نے ہان فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل چیز نشہ لانے والی حرام ہے اور تحقیق اوس شخص کے لئے کہ وہ نشہ کی چیز پیتا ہے اللہ تعالی پر عہد ہے کہ پلائیگا اوس کو طینت خبال کہا اون لوگون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم طینت خبال کیا ہے فرمایا پسینہ ہے دوزخیون کا یا فرمایا نچوڑ ہے دوزخیونکا روایت کے اوس کو مسلم نے اور نچوڑ وہ ہے کہ دوزخی اوس کو نچوڑتے ہین مانند پیپ زرداب لہو کے کہ دوزخیون کے زخمون سے بہتا ہے

وعن عبد الله ابن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر رواه الدارمي وفي رواية له ولا ولد زنية بدل قمار یعنے روایت کیا

حضرت عبد اللہ ابن عمر سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین ماں باپ کا بے فرمان اور نہ جواری اور
نہ فقرار پر منت رکھنے والا اور بعضون نے منان کے معنی قاطع الرحم لکھا ہے
اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ہمیشہ پینے والا شراب کا روایت کیا اوس دارمی
نے اور دارمی کی روایت مین قمار کے بدلی ولد زنیہ ہے یعنے جواری
کے بدلی حرام زادہ ہے کہتا ہے فقیر مودودی کہ زنیہ زا کی کسر اور نون
کی سکون سے بمعنی زنا کی ہے اور ولد زنیہ یعنے ولد الزنا اور حرام زادہ
اور اس حدیث مین ولد زنیہ سے تشدید اور تعریض ہے زانی کے لئے
کہ اوس کا سبب ہے اور لا یدخل الجنة ولد زنیة کو ظاہر معنی
پر حمل نکیا جاویگا اور اس لئے کہ ولد الزنا بے گناہ ہے اور بعضون
نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ مراد ولد زنیہ سے وہ ہے
کہ زنا کرنے پر مواظبت کرے جیسا کہ بہادرون کو بنو الحرب کہتے ہین
اور مسلمانون کی اولاد کو بنو الاسلام کہتے ہین ایسا ہی اگر کوئی زنا پر
مواظبت کرتا ہے تو اوس کو ولد زنیہ کہتے ہین اور اگر نہ ولد زنیہ کے
لئے کوئی گناہ ثابت نہین کہ اوس کے لئے وہ معاقب ہو اور مستوجب
عدم دخول جنت کا ہو وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ثلاثة قد حرم اللہ علیہم الجنة مدمن الخمر والعاق
والدیوث الذی یقر فی اہلہ الخبث رواہ احمد والنسائی یعنی
حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کیا ہے اللہ تعالی نے اون پر بہشت کو ایک
ہمیشہ پینے والا شراب کا دوسرا عاق تیسرا دیوث وہ کہ برقرار رکھے
اپنے اہل وعیال مین ناپاکی کو یعنے دیوث وہ ہے کہ اوس کا اہل یعنے
اوس کی جورو یا لڑکی یا بہن یا اور کوئی عورت اوسکی اقرباؤن سے
زنا کراتی ہو تو وہ اون کی زنا کرانے پر راضی ہوکر وہان رہتا ہے
اور اون کو منع نہین کرتا روایت کیا ہے اوس کو احمد اور نسائی
نے وعن ابن عمر قال خطب عمر علی منبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہ قد نزل تحریم الخمر وھی من خمسۃ اشیاء
العنب والتمر والحنطۃ والشعیر والعسل والخمر ما خامر العقل
رواہ البخاری یعنے روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ کہا خطبہ
فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے منبر پر پس فرمایا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہے
پانچ چیزون سے انگور کہجور گیہون جو شہد سے اور خمر وہ ہے کہ
ڈہانک لی عقل کو نقل کی اوسکو بخاری نے علمار نے کہا ہے کہ یہ اشعار
ہے ساتھ اس کے کہ شراب منحصر ان پانچ چیزون مین نہین بلکہ ان کے
غیر سے بہی ہوتی ہے اگر وہ ڈہانکنے والے عقل کے ہو وعن
عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع
وھو نبیذ العسل فقال کل شراب اسکر فھو حرام متفق علیہ
یعنے روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ سوال کئے گئے حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبع سے اور وہ نبیذ شہد کا ہے فرمایا
جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے نقل کی اوس کو بخاری اور
مسلم نے بتع با کی کسر اور تا کے سکون سے اور تا کے کسر سے بھی
آیا ہے اور نبیذ شہد کا وہ ہے کہ شہد کو ایک باسن مین ڈال رکھیں
تا کہ وہ تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کہجور کے اور حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کلام کا حاصل یہہ ہے کہ اگر نبیذ شہد کا بہی نشہ کرے تو
وہ حرام ہے اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہے اور کہتے ہین کہ خمر اہل یمن کی تبع ہے
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو
یدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الاخرۃ رواہ مسلم یعنے حضرت
ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو چیز نشہ کرنیوالی ہے شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے
یعنے وہ تہوڑا ہو یا بہت ہو اور جو کوئی پیویگا شراب دنیا مین پہر مریگا
اوس حال مین کہ وہ اوس پر مصر تہا اور اوس نے شراب کے پینے سے
توبہ نہین کی تو آخرت مین وہ شراب طہور نہ پیویگا نقل کی اوس کو مسلم نے
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر
کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابوداود وابن
ماجہ یعنے حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ بہت اوس کا نشہ کرے تو تہوڑا اوس کا بھی

حلوم ہی نقل کی اوسکو ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن ام سلمۃ قالت
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر رواہ ابوداود
یعنی حضرت ام سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہر
نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر چیز سے نقل کی اوس کو ابوداود نے نہایہ مین لکہا ہے کہ
مفتر اوس چیز کو کہتی ہین کہ جب اوس کو پیوی یا کہائی تو اوس کا بدن گرم ہو جائی یعنی
گرمی اوس کی قلب اور سوماغ مین سرایت کر جاوی اور اوس مین فتور یعنی ضعف اور انکسار پاوی
اور عرب مین کہا جاتا ہی افتر الرجل اس وقت کہ ضعیف ہو جائین پلکین اوس کی اور منکسر
ہو جائی گوشہ چشم اوس کا اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتہہ اس کی نہیج اور اور منعیات او مفترات
کی حرمت پر مانند اجوائن خراسانی وغیرہ کے وعن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لایدخل الجنۃ مد من الخمر وقاطع الرحم ومصدق
بالسحر رواہ احمد یعنی حضرت ابی موسی اشعری سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تین آدمی بہشت مین نہ داخل ہونگی ہمیشہ شراب پینی والا اور ناتی کا توڑنی
اور قطع کرنیوالا اور یقین اور سچ جاننی والا جادو کا نقل کی اوس کو احمد نے اور یقین اور
سچ جاننی والی سحر سے اور وہ شخص مراد ہے کہ سحر کو مؤثر بالذات جانے تو وہ بہشت میں داخل
نہو گا والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت اوس کے تاثیر کے اور موثر ہونے اوسکی ساتہہ حکم اللہ
تعالی کے صحیح ہے اس لئے کہ وارد ہوا ہے السحر حق وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مد من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن رواہ احمد
وروی ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن محمد بن عبد اللہ
عن ابیہ وقال ذکر البخاری فی التاریخ عن محمد بن عبد اللہ عن ابیہ یعنی حضرت

ابن عباس سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ پینی والا شراب کا
اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ تعالی سے مانند پرستش کرنیوالے بت کے نقل کیا اُسکو
احمد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سی اور بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین
محمد بن عبد اللہ سی اور اونسی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کیا ہی بخاری نے یعنی اس
حدیث کو تاریخ مین محمد بن عبد اللہ سی اور اسنی اپنی باپ سے اور جاننا چاہی کہ حدیث
مین ہی کہ اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ تعالی ہی مانند بت پرست کی یعنی اگر وہ مرجاوی
اِدمان خمر کی حالت مین بغیر توبہ کی تو جیسا کہ بت پرست اللہ تعالی سی کہ وہ اس پر حالت
غضب مین ہو گا ملاقات کریگا ایسا ہی ہمیشہ پینی والا شراب کا اور تشبیہ مدمن خمر کی
بت پرست سی اپنی ہوا کی متابعت اور اللہ تعالی کی امر کی مخالفت مین ہی اور تحقیق
اللہ تعالی نے مقارنت فرمائی ہی قرآن مین درمیان خمر کے اور وثن کے جیسا کہ
فرمایا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام اور مطابق قولہ تعالی افرایت
من اتخذ الٰہہ ہواہ کے اتباع ہوا کی مانند عبادت وثن کی کفر ہی اور شراب
خوری متابعت ہوا سی ہوتی ہی خصوصاً کہانت کی احادیث کی بیان مین عن عائشہ
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملائکۃ تنزل فی العنان
وھو السحاب فتذکر الامر الذی قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع
فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند
انفسھم رواہ البخاری یعنی حضرت عائشہ سی مروی ہی کہ سنا مینی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نی فرمایا تحقیق ملائکہ اوترتی ہین عنان مین اور وہ ابر ہی
پس ذکر کرتے ہین وہ اون امور کا کہ مقدر ہوی ہین آسمان مین پس چوری سی سنتی ہین

اوس کو شیاطین پس پہونچاتے ہین وہ کاہنون کو پس باندہتے ہین کاہن اپنے جی سے اوسکے ساتہہ سو جہوٹ روایت کیا اوس کو بخاری نے اور وھو السحاب تفسیر عنان کی ہے اور یہہ قول حضرت عائشہ کا ہے قاموس مین ہے کہ عنان فتح سے سحاب کو کہتے ہین کہ وہ پانی کو تہامتا ہے اور کسی وہ کہ جب تم آسمان کیطرف دیکہو تو وہ تجہے دکہنے مین آوے اور صراح مین ہے کہ وحی دل مین ڈالنا اشارہ کا یا پیغام کا وعن حفصة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسئلہ عن شئی لم یقبل لہ صلاة اربعین لیلة رواہ مسلم یعنی حضرت حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عراف کے پاس آتا ہے اور کسی شئی مخفی کو عراف سے پوچہتا ہے پس اوسکی چالیس دن کی نماز نہین قبول ہوتی روایت کیا اوس کو مسلم نے عراف وہ کہ غیب سے خبر دیوے مثل کاہن اور نجومی کے اور یہہ کہ حدیث مین ہے کہ نہ قبول ہوگی اوس کی نماز چالیس رات کی تو مراد اس سے عدم حصول ثواب چالیس روز کی نماز کا ہے نہ یہہ کہ اوسکی چالیس روز کی نماز نامقبول ہے یا باطل ہے اور اوس کو اوس کا قضا کرنا واجب ہے اگرچہ حدیث مین تخصیص نماز شب کی ہے لیکن اوس سے چالیس دن اور چالیس رات کی نماز مراد ہے اور ایسا بہت ہے کہ رات کا ذکر کرتے ہین اور دن کو اوس کا تابع سمجہتے ہین یا دنکا ذکر کرتے ہین اور رات کو اوسکا تابع سمجہتے ہین یعنی مراد اوس سے رات اور دن کہتے ہین اور احتمال ہے کہ چالیس رات سے اور اونکی نماز سے مراد نماز تہجد چالیس رات کی ہو پس عراف سے پوچہنا موجب نقص فضائل ہے نہ حبط فرائض خصوصا

دشنام اور غیبت اور ننامی وغیرہم سے زبان کی نگاہ رکہنی کے احادیث کی بیان مین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج لی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوھہم وصدورہم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ ابو داؤد یعنی حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب کہ اوپر لیگیا مجھکو رب میرا یعنی جب مجھکو معراج ہوئی گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخن تانبی کے تھی کہ نوچتی تھی وہ اپنی منہ کو اور اپنی سینہ کو پس کہا مینی کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا اونہون نی یہہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کی گوشت کہاتے ہین اور لوگون کی آبرو مین پڑتی ہین یعنی وہ لوگون کی غیبت کرتے ہین اور اوس کو برا کہتے ہین اور بسبب اوس کی لوگون کی آبروریزی کرتی ہین روایت کیا اوس کو ابوداودنی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر وقال عدو اللہ ولیس کذالک الا حار علیہ متفق علیہ یعنی حضرت ابی ذر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسیکو کافر یا خدا کا دشمن کہیگا اور وہ فی الواقع ایسا نہو مگر یہہ کہ رجوع کریگا وہ اوس پر روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نی یعنی جو کوئی کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہیگا اور اگر وہ فی الواقع کافر اور خدا کا دشمن نہوگا تو وہ کہنے والا خود کافر اور عدو اللہ ہو جاویگا وعن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ یعنی حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوس کا کفر ہی روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے اور جاننا چاہئی کہ یہہ حدیث مشتمل تغلیظ اور تشدید پر ہی در باب ممانعت مار ڈالنی مسلمان کے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسا کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ اس پر دلالت کرتی ہے یعنی مسلمان وہ ہی کہ مسلمان اوس کی ہاتہ سی اور زبان سے سلامت رہین یا مراد مار ڈالنی سی بطریق استحلال کی ہی اور اس مین کچھ شک نہین کہ مستحل حرمت کا کافر ہے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری یعنی حضرت ابی ذر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ گالی دی کوئی آدمی

کسی مرد آدمی کو فسق سی اور کفر سی یعنی کوئی شخص کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہی مگر پھر آ اور
لوٹتا ہی کلمہ فسق کا اور کفر کا کہنی والی پر اگر نہ ہو یار اوس کا کہ جس کو اوس نی فاسق
یا کافر کہا ہی او سی طرح کا یعنی اگر کسی مسلمان نی غیر فاسق کو فاسق کہا یا غیر کافر کو کافر کہا
تو وہ آپ فاسق اور کافر ہو جاویگا روایت کیا اوس کو بخاری نے وعن انس وابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد
المظلوم رواہ مسلم یعنی حضرت انس اور حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی دو شخص آپس مین گالی دینی والی گناہ اوس گالی دینی کا پہلی گالی
دینی والی پر ہی کہ جسنی پہلی گالی دی ہی جب تک کہ زیادتی نکری اور عوض کی حد سی نگذری
مظلوم یعنی وہ دوسرا کہ مظلوم ہی اور اوس کو گالی دی گئی ہی روایت کیا اوس کو مسلم نی یعنی
اگر دو آدمی آپس مین گالی دی رہی ہین جسنی کہ اول گالی دی ہی گناہ دوسری گالی دینی
والی کا بھی پہلی گالی دینی والی پر ہی اس لئی کہ اوس نی پہلی گالی دی اور اوس دوسری پر
کہ وہ مظلوم ہی ظلم کیا مگر یہہ گناہ پہلی گالی دینی والی پر جبتک ہی کہ وہ دوسرا کہ مظلوم ہی
پہلی گالی دینی والی سی گالی دینی مین نہ بڑہی اور وہ جب پہلی سی گالی دینی مین بڑھ گیا
تو وہ مظلوم نہ رہا پس جسنی زیادہ گالی دیہی ہونگی گناہ اوس دوسری کا بھی اوس پر ہی
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون اشر الناس
یوم القیامۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق
علیہ یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت کے دن زیادہ بُرا اور بدحال آدمیون کا دو رنگ کو پاؤگے کہ آتا ہی وہ
ایک جماعت کی پاس ایک مونہہ سی اور دوسری جماعت کی پاس دوسری مونہہ سی یعنی

جو جس گروہ کے پاس آتا ہی اوس کی خوشامد کی باتین کرتا ہی اور اوس کو وہ تھکی
بات نہین کہتا روایت اوس کو بخاری اور مسلم نے وعن حذیفۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم نمام یعنی حضرت حذیفہ سے مروی ہی کہ کہا اوس نے کہ سنا مین نے کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین چغل خور نجائیگا نقل کی اوس کو
بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین بجای قتات کی نمام ہی اور جاننا چاہیے کہ
قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین اور صراح مین لکھا ہی کہ قت سخن چینی کرنا اور سخن
چین وہ آدمی ہی کہ کسی آدمی کی چوری سی باتین سنی تا کہ وہ بغرض فساد کے اورونکو
پہونچائی اور کہنی والی کو اوس سی خبر نہو کہ کوئی آدمی میری باتین چوری سی سن رہا ہے
اور قاموس مین لکھا ہی جو کوئی کسی آدمی کی باتین چوری سی سنی خواہ وہ دوسرونکو
پہونچائی یا نہ پہونچائی اوس کو قتات کہتی ہین اور نمام ایک بات کو ایک جا سی دوسری
جا لیجانا تا کہ فتنہ اور فساد برپا ہو اگرچہ وہ سچ بھی ہو اور مسلم کی روایت سی ثابت ہوتا ہی
کہ قتات بمعنی نمام کے ہی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی
الجنۃ ومایزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا
وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار و
مایزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یھدی الی الجنۃ و
ان الکذب فجور وان الفجور یھدی الی النار یعنی حضرت عبد اللہ ابن مسعود

سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لازم پکڑو تم اپنی پر
سچ بولنی کو اس لئی کہ سچ بولنا یعنی ملازمت اور مداومت سچ بولنی کی راہ تبلاتی ہی
نکوکاری کے طرف یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ اوس کو نیکی کرنیکی توفیق دیتی
ہی اور تحقیق نیکوکاری تبلاتی ہی یعنی پہونچاتی ہی نیکوکار کو بہشت تک یعنی بہشت کے
مراتب عالیہ تک اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی پر یہانتک کہ
وہ عند اللہ صدیق لکھا جاتا ہی اور دور رکھو تم اپنی کو جھوٹ سی اسلئی کہ تحقیق جھوٹ بولنا
پہونچاتا ہی یا کی خاصیت فسق اور فجور اور تحقیق فسق اور فجور پہونچاتا ہی طرف دوزخ کے
آگ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور جھوٹ بولنی مین کوشش کرتا ہے یہانتک کہ
عند اللہ نام اوس کا بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی نقل کی اوس کو بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی
ایک روایت مین یون آیا ہی کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی بہشت کو پہونچاتی
ہی اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہی اور فجور دوزخکی آگ کو پہونچاتا ہی وعن ام کلثوم
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس
یقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ حضرت ام کلثوم سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کے
اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ وہ جھوٹ بھی
ہون اور پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک سی دوسری کو روایت کی بخاری و
مسلم نے وعن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا
واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیہ

یعنی ابی بکرہ سی مروی ہی کہ تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نزدیک
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ویل ہو
تجھپر کہ تونی اپنی بھائی کی گردن کاٹی فرمایا اس کو تین بار جو شخص کہ ہو تم سی تعریف کرنیوالا
ضرور پس چاہی کہ کہی وہ کہ گمان کرتا ہون مین فلانی کو ایسا یعنی مثلاً مرد صالح حال آنکہ اللہ
تعالی جانتا ہی حقیقت حال اوس کی اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا ہی اوس کا اوس کی
کردارون کی اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا تحقیق وہ ایسا ہی یعنی مطابق اپنی تعریف
کی اور حکم نکری خدای تعالی پر ساتھہ جزم اور یقین کے کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی وہ احتیاط
کری تعریف کرنے مین اور کہی کہ گمان رکھتا ہون مین کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور یقین سے
نکہی کہ بلاشبہ وہ ایسا ہی تا حکم علم الہی جل شانہ پر نہو بغیر اون لوگون کی کہ نام اون کا حدیث مین
آیا ہی مانند عشرہ مبشرہ اور غیر اونکی کی اور کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیا اوس کو ہلاک روحانی مین اس لئی کہ
اوس کی ممدوح کو عجب اور غرور پیدا ہوتا ہی اور ہلاک جسمانی ہلاک دنیا مین ہی اور ہلاک روحانی
ہلاک دین مین ۔ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی علیہ وسلم قال اتدرون ما
الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی
اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد
بہتہ رواہ مسلم وفی روایۃ اذا قلت لاخیک ما فیہ فقد اغتبتہ واذا قلت
ما لیس فیہ فقد بہتہ یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ جانتی ہو کہ غیبت کیا ہی صحابہ نی عرض کیا کہ اللہ اور اوس کا
رسول زیادہ دانا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بھائی کو تم ایسی

بات کہو کہ اوس کو پسند نہ آئی وہ غیبت ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا گیا اگر جو مینی کہا ہو وہ میری بہائی مین ہو یعنی اگر مینی سچ کہا ہو فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جو کچہہ کہ تونی کہا ہو وہ اوس مین ہو تو تونی اوسکی
غیبت کی اور اگر اوس مین نہ ہو پس تحقیق بہتان اور جہوٹ کہا تونی اوس پہ
روایت کیا اوس کو مسلم نے اور مسلم کے دوسری روایت مین یون ہی کہ جب
تونی اپنی بہائی کے لئے ایسی بات کہی کہ اوس مین ہو پس تحقیق تمنی غیبت کی اوسکی
اور جب تونی ایسی بات کہی کہ وہ اوس مین نہین پس تحقیق تونے بہتان باندہا
اوس پہ جاننا چاہئی کہ غیبت ایک گناہ نہایت اقبح اور اشنع ہی کہ وہ بہ نسبت اور
گناہونکی لوگون مین زیادہ پہیلا ہوا ہی ایسی لوگ بہت کم ہونگی کہ وہ جمیع الوجوہ
سی اوس سی بچی ہونگی اور کسیکو ایسی عیب سی یاد کرنا کہ وہ اوس کو پسند نہو
وہ غیبت ہی خواہ وہ عیب اوس کی بدن مین ہو یا اوس کی عقل مین یا اوسکی
دین مین اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکی مال مین یا اوسکی اولاد مین
یا اوس کی ماں باپ مین یا اوس کی بیوی مین یا اوس کی خادم مین یا اوسکی
رفتار مین یا اوس کی گفتار مین یا اوس کی کردار مین یا اوس کی ہیئت مین
یا اوس کی نشست برخاست مین یا اوس کی حرکات سکنات مین یا اوسکی تازہ
روئی مین اور ان کی سوا جو کچہہ کہ اوس سی متعلق ہو اوس مین ہو خواہ وہ
ساتہہ ذکر کرنی الفاظ کی ہو یا کنایہ سی یا رمز سی یا اشارہ آنکہہ سی یا اشارہ بہون
سی یا اشارہ سر سی یا اشارہ ہاتہہ سی اور مانند اونکی اور قاعدہ کلیہ اس مین یہہ ہے
کہ جس چیز اور وضع سی کسی مسلمان کا عیب بتائی تو اور وہ اوس کی غائبانہ ہو

پس وہ غیبت ہی اور اگر اوسکی روبرو کہی کہ وہ اوس کو ناخوش لگی تو وہ بی حیائی
اور ایذا اور وقاحت اور فضیحت اور بدخوئی اور درشت گوئی ہی کہ یہہ
اور گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا کفارات مین آگی لکہا گیا ہی اور آدمیونکی
برائیون کا بطریق اہتمام کی ذکر کرنا مضایقہ نہین اور مکروہ اوس صورت
مین ہی کہ اوس کی برا کہنی کا یا نقصان کا ارادہ رکہی اور جس نے ایک شہر
والون کی یا ایک بستی والون کی غیبت کی تو وہ غیبت نہین ہوتی یہانتک کہ
قوم معین کا نام نہ لیوی کذا فی السراجیۃ اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہے
اور روزہ رکہتا ہی اور جمیع ارکان اسلام کے بجالاتا ہی لاکن وہ لوگون کو ہاتہہ
سی اور زبان سی ضرر پہونچاتا ہی پس ذکر کرنا اوس کا ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ
اوس مین ہی غیبت نہین اور اگر کوئی آدمی اوس کی خبر حاکم کو پہونچاوی
تاکہ وہ اوس کو تنبیہ کری پس گناہ اوس پر نہین کذا فی فتاوی عالمگیری
وقاضی خان عن بہز ابن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل
لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد یعنی بہز اپنی باپ حکیم سی
اور وہ اپنی باپ معویہ بن حیدہ سی راوی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہلاکی ہی اوس کی لئی کہ وہ بات کہی پس وہ جہوٹ کہی تاکہ ہنسائی اوس سے
آدمیون کو ہلاکی ہو اسکی لئی ہلاکی ہو اسکی لئی روایت کیا اوسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود
نے اور فیلذب کی قید سی مفہوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی آدمی سچی بات کو دوستون کے
ہنسانی کی لئی اور اونکی تفریح اور تنشیط کی لئی کہی تو وہ جائز ہی لاکن چاہئی کہ اوسکو

پیشہ اور کسب اپنا نکرے اس لئے کہ مطایبہ اور مزاح کہ وہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع اور مسنون ہی لاکن احیاناً نہ دائماً اور چاہیئے کہ مدنظر اون لوگون کا ہنسانا نہو جیسا کہ حدیث آیندہ سی معلوم ہوتا ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیقول الکلمۃ لایقولہا الا لیضحک بہ الناس یھوی بہا ابعد مما بین السماء والارض وانہ لیزل من لسانہ اشد مما یزل من قدمہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بندہ کہتا ہی کلمہ نہین کہتا ہی اوس کو مگر یہہ کہ ہنسائی اوس سی آدمیون کو گرتا ہی وہ بندہ بسبب اوس کلمہ کی دوزخ مین دور تر اوس مسافت سی کہ وہ درمیان آسمان کے اور زمین کی ہی اور تحقیق بندہ یہہ کہ پہسلتا ہی اپنی زبان سی زیادہ اوس سے کہ وہ پہسلے اپنی قدم سی یعنی زبان سی پہسلنا سخت تر قدم کے پہسلنی سی ہی روایت کیا اوس کو بیہقی نی شعب الایمان مین وعن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذاوجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ لسانان من نار رواہ الدارمی یعنی حضرت عمار سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ وہ دنیا مین دورویہ ہوگا قیامت کی دن اوسکی دو زبانین آگ کی ہونگی روایت کیا اوسکو دارمی نے وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال ھذا حدیث غریب

یعنی حضرت ابن مسعود سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہین پورا مؤمن یعنی نہین مؤمن کامل لایمان طعنہ کرنیوالا اور نہ لعنت
کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی ترمذی نے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیہقی کی روایت مین ہی کہ نہین پورا مؤمن
فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین بذی کو فاحش کی
صفت قرار دیا ہی اور فاحش کو اوس کا موصوف ٹہرایا ہی یعنی فحش کہنی والا دراز
زبان غرضا اس حدیث سی یہہ ہی کہ یہہ اوصاف مؤمن کی نہین اور کہا اوس نے
کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی
یعنی حضرت ابن عمر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کہ جہوٹ کہتا ہی بندہ تو اوس جہوٹ کی بدبو سی فرشتہ محافظت کرنیوالا مقدار مسافت
میل کی دور ہو جاتا ہی روایت کیا اوس کو ترمذی نے وعن واثلۃ لا تظہر
الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب یعنی واثلہ سی مروی ہی کہا اوس نے کہا نہ ظاہر کر خوشی بہائی مسلمان کی لئی یعنی اگر
کوئی بہائی مسلمان بلا دینی یا دنیوی مین پڑا ہو تو بسبب دشمنی کی کہ اوس سی رکہتا ہی
خوش نہو پس اگر تو خوش ہوویگا اوس پر تو خدا تعالی اوس پر رحم کریگا اور تجہی
اوس بلا سی مبتلا کریگا روایت کیا اوس کو ترمذی نے اور کہا اوس نی یہہ حدیث
غریب ہی وعن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی
حکیت احدا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ یعنی حضرت عائشہ

راوی یہ ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دوست رکہتا ہون مین کہ نقل نکالون مین کسیکے حال آنکہ ہو میری لئی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ مین دنیا سی کتنا ہی مال دیا جاؤن بسبب نقل کی نکالنی اور جاننا چاہئی کہ کسی کی نقل نکالنی حرام ہی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی ہو اور وہ داخل غیبت محرمہ کی ہی وَعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزلہ العرش رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنی حضرت انس سے مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت تعریف کی جاتی ہے فاسق کی تو حضرت پروردگار اوس کی تعریف کرنے والے پر غصہ ہوتا ہی اور بسبب تعریف کرنے اوسکی عرش کانپتا ہی یعنی ہلتا ہی روایت کیا اوس کو بیہقی نے شعب الایمان مین اور کانپنا عرش کا یا محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی امر عظیم سی اس سلئے کہ مدح فاسق کی منجر ای ساتہہ خوشنودی اوس فاسق کی کہ وہ موجب ناخوشنودی اللہ تعالی کی ہے اور نزدیک ہی وہ کہ موجب کفر کی اور استحلال حرام کی ہو اور جب فاسق کی مدح کا یہہ حال ہی تو ظالم کی مدح کا کیا حال ہوگا وعن خالد ابن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب یعنی خالد بن معدان سی اور وہ حضرت معاذ سے مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بہائی مومن کو کسی گناہ کی لئی طعنہ اور عار اور سرزنش کریگا تو وہ طعنہ کرنیوالا نمریگا جبتک کہ وہ آپ وہی فعل بد نکریگا اور مراد گناہ سی وہ گناہ ہی کہ بندۂ مومن اوس سی تائب ہوا ہو

اس لئی کہ حضرت امام احمد حنبل نی اس حدیث کی لفظ ذنب کی تفسیر مین یون
فرمایا ہی کہ بذنب قد تاب منہ لاکن اوس نے اگر اوس فعل بد سی توبہ
نکی ہو اور وہ اوس مین گرفتار ہو تو اوس کو سرزنش کرنا جایز ہے لاکن بطور
تکبر اور بقصد اوس کی تحقیر کی نکہی بلکہ بقصد زجر اور نصیحت کے کہی وعن عبادة
ابن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من
انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا
اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم رواہ احمد
والبیہقی فی شعب الایمان یعنی عبادہ بن صامت سی مروی ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضامن ہو تم میری لئی چہہ چیزون کے
محافظت کی اپنی نفسون سی ضامن ہوتا ہون مین بہشت کا تمہاری لئے
یعنی تم چہہ چیزون کی محافظت کا مجہسے ضمانیت کا عہد کرو تو مین تمہاری بہشت
کی دخول کا ضامن ہوتا ہون ایک یہہ کہ جب بات کرو تم سچ کہو اور دوسرا
یہہ کہ جب کسی بات مشروعہ کا تم وعدہ کرو تو اوس کا وفا کرو اور تیسرا یہہ کہ
جب کسی سے امانت لیو تم تو اوس کو ادا کرو اور اوس کو واپس سلامت پہونچاؤ
اور چوتہا یہہ کہ تم اپنی اندام نہانی کو زنا سی نگاہ رکہو اور پانچوان یہہ کہ تم
حرام کی دیکہنی سی اپنی آنکہون کو باندہو یعنی محرمات کو نہ دیکہو اور چہٹا یہہ کہ
تم اپنی ہاتہون کو غیب کے مارنیسی اور حرام اور مکروہ اشیاء کی ہاتہہ لگانیسی
اور قمار اور چوری اور حرام خوری اور قتل اور مس محرمات اور غیرہم
امور غیر مشروعہ منہیہ سی روکو روایت کیا اوس کو احمد اور بیہقی نی شعب الایمان

ہین وعن ابی سعید وجابر رضی اللہ تعالی عنہما قالا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الغیبۃ اشد من الزناء قالو یا رسول اللہ و
کیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ
علیہ وفی روایۃ فیتوب فیغفر اللہ لہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ
حتی یغفرہا لہ صاحبہ وفی روایۃ انس قال صاحب الزنا یتوب وصاحب
الغیبۃ لیس لہ توبۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی حضرت ابی سعید
اور حضرت جابر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
غیبت کرنا بعضی وجوہ سے زنا سی سخت تر ہی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ نی نے
عرض کیا کہ کیونکر غیبت کرنا زنا سی سخت تر ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ زانی زنا کرتا ہے پس وہ توبہ کرتا ہے پس اللہ تعالی اوس پر رحم
فرماتا ہے اور اوس کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور ایک روایت ہین ہے کہ
زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالی اوس کا گناہ معاف فرماتا ہے اس لئے کہ زنا
حقوق اللہ سی ہی اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشا جاتا جبتک کہ مغتاب
اوس کو نہ بخشی یعنی جسکی اوس نے غیبت کی ہی اور انس کی روایت ہین آیا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہی اور غیبت
کرنیوالی کی لئی توبہ نہین روایت کیا ہی اوس کو بیہقی نی شعب الایمان ہین اور
کہتا ہی فقیر مودودی کہ چونکہ حق العبد لا حق اللہ سی اشد ہی تو اس لئی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی زنا سی کہ وہ حق اللہ ہی غیبت کو کہ وہ حق العباد ہی
اشد فرمایا اس لئی کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا تو زنا کو بخشی گا بخلاف غیبت کی کہ جبتک

مغتاب اوس کو نہ بخشیگا تو وہ بخشی نجائیگی یا یہہ کہ زنا سی کہ وہ کبائر سی ہی آدمی خوف کرتا ہی اور اوس سی تائب ہوتا ہی بخلاف غیبت کی کہ آدمی اوس کو گناہ صغیرہ جانکر اوس سی خوف نہین کرتا اور تائب نہین ہوتا اور یہی معنی ہی و صاحب الغیبة لیس له توبة کی یعنی غیبت کرنیوالا بسبب تحقیر اور تصغیر غیبت کی اوس سی توبہ نہین کرتا یا صاحب الغیبة لیس له توبة کی معنی یہہ ہے کہ غیبت بہ سبب بخشنی مغتاب کی بخشی جاتی ہی نہ توبہ سی مگر درصورت عدم موجود ہونی مغتاب کی اوس کی لئی کفارہ ہی کما مر اور بعضی احادیث سی معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا کفارہ استغفار ہی یعنی کہ جس کی غیبت کی جاوی اوس کی لئی استغفار کیا جاوی وعن عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت یزید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال خیار عباد الله الذین اذا رئوا ذکر الله وشرار عباد الله المشاؤن بالنمیمة المفرقون بین الاحبة الباغون البرآء العنت رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان یعنی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بندگان خدا مین سی اچھی وہ ہین کہ جب وہ دیکھی جائین تو اللہ تعالی کو یاد کیا جائی اور بندگان خدا مین سی بری وہ ہین کہ گھومتی ہین چغلی اور نمامی کی لئی اور جدائی ڈالنی والی ہین درمیان دوستون کی اور طلب کرنیوالی ہین پاکون کی لئی فساد اور مشقت اور ہلاکت کو یعنی وہ صالحین کی لئی اتہام کاذبہ کو مانند زنا اور فساد اور اور گناہون کی ڈھونڈتی ہین تاکہ اون کو اون اتہام شنیع سی متہم کرکے ہلاکت اور مشقت مین ڈالین روایت کیا احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور وہ

جو حدیث مین ہی خیار عباد اللہ الذین اذا رؤا ذکر اللہ یعنی
وہ اخیار عباد اللہ کہ بسبب تعلق اور اختصاص اللہ تعالی کی اوس مرتبہ کو
پہونچی ہین کہ آثار اور انوار آلہی جل شانہ کی اونکی چہرہ مبارک سے
ایسی نمایان ہین کہ جب وہ دیکھی جاتی ہین تو بسبب ظہور آثار عبادت اور
کمال خشیت اونکی اللہ تعالی کا ذکر کیا جاتا ہی یا اللہ تعالی یاد آتا ہی اور بعضون
نے اس کی توجیہ مین کہا ہی کہ دیکھنا اونکا مشابہ ذکر آلہی جل شانہ کی ہی
جیساکہ کہا گیا ہی کہ عالم ربانی کا دیکھنا عبادت ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ صالح کی دیکھنی سی باطن مین نور ایمان کا ایسا منور ہوتا ہی کہ اوس سی
دل مومن کا روشن ہوجاتا ہی اور حدیث ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ
یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہ کا دیکھنا عبادت ہے بعضی کتابون مین مروی ہے
کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ جب اپنی گھر سی باہر تشریف لاتی تھی تو جو کوئی
کہ اون کو دیکھتا تھا بی اختیار اوس کی مونہہ سی بطریق تعجب یہہ باہر نکلتا
تھا لا الہ الا اللہ ما اشرف ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ھذا الفتی
لا الہ الا اللہ ما اعلم ھذا الفتی پس دیکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کا باعث
ذکر کلمہ توحید کا ہوتا تہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی شرح مشکوۃ مین اس حدیث
کی معنی مین بطریق حکایت کی لکھا ہی کہ مین ایکدن مکہ مکرمہ کی بازار مین جاتا
تھا ناگاہ میری نظر ایک آدمی پر پڑی بی اختیار میری منہہ سی یہہ نکلا لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر
کہتا ہی فقیر مودودی کہ مطابق مضمون حدیث شریف خیار عباد اللہ الذین

اور ثمرہ دیدار اولیا کی یہہ کہ خدای تعالی کی بندوںسی اخیار وہ ہین کہ جب وہ دیکھی جاوین تو اللہ تعالی یاد آئی یا دیکہنا اون کا ذکر اللہ کا باعث ہو اس مین چند باتین ہین ایک تو یہہ کہ اخیار عباد اللہ سب مساوی المراتب نہین ہوتی بعضی اونسی عابد اور زاہد ہوتی ہین اور بعضی متقی اور بعضی ابدال اور بعضی غواث اور اوتاد اور بعضی یاد دن اوسکی اور دوسرا یہہ کہ سب دیکھنی والی بھی مساوی الحال نہین ہوتی بعضی اونسی کافر ہوتی ہین اور بعضی مسلمان سیاہ دل اور مسلمانون مین بعضی عام مؤمن ہوتی ہین اور بعضی خاص مؤمن کہ وہ صاحب ذکر کی اور صاحب صفائی قلب کی ہوتی ہین اور تیسرا یہہ کہ ذکر بھی عام ہی کہ ذکر لسانی ہو یا قلبی ہو یا روحی ہو یا سری ہو یا خفی ہو یا اخفی ہو یا سلطان الاذکار ہو بعضی اخیار سی ایسی بھی ہوئی ہین کہ احیاناً مشاہدہ جمال باکمال اون کا باعث ذکر الہی جل شانہ کا اور باعث اسلام کا ہوا ہی جیسا کہ کتب تصوف سے ثابت ہی اور بعضی اخیار ایسی بھی ہوئی ہین کہ احیاناً دیکہنا اون کا باعث ذکر لسانی کا ہوا ہی جیسا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی دیکھنی سی کہتی تھی لا الہ الا اللہ ما اشرف ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ھذا الفتی اور جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا قصہ کہ آگی مذکور ہوا اور اوس قصہ سی بھی معلوم ہوا کہ اوس آدمی کی دیکھنی سی فقط شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی مونہہ سی کہ وہ آپ بھی صلحا سی تھی ذکر الہی نکلا نہ اور آدمیون کی مونہہ سی کہ وہ اسوقت مین مکہ معظمہ کی بازار مین موجود تھی اگرچہ اوس آدمی کو اونہون نے بھی دیکھا جسکی دیکھنی سی شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی لا الہ الا اللہ الخ کہا اور بعضی دیکھنی

والی ایسی بھی ہوتی ہین کہ بمجرد مشاہدہ اخیار کی اونکی قلب مین انوار ایمان کی ایسی مجلّی او متشعشع ہوتی ہین کہ اون کو وہ انوار ایمانی قلب کی مشاہدہ سی معلوم ہوتی ہین کہ وہ موجب یاد آلٰہی جل شانہ کی ہوتی ہین اور بعضی دیکھنی والی ایسی ہوتی ہین کہ بمجرد دیکھنی اخیار کی اونکی دل مین محبت آلٰہی پیدا ہوتی ہی اور دنیا کی محبت اونکی دل سی سرد ہو جاتی ہی اور بعضی آدمی ایسی ہوتی ہین کہ بغیر دیکھنی اخیار کی محض اونکی مزارات کے جا بیجا اور بعضون کو اونکی مکانات مین بیٹھنی سی جس مین وہ اخیار کسی زمانی مین بیٹھی تھی یا اخیار کی کسی کپڑی کی پہننی سی یا اخیار کی ہاتہہ لگانیسی ذکر آلٰہی تعالیٰ شانہ کا جاری ہوتا ہی اور مطابق حال ہر صاحب حال کی اون پر انوار اور اسرار کشف ہوتی ہین کہ صاحب اس مذاق پر مخفی نہین حکایت مولوی خدا بخش صاحب ملتانی ثم خیرپوری کہ مولوی عبید اللہ صاحب ملتانی کی مرشد اور شیخ العاشقین حضرت حافظ جمال اللہ صاحب ملتانی چشتی کی مرید اور سلطان الاکملین حضرت حافظ نور محمد مہاروی صاحب فخری نظامی چشتی کے مرید کی مرید تھی اتفاقاً ایام گرما مین دو تین فقرا کی ساتہہ بطریق سفر کے کسیطرف جا رہی تھی اور چونکہ ایام گرما مین اکثر آدمی بخوف تمازت آفتاب کے رات مین سفر کرتے ہین تو حضرت مولوی خدا بخش صاحب خیرپوری شب کو گہوڑون پر سفر کرتے کرتی صبح کی نماز کیوقت کسی کنوین پر جا پونچی اور چونکہ پنجاب کے ملک مین تمامی کنوؤن پر دولاب جاری ہوتی ہین تو اوس زمین کا مزارع کہ وہ مسلمان تھا تمامی رات بذریعہ بیلون کی دولاب چلا چلا کر آخر رات کو اوس

چاہ کی پاس چہارپائی پر سورہا تہا حضرت مولوی خدابخش صاحب خیرپوری
نی مع اپنی فقرار کی وضو فرماکر صبح کی نماز ادا فرمائی اور ایک فقیر کو فرمایا
کہ تم جاؤ اوس مزارع کو جگاکر کہو کہ صبح کی نماز پڑہی فقیر نی اوس کو پکار کر
نماز کی ادائی کی لئی کہا اوس مزارع نی چونکہ تمام شب بیدار رہوا تہا اور
اوسیوقت سویا تہا اور طبیعت اوس کی تمام رات کی بیخوابی سی بی چین تہی
اوس کو فقیر کا جگانا بہت ناگوار ہوا اوس نی اوس فقیر صاحب کو سخت
اور سست باتین کہکر روانہ کردیا اور پہر وہ ویساہی سورہا پہر حضرت
مولوی خدابخش صاحب خیرپوری نی دوسری فقیر کو فرمایا کہ تم جاؤ اوس
مزارع کو جگاکر نماز کی لئی کہو دوسرا فقیر بھی مثل پہلی فقیر کی اوس مزارع
سی دشنام سن کر واپس آیا اور وہ دہقان پہر ویساہی سورہا جب حضرت
مولوی خدابخش صاحب خیرپوری نی دیکہا کہ وہ مزارع نماز کی لئی نہین اوٹہتا
اور سب کو گالی گلوچ بکتا ہی تب آپنے جاکر اوس کی پاؤن کی انگہوٹہی
کو پکڑ کر اوس کو ہلایا اور اوس کو جگاکر فرمایا کہ بھائی اوٹہ صبح کی نماز کہلدا
کر بہجرہا تہہ لگانی اور جگانی حضرت مولوی خدابخش صاحب خیرپوری سکے
سلطان الاذکار اوس دہقان کا جاری ہوگیا اور لطایف کی انوار اوس پر
منکشف ہونی لگی اور اوس کی ہر رگ وپی سی بلکہ ہر موسی ذکر اللہ اللہ
کا جاری ہوا تب وہ دہقان حضرت مولوی خدابخش صاحب خیرپوری
کی قدمون پر گر پڑا اور رونی لگا اور عرض کیا کہ یا حضرت جگانا یہی ہی
کہ آپ نی جگایا وہ کیا جگانا تہا کہ آپ کی فقرا جگاتی تہی آپ نی تو ایسا جگایا ہے

کہ ما دام الحیات کبھی غفلت نہوگی اور بعضی دیکھنی والی ایسی ہوتے ہین کہ اخیار کی
دیکھنے سی اوس کا ذکر قلبی جاری ہو جاتا ہے اور اوس کے دل سی ذکر اللہ اللہ
کا نکلتا ہے اور جاننا چاہئے کہ بر تقدیر تسلیم اس معنی کی کہ اخیار عباد اللہ وہ ہین کہ جب
وہ دیکھی جائین تو اللہ تعالی کا ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی
دیکھنے سی ذکر کلمہ توحید کا کرتے تھے یا شیخ عبد الحق محدث دہلوی سی مکہ مکرمہ کی بازار
مین ایک آدمی کے دیکھنے سی ذکر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کا بے اختیار سرزد ہوا او معنی
اس حدیث کی یہہ ہوی کہ جبوقت کسی اخیار عباد اللہ کو دیکھا جاوی تو ذکر اللہ کا
کیا جاوی تو بموجب اس تقریر کے حکم اس حدیث کا کلی نہین اس لئے کہ بعضی انبیا
اقطاب اور سائر کاملین سی ایسی بھی ہوئی ہین کہ اونکی دیکھنی سی ذکر اللہ تعالی
کا جاری نہین ہوا اور دیکھنی والے ہین اونکی دیکھنی سی کچھہ اثر ظاہر نہین ہوا
ہزارون کافرون سی اخیار ملاقی ہوئی ہین اور ہو رہی ہین اور اونہون نے
اونکو دیکھا ہی اور دیکھہ رہی ہین مگر اخیارون کے دیکھنی سی نہ کافرون سے
ذکر لسانی جاری ہوا اور نہ ذکر قلبی اور نہ ذکر قالبی یعنی سلطان الاذکار بلکہ بعضی
اخیار سی ایسی ہین کہ اونکو بغیر اللہ تعالی کے کوئی نہین پہچانتا جیسا کہ حدیث ہے
ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیا الذین اذا غابوا لم یتفقدوا وان
حضروا لم یدعوا لم یقربوا الحدیث یعنی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکان
پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب وہ غائب ہون تو وہ نہ پوچھی جاوین
اور جب وہ حاضر ہون تو وہ نہ بلائین جائین مجلس مین جانیکی لئے اور اگر وہ ملائین
بھی جائین تو وہ تعظیم اور تکریم سی پاس نہ بیٹہائی جائین دل اونکی چراغین ہدایت کے ہین

جھلکتی ہین وہ زمین تاریک سی آخر حدیث تک جیساکہ یہہ ساری حدیث ریااور
سمعہ سی بچنی کی بیان مین انشاءاللہ تعالی لکہی جاویگی چنانچہ اسی وجہ سی یعنی عدم
تعارف اور عدم امتیاز کی وجہ سی سیکڑون اخیار کو اشرار نی مارڈالا اور قطع نظر اسکی
ہزارہا اخیار بلکہ شیوخ الاخیار کہ وہ معروف اور مشہور تھی اور ہر ایک اونکا قطب
الوقت اور غوث الزمان ہوا ہی ایسا نہین ہوا کہ جب کسی نے اون کو دیکھا ہو تب
ذکر آلہی تعالی شانہ کا دیکہنی والی کی زبان پر جاری ہوا ہو مثل حضرت کمیل ابن زیاد
اور حضرت حسن بصری اور حضرت حبیب عجمی اور حضرت عبدالواحد ابن اور حضرت
معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوبکر شبلی
اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرات خواجہ گان پنجتن چشت مبارک اجداد فقیر مولف
کی لاسیما شیوخ طریقت کے مثل غوث الاغواث ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین
شیخ عبدالقادر جیلانی اور قطب المکملین شیخ الاکملین سند الراسخین ہندالولی حضرت
خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور شمس العارفین امام الواصلین حضرت خواجہ بہاوالدین
نقشبند اور سلطان الاولیا شیخ الاتقیا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور ذو
الکرامات العالیہ مقبل بدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید احمد رفاعی اور شیخ الطریقت
فرد الحقیقت حضرت سید ابوالحسن شاذلی اور اور شیوخ طریقت کے رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین
اور مریدین اونکی کہ ہر ایک اون کا غوث الوقت سید الاخیار ہوا ہی بلکہ سبطین کریمین
قرۃ العینین حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی حضرات حسنین اور اور
ائمہ اثناعشر کہ وہ شیوخ الاخیار بلکہ سادات الاخیار تھی اون کی دیکہنی سی ہی ذکر آلہی
جاری نہین ہوا اور اگر اون حضرات کی دیکہنی سی دیکہنی والون کی زبان پر

اونکی دلون مین ذکر الٰہی جاری ہوتا تو تابعین یزید پلید کی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو مع ذکور اہل بیت کی شہید نکرتی بلکہ حضرت سید الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ کی دیکھنی سی ابوجہل اور ابولہب وغیرہما کفار شقاوت آثار عرب سی ذکر الٰہی تعالی شانہ کا جاری ہوتا تو نزدیک اس فقیر کی مطابق قول بعض کی کہ آگی مرقوم ہوا ہی یہہ توجیہ مستحسن معلوم ہوئی کہ دیکھنا اخیار عباد اللہ کا مشابہ ذکر آلہی کی ہے یا وہ قائم مقام ذکر آلہی تعالی شانہ کی ہی یعنی جب وہ دیکھی جائین تو گویا اللہ تعالی کا ذکر کیا گیا جیسا کہ حدیث مین ہی کہ حضرت علی کا دیکھنا عبادت ہی اور اخیار عباد اللہ سے بھی مراد وہ عباد اللہ ہین کہ شریعت اور طریقت کی عالم اور عامل ہین نہ عالم بے عمل کہ اونکی حق مین اللہ تعالی نی قرآن مجید مین فرمایا ہی کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی عالم بی عمل مانند گدہی کی ہین کہ اوٹہاتی ہین کتابون کو اس آیتہ کی ترجمہ مین سعدی شیرازی نی کہا ہی۔ نہ محقق بود نہ دانشمند۔ چارپائی برو کتابی چند اور جب دیکہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور عالم ربانی کا عبادت ہوا اور عبادت ذکر ہی اس لئی کہ اللہ تعالی نے چند جگہہ قرآن مین نماز کو ذکر فرمایا ہی اور نماز عبادت ہی تو دیکہنا حضرت علی کا اور دیکہنا اخیار عباد اللہ کا مشابہ ذکر آلہی جل جلالہ کی ہوا اگرچہ اس حدیث کی معنی مین فقیر مولف کو یہہ توجیہ مستحسن معلوم ہوئی مگر تب بھی اس فقیر کو اس حدیث کی معنی مین تشفی حاصل نہوئی دل مین خلجان رہا کہ یہہ تاویل ہی کہ اخیار عباد اللہ کا دیکہنا مشابہ ذکر آلہی تعالی شانہ کی یا قائم مقام ذکر اللہ تعالی کے ہی مگر ظاہری معنی اس حدیث کی تو یہہ ہی کہ خیار اللہ وہ ہین کہ جب وہ دیکھی جاوین تو ذکر آلہی کا کیا جاوی اور یہہ شرطیہ کلیہ نہین کما بینتہ آنفا تو اس اثنا مین کہ یہہ

فقیر اس حدیث کی معنی مین متفکر اور متردد تھا کہ مولانا حافظ حاجی مولوی محمد انوار اللہ صاحب
کہ فضلاء نامدار دکن سی اور صالح اور متقی اور حضور پر نور نواب نظام الملک آصفجاہ
میر محبوب علیخان والی حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ کی اور آپکی صاحبزادہ بلند اقبال
نواب میر عثمان علیخان بہادر اطال اللہ تعالی عمرہ کی استاد ہین اور وہ مانند اپنی
چچا صاحب مرحوم کی اس فقیر کی شفیق ہین حسب طریقہ مرعیہ معمولہ اپنی چچا صاحب مرحوم کے
اور خصوصًا اپنی کی اس فقیر کی ملاقات کی لئی تشریف لائی اور اس فقیر کو اپنی ملاقی
سی مسرور کیا جزاہ اللہ تعالی خیر الجزا تب اس فقیر نی ہنگام مکالمہ مین مولوی محمد انوار اللہ صاحب سی
استفادۃً استفسار کیا اور کہا کہ لفظ اذا کا امر مقطوع بہ کی لئی آتا ہی جیسا شرح ملا جامی
مین حروف شرطیہ کی بحث مین ہے اذا للامر المقطوع به یعنی اذا امر یقینی کے
لئی آتا ہے اور کلیتہ حکم حدیث خیار عباد اللہ الذین اذا رأوا ذکر اللہ کا امر یقینی
نہین تب مولوی انوار اللہ صاحب نے اولاً اس حدیث کی یون توجیہ بیان فرمائی
کہ خیار عباد اللہ سی مراد وہ ضعفاء امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہ لوگون کے
نفسون مین احتقار اور موجب ترحم کی اور سبب یاد آلہی جل شانہ کی ہین اس فقیر نی
اوس کی اس توجیہ کو مسلم نہ کہا اور کہا کہ یہہ توجیہ وجیہ نہین کوئی آدمی سلیم الذہن
اس کو مسلم نہ کہیگا تب مولوی انوار اللہ صاحب نی اس حدیث کی دوسرے
توجیہ بیان فرمائی کہ حضرت اللہ تعالی نی قرآن مجید مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کفار عرب کی حق مین فرمایا ہی تراهم ینظرون الیك وهم لا یبصرون
یعنی یا محمد علیك الصلوة والسلام دیکھتی ہو تم کافرون کو کہ تمہاری طرف وہ دیکھتی
ہین اور حال آنکہ اون کو بینائی باطنی نہین اور وہ نہین دیکھتے تو اللہ تعالی نی

اونکی ظاہری دیکھنی کو کہ وہ مرادف رویت ظاہری کی ہی غیر مفید اور غیر معتبر جانکر اوس کو اونکی عدم بصیرت سی تعبیر فرمایا تو اس آیتہ مین وہم لا یبصرون سی عدم بصیرت باطنی مراد ہی کہ اوس سی مراد عدم محبت اور عدم اتباع اور عدم انقیاد و اعتقاد اور تعظیم ہی کہ بسبب عدم محبت اور اتباع اور انقیاد اور اعتقاد کفار عرب کی آیتہ تراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون مین اللہ تعالی نے اونکی بصارت ظاہری کو عدم بصیرت باطنی سی تعبیر کیا تو شاید مطابق اوس آیتہ کی اذا رأوا کر کہ اس حدیث مین واقع ہی مراد محبت اور تعظیم اور اتباع اور انقیاد اور اعتقاد خیار عباد اللہ کا ہو کہ وہ بصیرت باطنی کی لوازم سی ہی اور عدم اوس کا موجب عدم بصیرت باطنی کی ہی جیسا کہ وھم لا یبصرون سی ظاہر ہی پس مطابق اس توجیہ کی معنی حدیث خیار عباد اللہ الذین اذا رؤا ذکر اللہ کی یہہ ہوئی کہ خیار عباد اللہ الذین اذا اتبعوا ذکر اللہ یعنی خیار عباد اللہ وہ ہین کہ جب وہ اتباع اور انقیاد کی جاوین تو اللہ تعالی کا ذکر کیا جاوی اور اس مین شک نہین کہ اعتقاد اور انقیاد اور اتباع اور محبت اور تعظیم خیار عباد اللہ کا موجب ذکر الہی جل شانہ کی بلکہ باعث ترقی مدارج عرفان کی ہی کہ آدمی اوس سی واصل باللہ بلکہ فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہوتا ہی اور مولوی انوار اللہ صاحب نی اس توجیہ وجیہہ پر ایک حکایت کا اضافہ کیا کہ تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ سلطان محمود غازی غزنوی حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور پوچھا کہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی حق مین آپ کیا کہتے ہین شیخ نی کہا کہ وہ ایسی شخص تھی کہ جس نی اونکا دیکھا ہدایت پائی اور سعادت کو پہونچا سلطان نی کہا یہہ کیسی بات ہی ابوجہل نی

خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تھا تو اوسنی ہدایت اور سعادت
نہ پائی بایزید کی دیکھنی سی کیسا کوئی ہدایت اور سعادت پاویگا شیخ نی فرمایا
ابوجہل نے حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہین دیکھا اوس نے محمد یتیم
بن عبد اللہ ابی طالب کی برادر زادی کو دیکھا تھا اگر وہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھتا وہ بے شک سعادت اور ہدایت حاصل کرتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نی
قرآن مجید مین فرمایا ہی تراھم ینظرون الیك وھم لا یبصرون ایر اس سے
معلوم ہوا کہ رویت سی مراد اتباع اور اعتقاد اور انقیاد اور محبت اور تعظیم ہی
کسی نی کیا اچھا کہا ہی براى دیدن روئیتو چشم دیگرم باید کہ این چشمے کہ
میدارم جمالت را نمی شاید مولوی رومی نی فرمایا ہی ای تو پنداری کہ روی انبیا
آنچنان کہ ہست می بنیم ما ۔ گفت یزدان کہ ترٰیھم ینظرون + نقش حمام ند ہم
لا یبصرون ۔ اس توجیہ کی سنی سی یہہ فقیر بہت خوش ہوا اور اپنی دل مین سمجہا
شاید کہ اللہ تعالیٰ نی مولوی انوار اللہ صاحب کو میری دفع اشکال کے لئی میری طرف
بہیجا تھا حدیث ہی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تمس النار مسلما
رانی اورای من رانی رواہ الترمذی یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ مس کریگی دوزخ کی
آگ اوس مسلمان کو کہ اوسنی دیکھا ہی مجھے یا اوس مسلمان کو کہ اوس نے دیکھا ہی
اوس کو کہ اوس نی دیکھا ہی مجھ یعنی جس نے مجھ دیکھا ہی یا جس نے میری دیکھنی والی
کو دیکھا ہی اوس کو دوزخ کی آگ مس نکریگی سند ایت کیا اوس کو ترمذی نی اور
اس حدیث میں من رانی سی مراد حضرات صحابہ علیہم الرضوان ہین کہ دو بغیر توسط

کسی کی تبع اور منقاد اور معتقد حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور
من رأی من رأنی سی مراد حضرات تابعین علیہم الرضوان ہین کہ وہ بتوسط حضرات
صحابہ کی تبع اور منقاد معتقد حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی تھی اور
اس رویت سی بھی رویت باطنی مراد ہی کہ وہ لوازم تبصیر باطنی سی ہی اور مقصود
اوس سی اتباع اور انقیاد اور محبت اور تعظیم اور اعتقاد ہی اور اسی سبب سے
اس حدیث مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلما کی قید فرمائی تا کہ
غیر مسلم یعنی کفار عرب کے مانند ابوجہل اور ابولہب وغیرہما کی کہ وہ حضرت احمد مجتبی علیہ السلام
والصلوۃ کو بدون محبت اور اتباع اور اعتقاد اور انقیاد کی دیکھتی تھی اور
وہ سبب عدم بصیرت باطنی اونکا تھا اور آیۃ تراهم ینظرون الیک وهم
لا یبصرون اونکی حق مین وارد ہوئی ہی اور اور کفار کہ وہ ابوجہل اور ابولہب
وغیرہما کی دیکھنی والی تھی عدم مس نار دوزخ کی حکم مین مشارک اور مساول اور مساہم
حضرات صحابہ اور حضرات تابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی نہو جاوین اور
فرق اور امتیاز درمیان رویت حضرات صحابہ علیہم الرضوان من الرحمن کی اور
رویت کفار عرب علیہم اللعنۃ کی محض اتباع یعنی اسلام وایمان اور اعتقاد اور انقیاد
تھا کہ حضرات صحابہ حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو اتباع سی یعنی ایمان
اور انقیاد اور اعتقاد اور محبت سی دیکھتی تھی کہ بسبب اوس کی اونکی لئی اور
اونکی تابعین کی لئی حکم عدم مس نار دوزخ کا آیا اور ابوجہل اور ابولہب وغیرہما
کفار کی لئی کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغض اور حسد اور عداوت کی
نظر سی دیکھتی تھی اونکی اور اونکی تابعین کی لئی حکم خلود نار دوزخ کا آیا اور اگر

حدیث مین سراٰنی سی اور سراٰی من سراٰنی سی بغیر لحاظ قید مسلما کی محض رویت ظاہری حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بدون اتباع اور اعتقاد اور محبت کے مراد ہوتی تو ابو جہل اور ابو لہب اور اور کفار عرب کے کہ اونہون نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی دیکہنی والون کو دیکہا تہا تو وہ عدم مس نار دوزخ کی حکم مین معادل اور مشارک اور مساہم حضرات صحابہ اور حضرات تابعین کی ہوتی تامل و تدبر اور وہ کہ حدیث مین واقع ہی کہ حضرت علی کا دیکہنا عبادت ہی اور عالم کا دیکہنا عبادت ہی تو ان احادیث مین بہی دیکہنی سی مراد رویت باطنی ہی کہ وہ بصیرت باطنی کی لوازم سی ہی اور مراد اوس سی بہی اتباع اور اعتقاد اور انقیاد اور محبت اور تعظیم اور تکریم ہی اور اگر ان احادیث مین دیکہنی سی مطلق ظاہری دیکہنا بدون محبت اور اتباع اور اعتقاد اور تعظیم اور تکریم کے مراد لیا جائی تو وہ دیکہنا ہرگز عبادت نہوگا اس لئی کہ وہ دیکہنا تو کفار اور اشرار کو بہی حاصل تہا خصوصاً حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا دیکہنا یا عالم ربانی کا دیکہنا اگر بطریق بغض اور عناد اور توہین اور تحقیر کی ہو تو وہ موجب کفر کی ہی اس لئی کہ فقہ کے بعض فتاوون مین مرقوم ہے کہ توہین اور تحقیر عالم کی کفر ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ علاوہ اس کی کہ وہ صحابہ کرام حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام سی اور خلفاء راشدین سی اور اہل بیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تہی سید العلماء بہی تہی حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اون کی شان مین ہی کہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے کہ مین شہر علم کا ہون اور علی اوس شہر کا دروازہ ہے جب توہین اور تحقیر عام علماء کی موجب کفر کی ہے تو توہین اور تحقیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ سلطان العلما

و اولیا ہی کیونکہ کفر نہو گی اور ظاہر ہی کہ رویت اوسوقت عبادت ہوگی کہ وہ
موجب اتباع اور انقیاد اور اعتقاد اور محبت اور تعظیم کی ہو اور جس رویت مین
کہ اتباع اور انقیاد اور محبت اور توقیر شہود لہ کی نہو تو وہ عند اللہ غیر معتبد
اور مطابق آیۃ تراہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون کی وہ موجب عدم
بصیرت باطنی کی ہی اور مطلق دیکہنا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا تو ابوجہل اور
ابولہب اور غیرہا کفار اور اشرار عرب کو لاسیما حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قاتل
کو بھی حاصل تھا اور ایسا ہی مطلق دیکہنا عالمون کا تو اون فساق اور فجار کو کہ باوجود
دیکہنی عالمون کی عالمون کی اذیت اور تحقیر کے درپے ہوتے ہین یا اون فساق کو
کہ بخلاف فرمان واجب الاذعان علماء ربانی کی وہ فسق اور فجور مین مستغرق ہتی
ہین اون کو بھی حاصل ہی تو چاہیے کہ وہ دیکہنا اون کی لئی عبادت اور باعث اجر
اون کا ہو اور یہہ باطل ہی خصوصًا تہاجر اور تقاطع اور اتباع عورات کے بچنی
کی احادیث کی بیان مین یعنی دوستون کی ملاقات کو چھوڑنی اور دوستون کی
دوستی کو قطع کرنے اور مسلمانون کے عیوب کے ڈہونڈنے کی ممانعت مین اور
جاننا چاہیی کہ تہاجر اور تقاطع کی معنی کاٹنا ہی پس تقاطع تہاجر کا مرادف ہی اور
اوس سی بہائی مسلمان کی ملاقات اور سلام کا ترک کرنا اور پیوند صحبت مسلمان
کا اور اخوت اسلامی کا تین دن سی زیادہ کاٹنا مراد ہی اور عورات جمع عورت کی
ہے اور عورت وہ ہی کہ آدمی اوس کی ظاہر ہونے کو مکروہ جانی اور اوس سی شرم
رکہی اور یہہ دوست رکہی کہ وہ پوشیدہ رہی اور اوس سی مراد عیوب اور نقائص آدمی کی
ہین اور اتباع عورات یعنی عیب چینی کرنی عن ابی ایوب الانصاری قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدء بالسلام متفق علیہ یعنی حضرت ابی ایوب الانصاری سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کی لئی جائز نہین کہ وہ تین دن سی زیادہ مسلمان بہائی سے کسی سبب سے ترک اخوت اسلامی کری اور جب وہ دونو ملاقی ہون تو وہ اپنا مونہہ پہیری اور وہ اپنا مونہہ پہیری اور اچہا دونو کا وہ ہی کہ ابتدا کری سلام سے یعنی دوسرے کو سلام دی روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے کہتا ہی فقیر مودودی کہ چونکہ انسان کی طبع مین غضب اور بدخلقی اور حمیت اور تعصب اور امثال اوس کی متمکن ہوتے ہین تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک بہائی مسلمان کی مہاجرت کو معاف فرمایا تاکہ وہ غضب وحمیت وکینہ کہ باعث تہاجر دو مسلمانون کا ہوا ہی دفع ہو جائی یا کمتر ہو جائی اور چونکہ ابتدا سلام سی کرنا باعث رفع کینہ کا اور اظہار محبت کا ہی بنا بر آن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچہا دونو کا وہ ہی کہ ابتدا سلام سی کری اور اس حدیث مین مراد یہہ ہی کہ جب کسی دنیاوی امور کی سبب سے درمیان دو مسلمانون کی تہاجر اور تقاطع واقع ہو تو تین دن سی زیادہ دو مسلمانون کی روگردانی آپس مین حلال نہین اگر کوئی امور دینی باعث تہاجر کا ہو تو وہ جائز ہی جیسا کہ اہل فسق اور فجور سی روگردانی کرنا جائز ہی اوس کی تائب ہونے تک اور سیوطی نے موطا کی حاشیہ مین ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ جو کوئی بخوف فساد دین اپنی کی یا مضرت دنیاوی اپنی کی اور صلاح وقت اپنی کی کسی مسلمان سی بروجہ جمیل بغیر وقوع غیبت وعیب جوئی وکینہ وعداوت کی اجتناب کری تو جائز ہی اور احیاء العلوم مین

جماعہ سلف صحابہ وغیرہم سی منقول ہی کہ اون مین سے بعض نی تامدت عمر تہاجر کیا ہے
اور تین آدمیون نی کہ غزوہ تبوک سی تخلف کیا تہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مع اپنی صحابہ ومتبعین کی پچاس روز تک اون سی ساتھ تہاجر اونکی فرمایا
تہا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک اپنی اہل سے تہاجر
کیا تہا اور حضرت عائشہؓ نی حضرت ابن زبیرؓ سی مدت تک تہاجر کیا اور چونکہ
حارث محاسبی نے علم کلام مین تصنیف کی تو امام احمد حنبل نی اوس سی قطع صحبت کا
کیا لاکن چاہئی کہ بسبب دنیاوی امورات کے تین دن سی زیادہ بہائی مسلمان سے
تہاجر وتدابر نہو لاکن اگر بسبب حدوث فساد دین کی ہو تو اوس مین باک نہین
لاکن اس مین نفسانیت کو دخل ندیوی الحب للہ والبغض للہ کو مدنظر رکھی
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان
الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا
ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا
متفق علیہ یعنی حضرت ابی ہریرہؓ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نی
فرمایا بچو تم گمان بدسی اس لئی کہ بدگمانی زیادہ جہوٹی بات ہی اور نہ چوری سی
سنو اور نہ جاسوسی کرو اور کسی چیز کو اوسکی دوسرے فلانی کی لئی زیادہ بہا اوسی نہ مانگو اور
حسد نکرو ایک دوسرے سی یعنی آپس مین اور نہ بغض رکہو آپس مین اور ایک دوسری کی
پیٹھ مین غیبت نکرو اور رہو بندہ اللہ تعالی کی مثل بہائیون کی اور ایک روایت
مین ہی کہ دنیا کی رغبت نکرو اور حرص نکرو روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے
اور یہہ کہ حدیث مین ہی کہ گمان زیادہ جہوٹی بات ہے اس لئی کہ جب کوئی آدمی

کسی آدمی پر گمان کرتا ہی تو وہ حکم کرتا ہے اوس پر کہ وہ ایسا ہی یا ایسا ہی اور
چونکہ وہ واقع مین ویسا نہین ہوتا تو حکم اوس کا جھوٹہ ہوتا ہے اور مراد کذب الحدیث
سی حدیث نفس کی ہی اور چونکہ وہ شیطان کی القا سی ہوتی ہی تو اوس کو جھوٹی
بات کہنا اس سبب سے ہی اور یا اس مین مبالغہ ہی اور قرآن مجید مین آیا ہی ان
بعض الظن اثم یعنی تحقیق بعضی گمان گناہ ہین اور مراد اوس سی گمان بد ہی اور علما
نی لکھا ہی کہ گمان بد کہ اوس سی نہی آئی ہی وہ وہ ہی کہ استقرار اور جزم کری ساتھہ اوسکر
نہ وہ کہ بطریق خطرہ کی دل مین گذری اور بعضون نی کہا ہی کہ گمان بد موجب گناہ
جب ہی کہ آدمی ساتھہ اوسکی کلام کری یعنی اوس گمان بد کو زبان پر لای اور بہر تقدیر
گمان گناہ تب ہی جب اوس پر دلیل نہ رکہتا ہو یا اوس پر دو دلیلین متعارض ہون
اور بحکم دلیل کے اور قرینہ واضح کی جو گمان لیا جاوی تو آدمی اوس سی ماخوذ نہین ہوتا
اور لاتحسسوا پہلا ساتھہ حار مہملہ کی ہی اور لا تجسسوا دوسرا ساتھہ جیم معجمہ کی ہی
اور بالعکس اور فرق درمیان تحسس اور تجسس کے علما نی کئی وجہ سی کیا ہی قاموس مین فصل
جیم معجمہ مین لکھا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا اور جاسوس اور جسس اوس سی ہے
اور فصل حا مہملہ مین لکھا ہی کہ حاسوس بمعنی جاسوس کی یا وہ مخصوص ہی ساتھہ خبر
خیر کی اور جیم معجمہ سی مخصوص ہی ساتھہ خبر شر کے اور بعضون نے کہا ہی کہ تحسسوا حا
مہملہ سی دریافت کرنا خبر کا حاسہ سی جیسا کہ چوری سی سننا اور چوری سی چہپ چہپکر
دیکہنا اور تجسسوا جیم معجمہ سی آدمی کی عیبون کا تفتیش کرنا اور بعض نی کہا ہی کہ ہم سے
طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور حاسی اپنی لیے اور تناجشو نجش سے مشتق ہے
اور نجش ساتھہ سکون جیم کی لوگون پہ طلب رفعت اور بلندی سی مراد ہی اور بعض نے

نے کہا ہے کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا آدمی
اوس کی دیکھا دیکھی اوس کو خرید لیوی و اصل مین نجش شکار کی برانگیختہ کرنے کو
کہتے ہین اور نجش کہ وہ حدیث مین ہی بمعنی ور غلانی ایک آدمی کے دوسری آدمی کو
شرارت خصومت پر اور حسد بمعنی آرزو کرنے زوال نعمت غیر ظالم کی ہی یا آرزو کرنے
اس کی کہ نعمت اوس کی مجھے پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور یہہ کہ حدیث مین ہے
کہ نہ بغض رکھو آپس مین یعنی اسباب حادث ہونے بغض سی احتراز کرو واما حب و
بغض دونو صفات خلقی ہین کہ آدمی کو اونمین اختیار نہین ولا تدابروا کی
معنی یہہ ہی کہ آپسمین پس پشت غیبت نکرو اور طیبی نے کہا ہی کہ مراد تدابر سی تقاطع
ہے یعنی ترک ملاقات کی نکرو اس لیی کہ ہر ایک متقاطعین سی دوسرے کو پیٹھ دیتا ہے
یعنی حقوق سلام کی ادا سی رو اعراض کرتا ہے اور معنی تنافس کی تحاسد ہی یا اوسکی
قریب اور احتمال ہی کہ تنافس بمعنی میل و رغبت کرنے دنیا مین ہو وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین ویوم الخمیس
فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینه وبین اخیه شحناء فیقال
انظروا هذین حتی یصطلحا رواه مسلم یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کے پیر کی دن اور
جمعرات کی دن پس بخشش کی جاتی ہی ہر بندی کے لیی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ تعالی
کسیکو پس نہین رہتا بغیر مغفرت کے کوئی مگر وہ شخص کہ درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کی
دشمنی اور کینہ ہو پس تحقیق کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونو کی کہ وہ آپس مین دشمنی
رکہتے ہین یہانتک کہ وہ آپس مین صلح کرلین روایت کیا اوس کو مسلم نے وعن ام کلثوم بنت

عقبة ابن ابی معیط قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شئی مما یقول الناس کذب الا فی ثلاث الحرب واصلاح بین الناس وحدیث الرجل امراتہ وحدیث المرأۃ زوجہا یعنے کہا ام کلثوم بیٹی عقبہ ابن معیط نے کہ سنا مینے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جھوٹا وہ کہ صلح کرے آدمیون مین یعنی جھوٹ سے اور کہے وہ اچھی بات اور پہونچاوے وہ اچھی بات یعنی اگرچہ وہ جھوٹ بھی ہو روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے کہ نہیں سنا مینے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون رخصت دیے کسی شیئ مین اوس سے کہ آدمی کہتے ہین جھوٹ سے مگر تین چیزون مین جھوٹ کہنے کی رخصت دی ہے ایک کافرون کے جنگ مین یعنی یہہ کہ آدمی اپنی بہادری کی باتین کہے کہ اوس سے دشمن کا دل لوٹ جائے اگرچہ وہ جھوٹ بھی ہو دوسرا آدمیون کے درمیان صلح ڈلوانی کو لئے یعنی وہ ایسی باتین کہے کہ آدمیون مین صلح ہو جائے اگرچہ وہ فی الواقع نہون تیسرا یہہ کہ مرد اپنی عورت کی دوستی کے لئے اور عورت اپنے مرد کے لئے یعنی وہ ایکدوسری کی ازدیاد دوستی کے لئے ایسی باتین کہین کہ وہ فی الواقع نہون اور جاننا چاہیے کہ ام کلثوم نے لم اسمعہ کی ضمیر سے حضرت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کو مراد رکھا ہے وعن ابی خراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ رواہ ابو داود یعنے حضرت ابی خراش سلمی نے سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ اپنے بہائی کو ایکسال تک جدا کرے یعنی اوس سے خلاف رکھے اور اوس سے ایکسال تک بات چیت نکرے پس وہ گناہ مانند گناہ اوسکی قتل کی ہے روایت کیا اسکو ابو داود نے اور اس حدیث مین مبالغہ اور تاکید ہے در باب

عدم جدائی بھائی کے اور جب ایک سال کامل کا ہجران ہجری عادت سی خارج ہوا اور زیر باعث
کمال دل آزاری کاہی تو گویا بوجہ ہجران ایذا اور غصہ اور غم کی تلوار سی بھائی کو قتل کرتا ہے
نہ یہہ کہ یہہ حقیقی قتل ہو کہ وہ بعد اشراک باللہ کی اکبر کبائر سی ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یہجر مومنا فوق ثلاث فان
مرت بہ ثلاث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی
الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الہجرۃ رواہ ابوداود
یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال
مؤمن کے لئے کہ وہ جدا کری مومن کو تین دن سے زیادہ پس اگر گذریں جدائی سے تین روز
پس چاہیے کہ وہ ملاقی ہو اوس سے اور سلام کری اوس پر پس اگر اوس نے سلام کا جواب دیا
پس تحقیق شریک ہوئے وہ دونو ثواب وصلت اور ترک ہجران مین یعنی پہلے جس نے سلام
کیا اوس نے ابتدا سلام کا اور ترک ہجران بھائی مسلم کا ثواب پایا اور اوس دوسرے آدمی نے
جواب سلام اور قبول سلام کا ثواب پایا اور اگر در صورتی کہ اوس نے اوس کے سلام کو رد کیا
یعنی اسکی سلام کا جواب ندیا پس تحقیق رجوع کیا اوس نے گناہ سی یعنی گناہ گار ہوا اور
خارج ہوا سلام دینے والا ہجران کے گناہ سے اور وہ گناہ اوس کے گردن پہ پڑا کہ
جسنے سلام کا جواب ندیا روایت کیا اوس کو ابوداود نے وعن ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ
والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ
رواہ الترمذی وابوداود وقال ہذا حدیث صحیح یعنی حضرت ابی الدرداء سی
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا خبر دیوں مین تمکو ایسی عمل سے

که ثواب اوس کا روزه اور صدقه اور نماز کی ثواب سی که وه نافله هون افضل هے
کها ابوداود نے که کها هنو یعنی سع اور صحابه کے هان خبر دیجیے همکو اوس عمل سی که وه
روزه اور صدقه اور نماز سی فاضل تر هو فرمایا حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
اچها کرنا ذات البین کا اور فساد ذات البین کا موندنے والا هے روایت کیا اوس کو
ابوداود اور ترمذی نے اور ذات البین اوس احوال کو کهتے هین که وه آدمیون کے درمیان
هوتی هے جیسا که بغض اور عداوت اور جنگ اور جدل که وه آدمیون مین پڑا هو اور اون مین
فساد ڈالا هوا اور مراد اصلاح ذات البین سی نیک کرنا اوس کا که وه اوس بغض اور عداوت
اور جنگ اور جدل کو الفت اور محبت اور صلاح سے تبدیل کری اور فساد سی صلاح پر
لائی اور یهه که حدیث مین هے که فساد ذات البین کا موندنے والا هی یعنی آپکا فساد هلاک
کرنیوالا هی دین کا اور بیخ سے نکالنی والا هی ثواب کا جیسا که استره بالون کو بیخ سے کاٹتا هی
ایسا هی آپس کا فساد دین کو اور ثواب کو جڑ سی کاٹتا هے اور اس حدیث مین تحریص اور ترغیب هے
اصلاح ذات البین اور دفع فساد کے لئی اور تحذیر اور تنفیر هی خلاف اوس سی جیسا که
آگے کی حدیث مین بهی آویگا وعن الزبیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر
ولکن تحلق الدین رواه احمد والترمذی یعنی حضرت زبیر سی مروی هے که حضرت
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که آئی هے تم مین بیماری امم سابقه کے وه بیماری حسد
اور بغض کی هے اور وه بغض یا هر ایک اون کا یعنی حسد یا بغض سی موندنی والا هے
نهین کهتا هون مین که بالون کا موندنے والا هی بلکه دین کا موندنی والا هے روایت کیا
اوس کو احمد نے اور ترمذی نے اور اس حدیث مین ضمیر هی کے راجع هے بغضا کیطرف

اس لئے کہ بغض اشد ہے رخنہ اندازی دین مین اگرچہ وہ بھی نتیجہ حسد کا ہے اور اگر ضمیر
ہی کا بتاویل کلو احد من الخصلتین کے ہر ایک خصلت کی طرف کہ وہ مراد حسد اور
بغض ہی راجع ہو تو بھی جایز ہے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب
رواہ ابو داؤد۔ یعنی حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بچو تم حسد سے اس لئے کہ حسد کہاتا ہے یعنی نیست ونابود کرتا ہے اور لیجاتا ہے
حاسد کی نیکیون کو جیسا کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیون کو۔ روایت کیا اوس کو ابو داؤد نے
جاننا چاہئے کہ اس حدیث سے معتزلہ نے اپنے مذہب کی دلیل پکڑی ہے کہ ارتکاب
معصیت کا باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور نزدیک اہل
سنت وجماعت کے ایسا نہین بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسا کہ قرآن مجید مین ہے
ان الحسنات یذھبن السئیات اور معتزلہ کا جواب یہ ہے کہ معنی اس حدیث کی یہ
ہین کہ جاتا رہتا حسد سے کمال ایمان کا جیسا کہ حدیث ہے الحسد یفسد الایمان
کما یفسد الصبر العسل یعنی حسد بگاڑتا ہے ایمان کو جیسا کہ بگاڑتا ہے ایلوا شہد کو
اور بعضون نے اوس کا یہ جواب دیا ہے کہ حسد کا حسنات کی کھانی اور لیجانے سے مراد یہ ہے
کہ حاسد کو حسد باعث ہوتا ہے تلف کرنے مال اور ہلاک کرنے نفس پر اور ہتک
حرمت محسود پر اور اگر یہ امور حاسد نہین کرتا تو ارادہ رکھتا ہے ہتک حرمت محسود کا بسبب
غیبت کے تو ضرور وہ غیبت کرتا ہے پس روز قیامت کے اوس کی نیکیان اوسکے
محسود کو دینگی اوس کے حقوق کے عوض مین کہ وہ حاسد کی گردن پر ہین جیسا کہ حدیث مین
آیا ہے کہ مفلس میری امت مین سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ

اور گواہ کے آویگا اور حال اوس کا یہ ہوگا کہ کسی کو اوس نے گالی دی ہوگی اور کسی کو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوس کی اون کو دین گی کہ جسپر اوس نے ظلم کیا تہا جیسا کہ یہ حدیث آگے مرقوم ہوچکی ہے اور معنی حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اونکا دیوان اعمال سے اور اگر آج اونکو محو و فنا کیا ہوتا تو کل وہ ساتہ کس اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہے ساتہ آنے اوس کے مع اعمال صالحہ کے روز قیامت مین اور جواب یہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتے ہین ساتہ استعداد اور اصلاح بندی کے پس جب بندہ مرتکب خطاؤن کا ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے۔ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال واياكم وسوء ذات البين فانها الحالقة رواه الترمذي. یعنی بچو تم برائی ڈلوانے سے درمیان دو شخصونکی پس تحقیق وہ مونڈنے والا ہے یعنی تباہ کرنے والا ہے دین کا اور حصر مبالغہ کے لئی ہے وعن ابن عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع يا معشر من اسلم بلسانه ولم يفض الايمان الى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من يتبع عورة اخيه المسلم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله رواه الترمذي یعنی حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ چڑہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتہ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اون شخصون کی کہ اسلام لائے ہین ساتہ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ہے ایمان اون کے دلون کو نہ ایذا دیو تم مسلمانونکو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور طعنہ نہ دو اون کو اور اون کے عیبون کو نہ ڈھونڈہو پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈہے بہائی مسلمان کے

عیوب کے پیچھے پڑتا ہے یعنی تفحص کرتا ہے تو اللہ اوس کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے
اور جس کے عیوب کے اللہ پیچھے پڑتا ہے تو اللہ تعالی اوس کو رسوا اور خوار کرتا ہے اگرچہ
وہ شخص اپنے مکان اور منزل مین پوشیدہ ہو روایت کیا اوس کو ترمذی نے۔ وعن جابر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ
اولم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس رواہ البیہقی
فی شعب الایمان وقال المکاس العشار یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عذر خواہی کرے
اپنے بھائی مسلمان سے پس وہ بھائی اوس کو معذور نہ رکھے یعنی اوس کے عذر کا وہ
انکار کرے اور کہے کہ تو عذر نہین رکھتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے یا وہ بھائی عذر اوس کا
قبول نہ کرے اور اوس کو کہے اگرچہ تو عذر رکھتا ہے لیکن مین قبول نہین کرتا پس ہوگا اوسپر گناہ
صاحب مکس کا نقل کی اوس کو بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینے والا ہی
یعنی وہ کہ ظلم کرے اور موافق شرع کے عشر نہ لے اور حدیث ہے کہ لا یدخل الجنۃ
صاحب مکس یعنی بہشت مین نہ جاوے گا صاحب مکس کا اور قاموس مین مکس بمعنی ظلم
اور نقص کی لکھا ہے اور مجمع البحار مین بیہقی سے منقول ہے کہ مکس بمعنی نقصان کے ہے
اور ماکس وہ کہ مساکین سے حقوق رسانی مین نقصان کرے وعن ابی صرمۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ
علیہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی یعنی ابی صرمہ سے مروی ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بے حجت شرعی کسی کو گزند پہونچائے گا
اللہ تعالے اوس کو گزند پہونچائے گا اور جو کوئی بے سبب کسی سے خلاف اور دشمنی

گرے گا خلاف اور عداوت کرے گا اللہ تعالیٰ اوسپر یعنی اوس سے روایت کیا اوسکو
ابن ماجہ اور ترمذی نے صراح مین ہے ضر گزند پہونچانا خلاف نفع کے اور صراح مین ہے
کہ شاقہ شقاق سے ہے بمعنی خلاف اور دشمنی کے اور اصل مین اشتقاق شاقہ کا شق بکسر
شین سے ہے بمعنی جانب کے اس لئے کہ ہر ایک متخالفین اور متنازعین سے ایک
جانب ہے اور سی اور طیبی نے کہا ہے کہ شاقہ مشقت سے مشتق ہے اور وہ یہ ہے
کہ اپنے صاحب کو تکلیف دے اس امر کی کہ وہ اوس کی طاقت مین نہ ہو اور یہ معنی نزدیک ترہے
کلمہ علی سے اگر نہ شاقہ بمعنی خلاف اور عداوت کے بغیر کلمہ علی کے آتا ہے جیسا کہ قرآن مجید
مین ہے من یشاق اللہ ورسوله ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین
له الهدی اور اس لئے علماء نے فرق کیا ہے مضارہ و مشاقہ مین اور بعض
حواشی مین مرقوم ہے کہ ضرر اور مشقت قریب المعنی ہین لاکن ضرر کا استعمال اتلاف مال مین ہے
اور مشقت کا ایذا رسانی بدن مین مثل تکلیف عمل شاق کے وعن المستورد عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من اکل برجل مسلم اکلة فان اللہ یطعمه مثلها من
جهنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوه مثله من جهنم ومن
قام برجل مقام سمعة وریاء فان اللہ یقوم له مقام سمعة وریاء یوم
القیامة رواه ابوداؤد۔ یعنی مستورد سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کی غیبت کرنے کے سبب لقمہ کھاے گا
یعنی جو کوئی کسی آدمی کو بہ سبب کسی مسلمان کی غیبت کرنیکے خوش کرکے لقمہ کھائیگا اور
اپنے لقمہ کھانے کے لئے کسی مسلمان کی غیبت کرے گا۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ
کھلائیگا اوس غیبت کرنے والے کو مثل اوس لقمہ کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی کہ

پہنتا ہی کہ کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی یعنی وہ کسی آدمی کی خوش کرنیکی لئی کسی مسلمان
غیبت کرکی پوشاک حاصل کرتا ہی پس تحقیق پہناتا ہی ورکو اللہ تعالی مثل اوسکی دوزخ کی آگ
سی اور یہ معنی تب ہی کہ کسی کو صیغہ معلوم سی پڑہا جاوی بقرینہ اکل اور رقام کی اور اگر
کسی کو صیغہ مجہول سی پڑہا جاوی تو اوس کی معنی یہ ہوگی اور وہ کہ پہنایا جاوی اوس کو
بسبب غیبت کسی مسلمان کی کپڑا پس پہنائیگا اللہ تعالی اوس کو مثل اوس کی جہنم سی اور
جو کوئی کہڑا ہوگا کسی آدمی کی لئی سمعہ اور ریا کی مقام مین یعنی جو کوئی کسی کی معتقد کرنی
کی لئی اور اوس کی سنانی اور دیکہانی کی لئی عبادت اور طہارت اور تقوی اور مجاہد
اور محاسن کریگا پس تحقیق اللہ تعالی قیامت کی دن اوس کو سمعہ اور ریا کے مقام
مین کہڑا کریگا اور اس کی دو معنی ہین ایک معنی تو یہہ ہی کہ جو کوئی دنیا مین اپنی صلاح
اور زہد تقوی کو کسی صاحب مال اور جاہ کی لئی ظاہر کریگا تاکہ وہ سنی اور دیکہی اور معتقد
ہوئی اور وہ صاحب مال اور جاہ کا اپنا مال اور جاہ اوس عابد ریاکار کی لئی صرف کری اور
اوس کو دیوی پس کہڑا ہوتا ہی اللہ تعالی اوس کی رسوائی کی لئی یعنی اللہ تعالی اوس کے
فضیحت کا ارادہ کرتا ہی اور کہڑا کریگا اوس کو قیامت کی دن سمعہ اور ریا کی مقام مین
اور ملائکہ کو فرمائیگا تاکہ وہ ندا دین کہ یہہ شخص ریاکار تہا اور اتنا زہد اور تقوی عبادت
خلق کی لئی کرتا تہا پس اوس کو عذاب کریگا اللہ تعالی ریاکارون کا اور دوسرے معنی یہہ ہے
کہ جو کوئی کہڑا کرتا ہی کسی آدمی کو سمعہ اور ریا کی مقام مین تاکہ وہ آدمی اوس کی عبادت
اور زہد اور تقوی اور طہارت کی ہر جا شہرت دیتا رہی اور اوس شہرت کو وہ مرائی
باعث حصول دنیا اور شرف دنیاوی کا کرتا ہی جیسا کہ مشایخ کی مرید کہ وہ اپنی پیرون کی
تعریف کرکی اوس کو ذریعہ حصول دنیا کا کرتی ہین تو اللہ تعالی قیامت کی دن اوس کو

فضیحت اور رسوائی کی مقام مین کہڑا کریگا اور فرشتی ندا دیوینگی کہ یہہ جہوٹا ہی اوس نے
اپنی پیر کو اپنی حصول دنیا کی لئی جہوٹ سی شہرت دی ہی وعن سعید بن زید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم
بغیر حق رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان حضرت سعید بن زید سی مروی
ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ربا مین بہت بڑا ربا زبان دراز
کرنی ہے مسلمان کی آبرو مین بغیر حق کے روایت کیا اوس کو ابوداودنی اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور از روی لغت کی ربا کی معنی افزودنی اور زیادتی ہیں اور شرع
مین قرض اور بیع مین زیادتی لینا اور مسلمان کی آبرو مین بغیر حق کی اور بغیر اذن
اور مصلحت شرعی کی زبان درازی کرنیکا گناہ ربا کی گناہ سی زیادہ ہی اور چونکہ زبان
درازی مین زیادہ استحقاق سی اور زیادہ رخصت شرعی سی آبرو ریزی ہی بنا بر آن
حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نی تشبیہ دی اوس کو ربا سی کہ اوس مین سے
حق سے زیادہ لینا ہوتا ہی اور اس لئی کہ مسلمانون کی آبرو اونکو اون کی مال سی عزیز
اور شریف ہی پس اوسکی لینی مین ربا کی لینی سے فساد اکثر اور او فر ہوگا اور قید بغیر حق کی اس لئی
کہ بعضی احوال مین زبان درازی مباح ہی جیسا کہ صاحب حق کا ور اگر اوس شخص کو کہ وہ اوس کا
حق نہین دیتا ظالم کہی مباح ہی اور استطالت زبان درازی اور مسلمان کی آبرو ریزی غیبت سے
کرنا اور دشنام دینا اور کسی پہہ ترفع اور تکبر کرنا اور کسیکو حقیر جاننا اور قاموس استطالت
بمعنی امتداد اور ارتفاع اور تفضل کے ہی اور صراح مین استطالت بمعنی تکبر کرنے کی ہے مخصوصا
غضب اور کبر سی بچنی کی احادیث کی بیان مین غضب بفتحتین غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک
حالت ہی کہ باعث حرکت نفس کو ہوتی ہی جانب خارج کے بقصد بدلہ لینی اور دفع کرنے مکروہ کے

اس لئی کہ روح حیوانی حالت غضب مین میل کرتی ہی طرف مغضوب علیہ کی تا اوس سی بدلہ لیوی یا اپنی سی دفع مکروہ کا کری اور اسی سبب سی موہنہ غاضب کا سرخ ہوجاتا ہی اور رگین اوس کی پہول جاتی ہین جیساکہ حالت خوشی مین روح میل کرتی ہے خارج کے طرف تا محبوب سے چہرآوی پہنچا کچھ وقت افراط غضب کی اور خوشی کی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب نکل جانی تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف کی حالت مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی موہنہ کے اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی اور اس جگہہ بھی خوف ہلاک کا ہوتا ہے بسبب چلی جانے روح کی اندر کے جانب اور سرد ہونے اوس کی مطلق اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اللہ تعالی سی سوال نہین کرتا اللہ تعالی اوس پر غضب ہوتا ہی تو غضب ہونا اللہ تعالی کا بسبب گناہون کی قرآن مجید سی اور احادیث سی ثابت ہی تو اوس کو مجازاً غضب کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی اوس سی وہ معاملہ کرتا ہی کہ بادشاہ غضب کے وقت اپنی زیر دستون پر کرتا ہی کہ وہ اون سے بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہے اور غضب کرنا کہ حق سے نہو تو وہ برا ہی اور اگر کوئی آدمی شرع کے مطابق نہ چلے اور اوس پر غضب حق کی لئی ہو تو وہ محمود ہی اور مقصود ریاضت سی ازالہ مطلق غضب کا نہین بلکہ مقصود اوس سی یہہ ہی کہ وہ حق کی لئی ہو اور غضب سبب انتظام بدن کا اور موجب حیات کا ہی اس لئی کہ آدمی بسبب اوس کی اشیاء موذیہ اور مضامین کو دفع کرتا ہی اور اس لئی کہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی گئی تو ہر کوئی اسکی اہلاک پہ قادر ہی بخلاف حیوانات کی کہ اوس مین قوت غضبی رکھی گئی ہی جیساکہ بعضی جانور اپنی شاخون سی اور بعضی جانور اپنی دانتون سی اور اپنی پنجون سی اپنی موذیات کا دفع کرتے ہین اور آدمی مین اللہ تعالی نی عقل کو رکہا ہی کہ وہ ہر غضب کے آلات بناکر اوس سی اپنی موذیات کو دفع کرتا ہی اور کبر منشا اوس کا عجب ہی اور وہ اچہا دیکہنا اپنی نفس کا اور اپنی صفات کا ہے اور جب کوئی

اوسی کو اظہار کری اور بسبب اوس کی لوگون پر سبقت اور بلندی اور ترفع ڈہونڈہی اور حق فرمان برداری سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تو وہ تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر بر خلاف واقع کی ہو اور اوس کی ذات مین وہ صفات اور کمالات کہ وہ اون کا مدعی ہی نہون اور اگر واقع مین وہ فضائل کہ بسبب اونکی وہ سبقت اور بلندی ڈہونڈہتا ہی اوس مین موجود ہون تو وہ مذموم نہین اور حضرت امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ کبر منقسم ہی طرف ظاہر کی اور باطن کی پس جبکہ وہ اوس کی اعضا پر ظاہر ہو تو اوس کو تکبر کہا جاویگا اور جب وہ اوس کی اعضا پر ظاہر نہو تو کہا جاویگا کہ اوس کی نفس مین کبر ہی اور مقابل تکبر کی تواضع ہی اگرچہ تواضع توسط ہی درمیان کبر کی اور صغر کی اس لئی کہ کبر وہ ہی کہ صاحب اوس کا اپنی موجودہ حال سی زیادتی کا دعوی کری اور بخلاف اوس کے صغر وہ ہی کہ صاحب اوس کا اپنی مقام سی تنزل اور فروتنی کری اور جس چیز کا یا جس مقام کا کہ وہ استحقاق رکہتا ہو تو اوس کو بہی وہ ترک کری اور تواضع قایم ہونا طریقہ توسط اور اعتدال پر درمیان کبر کی اور صغر کی اور حضرات مشائخ صوفیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم نے چونکہ صفت کبر کی نفسون مین غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوس کی ازالہ مین کیا کہ صغر کو تواضع سی مشہور کیا اور اوس کی قایمقام ٹہرایا اس لئی کہ یہہ صفات تواضع کی کہ مشہور اور معروف ہین یہہ صفات صغر کے ہین نہ تواضع کی اس لئی کہ تواضع توسط حال کبر کا اور صغر کا ہی عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذالک مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ ایک آدمی نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ وصیت کیجئی مجکو حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نی اوس کو فرمایا غضب مت کر پہر اوسنی کئی بار کہا کہ وصیت

فرمائی مجہی حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیمات نی فرمایا کہ غضب مت کر یعنی ہر بار
کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی اور کہا کہ اوصنی تو حضرت سید الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم نی
جواب اوس کا یہی فرمایا لا تغضب یعنی غصہ مت کر اس لئی کہ اوس شخص مین غصہ غالب تہا
اور عادت شریف ایسی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک درد کا علاج
حسب اوس کی مرض کی فرماتی تہی پس اوس کی حق مین غضب کرنیکی ممانعت مناسب جانی
اور بعض نی کہا ہی کہ طالب وصیت کا حضرت ابودردا تہی اور اس حدیث مین رجلا
سی بہی مراد حضرت ابودردا تہی اور کہا بعض محققین نی کہ وہ غضب کہ حق کی لئی نہو شیطانی
وسوسون سی ہوتا ہے کہ آدمی بسبب اوس کی حد اعتدال سی صورت اور سیرت مین نکل جاتا ہی
یہان تک کہ وہ شرعًا اور عرفًا کلام باطل اور افعال بُری کرتا ہی اور دل مین کینہ اور بغض رکہتا ہی
اور سوای اوس کی بہت سی بُری چیزین ہین کہ وہ بدخلقی کی نشانیان ہین اوس سی ظاہر ہوتی
ہین بلکہ کبہی کلمات کفر کی بہی احیانًا اوس سی سرزد ہوجاتی ہین تو اوس کو لازم ہی کہ وہ
توبہ کری اور تجدید ایمان کی کری اس لئی کئی بار حضرت سید الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی
ممانعت فرمائی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کی لئی پس گویا کہ اوس کو فرمایا اچہا
کر خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سی ہی گویا کہ یہہ معجون ہی کہ مرکب ہی علم سی اور عمل سی و
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید
الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قوی اور پہلوان نہین وہ شخص کہ پچہاڑی لوگون کو
سوای اس کی نہین کہ قوی اور پہلوان وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنی نفس کا غصہ کیوقت کہ وہ سخت تر
اور قوی تر دشمن ہی تو چاہئی کہ وہ اس کو زمین خواری پہ ڈالی اور اوس پہ غالب ہووی

کسی نی کیا اچھا لکھا ہی؛ مردی نہ زور بازو و دانی نہ زور کتف؛ بانفس گر برائی دانم کہ شاطری

وعن حارثة ابن وهب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو اقسم علی الله لابره الا اخبرکم باهل النار کل عتل جواظ مستکبر متفق علیه وفی روایة لمسلم کل جواظ زنیم متکبر یعنی حارثه بن وہب سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا آیا نہ خبر دیوں مین تمکو اہل بہشت سی یعنی کہوں مین تمکو کہ اہل بہشت کی کون لوگ ہین وہ ہر ضعیف کہ اور آدمی اوس کو ضعیف اور حقیر جانین اور اس پر تکبر اور تجبر کرین بسبب مسکینی و شکستگی اوس کی اگر قسم کہا دیگا وہ خدائی تعالی پر تو راست کو کریگا اللہ تعالی اوس کو آیا نہ خبر دیوں مین تمکو اہل دوزخ سی یعنی ہین تمکو اہل دوزخ سی آگاہ کرون وہ آدمی درشت کو سخت کو لڑنیوالا بخیل جمع کرنیوالا مال کا اور نار سی چلنی والا ہی روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ ہر بخیل حرامزادہ کہ وہ اپنی کو اور کی اولاد سی کہتا ہی کہ فی الواقع وہ اوس سی نہو یا اپنی کو اور قوم سی کہتا ہی کہ فی الواقع اوس سی نہو جیسا کہ قرآن مجید مین عتل اور زنیم ولید بن مغیرہ کی شان مین آیا ہی اور یہہ کہ حدیث مین ہی کہ راست کو کریگا اوس کو اللہ تعالی اس کی چند وجہ ہین ایک تو یہہ اگر وہ قسم کہاتا ہی بامید لطف الہی اور کرم خداوند جل شانہ کی کہ وہ مجہی راست کو کریگا تو راست کو اور سچا کرتا ہی اوس کو اللہ تعالی اور اوس کی التجا کو قبول فرماتا ہی دوسرا یہہ کہ اگر وہ کسی چیز کا یا کسی کام کی انصرام کا یا عدم انصرام کا اللہ تعالی سی سوال کرتا ہی اور اللہ تعالی کو قسم دیتا ہی کہ اوس کا مدعا حاصل کری تو اللہ تعالی اوس کو سچا کرتا ہے اور سوال اوس کا قبول کرتا ہے اور تیسرا یہہ کہ اگر وہ قسم کہاتا ہی کہ اللہ تعالی فلان کام کریگا یا نکریگا تو اوس کو اللہ تعالی سچا اور راست

گو گرد انتا ہی اور ایسا ہی کرتا ہی کہ اوس نی اوس پر قسم کہائی تھی اور متضعف ضاد کی فتح سی وہ کہ لوگ اوس کو ضعیف اور حقیر جانین اور اوس پر تکبر اور تجبر کرین بسبب مسکنت اور شکستگی اوس کی اور بعضی نی کہا ہی کہ وہ عین کی کسرہ سی ہی اور معنی اوس کے گمنام اور ذلیل و نرم دل ہی عتل عین مہملہ اور تاء فوقانیہ کی ضم سی آدمی درشت اور سخت گو لڑنیوالا باطل سی جواظ جیم معجمہ کی فتح اور واو مہملہ کی تشدید سی بخیل جمع کرنیوالا مال کا اور بعضون نی کہا ہی کہ ناز سی چلنی والا اور مراد اوس سی آدمی متکبر ہی اور زنیم حرامزادہ

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم یعنی حضرت ابن مسعود سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ اوس کی دل مین مقدار ذرہ کی تکبر ہوگا پس ایک آدمی نی کہا کہ تحقیق آدمی دوست رکہتا ہی کہ ہو کپڑا اوس کا اچھا اور جوتا اوس کا اچھا یعنی اس خیال پر کہ اوس نی کہا کہ شاید کہ اچھا کپڑا پہننا متکبرون کا رویہ ہوگا اور با وجودیکہ اوس کو سب آدمی دوست رکہتی ہین تو اوس کے جواب مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی صاحب جمال کا ہی اور جمال کو دوست رکہتا ہی اور تکبر حق کو باطل کرنا اور حق سی سرکشی کرنا اور حق کو قبول نکرنا اور آدمیون کو حقیر جاننا ہی اور رکہتا ہی فقیر مودودی کہ یہہ جو حدیث مین ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ کہ اوس کی دل مین مقدار ذرہ کی کبر ہوگا تو مراد عدم دخول جنت سی قبل کرنے عذاب کے ہے نہ مطلق عدم دخول جنت کا کہ وہ کفار کی لئی ثابت ہی اور مومن کسی گناہ سی مستحق

مطلق عدم دخول جنت کی نہین ہوتا اور اسیطرح ہر جا کہ احادیث مین مومن مذنب کے
حق مین لا یدخل الجنۃ آیا ہے تو اوس سے مراد عدم دخول اوس کا ہے جنت مین
قبل عذاب کرنے اوس کی نہ مطلق عدم دخول جنت کا ہے جیسا کہ معتزلہ اور خوارج
زعم کرتے ہین کہ گناہ موجب عدم دخول جنت کا ہے اگرچہ مومن سے ہی ہو اور یہہ جو
حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی جمیل ہے تو معنی اس کی یا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کامل الاوصاف
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جمیل کے معنی سنوارنیوالا اور جمال بخشنے والا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ جمیل بمعنی جلیل کی ہے یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا ہے کہ جمیل کے معنی بندون
نیکی کرنیوالا وعن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون امثال الذر یوم القیامۃ فی صور الرجال یغشا
ھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جہنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقو
ن من عصارۃ اھل النار طینۃ الخبال رواہ الترمذی یعنی عمرو بن شعیب اپنے باپ سے
اور وہ اپنے دادا سے راوی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کئے
جاوینگے تکبر کرنیوالے مانند چہوٹی چیونٹیون کی قیامت کے دن مردون کی صورت مین
یعنی صورت اون کی مردون جیسی ہوگی اور جثہ اون کا چیونٹیون کی مانند ہوگا اور ڈہانکی
گی اون کو خواری ہر جگہہ سے ہانکے اور کہینچے جاوینگے وہ طرف قیدخانے کی کہ دوزخ مین ہے
نام رکہا جاتا ہے اوس کا بولس غالب ہوگی اون پر اور گہیرلیگی اون کو آگ آگون کی پلائے
جاوینگے دوزخیون کی نچوڑ سے کہ نام اوس کا طینۃ الخبال ہے یعنی لوہو اور پیپ جو دوزخیون
کے بدن سے بہیگا روایت کیا ہے اوس کو ترمذی نے جاننا چاہئے کہ حدیث مین ہے کہ جمع کئے جاوینگے
تکبر کرنیوالے مانند چہوٹی چیونٹیون کی تو اوس سے یہہ مراد ہے کہ تکبر کرنیوالے خوار اور پائمال

ہونگی نیچی پانؤن کی جیسا کہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اس کی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدنون کا ساتھہ ان اجزا ر اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی ہین اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوس کا گنجایش اس کی نہین رکہتا چنانچہ اس لئی فرمایا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ وہ آدمی کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی اس کا قرینہ ہی کہ مراد اُس سی خواری ہی اور سیاق حدیث بھی دلالت کرتا ہی اس پر اور صواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور اوٹھنا متکبرون کا بہیئت چیونٹیون کی حقیقت مین ہو ولیکن وہ بصورت مرد ہونگی اس لئی کہ اللہ تعالی قادر ہی اس پر کہ اجزا اصلی اون کی کہ وہ ساتھہ اوس کی اوٹھینگی با وجود جثہ چیونٹیون کی اس صورت سی ہون اور اون کو اللہ تعالی خوار کری بولس فتح با اور سکون وا و اور فتح لام سی ہی اور قاموس مین ضم با اور کسر لام سی ہی اور وہ مشتق بلس سی ہی بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بھی اس سی مشتق ہی اور یہہ کہ حدیث مین ہی نار الانیار یعنی آگ آگون کی تو معنی اس کی یہہ ہی کہ نسبت اوس کی ساتھہ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ اور چیزون کی کہ جلادیتی ہی اور خبال ساتھہ فتح خا کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام عصارہ اہل نار کا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیھم وفی روایۃ ولا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر رواہ مسلم یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ تین شخص ہین کہ اللہ تعالی اون سی قیامت کی دن بات نفرمائیگا اور اون کو پاک نفرمائیگا اور ایک روایت مین ہی کہ اون کی طرف نظر نفرمائیگا بسبب غضب اور

اور نارضامندگی اور اون کی لئی عذاب دردناک ہوگا ایک اون مین سی بوڑہا زنا
کرنیوالا ہی دوسرا بادشاہ جہوٹا ہی تیسرا فقیر متکبر ہی روایت کیا اون کو مسلم نے
بوڑہی زنا کرنیوالون سی اس لئی کہ اللہ تعالی غضب ہوگا کہ وہ باوجود بوڑہاپی اور
نقصان شہوت کی ایام پیری مین کہ وہ وقت توبہ کا اور حیا کا ہی زنا جیسا گناہ شنیعہ
اوس سی ظہور پاتا ہی یہہ ذلیل اوس کی بیحیائیکی ہی اور بادشاہ جہوٹی سی اس لئی
اللہ تعالی غضب ہوگا کہ جہوٹ یا ضرر کی دفع کے لئی ہوتا ہی یا نفع کے حصول کی لئی
اور چونکہ پادشاہ بغیر جہوٹ کہنے کی اوس پر قادر ہی پس جہوٹ کہنا خصوصًا کہ وہ بی
فائدہ ہو موجب غضب الہی جل جلالہ کا ہی اور علاوہ اوس کی جہوٹ کہنا سب آدمیون سے
براہی لاسیما بادشاہ سی کہ مدار انتظام ملکی و مصالح مہام خلق اوس کی قبول پر ہو اوس کا
جہوٹ کہنا اقبح القبائح ہی اور درویش متکبر سی اس لئی اللہ تعالی غضب ہوگا کہ تکبر سب
آدمیون سی بدنما ہی خصوصًا فقیر سی بدنما تر ہی اس لئی کہ وہ اسباب نخوت سی کہ وہ مال
اور دولت اور ثروت اور مراتب دنیاوی ہین عاری ہی جیسا کہ کسی نی کہا ہی کبر زشت
دانر گدایان زشت تر روز سرد و برف آنگہ جامہ تر اور بعضون نے لکھا ہی کہ
عائل یعنی صاحب عیال کی ہی اور اوس سی تکبر اس لئی زشت تر ہی کہ دنب باوجود
احتیاج کی قبول صدقہ اور زکوۃ سی خصوصًا ملائمت اور لین کلام اور اختلاط خلائق
سی کہ وہ باعث رفع حاجت عیال کی ہی تکبر کرتا ہے اور اپنی عیال کو بسبب تکبر کے
ورطہ ہلاک مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی فقیر مودودی کہ تعفف اور استحیا سوال سی
جیسا کہ اللہ تعالی اون کی حال سی قرآن مجید مین خبر دیا ہی یحسبہم الجاہل
اغنیاء من التعفف یعنی اون کو جاہل بسبب ترک کرنے سوال کی اغنیاء جانیگی

اور ستر حال اپنی فقر اور فاقہ کا موجب فرمودہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
اخفاء الشدائد من المروۃ یعنی چھپانا اپنی فقر کا اور فاقہ اور تکالیف کا موجب
مروت ہی اور توکل علی اللہ موجب فرمودہ اللہ تعالی کی ان اللہ یحب المتوکلین
یعنی اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالون کو یہہ صفات اور ہین اور تکبر اور
عدم قبول احسان آدمیون کا باوجود احتیاج اور اضطرار کی اور ہی ترک سوال کا
کہ عبارت تعفف سی ہی اور اخفار فقر اور فاقہ اپنی کا اور توکل علی اللہ یہہ صفات
محمود ہین اور نخوت اور تکبر مذموم ہی وہ حسنات سی ہین یہہ سئیات سی اور وہ
موجب خوشنودی اللہ تعالی کی ہین اور یہہ موجب سخط اور غضب الہی جل جلالہ کے
عن عطیۃ بن عروۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفی النار
بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضاء رواہ ابوداؤد یعنی عطیہ بن عروۃ السعدی سی
مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا یعنی تحقیق وہ غصہ کرنا
کہ خدا کی لئی نہو شیطان سی ہی یعنی اوس کی اغواسی ہوتا ہی اور چونکہ شیطان آگ سی
پیدا کیا گیا ہی اور آگ پانی سی بجھائی جاتی ہے پس جس وقت ایک تمہار یکو غصہ آوی
تو چاہئی کہ وہ وضو کری روایت کیا اوس کو ابوداودنی کہتا ہی فقیر مودودی کہ پانی
سرد کا استعمال کرنا بالخاصیت دافع غصہ کا ہی اور تجربہ اس پہ گواہ ہی اور چاہئی کہ
جب کسی آدمی کی غصہ آوی تو وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کو پڑہے
حدیث مین ہی کہ اس سی غصہ جاتا رہتا ہی اور احیاناً جب دیکھی کہ غصہ نہین گیا تو وہ
وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب منہ
الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی یعنی حضرت ابی ذر سی مروی
ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جب ایک آدمی کو تم مین سے
غصہ آوی اور اوسوقت وہ کھڑا ہو پس چاہئے کہ وہ بیٹھی پس اگر بیٹھنی سی خشم دفع ہوا
تو بہتر ہی وگرنہ چاہئی کہ وہ لیٹ جای بدایت کیا اوس کو احمد اور ترمذی نے طیبی نے
کہا ہی کہ حکمت تغیر حال مین یہہ ہی کہ ایسا نہو کہ اوس سی خشم کی حالت مین ایسی حرکت ہو جائے
کہ وہ موجب پشیمانی کا ہو یعنی وہ کسیکو مار نہ بیٹھی بنا بر آن حضرت سید المرسلین صلوۃ اللہ
علیہ وسلامہ نی فرمایا کہ اگر آدمی خشم کیوقت کہڑا ہو تو چاہئے کہ وہ بیٹھ جای اور خشم کی
وقت وہ بیٹھا ہو تو وہ لیٹ جاوی اس لئی کہ لیٹا ہوا آدمی لڑنی کی حرکت سی دور تر ہی
بہ نسبت بیٹھی کی اور بیٹھا ہوا آدمی لڑنی کی حرکت سی دور تر ہی بہ نسبت کہڑی کی اور
ظاہر یہہ ہی کہ تغیر حالت کا کہ وہ موجب سکون اور آرام کی ہو دفع خشم اور رفع ہیجان
اور ثوران غصہ کی لئی مؤثر ہی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عزوجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء
وجہ اللہ تعالی رواہ احمد یعنی حضرت ابن عمر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پیا کوئی بندہ زور اور تکلف سی کوئی گھونٹ کہ وہ
عند اللہ غصہ کے گھونٹ پینی سے کہ اوس کو اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی پیتا ہے
افضل ہو روایت کیا اوس کو احمد نی یعنی غصہ کا پینا اور غصہ کو ہضم کرنا سب اشیاء کے
پینی سی عند اللہ افضل اور اولی ہی وعن ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی
ھی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ

تعالیٰ وخضع لهم عدوهم کانه ولي حميم قريب رواه البخاري تعليقا یعنے
حضرت ابن عباس سی آیتہ کریمہ ادفع بالتي هي احسن کی معنی مین مروی ہی کہ انہون نے
فرمایا کہ قرآن مجید مین ہی ادفع بالتي هي احسن یعنی دور کر برائی کو اوس خصلت سے
کہ وہ نیک ہی تو مراد اوس سی یہہ ہی کہ صبر کرنا غضب کیوقت اور عفو کرنا بدی کیوقت
اور جب آدمی غضب کیوقت صبر اور بدی کیوقت عفو کرینگی تو اللہ تعالی اون کو آفات
نفس سی اور آفات خلق سی نگاہ رکہیگا اور اون کا دشمن اون کی لئی فروتنی کریگا گویا
وہ دشمن بسبب بدلہ کرنی اونکی بدی کو نیکی سی مثل دوست قرابتدار کی ہوجائیگا اور حضرت
ابن عباس نی حمیم کو قریب سی تفسیر فرمایا اور آیتہ کریمہ یون ہی ولا تستوی
الحسنة ولا السيئة ادفع بالتي هي احسن السيئة فاذا الذي بينك و
بينه عداوة كانه ولي حميم یعنی برابر نہین نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین
دفع کر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی بدی کو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو تو اوس کی
ساتہہ نیکی کر حضرت ابن عباس نی فرمایا کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ جب کسیکو غصہ آوی تو
وہ صبر کری اور اگر اس کو کسی سی بدی پہونچی تو وہ اوس سی نیکی کری پس اوس وقت
مین کہ جب کوئی تمسی بدی کری اور تم اوس سی نیکی کروگی تو وہ شخص کہ درمیان تمہاری
اور اوس کی دشمنی ہوگی وہ تمہاری لئی گویا کہ دوست قرابتدار ہوگا شیخ سعدی شیرازی
نے کہا ہی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اسا
عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الغضب ليفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل یعنی بہز بن حکیم اپنی باپ
سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ غصہ بگاڑتا ہی ایمان کو

جیساکہ بگاڑتا ہی ایلوا شہد کو وعن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وھو علی المنبر
یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن
تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لھو اھون
علیھم من کلب او خنزیر یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالی نی منبر پر فرمایا کہ ای
آدمیو تواضع کرو کہ مینی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی کہ فرمایا جو کوئی
اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی آدمیون سی تواضع کریگا بلند کریگا اللہ تعالی اوسکے
مرتبہ کو پس وہ اپنی نفس مین چھوٹا ہی یعنی وہ از روی تواضع کی اپنی کو چھوٹا اور حقیر
سمجھتا ہی اور وہ آدمیون کی آنکھون مین بزرگ ہی اس لئی کہ اللہ تعالی نی اوسکی
مرتبہ کو بلند کیا ہی اور جو کوئی تکبر کرتا ہی نیچا کرتا ہی اللہ تعالی اوس کی قدر کو اور وہ
آدمیون کی آنکھون مین چھوٹا اور حقیر ہی اور اپنی نفس مین بڑائی یہان تک کہ وہ البتہ
زیادہ خوار اور سبک ہو جاتا ہی آدمیون پر کتی اور خوک سی یعنی متکبر اگرچہ وہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دیکھتا ہی لاکن عند اللہ وہ حقیر ہی اور آدمیون کی آگی
خوار ہوتا ہی اور متواضع اگرچہ اپنی کو حقیر سمجھتا ہی اور حقیر دیکھتا ہی لاکن وہ عند اللہ
صاحب عظمت کا ہی اور ایسا ہی آدمیون کی پاس وہ عزیز ہوتا ہی وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی یا رب من اعز عبادك
عندك قال من اذا قدر غفر یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام نی جناب باری عز اسمہ مین
عرض کیا کہ ای پروردگار میری زیادہ عزیز اور ارجمند آدمیون کا نزدیک آپ کے

کون ہی اللہ تعالی نی فرمایا وہ شخص کہ جب وہ قادر ہو بخشندی یعنی وہ آدمی کہ جب
وہ ظالم پر قدرت عوض کی پائی تو وہ ظالم کو بخش دی اور اوس سی وہ اپنا عوض
نہ لی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خزن لسانہ
ستر اللہ عورتہ ومن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیامۃ ومن
اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ حضرت انس سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی آدمیون کی عیوب سی اپنی زبان کو روکی گا ڈھاپی گا اللہ تعالی
عیوب اوس کی اور جو کوئی روکی گا غصہ اپنا روکی گا اللہ تعالی قیامت کی دن اوس سے
اپنی عذاب کو کہ بسبب گناہون کی وہ اوس کا مستحق ہوگا اور جو کوئی عذر خواہی
کریگا اللہ تعالی سے قبول کریگا اللہ تعالی اوس کی عذر کو یعنی جو کوئی اپنی گناہون سے
توبہ کریگا تو اللہ تعالی اوس کی توبہ کو قبول فرمائیگا وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث منجیات وثلاث مہلکات فاما المنجیات
فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضا والسخط والقصد
فی الغنا والفقر واما المہلکات فہوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء
بنفسہ رضی اللہ عنہ روی البیہقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان
یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین
چیزین عذاب سی نجات دینی والی ہین اور تین چیزین آخرت مین ہلاک کرنے
والی ہین لیکن وہ تین چیزین نجات دینی والی ایک ان مین سی خدا تعالی سے
ظاہر مین اور باطن مین ڈرنا ہی دوسرا حالت رضامندی مین اور حالت ناخوشی
مین حق کہنا اور تیسرا دولت مین اور فقر مین میانہ روی کرنے اور ہلاک کرنی والی

چیزین پس وہ بھی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ آدمی اوس کی متابعت کرے
دوسرا بخل اور حرص کہ آدمی اوس کی طاعت کری اور تیسرا مرد کا اپنی نفس کے ساتھہ گھمنڈ
کرنا یعنی وہ آپ اپنی کو اچھا جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکھی اور اس سے کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی
تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب کی سخت تر اور بدتر خصائل مذکورہ کی ہی نقل کیا اوسکو
بیہقی نی ان پانچون احادیث کو شعب الایمان مین خصوصًا ظلم سی بچنے کے احادیث کی بیان مین
اور جاننا چاہئی کہ ظلم کی معنی لغت مین وضع الشئی فی غیر محلہ ہی یعنی کسی ایک شئی کو اوسکے
غیر محل مین رکہنا اور یہہ کلمہ جامع اور شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ اپنی حد محدود سی تجاوز کری اور جس طرح
کہ چاہئی واقع نہو ساتھہ زیادتی کے یا نقصان کی یا وہ بیوقت واقع ہو یا وہ بیجا واقع ہو
اور جور و تعدی کی بھی یہی معنی ہین اور شرعًا ظلم کی بھی یہی معنی ہین یعنی شرعًا ظلم اوس کو کہتے ہین کہ
و محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری اور صراح مین ظلم معنی ستم کردن کے ہی اور یہہ بھی ظلم مطابق
اس معنی کی ہی کہ مذکور ہوا اور وہ عام ہی کہ خدا تعالی کی حق مین ہو یا خلق کی حق مین ہو یا اپنی نفس
کی حق مین ہو اور متعارف افہام مین ستم وہ ہی کہ خلق کی حق مین ہو کہ ایکدوسرے پر زور کرین
اور ستم کرین اور ناحق سی ایکدوسرے کی مال مین یا عرض یعنی آبرو مین یا نفس مین تصرف کرین
عن سعید ابن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من
الارض ظلمًا فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین متفق علیہ یعنی سعید بن زید سی
مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایک بالشت بہر زمین ازراہ ظلم کی لیگا
پس تحقیق وہ زمین ساتون زمینون سی اوس کی گردن مین قیامت کی دن پہنائی جائیگی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہتا ہی فقیر مودودی کہ چونکہ تطویق تشدید سی مشتق طاقت سی ہی تو معنی
اوس کی یہہ ہی کہ اوس کی اوٹہانا جیسے اوس کو تکلیف کی جائیگی اور یہہ تکلیف وہ اوس سے

اوٹھوائی جائیگی اور شرح السنتہ مین لکھا ہی کہ معنی طوق پہنانے کی یہہ ہی کہ دہنسایا جاویگا اللہ تعالی زمین مین پس زمین کا ٹکڑا اغصب کیا گیا اوس کی گردن مین مانند طوق کے ہوگا وعن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والدارقطنی فی المجتبی یعنی ابی حرہ رقاشی اپنی چچا سی راوی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال ہی مال کسی شخص کا مگر ساتہہ خوشی اوس کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دارقطنی نی مجتبی مین وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیامۃ متفق علیہ یعنی حضرت ابن عمر سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب تاریکی ہی قیامت کے دن یعنی ظالم کو قیامت کی دن ہر طرف سے تاریکی گھیر لے گی اور وہ اوس نور سے کہ وہ مؤمن کی نصیب ہوگا محروم ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے اوس نور کی کہ وہ قیامت کے دن مؤمنون کے نصیب ہوگا قرآن مجید مین خبر دی ہے نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یعنی نور اون کا دوڑتا ہوگا آگی اون کی اور داہنی اون کی قیامت کے دن یا مراد ظلمات سی شدائد اور عقوبات ہین جیسا کہ اس آیتہ مین ہے قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر یعنی شدائد بر اور بحری تم لوگون کو کون نجات دیتا ہی روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی لظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرء وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ الآیۃ متفق علیہ

یعنی حضرت ابی موسی سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آئینہ
اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہی اور اوس کی عمر کو دراز کرتا ہی یہانتک کہ جسوقت پکڑتا ہی
ظالم کو تو نہین چھوڑتا اوس کو اور نہین بہاگ سکتا ظالم اوس کی عذاب سی پہر پڑہے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت وکذلک اخذ ربک الآیہ
یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے پروردگار تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والون
کو کہ ظالم ہین آخر آیت تک روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے املاء از روی
لغت کی مہلت دینا اور روزگار کو لنبا کرنا اور جانور کی رسی لنبی چھوڑنی وعن
حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتکونوا امعۃ تقولون
ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس
ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا رواہ الترمذی یعنی حضرت حذیفہ سے
مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نہو تم غیر ثابت اپنی رائی پر
اور تابع اور آدمیون کی کہ کہتے ہین وہ اگر نیکی کرینگی آدمی تو نیکی کرینگی ہم اور اگر ظلم
کرینگی وہ تو ہم بھی ظلم کرینگی بلکہ ٹہراؤ اپنی نفسون پر اور دلون مین یہہ کہ اگر نیکی
کرین آدمی تو نیکی کرو تم اور اگر وہ بدی کرین پس تم ظلم نکرو روایت کیا اوس کو
ترمذی نی امعۃ بکسر ہمزہ وفتح میم مشددہ آدمی تابع اور آدمی کا غیر ثابت اپنی
رائی پر اور تا مبالغہ کی لئی ہے اور صراح مین امعۃ مردم ہر جائی اور توطین
کی معنی وطن کرنا اور صراح مین توطین کسی پر دل رکہنا اور وطنوا کی معنی یہہ
ہی کہ اپنی دل مین قرار دیو اور احتمال ہی اپنی معنی حدیث کی یون ہو کہ اگر وہ نیکی کرین
تو تم بھی نیکی کرو اگر وہ بدی کرین تو تم حد اعتدال سی اوس کا مکافات کرو مبینا

مشروع ہی اور ظلم نکرو یعنی حد سی تجاوز نکرو اور اوس سی بڑھکر نکرو یا یہہ کہ مکافات سی مقید نہو اور اوس کو عفو کردیا اوسکی ظلم کی عوض مین اوسنی احسان کردیا کیا شیخ سعدی نے کہاہی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا کہاہی تفسیر مودودی نے لا تظلموا کہ حدیث مین واقع ہے اس کی معنی یہہ ہی کہ اوس سے احسان کرو اس لئی کہ احسان اور ظلم دونو ضد ہین الضدان لا یجتمعان ولا یرتفعان اذا تحقق احدهما ارتفع آخرهما اون دونو کا اجتماع ہوگا اور نہ ارتفاع ہوگا اور ایک کی تحقق سی رفع دوسریکا اور ایک کی رفع سے تحقق دوسریکا ہوگا جب بدی کرنیوالی سی ظلم کرنے کی ممانعت ہوئی تو گویا اون سی احسان کرنیکا امر ہوا اور جاننا چاہیے کہ بدی کا بدلہ بدی سی کرنا یہہ مرتبہ عوام مسلمین کا ہے اور ظالم کی ظلم کو عفو کرنا یہہ مرتبہ خواص کا ہی خصوصًا ظلم کے عوض مین احسان کرنا یہہ مرتبہ اخص الخواص کا ہی اور میعاد شناخت محبت آخرت کے یہہ چار چیزین ہین جس کو کہ محبت دنیا کی غالب ہوگی اور خدا تعالی خوف سی اور آخرت کی عذاب سی غافل اور ذاہل ہوگا تو وہ بی سابقہ خلاف کی بی سبب اور آدمیون کو ایذا دیگا اور جس کو کہ محبت دنیا کی بہ نسبت اوس کی کمتر ہوگی تو وہ پہلی کسیکو ایذا نہ دیگا مگر اگر کوئی آدمی اوس کو ایذا دیگا تو وہ اوس کی مکافات مین اوس کو ایذا دیگا اور جس کو کہ محبت آخرت کی تو ہما ہوگی اور محبت دنیا کی ضعیف ہوگی تو جو کوئی اوس کو ایذا دیگا وہ اوس کو عفو کریگا اور جس کو کہ محبت مولی کی قوی ہوگی اور دنیا اور ما فیہا اوس کی نظر مین حقیر ہوگی اور مطابق والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی کے خیر اور شر کو وہ اللہ تعالی کے جانب سی جانیگا اور اوس ایذا کو من اللہ جان کر اوس پر نہ صبر بلکہ شکر کریگا اور اوسکے

عجب خط اوٹھائیگا تو وہ موذی کی ایذا کا مکافات احسان سی کریگا اور یہہ درجہ اللہ تعالی کی مقربین اور صدیقین کا ہی رزقنا اللہ تعالی ایاھا بحرمۃ مقربیہ وصدیقیہ وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجہ یعنی حضرت ابی امامہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدتر ادمیوںکا ازروی مرتبہ کی قیامت کی دن وہ بندہ ہی کہ وہ غیر کے دنیا کی لئی اپنی آخرت کو برباد دیا روایت کیا اوس کو ابن ماجہ نی یعنی وہ ظلم سی اور دغا سی اور جھوٹ سی اور چوری وغیرہم امور غیر مشروعہ سی غیر کے لئی دنیا کماتا ہی اور وہ اپنی آخرت کو برباد کرتا ہے جیسا کہ بعض عمال حکام کی کہ وہ اپنی اخلاص تہانی کی لئی اوروں پر ظلم کرکے اور اپنی آخرت کو برباد دیکر حکام کی لئی دنیا جمع کرتے ہین یا جیسا کہ بعض آدمی دغا سی فریب سی جھوٹ سی ظلم سی چوری سی اپنی اولاد اور عیال کے لئی دنیا کمانتے ہین اور اپنی آخرت کو برباد کرتے ہین وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک ودعوۃ المظلوم فانما یسئل اللہ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچ تو مظلوم کی بددعا سی اس لئی کہ وہ نہین مانگتا اللہ تعالی سی مگر اپنی حق کو اور تحقیق اللہ تعالی کسی حقدار کو اوس کی حق سی منع نہین فرماتا کہتا ہے فقیر مودودی اگر کوئی آدمی اپنی حق کو بخشدی یا چھوڑدی اوس کو ایثار کہتے ہین اور اوس کا درجہ عند اللہ عظیم ہے وعن اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام رواہ البیہقی

فی شعب الایمان یعنی اوس بن شرحبیل سی مروی ہی کہ اوس نی سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ چلی ظالم کے ساتھہ تاکہ وہ اوس کے تقویت کری حال آنکہ جانتا ہی کہ یہہ آدمی ظالم ہے پس وہ اسلام سی خارج ہوا یعنی کمال ایمان سی نکلا روایت کیا ان دونو حدیثوں بیہقی نی شعب الایمان مین ۔ انتہا لا کہتا ہے فقیر مودودی کہ ظلم یعنی ستم کی اور گناہ کی بھی آیا ہے جیسا کہ احادیث سابقہ سی ظاہر ہے اور نیز حدیث شریف کہ وہ مع ترجمہ کی آگی توبہ کے باب مین لکھی گئی ہے اس کی موید ہے اور وہ یہہ ہے ۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین ثلاثۃ دیوان لا یغفر اللہ الاشراک باللہ یقول اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ودیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد فیما بینہم حتی یقتص بعضہم من بعض ودیوان لا یعباء اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم وبین اللہ فذالک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ اور ظلم یعنی کفر کے بہی آیا ہے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی والکافرون ہم الظالمون اور جیسا کہ اس حدیث مین بہی ہی عن ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذالک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذالک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ یعنی حضرت ابن مسعود سی مروی ہی کہ جب آیتہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون کے اتری یعنی

وہ کہ ایمان لائی اور اپنی ایمان کو ظلم سے خلط نکیا اون کے لئے امن ہی اور وہ
راہ سیدہی پانیوالی ہین اور چونکہ حضرات صحابہ علیہم الرضوان ظلم کو خطا اور
معصیت پر حمل کرتے تہی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر نزول
اس آیتہ کا شاق اور دشوار آیا تو صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کون ہم مین سے ہے کہ اوس نی اپنی نفس پر ظلم نہین کیا اور اُس نی حدسی تجاوز
نہین کیا اور اوس سی گناہ ظہور نہین پایا پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ مراد ظلم سی گناہ اور معصیت نہین کہ تمنی سمجہا ہے اور نہین مراد ظلم سے
اس جگہہ مگر شرک آیا تم نے نہین سنا قول لقمان کا کہ اوس نے اپنے لڑکی کو نصیحت
کی اور کہا یا بنی لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظیم یعنے اے میرے بیٹے کسی
چیز کو خدا تعالی سی شریک مت کر تحقیق شرک بڑا ظلم ہے اور ایک روایت مین
یون ہی کہ مراد آیتہ ولم یلبسوا ایمانهم بظلم سی معصیت اور گناہ نہین جیسا کہ تم
نی گمان کیا ہی اور نہین وہ مگر جیسا کہ لقمان اپنی بیٹی کو کہا ہی یعنی مراد اوس سی
شرک ہے روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے اگر کوئی آدمی اعتراض کرے
کہ خلط اور مزج ایمان کا شرک سی غیر ممکن ہے اس لئی کہ یہہ دو نو ضد ہین اور
اجتماع ضدین کا محال ہی ان خلط اور مزج معصیت کا ایمان سے متصور ہے جیسا
حضرات صحابہ علیہم الرضوان نی سمجہا تہا جواب اوس کا یہہ ہے کہ ہان ایک چیز مین
اجتماع ضدین کا محال ہے مگر اجتماع ایمان کا شرک سی ایک چیز مین نہین جیسا کہ
منافقین عرب کہ وہ زبان سی اقرار توحید خدا جل شانہ کا اور رسالت حضرت
سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا کرتے تہی مگر دل مین مشرک تہی جیسا کہ قرآن مجید

ہے وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی نہین لاتی اکثر اون کے
اللہ تعالی پر ایمان زیادتی مگر یہہ کہ وہ مشرک ہین قلب مین تواجتماع ایمانکا
اور شرک کا ایک چیز مین نہو خصوصًا امل اور حرص سی بچنی کی احادیث کے
بیان مین جاننا چاہیئے کہ امل فتح میم سے امید رکہنا اور قاموس مین بمعنی رجا کے
آیا ہے لاکن ظاہر یہہ ہے کہ امل کو مقید کیا جائی درازی حیات سی نہ محض امید کہ
ضد یاس کا ہے اور مشارق الانوار مین لکہا ہی کہ امل فتح میم سی حدیث کرنا
آدمی کا اپنی نفس سی در باب پانے امور دنیاوی کے اور پہونچنی آرزو کے
اور حریص ہونا اون پر کذا قال طیبی اور حرص کی معنی زیادتی آرزو اور ارادہ
کی ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے ان تحرص ھداھم یعنی اگر
زیادہ ارادہ کرتے تو اون کی ہدایت مین اور حرص بمعنی فرط شرہ کی بہی آیا ہی اور
قاموس مین لکہا ہی کہ بدتر ین حرص یہہ ہے کہ لیوی تو اپنا حصہ اور طمع کرتے تو غیر کے
حصہ مین اور مراد امل سی یہان درازی آرزو کی ہے دنیا کی امر مین اوس حال مین
کہ وہ نوشتہ آخرت سی غافل ہو جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے ذرھم یاکلوا ویتمتعوا
ویلھھم الامل فسوف تعلمون یعنی چہوڑ کافرون کو کہ کہاوین اور بہرہ مند ہوئین
اور غافل کری اون کو آرزو پس قریب ہی کہ جانینگی اور اسلئی طول امل مذموم ہے
اور درازی آرزو کی حصول علم اور عمل مین محمود ہے بالاجماع جیسا کہ حضرت سید الانبیا
علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا ہی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ یعنی خوشحالی ہے
اوس کی لئی کہ دراز ہوئی عمر اوس کی اور اچہی ہوئے عمل اوس کے اور ایسا ہی حرص
جمع کرنے مال اور کثرت جاہ مین مذموم ہی اور حرص کرنا حصول علم مین اور عمل نیک مین

مستحسن ہی بلاخلاف وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہرم ابن آدم ویشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر متفق علیہ یعنی حضرت انس سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان اور قوی ہوتے ہین اوسمین دو چیزین ایک حرص مال پر یعنی اوس کی جمع کرنے پہ اور نہ دینی پر اور دوسرا حرص درازی عمر کی اس لئے کہ آدمی مجبول پر اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہین آتی اور سبب قوی ہونے اون کا بسبب ضعف بدن کے ہے کہ اوس مین شہوت تو قایم ہے مگر قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھتے تھی ضعیف ہو جاتی ہی اور وہ اوس کو دفع نہین کر سکتے وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال قلب الکبیر شابا فی اثنین فی حب الدنیا وطول الامل متفق علیہ یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دل بوڑھی کا دو چیزون مین جوان اور قوی ہی ایک دنیا کی محبت مین دوسرا آرزو کی درازی مین روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے اور جاننا چاہیئے کہ محبت دنیا مقتضی کراہیت اجل کی ہے اور درازی عمر مقتضی تاخیر عمل کی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعذر اللہ الی امرء اخر اجلہ حتی بلغہ ستین سنۃ رواہ البخاری یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نچھوڑی خدا تعالے نے جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالی نے اوس کی اجل کو یہانتک کہ پہونچایا اوس کو ساٹھہ برس کو یعنی اللہ تعالی نے اوس کو ساٹھہ برس کی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر بھی اوس نے اتنی مدت مین اپنی گناہون سی توبہ نکی اور اوسنے

گناہوں کو چھوڑ رہا اب اوس کی لئی اللہ تعالی نی کوئی عذر نہ چھوڑا روایت کیا اوسکو
بخاری نے اور بعضی کہتے ہین کہ معنی حدیث کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی ثابت اور
واجب کیا اوس پر کہ وہ توبہ اور استغفار اور عذر خواہی کری اور اوس مین تقصیر
نکری اور کہتا ہی فقیر مودودی کہ نزدیک اس فقیر کے بہ نسبت دوسری توجیہ کے
پہلی توجیہ وجیہ ہے اس لئی کہ کبہی ہمزہ افعال کا واسطے سلب معنی ثلاثہ مجرد اوسکے
آتا ہے جیسا کہ محققین علم صرف پر مخفی نہین تو بنابر آن ہمزہ لفظ اعذر سلب
عذر کے لئی ہے یعنی زایل کیا اللہ تعالی نی عذر اوس کا جبکہ اوس نے ساٹھہ برس کی
عمر مین توبہ نکی اب اوس کے لئے کوئی عذر نرہا وعن ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لو کان لابن ادم وادیان من مال لابتغی ثالثا ولا
یملأ جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ
یعنی حضرت ابن عباس سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
اگر ہوں ابن آدم کے لئی دو ندیان بہرے ہوئی مال کی یعنی بالعرض والنقد بر التثنیۃ
ڈہونڈہی گا تیسری ندی مال کی یعنی آدمی بسبب حرص کے سیر نہین ہوتا اور نہین بہرتی
آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک کہ آدمی نہین مرتا اور قبر مین نہین جاتا تو حرص اوس سے
نہین جاتی اور یہہ باعتبار اکثر کی اور عوام کی ہی مراد لیا ہر اللہ کہ اللہ تعالی کی خاص بندی ہین
اس سی مستثنی ہین اور اللہ تعالی حرص مذموم سی توبہ قبول کرتا ہی جسکی کہ وہ چاہتا ہی روایت
اوس کو بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسك
من اهل القبور رواہ البخاری حضرت ابن عمر نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے پکڑا بعض بدن میرا اور ایک روایت مین ہو کہ دو مونڈھی میری یعنی بسبب عادت
متعارف انسان کے کہ وہ وقت کلام کرنے کی مخاطب کا ہاتھہ یا مونڈھی پکڑ کر اور اوس کو
اپنی طرف متوجہ کر کے کلام کرتے ہین تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مونڈھی
میری پکڑ کر فرمایا کہ رہ تو دنیا مین انند اوس کی کہ تو مسافر ہو یا رستہ جانیوالا ہو اور اپنی نفس
کو مردون سی گن تو کہ وہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سی گذر گئی ہین اور اون کی ساتھہ ترک
دنیا مین مشابہت کر کہ مین زندگی مین تو مردی کی حکم مین ہو جا روایت کیا اوس کو بخاری نے
کہتا ہی فقیر مودودی کہ حقیقت موت کی قطع ہونا تصرف روح کا اور پیوند روح کا بدن سے
اور خارج ہونا بدن کا روح کا آلہ ہونی سی ہی اور جاننا چاہیئے کہ روح بدن کی موت سے
منعدم اور نابود نہین ہوتے بلکہ اوس کا حال متغیر ہوتا ہے جیسا کہ ادمی کی آنکھہ اور کان
اور زبان اور ہاتھہ پانون اور تمام اعضا سلب ہوتے ہین اور اہل اور اولاد اور
اقارب اور اصحاب اور احباب جدا ہوتی ہین اور خیل اور حشم اور خدم اور دواب اور مراکب
اور زمین اور مکان اور متاع اور اسباب وغیرہم املاک اوس سی دور ہوتے ہین پس
حدیث مین تشبیہ مردون کی حاصل کرنا اور اوس کی حکم مین آنا اور اپنی نفس کو اہل قبور سے
گننا وہ ہی کہ جہانتک ممکن آدمی متصف ہو دی قطع علائق ہستی سی پس قطع کری تصرف روح
اپنی اعضا سی ارتکاب محرمات اور مکروہات مین اور وہ یہہ جانے کہ جو کچھہ کہ دنیاوی متاع
اوس کی ہاتھہ مین ہی اوس کی ملکیت مین نہین بلکہ اللہ تعالی کی ملکیت مین ہی اور ملاست
اوس کی وہ ہو کہ وہ اوس کی مفقود ہونے سے غمگین اور اوس کی پانی سے خوش نہووی
اور ایسا ہی اپنی اہل و عیال اقارب بیران اصحاب احباب سی قطع کری یعنی اون کے لئے
حرام اور کراہیت مین نہ پڑی پس جو کوئی ان صفات سی موصوف ہوگا تو وہ مردون کے

مشابہ ہوگا بلکہ اون کی حکم مین ہوگا اس کی بعد آدمی کو چاہیے کہ وہ اور شروط اور آداب کو رعایت کری کہ بسبب اوس کی مشابہ مردون کا ہووی ایک تو اون سی توبہ کرنا ہی اور وہ ہوا اور ہوس دنیاوی سے قطع کرنا ہے جیساکہ موت سی علائق دنیاوی قطع ہوتی ہین اور دوسرا زہد ہی اور وہ دنیا سی اور اوس کی محبت سی اور اوس کی شہوات اور لذات سی نکلنا ہی جیساکہ موت مین تیسرا توکل ہی اور وہ قیود اسباب سی خارج ہونا ہی جیساکہ موت مین چوتھا قناعت ہی اور وہ شہوات نفسانی سی خارج ہونا ہی جیساکہ موت مین۔ پانچوان توجہ الی اللہ ہی اور وہ ماسوی اللہ سی اپنا موںہہ پہیرنا ہے جیساکہ موت مین پس اوس حال مین کوئی محبوب اور مطلوب اوس کا بغیر اللہ تعالی کی باقی نہین رہتا۔ چہٹا صبر ہی اور وہ ساتہہ مجاہدہ کی خطوظ نفسانی سے خارج ہونا ہے جیساکہ موت مین آدمی بغیر مجاہدہ کی خطوظ نفسانی سی خارج ہوتا ہی ساتوان رضا ہی اور وہ اپنی نفس کی خوشنودی سی خارج ہونا اور اللہ تعالی کی خوشنودی مین اور اوس کی تسلیم احکام ازلیہ مین داخل ہونا اور اپنی تمام امورات کو بی منازعت اور اعتراض کی اللہ تعالی کو تفویض کرنا ہی جیسا کہ موت مین اور آٹھوان ذکر ہے اور وہ ذکر سوی اللہ سی خارج ہونا ہی جیساکہ موت مین اور نوان مراقبہ ہی اور وہ اپنی حول اور قوت سی خارج ہونا ہی جیساکہ موت مین اور جب یہ صفات اور حالات تب حاصل ہونگی کہ وہ مشابہ مردونکا ہوگا اور اہل قبور کی شمار مین آئیگا اور یہی معنی ہی عد نفسك من اهل القبور کی اور یہی ہی معنی موتوا قبل ان تموتوا کی اور موت واقعی موت اضطراری ہی کہ بلا اختیار آدمی کی حاصل ہوتی ہی اور یہہ موت اختیاری ہی کہ آدمی از روی اختیار کی اپنی کو صفات مذکورہ مین مردونکا مشابہ کرتا ہی وعن سفیان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا

قصرالامل رواه فی شرح السنة یعنی کہا حضرت سفیان ثوری نی کہ دنیا مین زہد یہہ نہین کہ آدمی موٹی کپڑی پہنی اور درم کی پہیکی روٹی کہائی بلکہ زہد یہہ ہی کہ آدمی دنیا مین طول امل نکری یعنی اپنی آرزون کو لنبا نکری کہ ایسا ایسا کرونگا یا ایسا ایسا ہوگا کسی نے کیا اچہا کہا ہی سالہا اندیشہ ہا کردیم گردون سپہر کار ما با اینچنین یا آنچنان خواہد شدن + یا بدین منوال گنجی سیم وزر خواہیم یافت + یا دران اقلیم حکم ما روان خواہد شدن عاقبت معلوم شد کاینہا خیال باطل اند + انچہ خواہد حاکم مطلق ہمان خواہد شدن + اور جاننا چاہئے کہ غلیظ وہ کپڑا ہی کہ سوت مین موٹا ہو اور خشن فتح خاء اور کسر شین معجمتین وہ کپڑا ہی کہ بناوٹ مین سخت ہو اور جشب فتح جیم و کسر شین معجمتین بی مزہ کہانا اور بعضون نی کہا ہی کہ کہانا غلیظ اور سخت اور بغیر روٹی کو نہار کہانا وعن زید ابن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیئ الزھد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی زید بن حسین نی کہ حضرت امام مالک کا یار تہا کہا کہ سنا مینی حضرت امام مالک کا یار تہا کہا کہ سنا مینی حضرت امام مالک سے اور سحال مین کہ پوچہا گیا اون سی کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا امام مالک نی کہ زہد دنیا مین کسب حلال اور کوتاہ ہونا آرزو کا ہی روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور جاننا چاہیے کہ کسب حلال سی مکسوب حلال مراد ہی یعنی رزق حلال اور طیب اس لئے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا یعنے کہاؤ حلال چیزون سی اور عمل کرو اچہے اور اور جگہہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ۔ یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون یعنی اے ایمان والو کہاؤ تم اون حلال چیزون سی کہ دئیے ہمنے تمکو اور شکر کرو اللہ تعالی کا اگر ہو تم اوسی کی عبادت کرنیوالی اور کوتاہ ہونا آرزون کا یعنی بخوف آنے اجل کی بہت عمل نیک کرنا اور دنیا مین زہد کرنا اگر کوئی آدمی اعتراض کرے اور

اور لکھی کہ کسب حلال کو زہد مین کیا دخل ہے جواب اوس کا یہہ ہے کہ قول امام مالک کا
اوس شخص کی قول کا رد ہی کہ وہ کہتا ہی کہ زہد دنیا مین فقط دنیا کا ترک کرنا اور کپڑے
موٹی کا پہننا اور سوکی سی روٹی کا کہانا ہی پس امام مالک نی اوس کے قول کو رد کیا
کہ جیسا تم کہتی ہو زہد ایسا نہین بلکہ حقیقت اوس کی حلال کہانا اور کوتاہی آرزو کی ہی
کہ دنیاوی امورات مین لمبی لمبی آرزوئین نہون جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زہد دنیا مین یہہ نہین کہ حلال کو حرام کرو یا مال کو ضایع کرو
بلکہ زہد یہہ ہے کہ جو کچھہ کہ تیری ہاتھہ مین ہی اوس پر تو بہت اعتماد کرنیوالا نہو بہ نسبت
اوس چیز کہ اللہ تعالی کی قبضہ مین ہے خصوصاً ریا اور سمعہ سی بچنے کے لئی احادیث
کی بیان مین جاننا چاہئے کہ ریا مشتق رویت سی ہی اور صراح مین ہی ریا کسر اور مد سے
اپنی کو ساتہہ نیکی کی خلق کو دکہانا اور عین العلم مین ہی کہ ریا عبادت سی نزدیک لوگون کے
طلب منزلت کی کرنا پس ریا مخصوص ساتہہ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھہ کہ وہ قسم عبادت سے
نہو اوس مین ریا نہین بولتی جیسا کہ کثرت مال اور اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا
اور اچھا تیر لگانا اگر کوئی آدمی ان چیزون کو دکھاوی تو وہ تکبر اور افتخار سی ہوگا
نہ ریا سی اور جب چیز سی کہ طلب جاہ اور منزلت کی نہو جیسا کہ مشائخ مریدون کے
دکھانے کی لئی اور اونکی دلون کی مائل کرنے کی لئی اور اون کو طاعت اور عبادت پر
تحریص دینی کے لئی کرین تو حقیقت مین وہ ریا نہوگا اگرچہ وہ صورتاً ریا ہی اور اسی
سبب سی کسی نی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین یعنی صدیقونکا
ریا مریدون کی اخلاص سی بہتر ہے اور اگر ایک شخص کی ذات مین کچھہ کمال ہو اور وہ
بحکم واقع کی اوس کو لوگون کو دکھاوی اور دوست رکھی کہ وہ لوگون پر ظاہر ہو

اور خلق اوس کو جانی تو وہ ریا ہے اور جو شخص کہ وہ نابود کو دکھاوی اور جو کچھ
اوس مین نہ ہو اور جس چیز کی کہ وہ لیاقت نرکھتا ہو اوس کا وہ دعوی کری تو
وہ کذب اور نفاق ہی نہ ریا بر قیاس اوس کی کہ حدیث مین ہی کہ جو کچھ غیبت
کرنیوالا کہی اگر وہ اوس شخص مین ہو تو وہ غیبت ہی اور اگر فی الواقع ایسا نہو تو
وہ افترا اور بہتان ہی اور ریا کی کئی قسمین ہین اور فاحش اور اقبح اوس کی اقسام کا
وہ ہی کہ اوس مین قطعاً ارادہ ثواب کا اور قصد عبادت الٰہی جل شانہ کا نہو بلکہ
وہ خلق کی دکھانے کے لئے اور طلب منزلت کی لئی ہو مثلاً اوس شخص کی کہ وہ
لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑھتا ہی اور اگر وہ اکیلا ہوتا ہی تو وہ نماز نہین پڑھتا بلکہ
لوگون کی ساتھ اکثر وہ نماز بغیر طہارت کی پڑھتا ہے پس یہہ موجب غضب قہر الٰہی
ہی اور عمل اُس مین باطل ہی وہ نماز موجب ابرا ذمہ کی نہوگی اور قضا اوس کی
واجب ہی اور قسم دوسری یہہ ہے کہ اوس مین ارادہ ثواب کا اور نیت لوگونکی
دکھانے کے دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف ہو بایں
حیثیت کہ اگر وہ آدمی خلوت مین ہوتا تو وہ عبادت نکرتا اور محض قصد حصول
ثواب کا اوس کو باعث اوس عمل پر نہوتا اور اگر اوس کو ارادہ حصول ثواب کا
نہوتا تو البتہ قصد ریا کا اوس کو باعث اوس عمل پر ہوتا پس یہہ بھی اول کے حکم مین
ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا کا اور ثواب کا دونو برابر ہون بایں حیثیت کہ
اوس کو محض قصد ریا کا یا نیت ثواب کی باعث اوس عمل پر نہ ہو اور جب کہ وہ
دونو جمع ہون تو وہ دونو قصد باعث عمل پر اور راغب عمل کے ہون اس قسم مین
سود وزیان دونو برابر ہین لاکن اس کی عدم قبول مین اور وعید مین احادیث

اور آثار وارد ہین اور قسم چوتھی یہہ کہ اوس مین نیت ثواب اور ارادہ خوشنودی
اللہ تعالی کا غالب اور راجح ہو ظاہراً اس مین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب و
عقاب دونو برابر ہون باندازہ نیت کی اور محققین نے اس مین یہہ بھی فرق کیا ہے
کہ قصد ریا کا ابتداء عمل مین ہو یا اوس کی درمیان عارض ہوا ہو یا وہ بعد از عمل کے
لاحق ہوا ہو پہلا شنیع تر ہے پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اوس کی ہونی سے
عمل باطل نہین ہوتا اور اس مین اس کا بہی فرق ہے کہ قصد ریا کا اور عزم اوس کا
مصمم ہو یا خطرہ ریا کا ہو اور حق یہہ ہی کہ خلاصی ریا سی امر دشوار ہی اور وجود حقیقت
اخلاص کا متعسر ہے حتی کہ علماء نی لکہا ہے کہ اگر کوئی آدمی اور کسی آدمی سی اپنی تعریف
سنی اور وہ اوس سی خوش ہووی یہہ بھی علامت وجود ریا کی ہے اور اگر کوئی آدمی
خلوت مین ایک عمل کرتا ہی اور وہ اپنی دل مین خیال ریا کار کہتا ہی تو وہ بھی ریا ہے
اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک اور حالت ہی کہ کوئی آدمی خوش ہوتا ہے ساتہہ
فضل خداوند تعالی شانہ اور الطاف ایزدی جل جلالہ کے بسبب اخفاء سئیات اور
اظہار اور افشاء طاعات اوس کی اور یا وہ خوش ہوتا ہے بقصد اظہار طاعات کی
تاکہ اور آدمی اوس کی پیروی کرین تو یہہ محمود ہی داخل ابواب ریا نہین جیسا
کہ حدیثین اس باب مین وارد ہین اور یہہ مسئلہ غامض ہی کہ تفصیل رکہتا ہی اور
فقہاء نی تعرض اس کا نہین کیا اور تحقیق اس مسئلہ کی اہل اللہ کی کلام سے ڈہونڈنا
چاہیے خصوصاً احیاء العلوم سی اور وہ جو لکہا گیا ہی اوس مین سی لکہا گیا ہی اور سمعہ
سین کی ضمہ اور میم کی سکون سی اکثر ساتہہ ریا کی مذکور ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے
کہ فلان آدمی یہہ کام ریا اور سمعہ کی لئی کرتا ہی یعنی تاکہ اور لوگ اوس کو دیکہین اور

اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ ساتہہ حاسہ سمع کی متعلق ہی اور ریا حاسہ بصری سی متعلق ہے
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر
الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم حضرت ابی ہریرہؓ
سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی اپنی رحمت کی
نظر سی تمہاری ظاہری صورتون کو کہ وہ سیر مرضیہ آلہی سی خالی ہین اور تمہاری مالون
کو کہ وہ خیرات مقبولہ سی عاری ہین نہین دیکہتا لاکن وہ تمہاری دلون کو کہ محل تقوی
اور محبت آلہی کا ہی اور تمہاری اعمالون کو کہ اوس سی تقرب آلہی تعالی شانہ ڈہونڈہتی
ہو دیکہتا ہی روایت کیا اوس کو مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ
معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریئ ھو للذی
عملہ رواہ مسلم یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرمایا ہی کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سے
یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج شرک کی ہوتی ہین اور وہ شرکت سی راضی ہوتے
ہین تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ اوس مین وہ شریک ہین بخلاف
میری کہ مین خلاق علی الاطلاق ہون بے پروا ہون اس سی کہ ساتہہ شرکت کی عبادت
مین راضی ہون جبتک کہ آدمی خالص اور تنہا میری لئے عبادت نکرین تو وہ نزدیک
میری مقبول نہین اور اللہ تعالی نی اپنی کو اغنی الشرکاء اس لئی کہا کہ چونکہ
آدمی اللہ تعالی کی عبادت مین غیر خدا کو خدا تعالی سی شریک کرتے ہین تو اللہ تعالی
باعتبار اون کی شریک کرنے کی اپنی کو اغنی الشرکاء فرمایا واگرنہ اللہ تعالی شریک

منزہ اور مبرا ہی شیخ سعدی نے کہاہی ع بری ذاتش از تہمت ضد وجنس ٭
غنی ملکش از طاعت جن و انس ٭ پہر اللہ تعالی نی اپنی بی نیازی کا اور شرکت
سی بی رضائی کا بیان فرمایا کہ جو کوئی کوئی عمل کری اور اوس مین اور کو میرا شریک
گردانی تو مین اوس مشرک کو اوس کی شرکت کی ساتہہ چہوڑ دیتا ہون اور ایک روایت
مین بجای ترکتہ و شرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون اور
وہ شخص یا عمل اوس کا اوس کی لئی ہی کہ اوس نی جس کی لئی وہ عمل کیا ہی روایت
کیا اوس کو مسلم نی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آمیزش ریا کی بلکہ دخل
ریا کا مفوت ثواب کا ہی ولیکن علما نی کہا ہی کہ یہہ اون دو قسمون ریا سی ہوگا
کہ اوس مین نیت ثواب کی قطعاً نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ
اس حدیث مین مبالغہ مقصود ہو زجر کی لئی اور ممانعت مداخلت کی لئی و عن جندب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی
یرائی اللہ بہ متفق علیہ یعنی حضرت جندب سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہ عمل سنانی کی لئی کریگا تا کہ لوگ اوس کو سنین اور
اوس کی شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالی عیب اوس کی اور رسوا کریگا اوس کو روبرو
قیامت کی لوگون کی سامنی اور جو کوئی کہ عمل کریگا دکہانی کی لئی جزا دیگا اوس کو اللہ تعالی
جزا ریاکارون کی یعنی اوس کو کہیگا کہ جس کی لئی تونی دنیا مین عمل کیا ہی اوس سے
اپنی جزا طلب کرو اور بعضون نی کہا ہی کہ اس سی مراد یہہ ہی کہ ظاہر کریگا
اللہ تعالی عمل بری اوس کی کہ وہ اوس کو پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا
کریگا اللہ اوس کو دنیا مین نزدیک خلق کی یا آشکار کریگا اللہ تعالی نیت فاسد اور

عمل باطل اوس کا اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوس کا خدا کی لئی نہ تہا روایت کیا
اوس کو بخاری اور مسلم نی وعن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ و
یحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المومن رواہ مسلم یعنی حضرت
ابی ذر سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا آیا دیکہتی ہو اوس شخص کو
کہ وہ عمل خیر کرتا ہے اور لوگ اوس کام پر اوس کی تعریف کرتے ہین حکم اوس کا کیا ہی آیا باطل
ہوتا ہے ثواب اوس کا یا نہین اور ایک روایت ہین یحمدہ الناس کے بدلی یہہ
عبارت آئی ہی ویحبہ الناس علیہ یعنی دوست رکہتی ہین لوگ اوس کو اوس کام پر
حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا کہ وہ تعریف کرنا لوگون کا اور دوست
رکہنا اون کا اوس کو جلدی خوشخبری مسلمان کی ہی یعنی وہ ثواب کہ اوس کو آخرت مین ملیگا
وہ باقی ہے اور پہلے اوس سی کہ آخرت مین وہ ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین بہی
ثواب اوس کا پایا کہ لوگون نے اوس کی تعریف کی اور اوس کو دوست رکہا اور یہہ گویا
اوس کو بشارت دنیا ہی ساتہہ ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین اس لئی کہ قصد اوس کا
ثواب آخرت کا تہا حق تعالی نی اپنی فضل سی دنیا مین بہی اوس کو ثواب دیا روایت
کیا اوس کو مسلم نی وعن سعید بن فضالۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا جمع اللہ الناس یوم القیامۃ لیوم لاریب فیہ نادی مناد من کان
اشرک فی عمل عملہ للہ فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی
الشرکاء عن الشرک رواہ احمد یعنی حضرت سعید بن فضالہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت جمع کریگا خدا تعالی لوگون کو قیامت کی دن وہ

وہ دن کہ اوس کی آنے مین شک نہین حساب اور جزای اعمال کے لئی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا کہ جس شخص نے کہ شریک کیا کسی اور کو اوس عمل مین کہ اوس کو خدا کے لئے کیا یعنے اوس مین ریا کیا پس چاہئے کہ وہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا سے کہ اوس نے شریک کیا اوس کو اوس عمل مین اس لئے کہ اللہ تعالی سب سے زیادہ بے پرواہ ہے شرک سی روایت کیا اوس کو احمد نے وعن عبد اللہ ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ و حقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی تحقیق عبد اللہ ابن عمر نے سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اپنے عمل لوگون کو سناویگا اور اپنے کو لوگون کے نزدیک ساتھہ عمل نیک کے مشہور کریگا سناویگا اور مشہور کریگا اللہ تعالی اوس کی عمل ریائی کو اپنی خلق کی کانون میں یعنی پہونچاویگا اللہ تعالی خلایق کے کانون کہ یہہ شخص ریاکاری اور مشہور کریگا اوس کو ساتھہ اوس کی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوس کو قیامت کے دن اور حقیر اور ذلیل کریگا اوس کو دنیا و آخرت مین روایت کیا اوس کو بیہقی شعب الایمان مین وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الاخرۃ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب الدنیا جعل اللہ الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت یعنی حضرت انس سی مروی ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نیت اوس کی یعنی قصد اصلی اوس کا امر علمی و عملی مین طلب کرنا ثواب آخرت کا ہو یعنی وہ اپنی مولا کی رضامندی کا طالب ہو تو گردانتا ہے

اللہ تعالی اوس کی دل مین بے پروائی یعنی اللہ تعالی اوس کی دل کو بے پروا کرتا ہی اور
اوس کو قدر کفاف پر قانع کرتا ہی تا کہ وہ طلب زیادتی کی لئی رنج نہ اوٹھائی اور اللہ
تعالی اوس کو خلق سی بے پروا کرتا ہی اور اوس کو پریشانی سی جمعیت خاطر کی عطا فرماتا ہے
یعنی اوس کی دل کو جمع کرتا ہے بسبب مہیا کرنے اسباب معیشت اوس کی ایسی جگہہ سی کہ وہ
نہین جانتا اور آتی ہی اوس کے پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور مقسوم ہی اوس کا دنیا سی
اوس حال مین کہ وہ ذلیل اور بی قدر ہی نزدیک اوس کی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت
اور خواری کی اسباب دنیا دی اور حوائج معیشت کی اوس کی ہاتہہ مین آستے ہین اور جو شخص
کہ ہو نیت اور قصد اوس کا امر علمی اور عملی مین طلب دنیا کا گردانتا ہے اللہ تعالی محتاجی خلق
کے مانند امر محسوس کی کہ اوس کی آنکھون کی آگی حاضر ہو اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی
اوس کی کامون کو اور نہین آتی اوس کی پاس دنیا سی مگر وہ چیز کہ اوس کی لئی مقدر کی گئی ہی
روایت کیا اوس کو ترمذی نی اور روایت کیا اوس کو احمد اور دارمی نے ابان سی کہ نقل
کی اوس نے زید بن ثابت سی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان
من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب یقول اللہ ابی یغترون
ام علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران
رواہ الترمذی یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ آخر زمانی مین کتنی اشخاص نکلین گے کہ وہ فریب دیوینگے دنیا کو ساتہہ عمل آخرت کے
یعنی وہ دنیا کو عبادت سی طلب کرینگے اور لوگون کو اپنی عبادت سی فریب دیوینگے اور پہنینگی
لوگون کے دکھلانے کے لئی بھیڑ کی کھال یعنی وہ صوف کی کپڑے پہنینگے مانند کمبل وغیرہ کے اظہار کی

اور تملق اور تواضع کے لئے یعنی تاکہ لوگ اور مرید معتقد اون کے ہوں اور وہ اونکو عابد زاہد تارک الدنیا راغب عقبی گمان کریں زبان اونکی یعنی اونکی باتیں شکر سے زیادہ شیرین ہونگی اور دل اونکی مانند بھیڑیوں کی ہونگی یعنی اونکی دل اہل تقوی سے دشمنی کرینگی اور صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کے غالب ہونگی مانند بھیڑیوں کی ہونگی فرماتا ہے اللہ تعالی کیا بسبب میری مہلت دینی اور بہرے چھوڑ دینیکی وہ مغرور ہوئے ہیں اور فریب کہائی ہیں یعنی وہ نہیں جانتی کہ میں فریب دینے کے لئے ڈھیل دیتا ہوں یا وہ میری مخالفت کرنے پر جرارت کرتے ہیں پس میں اپنی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگوں پر اون میں سے فتنہ اور بلا کو کہ مرد عاقل مدبر اوس میں حیران ہو جائیگا اور وہ نہ اوس کو دفع کرسکیگا اور نہ اوس میں رہ سکیگا اور نہ اوس سے بہاگ سکیگا اور جب اوس میں عاقل آدمی کا حال یہہ ہوگا تو نادان آدمی اوس میں کیا کرسکیگا روایت کیا اوس کو ترمذی نے اور جاننا چاہیے کہ لفظ یختلون ساتہہ سکون خا معجمہ اور فتح تا فوقانیہ کی عبادت سے دنیا کو حاصل اور طلب کرنا یا اوس کی معنی یہہ ہے کہ وہ آدمی اپنا دین ذبح کر دنیا لیونگی اور اپنی دین پر دنیا کو اختیار کرینگی اور ظاہر تر اوسکی معنی یہہ ہے کہ اپنی طاعت ریائی سے لوگونکو فریب دیکر دنیا کماوینگی جیسا کہ اوس پر قول یلبسون للناس کا دلالت کرتا ہے وعن عمر بن الخطاب انہ خرج یوما الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبکی فقال ما یبکیک فقال یبکینی شیئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان یسیر الریاء شرک ومن عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء

الا خفیاء الذین اذا غابوا لم یتفقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبھم مصابیح الھدی یخرجون من کل غبراء مظلمۃ رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان یعنی حضرت عمر ابن الخطاب سی مروی ہی کہ وہ ایکدن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کیطرف آئی پس حضرت معاذ بن جبل کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد کیطرف آسے پس حضرت معاذ بن جبل کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مقدس اور مشہد مکرم کے نزدیک بیٹھا پایا کہ وہ روتے تھے پس حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کے رونیکا کیا سبب ہے پس حضرت معاذ نے کہا کہ ایک شئی کہ میں نی اوسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اوسنی مجھے رولایا ہی کہ حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تحقیق تھوڑا ریا بھی شرک ہے یعنی چہ جائے کہ وہ زیادہ ہو اور جو کوئی کہ وہ کسی کے دوست سی یعنی کسی ولی اللہ سی دشمنی رکھیگا اور ناحق اوسکو رنج اور غصہ دلاویگا قولاً یا فعلاً پس وہ تحقیق اللہ تعالی سی لڑا اور جو کوئی خدا تعالی سے لڑیگا البتہ وہ خراب و رسوا ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب وہ غائب ہون نہ پوچھے جاوین اور جب وہ حاضر ہون نہ بلائین جائین مجلس مین مہمانیکی لیئے اور اگر وہ بلائین بھی جائین تو وہ تعظیم سے اور تکریم سے پاس نہ بٹھائی جائین دل اونکی چراغین ہدایت کے ہین یعنے اون کے نور سی خلق راہ راست پاتے ہین نکلتی ہین ہر ایک زمین تاریک سے روایت اوسکو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور اس حدیث مین اس کا اشارہ ہی کہ مکان اون ابرار اتقیا اخفیا کی تیرہ اور تاریک اور خراب ہونگی اور سبب مفلسی کے اونکے منازل بے چراغ ہونگے اور اس حدیث مین تنبیہ ہی اس پر کہ اگر کوئی

ولی تشد ظاہر تن خستہ اور خراب ہو تو آدمی کو چاہیے کہ بسبب خستگی شکل ظاہری اوسکی اور خرابی اوسکی کپڑون کی اوسکو حقیر نجانی اور اوسکی تعظیم و تکریم کری شاید کہ ابرار اتقیا اخفیا سے کہ حدیث اوسکی مخبر ہے وہ ہون جیسا کہ کسی نے کہا ہے خاکساران جہان را بحقارت منگر - تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور لفظ ابرار اتقیا سے اس پر بھی اشارہ ہے کہ بغیر تقوی اور نورانیت باطن کی محض فقر اور خواری اور بے اعتباری ظاہری موجب فضیلت کے نہین وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ہذا عبادی حقا رواہ ابن ماجہ یعنی حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بندہ جب وہ نماز پڑہی ظاہر مین پس وہ اچہی طرح سی پڑہی یعنے وہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات نماز کی اچہی طرح سے ادا کری اور جب وہ نماز پڑہے خلوت مین تو بھی اچھی طرح سے پڑہے فرماتا ہے اللہ تعالی یہہ بندہ میرا ہے صدق اور راستی سے کہ عبادت مین ریا نہین کرتا روایت کیا اوس کو ابن ماجہ نے وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذالک قال ذالک برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم الی بعض یعنی حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانی مین ایک گروہ ہونگی کہ ظاہر مین وہ بہائی اور دوست ہونگے اور باطن مین وہ دشمن اور بیگانہ ہونگی کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کیسا ہوگا فرمایا کہ یہہ حال بسبب رغبت کرنے بعضی لوگونکی بعض سے اور بسبب کراہیت اور ڈر کی بعض لوگونکی بعض سے یعنی جب اونکی اغراض دنیاوی ہونگی یا کسی سے اوس کو ڈر ہوگا تو وہ رغبت اور دوستی ظاہر کرینگی تو وہ باطن مین دشمن ہونگی وعن شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک
رواہ احمد یعنی شداد ابن اوس سے مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی کہ نماز پڑھے دکھلانیکو انکو ریائی پس تحقیق اوسنے شرک کیا یعنے اللہ تعالی
سے اوسنے شرک خفی کیا اور جو شخص روزہ رکھے ریائی پس تحقیق اوسنے شرک کیا
اور جو کوئی صدقہ دیوی ریائی پس تحقیق اوسنے شرک کیا روایت کیا دونوں احمد نے
یعنے جو کوئی عمل ریائی کریگا تو وہ شرک ہے اور شرک کی دو قسم ہیں ایک شرک جلی
دوسرا شرک خفی شرک جلی وہ ہے کہ وہ آشکارا بت پرستی کرے اور ریاکار کہ وہ غیر کے
لئے عمل کرتا ہی وہ بھی بت پرستی ہی لیکن شرک خفی ہے مطابق اس کے ما صدک
عن اللہ فھو صنمک یعنی جو چیز کہ تمکو اللہ تعالی سی روکی وہ تمہاری لئے بت ہے۔ وعنہ
انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک فقال شئی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اتخوف علی امتی الشرک والشھوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ
اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لایعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا
وثنا ولکن یراؤن باعمالھم والشھوۃ الخفیۃ ان یصبح احدھم صائما فتعرض لہ
شھوۃ من شھواتہ فترک صومہ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان یعنی شداد بن اوس سے
مروی ہی کہ وہ رویا پس کہا گیا اوس کو کہ کیا چیز رولاتی ہی تجھے کہا اوسنی کہ ایک شئی
رولاتی ہے مجھے کہ سنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
ہے پس یاد کیا میں اوس کو پس رولایا اوسنی مجھے سنا ہی میں نے کہ حضرت رسول

سلہ اور ظاہر ہیہ معلوم ہوتا ہے کہ بجا اوسکے فیترک صومہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوف کرتا ہون مین اپنی امت مین شرک اور شہوۃ
خفیہ کا کہا شداد بن اوس نے کہ کہا مینی یارسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام آیا آپکے
امت آپ کی بعد شرک کرینگی فرمایا ہان وہ پرستش نکرینگے آفتاب کی اور نہ مہتاب کی
اور نہ پتھر کی اور نہ بت کی ولکن ریا کرینگی اپنی عملون سی یعنی وہ مال ورجاہ کی حصول کے
لئی اپنی عملون کو اور آدمیون کو دکھاینگی اور وہ آپ شرک خفی کے دام مین گرفتار آوینگے
اور یہہ فی الحقیقۃ شرک اور بت پرستی ہی اور شہوۃ خفیہ یہہ کہ ایک اون سی ذات کو صبح
کرتا ہی اوس حال مین کہ وہ روزہ دار ہی پس کوئی شہوت شہوات سی مانند آرزو طعام
کی یا آرزو پینی کی یا آرزو جماع کے اوس پر ظاہر ہوتی ہے پس چھوڑتا ہے وہ اپنے
روزہ کو اوس شہوت کی سبب سی روایت کیا اوس کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
اور خفی ہونا اوس شہوت کا اس لئی ہے کہ گویا اوس نے روزہ کی نیت کے وقت مین اپنی
دل مین یہہ ٹہیرایا تہا کہ اگر اثنا روزہ مین مجھے شہوت عارض ہوگی تو مین روزہ کو ترک کرونگا
اور طیبی نے کہا ہی کہ شہوت خفیہ اس لئی ہی کہ اوس مین ہلاک مخفی ہی بجہت مناسبت شرک خفی
کی وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ
سریرۃ صالحۃ او سیئۃ اظہر اللہ منہا رداء یعرف بہ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان یعنی حضرت عثمان بن عفان سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ اوس لئی ہو خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے اللہ تعالی اوس خصلت سی
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی اور جاننا چاہئے کہ ردا اصل مین
چادر کو کہتے ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی ہی اور اپنے
غیر سے ممتاز ہوتی ہے جیسا کہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد

علامت سی ہئیت اور صورت ہی خصوصاً مفاخرت اور عصبیت کے احادیث کے بیان مین

صراح مین فخر اور فخور بمعنی ناز کرنیکی ہے اور تفاخر ناز کرنا دو گروہ کا آپس مین اور

فخیر فخر کرنیوالا التفخیر بزرگی دکھانی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنا فخر مین یعنی باہم فخر

کرنا افتخار اور تفخیر ایک کو دوسرے پر بڑہانا اور مفاخرت اگر حق مین اور حق کے لئے

اور مصلحت کی لئی اور اظہار قوت کی لئی اعدا دین پر ہو تو وہ جایز ہے اور صحابہ کرام سے

اور سلف سی آیا ہی اور اگر وہ ناحق بطریق تکبر کی اور نفسانیت کی ہو تو وہ مذموم ہے

اور اکثر استعمال اوس کا عرفاً بمعنی تکبر کی اور نفسانیت کی آتا ہے اور عصبیت کی معنی

عصبی ہونا ہے اور عصبی اوس کو کہتے ہین کہ وہ اپنی قوم کی حمایت کرے اور ان کی لئی

تعصب کری اور تعصب اصل مین بمعنی تشدید اور سختی کرنیکی آتا ہی اور اس معنی کے لئی

ہی عصب کہ وہ پٹھی کو کہتے ہین کہ وہ سبب شدت اور سختی مفاصل بدن کا ہے اور

تعصب وہ کہ اپنی قوم کے لئے تعصب کری اور وہ کہ خصومت کرے کسی مذہب مین

اظہار قوت کی لئی اور اس لئی کہ تعصب مین اعصاب گردن کی یعنی پٹھی گردن کے

پہول جاتین ہین تو اوس کو تعصب کہا جاتا ہے اور اگر تعصب حق کے لئے ہو اور

متضمن ظلم نہو تو وہ اچھا ہی اور اگر وہ بطریق باطل کے اور ظلم کی ہو تو وہ مذموم ہے

اور اکثر اطلاق اوس کا ظلم اور ناحق مین آتا ہی جیسا کہ احادیث آیندہ سی معلوم ہوگا

وعن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تطرونی کما اطرت

النصاری ابن مریم فانما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله متفق علیه یعنی حضرت عمر سی مروی

ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادتی کرو تم میری تعریف مین

جیسا کہ زیادتی کی نصاری نی بیٹی مریم کی تعریف مین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی توصیف

ہین کہ اون کو اللہ اور ابن اللہ کہا بس ہین بندہ خدا کا اور رسول اوس کا ہون اور
جاننا چاہیے کہ بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ حضرت سید المرسلین احمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی ہی کہ وہی بندۂ حقیقی حضرت اللہ تعالی کی اور سب سی کامل تر عبودیت کی
صفت مین ہین اور کمال مدح اور بیان علو مقام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصتہ اس
صفت کی اسناد مین ہی اور اطرا کسی کی مدح مین حد اعتدال سی گذرنا اور اوس مین جھوٹ کہنا۔
اور اطرا اور مبالغہ حضرت سید الانبیاء علیہ افضل التحیہ کی تعریف مین نہین ہو سکتا اس لئی
کہ جیسی مدح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اثبات الوہیت کی اور انداد کے
کی جاوے آپ اوس کے مستحق ہین جیسا کہ کسی نی کہا ہے کہ بعد از خدا از بہر امر شرع
وحفظ دین + دگر ہر وصف کش میخواہی اندر وصفش انشا کن + مولوی جامی نی کہا ہی
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور فی الواقع کوئی
بغیر خدا جل شانہ کی حقیقت اون کی کو نہین جانتا ہے اور مانند آپ کی کوئی اللہ تعالی شانہ کو
نہین پہچانتا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین اقوام یفتخرون
باٰبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل
الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا
بالاٰباء انما ہو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو اٰدم واٰدم من تراب
رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ باز آوینگی وہ قوم کہ فخر کرتی ہین اپنی باپون سی کہ وہ مرگئی ہین
سوائی اس کی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین کہتا ہے فقیر مودودی کہ ورود اس حدیث کا
مشرکون کی حق مین ہی کہ یقیناً وہ دوزخ مین ہین اور یا اُن اہل اسلام کی حق مین ہو

کہ باب اون کی کافر ہین اور وہ حسب عادت معتاد جاہلیت کی اپنی بابون کی تعریف جھوٹی کرتے ہین یا البتہ وہ ہون گی ذلیل نزدیک اللہ تعالی کی یعنی اگر وہ فخر کرنے سی باز نہ آوینگی تو وہ خدای تعالی کی نزدیک کرم نجاست سے کہ وہ نجاست کو اپنی ناک سی لوٹتا ہی زیادہ خوار ہون گی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا ساتھہ بابون کے اور آدمی یا مؤمن متقی ہوگا یا فاجر بدکار ہوگا

اگر وہ مؤمن متقی ہے تو وہ خود عند اللہ عزیز ہے تو اوس کو اپنی بابونسی فخر کرنے کی کیا حاجت ہی اور اگر وہ فاجر بدکار ہی تو وہ نزدیک اللہ تعالی کی ذلیل ہے اوس کو اپنی بابون سی فخر کرنا غیر مفید ہی اور تمام آدمی اولاد حضرت آدم کی ہین اور حضرت آدم مٹی سی پیدا ہوئی ہین اور مٹی خوار اور پست ہے تعزز اور افتخار اوس کو سزاوار نہین + ز خاک آفریدت خداوند پاک - پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک اور جعل جیم معجمہ کی ضم اور عین مہلہ کی فتح سے سیاہ کرم کہ وہ پلیدی مین رہتا ہے اور پلیدی کو اپنی ناک سی لوٹتا ہے اور خراء خا معجمہ کی ضم اور را مہلہ کی سکون سی اور ہمزہ سی پلیدی اور عبیہ عین مہلہ کی ضم اور با موحدہ مشدہ کی کسر اور یا تحتانیہ کی تشدید سی نخوت وعن واثلة بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما العصبیة قال ان تعین قومك علی الظلم رواہ ابوداؤد- یعنی واثلہ ابن اسقع سی مروی ہی کہ مین نے کہا یا رسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام عصبیت مذموم کیا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عصبیت مذموم وہ ہی کہ ظلم پر اپنی قوم کی اعانت کرو تم روایت کیا اوس کو ابوداود نی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اعانت اپنی قوم کی اگر وہ حق پر ہون تو اچھی ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین بھی ہے-

ومن سراقة بن مالك ابن جعشم قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأثم رواه ابوداؤد يعنی سراقه ابن مالک بن جعشم سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین ہمکو فرمایا کہ بہتر ین تمہارا وہ ہی کہ لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی دفع کری جبتک کہ وہ گنہہ گار نہو یعنی بسبب مدافعت کی روایت کیا اوس کو ابوداؤد نی اگر کہا جاوی کہ وہ مدافعت سی کیسا گنہہ گار ہوگا جواب اوس کا یہہ ہی کہ اگر وہ زبان سی مدافعت کر سکی تو اوس کو ہاتھہ سی مدافعت کرنا جائز نہین اگر وہ ہاتھہ سی مدافعت کری تو وہ مدافعت ظلم کی حد نہ پہونچی اور گنہہ گار نہووی یعنی جیسا ہو سکی مدافعت ظلم کی کری نہ یہہ کہ وہ ظلم کری وعن جبیر ابن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية رواه ابوداود یعنی جبیر بن مطعم سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین وہ شخص ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سی کہ بلاوی عصبیت کیطرف اور نہین وہ شخص ہم مین سی کہ جنگ اور قتال اور کشت خون کری عصبیت کی لئی اور نہین وہ شخص ہم مین سی کہ مری عصبیت پر روایت کیا اوس کو ابوداودنی اور عصبیت سی مراد اس حدیث مین وہ عصبیت ہی کہ وہ بطریق ظلم کی اور باطل کی ہو کہ وہ مذموم اور منہی عنہ ہی وعن عبادة ابن كثير الشامي من اهل فلسطين عن امرأة منهم يقال لها فسيلة انها قالت سمعت ابي يقول سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم امن العصبية ان يحب الرجل قومه قال لا ولكن من العصبية ان ينصر الرجل قومه على الظلم رواه احمد وابن ماجه یعنی عبادہ بن کثیر الشامی کہ

که وه فلسطین کی آدمیون سی تها ایک عورة سی که وه اوس کی قوم سی تهی اور اوس کو
فسیله کهتے تهی راوی هی که فسیله نی کها که مینی اپنی باپ سی سُنا که اوسنی کها که پوچها مینی
حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم سی که آیا عصبیت مذموم سی هی یهه که کوئی آدمی اپنی
قوم کو دوست رکهی فرمایا نه ولکن عصبیت مذموم سی وه هی که آدمی ظلم پر اپنی قوم کی یاری
کری روایت کیا اوس کو احمد اور ابن ماجه نی خصوصاً بخل سی بچنی کی احادیث کی بیان
وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا
الشح فان الشح اهلك من قبلكم حملهم علی ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم
یعنی حضرت جابر سی مروی هی که حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نی فرمایا بچو تم ظلم سی پس تحقیق ظلم تاریکی هی قیامت
کے دن اور بچو تم بخل سی پس تحقیق بخیلی نی هلاک کر دیا هی اون لوگون کو که تم مین سے
پہلی تهی باعث هوا اون کو بخل اس پر که اونهون نی خون ریزی کی اور حرام کو حلال جانا
روایت کیا اوس کو مسلم نی اور چونکه معنی ظلم کی وضع الشئی فی غیر محله یعنی شئی کو
اوس کی غیر محل مین رکهنا کما مر پس ظلم سب گناهون کو شامل هوا اور بچو تم بخل سے
که وه بهی ایک نوع ظلم کا هی اور بخل باعث خون ریزی کا اور حلال جانی حرام کا یون
هوتا هی که خرچ کرنا اموال کا اور ادائی حقوق مالی اور تفقد بهائی مسلمانون کا سبب
محبت کا اور ملاپ کا هوتا هی اور بخل کرنا چونکه وه موجب عدم ادائی حقوق مالی اور
سبب عدم تفقد کا هی تو وه باعث انقطاع کا اور ترک ملاقات کا هی اور یهی باعث
هوتا هی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی هوئی تو خون ریزی بهی هوتی هے اور
حلال کرنا حرام کا بهی یهی هوتا هی که دشمن دشمن کی جان کو اور اون کی عورتون کو اور
مال کو اور آبرو وغیرهم کو از روی دشمنی کے حلال سمجهتا هی وعن ابی ذر قال اتیت

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رأنی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ماھم متفق علیہ یعنی حضرت ابی ذر سی مروی ہے کہ اوس نی کہا پہونچا مین حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاس اور وہ بیٹھی تھی کعبہ کی سایہ مین پس جبکہ مجھ کو دیکھا فرمایا وہ نہایت زیان کار ہین اور وہ نہایت خسارہ مین ہین قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا مینی قربان ہو آپ پر باپ میرا اور ماں میری وہ کون ہین فرمایا وہ بہت جمع کرنیوالی مال کی مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف جیسا کہ بیان کیا کہ آگی اپنی اور پیچھی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی اور کم ہین وہ روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار الحدیث رواہ مسلم یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل یعنی جو شخص کہ واجبات کو ادا نکری وہ دور ہی اللہ تعالی سی دور ہی بہشت سی دور ہی لوگون سی نزدیک ہی دوزخ کی آگ سی آخر حدیث تک روایت کیا اوس کو مسلم نی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی یعنی حضرت ابی سعید سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو خصلتین نہین جمع ہوتے مؤمن مین ایک بخل دوسری بد خلقی نقل کی ترمذی نی یعنی لائق نہین کہ مؤمن کامل مین یہ

دو خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہی کہ اوس مین یہہ دو خصلتین جبلی نہین ہوتی کہ
وہ اوس کی طبیعی ہون اور وہ اوس سی جدا نہون اگر بمقتضای بشریت کی کوئی
مؤمن احیاناً بخل یا بدخلقی کری اور بعدازان وہ اوس سی پشیمان ہو اور اپنی نفس کو
وملامت کری تو وہ منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سی یہہ ہی کہ وہ اخلاق
خلاف شرع کی ہون نہ یہہ کہ جو لوگون مین متعارف اور مشہور ہی کہ وہ دورنگی کو
اور دوزبانی کو اور دوروئی کو اور تملق اور خوشامد کو اور ترک نصیحت کو اور عدم
احتساب شرعی کو اور عدم ممانعت امور غیر مشروعہ کو بلکہ مداہنت فی الدین کو نیک
اخلاقی سمجھتے ہین اور یکرنگی کو اور یکزبانی کو اور صدق اور صاف گوئی کو اور
ممانعت امور خلاف شرعیہ کو اور احتساب شرعی کو اگرچہ وہ زبانی ہی ہو بدخلقی
اور جہالت جانتی ہین تو یہہ خیال اون کا باطل ہی وعن ابی بکر ن الصدیق
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا
منان رواہ الترمذی یعنی حضرت ابابکر صدیق سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ نقراء پر
منت رکھنے والا روایت کیا اوس کو ترمذی نے یعنی وہ عذاب سی پہلی بہشت مین نجاوینگی
بلکہ وہ بعد عذاب دوزخ کی اور بعد اپنی اپنی سزا پانیکی بہشت مین داخل ہونگی اور بخیل
سی مراد وہ آدمی ہی کہ زکوۃ اور صدقہ فطر اور قربانی اور اور حقوق مالی اللہ تعالی
کے اور حقوق آدمیون کی کہ اوس کی ذمہ پہ واجب الادا ہون وہ ادا نکرے
اور وہ نفقہ اپنی عیال کا اور قرض وغیرہم کہ اوس کی ذمہ پر ہون مدیون اور
معنی منان کی ایک تو وہ ہی کہ مذکور ہوئی اور دوسری معنی یہہ ہی کہ منان قاطع

الرحم کو کہتے ہین یعنی وہ آدمی کہ اپنی ناتی دارون سی قطع کری اور مسلمانون سی محبت اور
اختلاط اور امتزاج نرکہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر ما
فی الرجل شح ہالع وجبن خالع رواہ ابو داود حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین خصلتون کی آدمی مین دو خصلتین ہین
ایک بخل بہت دوسری بزدلی غالب روایت کیا ابو داود نی وعن ابن عباس قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ
احمد یعنی حضرت ابن عباس سی مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا نہ خبر دون
مین تمکو اوس آدمی سی کہ وہ عند اللہ اور آدمیون سی بدتر ہوا زروئی مرتبہ کی عرض کیا صحابہ نی
کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ اوس سی ساتھہ نام اللہ تعالی کی سوال کیا جاوی اور وہ نہ دی
روایت کیا اوس کو احمد نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشح
شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منها فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ
النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی حضرت ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بخیلی ایک درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل ہوگا اوس درخت
کی ایک ٹہنی کو اوس کی ٹہنون مین سی پکڑیگا پس نچھوڑیگی وہ ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی
اوس کو دوزخ مین روایت کیا اوس کو بیہقی نی شعب الایمان مین کہتا ہی کہ فقیر سودودی یکہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بخیلی کو درخت ناری سی تشبیہ دی اس لئی کہ جیسی درخت کی بہت
ٹہنیان ہوتے ہین ایسا ہی بخیلی درخت کی بہت شاخین ہین یعنی اوس کے بہت اقسام ہین
اور جو کوئی اوس کی ایک ٹہنی کو پکڑیگا یعنی جو کوئی بخیلی کی اقسام سی ایک قسم کی بخیلی کو اختیار
کریگا تو وہ بخیلی اوس کو دوزخ مین داخل کریگی فائدہ اقسام احادیث کے بیان مین لوس

سند مین که ہم سی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر روایت کرنیوالی ہون
سب عاقل اور دیندار اور صحیح الحافظہ ہون اور ایک دوسری سی متصل روایت کرین کہ
بیچ مین کوئی نہ رہ جاوی مثلاً حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سی حضرت ابی ہریرہ صحابی
کسی حدیث کو نقل کرین اور پہر انسی ابی الزناد اور پہر انسی امام مالک روایت کرینیا
پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی امام مالک تک روایت کرنیوالی حضرت ابی
ہریرہ صحابی اور اعرج اور ابی زناد ہین یہہ تینون شخص عاقل و دیندار صحیح الحافظہ ہین اور
وہ ایک دوسری سی نقل کرتا ہے اون کی بیچ مین کوئی اور چوتھا شخص نہین رہ گیا ہی سو
اس سند کو سند صحیح کہتی ہین اور اس حدیث کو مرفوع کہتے ہین اور اگر کسی راوی نی
صحابی تک ہی سند پہونچائی تو اوس حدیث کو حدیث موقوف کہتی ہین اور اگر تابعی
تک پہونچائی اور آگی صحابی تک سند نہ ملی تو اوس کو حدیث منقطع کہتے ہین کہ بیچ سی سلسلہ
کٹ گیا حضرت سید الکونین صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ تک نہ پہونچا ہان اگر حضرت سید المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام تک پہونچ جاوے گی تب اوس کو حدیث متصل کہین گی کہ حضرت خیر الانبیا
علیہ افضل التحیۃ تک اوس کا اتصال ہو گیا اور اگر بیچ مین کوئی راوی کم عقل یا بی دیانت
یا خراب حافظہ کہ بہولنی کی اوس کو عادت ہو آجاوی تو یہہ حدیث متصل بہی ضعیف
کہلاویگی اور اس حدیث کو قوی جب کہینگی کہ اوس کی راوی قوی ہونگی علی ہذا القیاس جس
حدیث کی جسقدر معتبر اور قوی راوی ہونگی اوسی قدر وہ حدیث قوی ہوگی اس لئی احادیث
کے کتابون مین صحیح بخاری سب سی زیادہ قوی اور معتبر ہی اوس کی بعد صحیح مسلم ہی اسی قسم کے
اعتبارات سی احادیث کی بہت سی اقسام ہی کہ اون کو علم اصول حدیث مین علما نی خوب
صراحت سی لکہا ہی پس جس حدیث کی ایک ہی سند ہو تو اوس کو غریب کہتے ہین اور جس کے

دو سند ہون اوس کو حدیث عزیز کہتی ہین جسطرح امام مالک مثلاً ایک حدیث کو ایک اوسی پہلی سندسی روایت کرین یعنی مالک اوس حدیث کو ابی الزناد سی اور وہ اعرج سی اور وہ حضرت ابی ہریرہ سی اور وہ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کرین اور دوسری سند اوس کی لئی یون لاوین کہ امام مالک نافع سی اور نافع عبداللہ بن عمر صحابی سی اور وہ حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام سی روایت کرین اور جس حدیث کی دو سی زیادہ تین یا چار یا پانچ سند ہون سو اوس کو حدیث مشہور کہتی ہین اور تینون قسم کو آحاد کہتی ہین اور جس حدیث کی بیشمار سندین ہون اور ہر مرتبہ مین اوس کو بیشمار راوی روایت کرتی ہون اور عقل اوس قدر آدمیون کا جہوٹا ہونا محال سمجھی تو اوس کو حدیث متواتر کہتے ہین اور خاص متواتر مین اوس کی ثبوت کا یقین حاصل ہوتا ہی بخلاف عزیز و غریب و مشہور کی کہ اونکی ثبوت مین ظن غالب ہی جیسی کہ شہر مکہ اور مدینہ کی موجود ہونیکو بہی شہر کے لوگ بیان کرتے ہین کہ سب کو عقل جہوٹا نہین جانتی پس اس خبر متواتر سی شہر مکہ اور مدینہ کے موجود ہونی کا یقین ہو جاتا ہی اور قرآن مجید حرف بحرف حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سی یقینی ہی اور بہت احادیث کا ثبوت ظنی ہی سو اس لئی قرآن مجید کو احادیث پر مقدم رکھا ورنہ قرآن مجید بہی ہمکو حضرت سید المرسلین علیہ افضل التحیہ سی پہونچا ہی اور احادیث بہی اس مین دونو برابر ہین بلا اس لئی قرآن مجید کو احادیث پر مقدم رکھا کہ قرآن مجید کی الفاظ و معانی دونو من اللہ ہین جیسا کہ یہہ آیت اوس پر دال ہی وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے اور اپنی خواہش سی بدون امر الٰہی جل شانہ کی امور دین مین نہین بولتی بخلاف حدیث کی کہ اوس کی معانی من اللہ ہیں کتاب اللہ بہی امر الٰہی ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ

امرالٰہی ہی مگر قرآن مجید کی الفاظ اور معانی بحرف بحرف منزل من اللہ ہین اور احادیث
کے معانی بدون حروف کی اور مشکوٰۃ شریف کی شرح مین مرقوم ہی کہ حدیث کی رجال کو
کروہ حدیث کی راوی ہین اوس کو سند رجال کہتی ہین اور اسناد بمعنی سند کی اور کبھی بمعنی ذکر
سند کی اور کبھی بمعنی اظہار سند کی بھی آتا ہی اور متن حدیث وہ ہی کہ اوس پر اسناد منتہی
ہو پس اگر درمیان سی کوئی راوی حدیث کی رواۃ سی ساقط نہ ہوا اور اسناد اوس کا پیوستہ ہو
اوس کو حدیث متصل کہتی ہین اور اس عدم سقوط کو اتصال کہتی ہین اور اگر رواۃ سی ایک یا
ایک سی زیادہ ساقط ہون اوس کو منقطع کہتے ہین اور اس سقوط کو انقطاع کہتے ہین
اور اگر سقوط اول سند سی ہو اوس کو معلق کہتے ہین اور اس اسقاط کو تعلیق کہتی ہین
ساقط ایک ہو یا بہت ہون اور کبھی تمام سند ساقط ہوتی ہی جیسا کہ مصنفون کی عادت
ہوتی ہی کہ کہتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر سقوط آخر سند مین
تابعین کی بعد ہو اوس کو حدیث مرسل کہتے ہین اور اوس فعل کو ارسال کہتے ہین جیسا کہ
کوئی تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محدثین کی نزدیک مرسل اور
منقطع ایک معنی سی آتے ہین مگر پہلی اصطلاح مشہور تر ہی فقہاء اور محدثین کے نزدیک
اور جمہور علماء مرسل مین توقف کرتے ہین اس لئے کہ معلوم نہین ہوتا کہ اس روایت مین
ثقہ ساقط ہی یا غیر ثقہ اسو سطی کہ روایت تابعی کی تابعی سی ہی بہت آئی ہی اور تابعین مین
ثقہ اور غیر ثقہ دونو ہوتی ہین اور حدیث مرسل مطلقاً نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک
رحمہا اللہ تعالی کی مقبول ہی اور یہہ دونو حضرات کہتی ہین کہ ارسال کمال وثوق اور اعتماد
کے لئی ہی اور اگر نزدیک اوس کی روایت صحیح نہوتی تو وہ روایت مین ارسال نکرتا اور
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکہتا اور حضرت امام شافعی کی نزدیک اگر حدیث

مرسل کی کسی اور وجہ ی اعتضاد ہو تو وہ مقبول ہی اور حضرت امام احمد سی دو قول ہین
ایک قبول مین اور ایک توقف مین اور اگر اثناری اسناد سی دو راوی متوالی ساقط
ہون اوس کو معضل میم مہملہ کی ضم اور عین مہملہ کی سکون اور ضاد معجمہ کی فتح سی کہتی
ہین اور اگر اثنائی اسناد سی ایک راوی ساقط ہو یا زیادہ لیکن متوالی ساقط نہون بلکہ
دو جگہہ سی یا تین جگہہ سی اوس کو منقطع کہتے ہین اور منقطع از روی معنی کی شامل تمام
تمام اقسام انقطاع کو ہی آتا ہی اور منقطع کا ایک قسم ہے کہ اوس کو مُدَلَّس میم مہملہ کی
ضم اور لام مہملہ مشددہ کی فتح سی کہتی ہین اور اوس کی فعل کو تدلیس اور اوس کی فاعل کو مدلس
لام مہملہ کی کسر سی کہتی ہین اور صورت اوس کی یہہ ہی کہ راوی اپنی شیخ کا نام نہ لیوی
اور وہ اوس شیخ کا نام کہ اوس کی شیخ سی فوق ہی لیوے اور حدیث کو اوس سے
روایت کری اور وہ لفظ کہ موہم سماع کا ہی لاوی اور حال آنکہ اوس حدیث کو اوس نی اوس سے
نہ سنا ہو جیسا کہ مدلس کہی عن فلان یا کہی قال فلان اور تدلیس مذموم اور مکروہ ہی مگر
اوس وقت مین کہ ثابت ہو کہ وہ بغیر ثقہ سی تدلیس نہین کرتا اور اوس مین کوئی غرض فاسد
نہو جیسا کہ وہ بسبب صغر سن اور عدم جاہ اور شہرت اور ستر حال اپنی شیخ کی اوس سی اخفا
سماع کا کرتا ہی اور اوس کا نام نہین لیتا کہ وہ سبب طعن کا نہو اور تدلیس لغت مین متاع
کا عیب چھپانا اور بمعنی اختلاط اور اشتداد ظلام کی بھی آتا ہی اور اگر حدیث کی اسناد مین
یا متن مین راوی سی اختلاف تقدیم کا یا تاخیر کا یا زیادتی کا یا نقصان کا یا ابدال راوی کا
مکان راوی کے واقع ہوا ہو یا ایک متن کو اور متن کی جگہہ مین لایا ہو یا امثال اوسکے
تو اوس حدیث کو مضطرب کہتے ہین اور اگر راوی کسی مصلحت کی لئی یا کسی غرض کے لئی
اپنے کلام کو حدیث مین لاوی تو اوس کو مدرج کہتے ہین اور شاذ اور منکر اور

بمعلل بھی حدیث کی اقسام سی ہین شاذ محدثین کی اصطلاح مین اوس حدیث کو کہتی
ہین کہ وہ مخالف روایت ثقات کی روایت کی گئی ہو پس اگر راوی اوس کا ثقہ نہو
تو وہ مردود ہی اور اگر ثقہ ہو تو اس جگہہ مزید حفظ اور ضبط سی یا کثرت عدد سی یا اور وجوہ
ترجیحات سی بسبیل ترجیح کی رکہتا ہی پس وہ حدیث کہ راجح ہی اوس کو محفوظ کہتے ہین اور
مرجوح کو شاذ کہتے ہین اور منکر اوس حدیث کو کہتے ہین کہ راوی ضعیف بمقابل اوس کی
کہ اوس مین ضعف کمتر ہو روایت کری اور بمقابل منکر کی معروف ہی پس منکر اور معروف
دونو مین راوی ضعیف ہین ایک ضعیف تر دوسری سی اور شاذ اور محفوظ دونو مین راوی
قوی ہین ایک قوی تر دوسری سی اور شاذ اور منکر دونو مرجوح ہین اور محفوظ اور معروف
دونو راجح ہین اور معلل کہ صیغہ اسم مفعول اور مشتق تعلیل سے ہی اوس اسناد کو کہتے
ہین کہ اوس مین ایسی علل اور اسباب ہون کہ اوس کی صحت کی قادح ہون اور اوس کو
اہل مہارت اور حذاقت علم حدیث کی پاتی ہون اور اگر کسی نی حدیث کو روایت کیا ہی
اور اور راوی نی بہی اوس کی موافق روایت کیا ہو تو اس راوی کی حدیث کو اوس حدیث کا
متابع صیغہ اسم فاعل سی کہتی ہین اور وہ کہ محدثین کہتے ہین تابعہ فلان وله متابعات
اوس کی یہی معنی ہی اور متابعت موجب تقویت اور تائید کی ہی اور لازم نہین کہ متابعت
مرتبہ مین مساوی اصل کی ہو اور اگر وہ اوس کی مرتبہ سی کمتر ہو تو بہی وہ متابعت کی شایان
ہی اور متابع اگر لفظاً اور معنی مین موافق اصل کی ہو تو اوس پر مثلہ کا اطلاق کرتے ہین
اور اگر وہ معنی مین موافق ہو اور لفظ مین موافق نہ ہو تو اوس پر نحوہ کا اطلاق کرتے
ہین اور متابعت مین شرط ہی کہ دونو حدیثین ایک صحابی سی ہون اور اگر وہ دو صحابی سی
مروی ہین تو اوس کو شاہد کہتی ہین جیسا کہ محدثین کہتے ہین له شواهد ویشهد

بہ حدیث فلان نی الجملہ احادیث کی تین قسم ہین صحیح اور حسن اور ضعیف
صحیح مرتبہ اعلی ہی اور ضعیف مرتبہ ادنی ہی اور حسن متوسط ہی پس حدیث صحیح وہ ہے کہ نقل عدل
تام الضبط متصل السند سی منتہی تک ثابت ہوئی ہو اگر یہہ صفات بروجہ کمال اوسکی ہون
تو اوس کو صحیح لذاتہ کہتی ہین اگر کوئی نوع کا قصور اور نقصان اوس مین راہ پایا ہو
اور کثرت طرق نی اوس کا جبر نقصان کیا ہو تو اوس کو صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر جبر
نقصان اوس کا نہین ہوا تو اوس کو حسن لذاتہ کہتی ہین اور اگر حدیث ضعیف مین
تعداد طرق نی جبر نقصان اوس کی ضعف کا کیا ہو اوس کو حسن لغیرہ کہتی ہین اور
ظاہراً قوم کا کلام اس مین ہی کہ حسن کی تمام صفات مذکورہ مین نقصان راہ پاتا ہی
اما تحقیق وہ ہی کہ حسن لذاتہ مین ضعف اور نقصان فقط ضبط مین ہی اور اور صفات
اوس کی اپنی حال پر ہین اور ضعیف اور حسن لغیرہ مین تمام صفات مین نقصان
راہ پاتا ہی اور مراد عدالت سی ملکہ نفسی ہی کہ باعث ہوتا ہی اوس کو تقوی اور مروت
کی ملازمت پر اور تقوی سی مراد اجتناب امور منہیہ کا ہی شرک اور فسق اور بدعت سی اور
صغیرہ کی اجتناب مین اختلاف ہی اور مختار عدم اشتراط اوس کا ہی اس لئی کہ اجتناب صغیرہ سے
خارج طاقت سی ہی مگر اصرار اور مداومت اوس پر کہ وہ بھی کبیرہ ہی اور مراد مروت سے
تنزہ بعضی خسائس اور نقائص سی ہی کہ وہ خلاف مقتضائی ہمت اور مردانگی کے ہی مثل
ارتکاب بعضی مباحات دنیہ کی جیسا کہ بازار مین کھانا اور پینا اور شارع عام مین بول
براز کرنا اور مانند اوس کی اور عدل روایت عام تر ہی عدل شہادت سی اس لئی کہ
وہ غلام کو بھی شامل ہی بخلاف عدل شہادت کی کہ وہ حر سی مخصوص ہی اور مراد ضبط سے
حفظ اور تثبیت مسموع اور مروی کا ہی فوات اور اختلال سی اوس حیثیت سی کہ اوسکی

استحضار پر وہ متمکن اور قادر رہو اور ضبط دو قسم پر ہی ایک ضبط صدر اور دوسرا ضبط کتاب ضبط صدر یاد داشت اور حفظ قلب سی ہی اور ضبط کتاب اپنی پاس اوس کی صیانت اور نگاہداشت ہی اداکی وقت تک اور غرابت منافی صحت کی نہین اور حدیث غریب صحیح بھی ہو سکتی ہی جبکہ رجال اوس کی ثقہ ہون اور غریب کبھی بمعنی شاذ کی بھی آتی ہی شذوذ سی کہ وہ حدیث کی طعن کی اقسام سی ہی اور یہی مراد ہی صاحب مشکوۃ کی کہ بعضی احادیث مین بطریق طعن کی کہا ہی ھذا حدیث غریب اور بعضون نی بی اعتبار مخالفت ثقات کی شاذ کی تفسیر مفرد راوی سی کی ہی اور کہا ہی کہ صحیح شاذ ہی اور غیر شاذ اور جب کہ شاذ طعن کی مقام مین مذکور ہو تو اوس وقت بمعنی مخالفت ثقات کی ہی تامل لا الہ الا اللہ کجا بودم وبچا رسیدم وازکجا کشیدم کہتا ہی فقیر مودودی اگرچہ علت غائی اس رسالہ کی تالیف سی بیان توبہ کا تہا اور چونکہ توبہ کی جمیع لوازم کا بیان کرنا بھی ضرور تہا بنا برآن اس فقیر نی اول حقیقت توبہ کی اور بعد ازان آیات قرآنی اور بعضی احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل التحیۃ و اقوال مشایخ رحمہم اللہ تعالی کی کہ توبہ مین تہی اور اوس کی بعد وجوب توبہ کا ہر فرد بشر پر اور شرائط توبہ کی اور بعضی صور جواز توبہ کی اور دفع عذرات عدم توبہ کی اور عدم تاخیر اور تسویف توبہ مین لکہا اور چونکہ توبہ گناہون سی نادم ہونا ہی اور ندامت گناہون سی بغیر معرفت گناہون کی نہین ہو سکتی تو بعد اون کی ضرور ہوا کہ سئیات کبیرہ اور صغیرہ اور اونکی عدد و مبطلات صغائر کی کہ وہ فی المعنی قریب کبائر کی ہین اور بعضی احادیث کہ وہ سئیات کبائر اور صغائر مین وارد ہوئی ہین لکہی تاکہ متمم اور مکمل اوس کا ہو اور جب اس فقیر نی احادیث بہی لکہی تو اس فقیر نی چاہا کہ فائدہ اقسام حدیث مین بہی

لکھنا چاہیے کہ تا اُس سی عرفان اقسام احادیث کا اور احادیث کی عرفان سی کیفیت سئیات کی کہ وہ احادیث معتبر سی ثابت ہو واضح ہووی اور جاننا چاہیے کہ شرف آدمی کا اور حیوانات پر بسبب دل کی ہی کہ وہ حاکم اعلی کشور بدن کا ہی اور دل یہی مضغہ گوشت کا نہیں کہ وہ انسان کے پستان چپ کی نیچی واقع ہی اس لئی کہ یہی مضغہ لحمی اور حیوانات کو بہی ہی تو اوسکی وجود سی آدمی اور حیوانات سی مشرف اور ممتاز ہو نہیں سکتا بلکہ دل لطیفہ نورانی اور سر ربانی ہی کہ انسان کی اوس مضغہ گوشت مین مودع اور مظروف ہی اور اطلاق قلب کا اوس مضغہ لحمی پر از قبیل اطلاق حال کی اوس کی محل پر ہی اور کشف ملک اور ملکوت اور سیر عالم جبروت ولاہوت اور مشاہدہ اور وصال حق اوس سی متعلق ہی اور دل بندہ مومن کا عرش الٰہی بلکہ سر الٰہی ہی کہ زبان اوس کی بیان سی عاجز اور قاصر ہی اور بعضی محققین صوفیہ کے نزدیک یہی روح ہی کہ جس کی حق مین یہہ آیت وارد ہوئی ہے یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنی ای محمد علیک الصلوۃ والسلام آپ سے روح کی حقیقت سی پوچہینگی کہہ تو کہ روح امر ربی ہی فساد دل کا فساد تمام بدن انسان کا اور صلاحیت اوس کی صلاحیت تمام بدن کی ہی مطابق حدیث شریف کی فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ وھی القلب یعنی جسم مین ایک مضغہ ہی جب وہ مضغہ اچہا ہوتا ہی تو سارا جسم اچہا ہوتا ہی اور جب وہ بگڑتا ہی تو تمام جسم بگڑتا ہی اور وہ مضغہ قلب ہی یعنی دل ہی اور قالب انسان کا مانند ایک آئینہ کی ہی کہ ایمان اور عبادات اور مجاہدہ عرفانی اور اوبر اتیان اوامر شرعیہ اوس کی مجلی ہین کہ اوس سی اوس آئینہ کو جلا اور نورانیت

پیدا ہوتی ہے اور کفر اور سئیات اور ارتکاب کبائر بلکہ جمیع مناہی شرعیہ اوس کی ممد ہین کہ اون سی اون کی تاریکی اور زنگ پیدا ہوتا ہی اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ ایمان بندہ مؤمن کا مانند ایک شخص کی ہی کہ مقویات اور مصلحات بدن اوس کی عبادات اور حسنات اور مستحبات اور مہلکات بدن اوس شخص کی کفر اور عموما سئیات اور خصوصا کبائر ہین تو ہر مؤمن کو لازم ہی کہ ارتکاب معاصی سی اپنی لطیفہ نورانی قلبی کو کہ وہ عرش آلہی بلکہ سر آلہی ہے تعالی شانہ تاریک اور تیرہ نکری اور مہلکات سئیات سی ایمان کی شخص کو ورطہ ہلاک مین نڈالی شیخ سعدی شیرازی نی کہا ہی - ای کہ ترا سعد یا زیر زمین خفتن است ہم تم خود خود بکن چو شد از خدا ترس مباش ای گنہ کردہ بہر تو خدا را توبہ کن - باز گناہی مکن دشمن ایمان مباش
اگر در صورتی کہ کوئی آدمی بمقتضای بشریت کی ہوا اور ہوس نفسانی مین گرفتار ہو جای اور از روی فطرت جبلی کی مرتکب سئیات کا ہووی اور دل بندہ مؤمن کا بسبب ارتکاب سئیات کے ظلمت اور تیرگی کے بیماری سی علیل ہو جاوی تو جیسا کہ آدمی اگر کوئی بیماری بدنی اوس کو عارض اور لاحق ہوتی ہی تو وہ اوس سی غفلت نہین کرتا اور وہ اس بیماری سی غافل اور ذاہل نہین ہوتا اس خوف سی کہ مباد ارفتہ رفتہ وہ اس کو ہلاک کر ڈالی تو وہ آدمی اوس کا علاج کرتا ہی اور علاج کرنا عوارض بدنی کا وہ ضروریات سی جانتا ہی تو ویسا ہی آدمی اپنی دل کی عوارض اور بیماریکا کہ وہ حاکم اعلی کشور بدن کا ہی علاج کرنا بھی ضروری جانے تو جیسا کہ دفع بیماری بدن کی لئی دو تجویزین ضروری ہین ایک تجویز علاج کی کہ وہ خاص دفع مرض کی لئی ہی اور دوسری تجویز پرہیز کی کہ وہ عدم تقویت مرض کی لئی ہی اور جبتک یہہ دونو تجویزین معا کما حقہ نکیجاوین تو اصلاح بدن کی لئی دشوار رہتی ہی ویسا ہی دفع علالت قلبی کی لئے دو تدبیرین ضروری ہین ایک تو عبادات اور طاعتیان اوامر شرعیہ اور مجاہدات عرفانی

کا کرنا کہ یہہ اوس بیماری قلبی کا علاج ہی اور دوسرا سئیات ماضیہ سی بخلوص قلبی و نیت
عدم رجوع کی تائب ہونا اور حال ور استقبال مین معاصی کا ترک کرنا کہ یہہ اوس بیماری قلبی کی
لئی پرہیز ہی اور جیسا کہ علاج عوارض بدنی کا مطابق تجویز حکیم دانا کی ہونا ہی تو چاہئی کہ ویساہی
علاج عوارض قلبی کا موجب تشخیص قانون شرع کی اور مطابق تجویز اطبار روحانی کی کہ مراد علما
ربانی اور شیوخ کاملین دین متین سی ہی ہو تا کہ وہ تجویز منتج شفا قلبی کی ہووی اور چونکہ
جمیع اولیار اور اتقیا اور علمار اور فضلار اور عبّاد اور زہاد اور ابرار اور اخیار عرب اور
عجم کی سلف سی خلف تک اور زمرہ محدثین مقلدین اور غیر مقلدین یہہ سب ساتہہ مسنونیہ مطلق
بیعت کی قائل اور مُقر اور معترف ہین اور اونہون نی تبعاً لسنتہ السنیہ المرضیہ علی صاحبہا
افضل التحیۃ اپنی شیوخ رحمہم اللہ تعالیٰ سی بیعت توبہ کی کی ہی بلکہ حضرات صحابہ علیہم الرضوان نی
حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دست حق پرست پر اور حضرات تابعین نی حضرات صحابہ
سی اور حضرات تبع تابعین نی حضرات تابعین سی اقسام کی بیعتین کی ہین اور توبہ کرنیکی
بیعت کرنی سی شدت اتصال تھا اس لئی کہ سلسلۂ بیعت تقویٰ کا کہ توبہ بھی اوس مین داخل
ہی حضرت خیر الوری علیہ الصلوٰۃ والسلام سی الی یومنا ہلم جراً ثابت ہی مگر جنیدیہ بہ نیابت
الباس خرقہ کی مسلسل رہی کما سیجیٔ بیانہ ان شاء اللہ تعالیٰ اور چونکہ التائب کا
لمنیب ہی یعنی تائب مانند منیب کی ہی تو اس سی بھی ثابت ہوا کہ سلسلہ بیعت تقویٰ اور
توبہ کا حضرت سید الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم سی ابتک بلا قصور کی اور بلا اہمال اور فتور کے
مسلسل رہا ہی بنا بر آن فقیر مؤلف نی چاہا کہ بعد اثبات فرضیۃ توبہ کی اور بیان انواع کی
اور وجوب اسکی اور شرائط اوس کی مسنونیۃ بیعت سی بھی کچہہ لکہی تا کہ وہ تکملہ توبہ کا
ہو اور ناظرین اور سامعین پر مسنونیہ بیعت کی ظاہر ہو اور ناظرین اور سامعین بیعت

توبہ سی غافل نہین اس لئی کہ ایک جزو اوس کا سنت سنیہ اور دوسرا جزو واجب ہی اور وہ سنت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اتباع تبع تابعین کے اور معمول بہ اولیاء اور اتقیاء اور علماء اور فضلا اور صلحاء اور ابرار اور اخیار ہر اکناف اور اطراف کا اور خصوصًا باعث حصول ثواب کا اور سبب خوشنودی حضرت اللہ جل جلالہ کا ہی بیعت کی بیان مین اللہ تعالیٰ نی قرآن مجید مین فرمایا ہی اِنَّ الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرًا عظیما یعنی جو لوگ کہ بیعت کی تجہسی ای محمد صلواتی علیک وسلامی خصوصًا حدیبیہ مین یا اوس کی معنی یہہ ہی کہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین تجہسی ای محمد صلواتی علیک وسلامی احیانًا ای فی حین من الاحیان سواس کی نہین کہ وہ بیعت کرتے ہین اللہ تعالیٰ سی یعنی اس لئی کہ وہ خاص میری خوشنودی اور تقویت دین کی لئی آپ سی بیعت کرتی ہین تو وہ فی الواقع مجہسی بیعت کرتے ہین اون کے ہاتہہ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتہہ ہی پس جس انی کہ توڑا عہد بیعت کا پس سوا اس کی نہین کہ اونی اپنی جان کی مضرت پر عہد بیعت کو توڑا اور اپنی جان کو خطر مین ڈالا اور اپنی کو دنیا اور آخرت مین نقصان دیا اور جسنی وفا کیا اللہ تعالیٰ سی عہد بیعت پر یا مضمون بیعت پر یعنی اوس عہد پر کہ اونی اوس پر بیعت کی ہی پس شتاب دیویگا اللہ تعالیٰ اوس کو اجر بڑا آخرت مین نعیم بہشت سی اور جاننا چاہئی کہ اس آیتہ مین ایک تو ترغیب اور تحریص ہی بیعت کرنی پر اور دوسرا اس مین عظمت بیعت کرنی کی ہی جناب نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سی کہ وہ فی الحقیقہ اللہ تعالیٰ سی بیعت کرنا ہی اور تیسرا اس مین تہدید اور وعید ہی ناکثین بیعت کے لئی کہ وہ نقصان فی الواقع ناکث بیعت کی لئی ہی جیسا کہ نقصان اور وبال مکر کا اوس کی

عامل پر عائد ہوتا ہی مطابق قولہ تعالی کی ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ اور
جیساکہ وبال ظلم کا ظالم پر عائد ہوتا ہی مطابق قولہ تعالی کی انما بغیکم علی انفسکم ویسا ہی
نقصان اور خسارہ اور وبال نقض عہد بیعت کا ناقض اور ناکث عہد بیعت کی لئی ہی
مطابق قولہ تعالی کی فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اور کسینی کیا اچھا کہا ہی پیمان
مثنوی کہ ہر کہ پیمان بشکست ٭ از پای در افتاد برون رفت ز دست ٭ او را کہ درست
بود پیمان الست ٭ نشکست بہیچ وجہہ ہر عہد کہ بست ٭ چوتھا اس آیتہ مین عہد بیعت کی
ایفا کرنیوالون کی لئی وعدہ اجر عظیم کا ہی کہتا ہی فقیر مودودی کہ جیسا کوئی بادشاہ کہ
کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا ہی تو وہ بادشاہ اپنی دربار مخصر عام میں اوس کی اظہار خلافت کی
لئے فرماتا ہی یا وہ بادشاہ اپنی حکمنامہ عالیشان مین کہ اوس کی منسوب الیہ ہونیکا شرف اپنی
خلیفہ کو عطا فرماتا ہی اور وہ حکمنامہ مشتمل قانون سلطنت اور احکام شاہی کی ہوتا ہی لکھتا ہی
کہ تو میرا خلیفہ اور نائب ہی اور جسنی تجھسی بیعت کی تو اوسنی مجھسی بیعت کی اور سابیعت مین
میرا ہاتھ تمہارا ہاتھ پر ہی اپنی تمسی بیعت کرنا بعینہ مجھسی بیعت کرنا ہی پس جسنی کہ تمسی عہد بیعت کو توڑا تو اوسنے
اپنی جان کو معرض ہلاک مین ڈالا اور جسنی تمسی عہد بیعت مین وفا کیا تو مین اوس کو اجر عظیم
دونگا ایسا ہی اللہ تعالی نی اظہار خلافت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی کہ زمین کا
اور اہل زمین مین وہ میرا خلیفہ ہی اپنی ایسی منشور رحمت نشور اور ایسی توقیع رفیع مین
یعنی قرآن مجید اور فرقان حمید مین کہ اوس کی شان مین لو انزلنا ھذا القرآن علی
جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اور لا یمسہ الا المطھرون
وارد ہی یہہ فرمایا کہ جو لوگ ای محمد صلواتی وسلامی تجھسے بیعت کرتے ہین تو وہ مجھسی
بیعت کرتے ہین اور سابیعت مین میرا ہاتھ اون کی ہاتھ پر ہی یعنی آپ سی بیعت کرنا مجھ

بیعت کرنا ہی اور جس نی آپ سی عہد بیعت کا کرکے اوس کا نقض کیا اور اوس کو توڑا
اور عہد بیعت کو وفا نکیا تو اوس نی گویا اپنی جان کو معرض تلف مین ڈالا کہ ضرر نکث
بیعت کا ناکث بیعت کی لئی ہی اور جو کوئی وفا کریگا اوس عہد بیعت کو تو شتاب مین
اوس کو اجر عظیم دونگا جیسا کہ بیعت کرنا خلیفہ سی بیعت کرنا اوس کی مستخلف سی ہی ایسا ہی
نقض عہد بیعت کا اوس کی خلیفہ سی نقض عہد بیعت کا اوس کی مستخلف سی ہی اور فی الواقع
نقصان نکث بیعت کا ناکث بیعت کی لئی ہی نہ خلیفہ کی لئی نہ اوس کی مستخلف کی لئی ایسا ہی
ایفاء عہد بیعت کا کہ ظاہر مین اگرچہ وہ خلیفہ سی ہی مگر فی الواقع اوس کی مستخلف سی ہے تو
بنا بر آن اللہ تعالی نی عہد بیعت کی ایفا کرنیوالون کے لئی وعدہ اجر عظیم کا فرمایا تو اللہ
تعالی نی اس آیتہ مین اظہار خلافت حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی ملک مین
اور اپنی زمین مین اور اپنی مخلوق مین کیا اور آیتہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ اور آیتہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور آیتہ من یطع الرسول فقد
اطاع اللہ اور آیتہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما بھی اس پر دلالت کرتی ہین اللھم صل وسلم علی محمد ن النبی
الامی لکما تحب وترضی بان تصلی علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین اور کہتا ہی فقیر
مودودی کہ اس آیتہ مین ایک اور نکتہ خفیہ اور دقیقہ مخفیہ ہی کہ محققین پر مخفی نہین اور وہ
یہہ ہی کہ حضرت محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ تعالی کی ہین اور علماء ربانی یعنی
اولیاء اور اتقیاء اور صلحا اور ابرار اور اخیار ہدایت خلق اور دعوت حق مین نائب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور چونکہ مرتبہ مطلق نیابت کا مطلق رسالت سی پایا تو
مطلق نائب کا مطلق رسول سے افضل اور اعلی اور ارفع ہی تو جب بیعت کرنا رسول کا

موجب بیعت کرنی اوس کی مرسل کی ہوا جیسا کہ آیۃ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ سی ظاہر ہی تو بیعت کرنا نائب کی موجب بیعت کرنی اوس کی منیب کے ضروری ہوگی تو اس آیۃ سی ثابت ہوا کہ جیسا بیعت کرنا حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کرنا اوس کی مرسل سی ہی یعنی اللہ تعالی سی تو ویسا ہی بیعت کرنا علماء ربانی امت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام سی یعنی اولیاء اور اتقیاء اور صلحاء اور ابرار اور اخیار سی کہ وہ ہدایت خلق میں نائب حضرت محمد الرسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی ہین بیعت کرنا اوس کی منیب سی ہی یعنی حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسا کہ اس پر قول المستحسن فی فخر الحسن کا کہ مولانا مولوی حسن الزمان محمد صاحب حیدرآبادی کی تالیفات سی ہی دلالت کرتا ہی اور وہ یہہ ہی وان المریدین للسلوک والمتعرضین للجہاد الاکبر فشیخہم امامہم فی ذالک نیابۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنی تحقیق مرید سلوک طریق معرفت کی اور متعرض جہاد اکبر کی پس شیخ امام ان کا ہی جہاد اکبر مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت سی اور یعنی اونسی بیعت کی تو اونسی حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سی بواسطہ شیوخ اوس سلسلہ کی بیعت کی اور ہاتھ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بتوسط اون شیوخ کی اوس مرید کی ہاتھ پر ہی جیسا کہ یہہ ظاہر ہوتا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قول سی کہ کسی نی اونکی خدمت مین حاضر ہوکر کہا کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ آپ سی بیعت کرون حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا کہ آیا نہین بیعت کی تو نی میری امیر سی یعنی میری نائب سی کہا اس نی کہ ہان میں نی آپکی امیر سی بیعت کی ہی حضرت عمر نی فرمایا کہ جب بیعت کی تو نی میری امیر سی پس تحقیق بیعت کی تو نی مجھ سی ہی اور نظیر اوس کا قول حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ہی بیعت عقبہ مین کہ بعد

کلام طویل کی اوس حال مین کہ وہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سی مخاطب تہا کہا نبایع بك علی ذالك ونبایع اللہ ربنا وربك ید اللہ فوق ایدینا الحدیث یعنی اس پر ہم آپ سی بیعت کرتے ہین اور بوسطہ آپ کی اللہ تعالی سی کہ وہ ہمارا اور آپ کا رب ہی بیعت کرتے ہین اور اللہ تعالی کا ہاتہہ ہمارے ہاتہون پر ہی تو خلاصہ اس کا یہہ ہوا کہ جیسا بیعت کرنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کرنا حضرت اللہ تعالی سی تہا اس لئی کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ اور خلیفۃ اللہ ہی تعالی شانہ ویسا ہی بیعت کرنا اولیاء اور اتقیاء اور صلحاء اور ابرار اور اخیار اور علماء ربانی سی حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سی بیعت کرنا ہی اس لئی کہ وہ نائب حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہین اللہ تعالی نی قرآن مجید مین فرمایا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینۃ علیهم واثابهم فتحا قریبا یعنی اللہ تعالی اون لوگون سی جنہون نی تجہسی درخت کی نیچی بیعت کی رضامند ہوا پہر جانا جو اون کی دلون مین تہا پس اون پر تسکین اوتاری اور انعام دیا اون کو فتح نزدیک کا اور اللہ تعالی قرآن مجید مین اور جگہہ فرمایا ہی یا ایها النبی اذا جاءك المؤمنات یبایعنك علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادهن ولا یاتین ببهتان یفترینه بین ایدیهن وارجلهن ولا یعصینك فی معروف فبایعهن واستغفر لهن اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنی ای پیغمبر خدا صلی اللہ علیک وسلم جب آپ کی پاس مومن عورتین آئین کہ وہ تجہسی بیعت کرین اس پر کہ وہ نہ شریک کرین اللہ تعالی سی کچہہ اور نہ چرائین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد کو اور نہ لائین

اور جہوٹ کہا ون کی ہاتہہ اور پاؤن نی باندہا ہو یعنی اونہون نی باندہا ہو نہ لاتین
یعنی وہ جہوٹ نکہین اور او امر شرعیہ مین آپ کی نافرمانی نکرین بس اون سے
بیعت لیجئی اور اون کی لئی اللہ تعالی سی استغفار کیجئی بے شک اللہ تعالی بخشنی والا مہربان
ہی قول المستحسن مین لکہا ہی کہ امام بخاری نی بسلسلہ اسناد حدیث کی عروہ سی نقل کیا ہی
کہ روایت کی اوس نی حضرت عائشہ سی کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ
مومنات کو اس آیتہ سی یعنی یا ایہا النبی اذا جاءك المومنات یبایعنك الی
قولہ غفور الرحیم سی امتحان فرماتی تہی جو کوئی مومنات سی اس آیتہ کی شروط پہ اقرار
کرتی تہی تو حضرت سید الوری علیہ افضل التحیۃ اوس کی لئی زبانی فرماتی تہی قد بایعتك
علی ذالك یعنی تحقیق بیتی بیعت کی تجہی اس پر قسم ہی اللہ تعالی کی کہ بیعت کیوقت
کسی عورت کی ہاتہہ کو حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ نی مس نہین کیا اور
بیعت کی حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نی عورات مومنات کو مگر زبانی سے
کلام سی قد بایعتك علی ذالك اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ محل بیعت لینی کا مرد نہ کی
ہاتہہ ہی جیسا کہ بیعت الرضوان مین بحال غیر حاضری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ایک ہاتہہ کو اپنی دوسری ہاتہہ پر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کیطرف سی رکہا پس نہ تہی وہ بیعت مگر ہاتہہ سی بیعت کی احادیث
کی بیان مین کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سی لوگون نی بیعت کی اخرج
ابن ابی حاتم عن مقاتل قال انزلت ہذہ الآیۃ یوم الفتح فبایع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرجال علی الصفا وعمر یبایع النساء تحتہا عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ہذہ القصۃ ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس

یعنی ابن ابی حاتم مقاتل سی مروی ہی کہ آیۃ بیعت النساء یعنی یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک الآیۃ بروز فتح مکہ نازل ہوئی اوس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوہ صفا پر مردونسی خود بیعت لی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ عورتون سی کوہ صفا کی نیچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی بیعت لیتی تھی

اخرج ابن سعد وعبد بن حمید وابو العلی والطبرانی وابن مردویہ والبیہقی عن ام عطیۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر ابن الخطاب فقام علی الباب فسلم فقال رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن تبایعن ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل البیت کذا فی الدر المنثور للسیوطی یعنی ابن سعد اور عبد بن حمید اور ابو العلی اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتی ہین کہ ام عطیہ نی فرمایا کہ جسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائی آپ نی انصار کی عورتون کو حکم دیا کہ ایک جگہہ مین جمع ہوجاوین اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو وہان بہیجا حضرت عمر نی اوس مکان کے دروازہ پہ کہڑے ہوکر سلام کہکر کہا کہ مین حسب الحکم حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمہاری پاس آیا ہون تم بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ کبہی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان بس حضرت عمر نے باہر کہڑی ہوکر دروازہ کی اندر اپنا ہاتہہ بڑہایا اور ہمنی بہی گہر کے اندر سی اون کی طرف اپنی ہاتہہ پہیلائی اور چونکہ عورتون کے بیعت کیوقت عورتون کی ہاتہہ کو اپنی ہاتہہ مین لینا ممنوع تہا بنابران حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی عورتون کی بیعت کرنے کے وقت اپنے ہاتہہ کو اونکی طرف بڑہایا اور عورتون نے

نے بہی اپنے ہاتہہ حضرت عمر کیطرف بڑہائے اور جاننا چاہیے کہ عقد کی دو جزو ہین ایک عہد لسانی دوسرا عہد فعلی جبتک یہہ دونو اجزا جمع نہونگی بیعت کا انعقاد نہین ہوتا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کیوقت مردونکا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین پکڑتے تہے اور اگر بیعت کرنیوالا حاضر نہوتا تو جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بائین ہاتہہ کو اپنے دائین ہاتہہ پر مار کر فرماتے کہ یہہ فلان بیعت کرنیوالیکا ہاتہہ ہے اگر بیعت کرنا فضول امر ہوتا تو معاذ اللہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کیون فضول امر کی لئے اتنا اہتمام کرتے ویساہی جب عورتون سے بیعت لیتے یا لسانی عہد بیعت سے اکتفا کرتے یکما مر اور یا اتمام عقد بیعت کی لئے اون کی طرف ہاتہہ پہیلاتے اور بیعت کرنیوالی عورتین بہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اپنے ہاتہہ بڑہاتین چونکہ حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نامحرم کی بدن کو مس نکرسکتے تہے تو محض اشارہ پر اکتفا کرتے جیسا حاجی لوگ کہ اگر حجر اسود کو بسبب ازدحام کی نہین پہونچ سکتے تو وہ دور سے اشارہ کرتے ہین اور ام عطیہ سے مروی ہے قالت بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء علینا ان لا یشرکن باللہ شیئا ونہانا عن النیاحۃ فقبضت منا امرءۃ یدھا الحدیث یعنی ہمنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے پس آپنے ہمین یہہ آیتہ پڑہکر سنائی لا یشرکن باللہ شیئا الآیۃ اور نوحہ کرنیسے منع فرمایا پس ایک عورت نے اپنے ہاتہہ کو بند کر لیا اور عرض کیا کہ فلانی عورت نے میری مردہ پر نوحہ کیا تہا مین اوس کا بدلہ دینا چاہتی ہون اور ابوداؤد مین ہے ان ھند بنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لا ابایعک حتی تغیری کفیک فانہما کفا سبع

یعنی ہند بنت عتبہ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ مجھسی بیعت لیتوین
پس فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تجھسی بیعت نہین لیتی جبتک تو اپنی
ہاتون کا رنگ نہ بدلی تیری ہاتھہ ایسی ہین جیسی درندی کی پنجی اور ابو داود اور نسائی حضرت
حضرت عائشہ سی روایت کرتی ہین اومت امرأة من وراء الستر بیدہا کتاب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال
ما ادری اید رجل ام ید امرأة الحدیث یعنی ایک عورت نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پردہ مین سے بیعت کی لئی اشارہ کیا اور مکتوب اوس کی
ہاتھہ مین تہا پس حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتھہ کو پیچھی ہٹا لیا اور
فرمایا مین نہین جانتا کہ یہہ ہاتھہ مرد کا ہی یا عورت کا ہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین حدیث ہاتھہ پہیلانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عورتین
کا مبایعت کی لئی تہا مین صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان سی نقل کی ہی ان روایات کی شرح
مین علماء کے دو قول ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ فقط دور
کا اشارہ تہا اور بعضی کہتی ہین کہ عورتین آپ کی آستین پکڑتی تہین
اور سعد بن منصور اور ابن سعد اور ابو داود مراسیل مین تین اور عبد الرزاق
ہی شعبی سی مرسلاً روایت کرتی ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھہ
پر کپڑا لپیٹ کر عورتون سی بیعت کیا کرتے تہی تو سمجھنا چاہئی کہ اسلام مین بیعت کا
امر کیسا اہم اور ضروری ہی صحیح بخاری مین ہی کہ بروز غزوہ خندق حضرت خیر الوری
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب مہاجرین اور انصار کی لئی دعای مغفرت کی کی تو سب نے
یہہ کہا نحن الذین بایعوا محمداً علی الاسلام ما بقینا ابداً یعنی ہم وہ لوگ ہین

جنہون نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام پر بیعت کی جبتک ہم زندہ
رہین گی اور اس معرکہ مین تمام مہاجرین اور انصار حاضر تہی جنہون نی بیعت کا
اقرار کیا اور جنگ حدیبیہ مین ایک ہزار پانسو یار جانثار حاضر تہی سب نی حضرت
سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سی بیعت کی بخاری مین حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کانوا خمس عشرۃ مائۃ الذین بایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الحدیبیۃ یعنی پندرہ سو آدمی تہی جنہون نے حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
سی حدیبیہ کے دن بیعت کی تھی ایک روایت مین ہی ولم یتخلف احد من المسلمین حضرہا
الا جد بن قیس اخو بنی سلمۃ یعنی اور کوئی شخص مسلمانون مین سی اوس مجلس سی الگ
نہین رہا مگر جد بیٹا قیس کا جو بنی سلمہ سی تہا علماء لکہتی ہین کہ وہ منافق تہا اس لئی بیعت مین
حاضر نہوا اور صحیح بخاری مین سلمہ بن الکوع سی روایت ہی قال بایعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل شجرۃ فلما خف الناس قال یا ابن الکوع الا تبایع قال
قلت قد بایعت قال وایضا قال فبایعتہ الثانیۃ یعنی سلمہ نی کہا کہ مینی بیعت کی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر مین درخت کی سایہ مین جا بیٹھا پس جب مجلس شریف مین
آدمی کم ہوگئی فرمایا ای بیٹی اکوع کی تو بیعت نہین کرتا کہا سلمہ نی کہ مین نی عرض کیا کہ
مین بیعت کر چکا ہون فرمایا دوبارہ سلمہ نے کہا کہ مین نی دوبارہ بیعت کی ای بہائیو رحمکم اللہ
تعالی دیکہو کہ بیعت کرنا کیسا امر ضروری اسلام مین ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تاکید بیعت ضروری سمجہی تو اوس کو بہی رغبت
بیعت کی دلائی اور دوبارہ اوسنی بیعت لی ابن جوزی لکہا ہی کہ چار سو ستادن عورتون
نے بروز فتح مکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی اور صحیح بخاری مین ہی کہ

کہ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بمشورت اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ کو خلیفہ مقرر کرکے اپنی بیعت کیوقت یہہ کہا ابایعك علی سنة الله وسنة
رسوله وسیرة ابی بکر وعمر یعنی تیری بیعت کرتا ہون کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور طریقہ ابوبکر اور عمر کے پر اور حضرت جریر سے منقول ہے کہ اوس نے فرمایا
بایعت رسول الله علی النصح لکل مسلم یعنی مینے بیعت کی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے نصیحت اور خیرخواہی کرنے پر ہر مسلمان سے کہتا ہے فقیر عفی عنہ کہ شروط بیعت نساکے
آیۃ یا ایها النبی اذا جاءك المومنات الایۃ مین ہین مخصوص نساء سے نہین بلکہ وہ
جمیع مومنین کے لیے ہین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون سے بہی ان
شروط کے عمل کرنے پر بیعت مین حکم فرمایا ہے جیسا کہ احادیث آیندہ سے ثابت ہے نسائی
مین ہے ان الرسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا تبایعونی علی ما بایع علیه
النساء فلنا بلی یا رسول الله فبایعناه علی ذالك یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا تم مجھسے بیعت نہین کرتے اوس عہد پر کہ عورتون نے بیعت کی ہے
ہمنے عرض کیا ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پس ہمنے اوس عہد پر بیعت کی عبادہ بن
صامت نے کہا بایعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ان لا نشرك بالله ولا نزنی
ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم الله الا بالحق یعنی ہمنے بیعت کی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم کبھی شریک اور زنا اور چوری اور خون ناحق نکرینگے امام نووی
بعد نقل روایت کے کہتے ہین کہ یہہ معاملہ قبل از ہجرت تہا مگر یہہ نہین کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی
آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نے بیعت توبہ نہین لیا اور صحیحین مین ہے ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا

باللہ شیئاً ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف وفی روایۃ للبخاری والنسائی وقرء ایۃ النساء فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذالک شیئاً فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذالک فستر اللہ علیہ فامرہ الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذالک یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اصحاب حاضر تھی آپ نی ارشاد فرمایا آؤ مجھسی اس بات پر بیعت کرو کہ ہم شرک اور چوری اور زنا نکرینگی اور اپنی اولاد کو نہ مارینگی اور کسی پر بہتان نکرینگی اور کسی حکم کا خلاف نکرینگی اور صحیح بخاری اور نسائی کی روایت مین ہے کہ آپ نی یہہ آیتہ پڑھی یا ایھا الذین اذا جاءک المومنات یبایعنک الایۃ پس فرمایا جو شخص اس وعدہ کو پورا کریگا اللہ تعالی اوس کو اجر دیگا اور جو کوئی ان گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس وہ اوس کی لئی کفارہ ہی اور جس گناہ گار کی اللہ تعالی نے پردہ پوشی کی تو اوس کا معاملہ اللہ تعالی کی سپرد ہی خواہ وہ عذاب کری خواہ وہ بخشی راوی کہتا ہی کہ پہر ہم نی اون شروط پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لفظ عوقب اور آیتہ یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات کی پڑہنی سی صاف ظاہر ہی کہ یہہ بیعت حضرت بدر الکوثین صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد ہجرت کی لی تھی اس لیے کہ لفظ عوقب سی حدود شرعی مین اور حدود کا حکم بعد ہجرت کو نازل ہوا ہی اور جاننا چاہئی کہ بعض مشائخ سی منقول ہی کہ وقت عہد لسانی بیعت نساء کی ایک بڑی برتن مین پانی ڈالکر اوسکی ایک طرف مین پیر اپنا ہاتھہ رکہتا ہی اور دوسری طرف برتن مین عورت بیعت کرنیوالی اپنا ہاتھہ ڈالتی ہی اور کبھی بوقت بیعت کرنی عورت کی کپڑی کا ایک کنارہ پیر پکڑتا ہی اور کپڑی کی دوسری کنارہ کی پکڑینیکا عورت بیعت کرنیوالی کو حکم دیتا ہی فی الجملہ اس عمل کے واسطے بھی سنت سنبہ

سی سند ہو عن عمرو ابن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا بایع النساء دعا بقدح ماءٍ فغمس یده فیه ثم یغمسن ایدیهن
یعنی عمرو ابن شعیب سی مروی ہی کہ وہ اپنی باپ سی اور وہ اپنی دادا سی روایت کرتے ہین
کہا اونہون نی کہ تہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت بیعت کرتی عورتون کو
منگاتی ایک پیالہ پانی کا پہر ڈباتی ہاتہہ اپنا اوس مین پہر ڈباتی تہین عورتین اپنی
ہاتہہ کو اوس مین روایت کیا ہی اوس کو ابن سعد اور ابن مردویہ نی اور اسحاق نے
مغازی مین وعن الشعبي قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبایع النسا
ووضع علی یده ثوبا اخرجه سعید ابن منصور وابن سعد وابو داود فی المراسیل
وعبد الرزاق ایضا یعنی روایت ہی امام شعبی سی کہا اوس نی تہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیعت کرتے عورتون کو اور رکہہ لیتی کپڑا اپنی ہاتہہ پر اس روایت کو بیان کیا ہے
سعید بن منصور نی اور ابن سعد نی اور ابو داود نی مراسیل مین اور عبد الرزاق نی بہی
اگرچہ یہہ حدیث مرسل ہی مگر بہت محدثین کی نزدیک حدیث مرسل حجت ہوتی ہی اور یہی
مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کا اور جس بیعت کا ان روایتون مین ذکر
ہی یہہ بیعت تقوی کی ہی خلافت وغیرہ امور شرعیہ سیاسیہ اس مین داخل ہین اور عبد اللہ بن
حنظلہ امیر مدینہ نی وقعہ الحرہ مین لوگون سی ساتہہ مرنیکی بیعت لی تہی یہہ قصہ صحیح بخاری مین
موجود ہی اور یہہ بیعت بیعت خلافت کی سوا اور ہی بیعت تہی اور کل تمام بیعت کی تقوی
کی بیعت مین داخل ہین بیعت توبہ کی سب گناہون سی توبہ کرنا اور امر شرعیہ کی تعمیل کا
وعدہ کرنا ہی اور بیعت جہاد کی جہاد مین ثبات اور صبر کا وعدہ کرنا اور حضرت سید الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور نزاع باہمی سی اور جنگ کی میدان سی بہاگنی سی باز رہنا ہی

تقوی اور بیعت توبہ اور بیعت اسلام یہہ سب ایک ہی چیز ہین اور بیعت جہاد اون کی ایک فرد ہی اور بیعت کی وقت مین مبایع کا ہاتہہ پکڑنا عقد فعلی ہی جس سی تاکید اور پختگی عہد لسانی کی مقصود ہوتی ہے اور عقد فعلی عہد لسانی کی علامت او نشانی نہین بلکہ وہ ایک مستقل عہد ہے جیساکہ کہاجاتاہی عدۃ المؤمن کاخذ الکف یعنی زبانی وعدہ مؤمن کا پختگی مین مانند پکڑنی ہاتہہ کی ہی جیساکہ اقرار کیوقت ہاتہہ پر مارتی ہین اور اوس کو پکا وعدہ سمجہتے ہین تو مؤمن کا زبانی وعدہ بہی ایسا ہی اور عہد لسانی جس کو عقد فعلی سی قوت دی جاوی ضرور محض عہد لسانی سی زیادہ معتبر اور مضبوط ہوگا جنہوں نے حضرت سید الکونین علیہ الصلوۃ والسلام سی بیعت کی اون کی حق مین اللہ نی فرمایا ید اللہ فوق ایدیہم یعنی اللہ تعالی کا ہاتہہ اون کی ہاتہہ پر ہی اس آیتہ سی عقد فعلی کی کس قدر عظمت اور بزرگی ثابت ہوتی ہی اگر ہاتہہ مین ہاتہہ لینا محض علامت عہد لسانی کی ہوتی ہی تو اس قدر فضیلت نہوتی اور اس لئی کہ بیعت کرنا ایسا امر مسنون ضروری ہی کہ محدثین رحمہم اللہ تعالی نی کتب صحاح مین مانند اور احکام شرعیہ کی اسکی بہی ابواب مقرر کئی ہین تو اس جگہہ مین اون ابواب کی فہرست سی کچہہ لکہاجاتاہی تاکہ ناظرین اور سامعین کو معلوم ہووی کہ دین اسلام مین بیعت کا امر کیسا اہم المہمات ہی صحیح بخاری مین صفحہ ۷ باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ صفحہ ۸۸ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوۃ صفحہ ۴۱۵ باب البیعۃ فی الحرب علی ان لا یفروا صفحہ ۱۰۶۹ باب کیف یبایع الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور اقسام کی بیعت کا اس مین ذکر ہے مثلا سیچ بولنا اور دینی معاملات مین کسیکی ملامت سی نڈر رہنا اور خلیفہ کے ساتہہ جہاد کو حاضر ہونا اور حکم سننا اور ماننا اور مسلمان بہائیون کا خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرۃ خلفاء کی عمل کرنا اس باب سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسی

امور مین امام کی ساتھہ بیعت کرنی سنت ہی صحیح بخاری مین اور بہی بیعت کی ابواب ہین امام نووی رحمتہ اللہ علیہ جنہی صحیح مسلم کی باب وضع کئی ہین صحیح مسلم کی جلد ثانی صفحہ ۱۲۹ مین لکہتا ہی باب استحباب مبایعۃ الامام الجیش عند ارادۃ القتال دیکہو اس باب سی صاف معلوم ہوتا ہی یہہ کہ جیسا امام کی ہاتہہ پر بیعت خلافت کی کی جاتی ہی ایسا ہی اور معاملات کی بیعتین اور یہہ ابواب ہی صحیح مسلم مین ہین صفحہ ۱۳۰ جلد ثانی باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ علی الاسلام والجہاد والخیر صفحہ ۱۳۱ جلد ثانی باب کیف بیعۃ النساء اور باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ جلد ثانی سنن ابو داود مین صفحہ ۲۰۵ باب ماجا فی البیعۃ اور صفحہ ۲۰۶ باب نکث البیعۃ اور باب ماجاء فی بیعۃ العبد اور باب ماجاء فی بیعۃ النساء اور موطا مین صفحہ ۱۸ جلد ثانی باب البیعۃ علی ارکان الاسلام وترک الکبائر وغیر ذالک من احکام الشرع اور اس باب مین عورتون کی بیعت کا ہی ذکر ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسوی شرح موطا کی اس باب مین لکہا ہی وفیہ دلیل علی ان البیعۃ غیر منصورۃ علی قبول الخلافۃ والذی یتعاہدہ مشائخ الصوفیۃ لہ وجہ یعنی پایا جاتا ہی کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین اور جو صوفیون مین رواج بیعت کا ہی اوس کی لئی شریعت مین اصل ہی اور نسائی رحمہ اللہ تعالی نی اپنی سنن مین کتاب البیعۃ لکہکر اوس مین اٹھارہ باب باندہی ہین مگر بخوف طوالت کی بقیر مولف نی نہین لکہا اور سنن ماجہ مین صفحہ ۲۱۱ باب البیعۃ اور باب الوفاء بالبیعۃ اور صفحہ ۲۱۲ باب بیعۃ النساء اور مولوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی قول الجمیل مین لکہا ہی واستفاض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس کانوا یبایعونہ تارۃ علی الہجرۃ والجہاد وتارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی

الثبات والقرار فی معرکة الکفار وتارة علی التمسک بالسنة والاجتناب عن البدعة والحرص علی الطاعات کما صح انه صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوة من الانصار علی ان لا ینحن الخ یعنی احادیث مشہورہ مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ لوگ بیعت کرتی تہی حضرت سید الکونین علیہ الصلوة والسلام سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی اقامت ارکان اسلام یعنی صوم وصلوة وحج زکوة پر اور کاہی ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین جیسا کہ بیعت الرضوان مین اور کبھی سنت نبوی علی صاحبہا افضل التحیہ کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کی حریص اور شایق ہونی پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنی پر اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سواون مین سے کسی شخص کا یہہ حال تھا کہ اوس کا کوڑا اگر گر جاتا تہا تو وہ اپنی گہوڑے سے اوتر کر اوس کو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بہی سوال نکرتا تھا اور جس مین کچہہ شک اور شبہ نہین وہ یہہ ہی کہ جب ثابت ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بر سبیل عادت کی تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر نہین باقی رہا یہہ بیان کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفة اللہ تھی اوس کی زمین مین اور عالم تھی اوس کی جو اللہ تعالی نے اوتارا قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھی قرآن اور حدیث کی اور امت کی پاک کرنیوالی تہی جو فعل کہ حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوة والسلام نے بنا بر خلافت کی کیا تو وہ خلفاء کی لئی سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کی اور تزکیہ امت کی کیا تو وہ علماء امت کی لئی سنت ہوا تو ہمکو چاہئے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم سے ہی سو بعضی لوگون نے

یہہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت
ہی باہم اہل تصوف سی بیعت لینی کی وہ شرعا کچھہ نہین سو یہہ گمان اون کا فاسد ہی
بدلیل اوس کی جو ہم ذکر کر چکی کہ مقرر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہی بیعت لیتی
تہی اقامت ارکان اسلام پر اور گاہی تمسک بالسنتہ پر اور یہہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دی
رہی ہی اس پر کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جریر رضی اللہ تعالی عنہ پر شرط کی
اون کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کی واسطی اور حضرت خیر الوری
علیہ الصلوۃ والسلام نی بیعت لی قوم انصار سی سو یہہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی
ملامت کرنیوالی کی ملامت سی اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اونمین سی بعضی
لوگ امرا اور سلاطین پر کہل کر بلا خوف رد انکار کرتے تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی انصار کی عورتون سی بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنیسی پرہیز کرین ان کی
سوائی بہت امور مین بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہین تو حق یہہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی
بیعت اسلام لانیکی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی ہجرت اور جہاد کی اور بعضی
بیعت جہاد مین مضبوط رہنی کے اور مسلمان ہونیکی بیعت خلفاء کی زمانی مین متروک تہی
خلفاء راشدین کی زمانی مین بیعت اسلام اسواسطی متروک تہی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام
مین اون کی ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تہا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار
دلیل اسلام کی اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تہا اور خلفاء راشدین کی سوا
اور خلفاء کی وقت مین چنانچہ خلفاء مروانیہ اور عباسیہ کی وقت مین اس لئے بیعت
اسلام متروک تہی کہ اون مین اکثر ظالم اور فاسق تہی اقامت سنن دین مین کوشش

بلیغ کرتے تھے اور اسیطرح تقوی کی رسی تہامنی کی بیعت زمانہ خلفاء مین متروک ہو گئی تھی
خلفاء راشدین زمانی مین تو بسبب کثرت اصحاب کی متروک ہی جو نورانی ہو چکی تہی بسبب صحبت
حضرت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کی اور متادب ہو گئی تہی آپ کی حضور مین
تو اون کو تصفیہ باطن کی لئی کچھ حاجت خلفاء راشدین کی بیعت کی نتھی اور خلفاء
راشدین کی سوا اور زمانی مین بسبب پہوٹ پڑنے کی اور اس خوف سی کہ بیعت
کرنیوالون کی ساتہہ خلافت کی بیعت کا گمان کیا جاوی تو فساد اوٹھی بنا بر آن
بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینی کو قایم مقام بیعت
کا کرتے تھی پھر اوس کی بعد جب رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہو گئی تو حضرات
صوفیہ نی فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا اور بیعت سنت ہی واجب
نہین اسواسطی کہ صحابہ نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی اور اوس کی
سبب سی حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نی تارک بیعت کی گنہگار ہونے
پر دلالت نکی اور ائمہ دین نی بہی تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہہ عدم انکار اجماع ہو گیا
اس پر کہ بیعت واجب نہین اور سنت اللہ تعالی کی یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس
مین پوشیدہ ہین اون کا ضبط افعال اور اقوال ظاہر یسی نہو اور افعال اور اقوال
ظاہری امور قلبیہ کی قایم مقام ہون چنانچہ تصدیق توحید اللہ تعالی کی اور اوس کی رسول
علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجائی
تصدیق قلبی کی قایم کیا گیا اور جیسا کہ رضامندی بایع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کی دینی
مین امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضائی مخفی کی کر دیا تو
اسیطرح توبہ اور عزم کرنا معاصی سے اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ

تو بیعت کو اوس کی قائم مقام کر دیا اور قول الجمیل مین اور جگہہ لکھا ہی فاعلم ان البیعۃ
المتوارثۃ بین الصوفیہ علی وجوہ الخ یعنی جو بیعت کہ صوفیان مین متوارث ہی
وہ کئی طریق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سی اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی
یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ مین داخل ہونا بمنزلہ اسناد حدیث کی ہی کہ اس مین
البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطی خلوص امتثال
امر آلہی اور ترک مناہی کی ظاہر اور باطن مین اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سی اور یہی
تیسرا طریقہ اصل ہی اور پہلی دونون قسم کی طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے
ترک کبائر سی اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات
اور مؤکدہ سنتون کی اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنی سی اوس مین جن کو ہمنی ذکر کیا یعنی
ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعت پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی اور تیسری
طریقہ مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنی سی اس ہجرت اور مجاہدہ اور
ریاضت پر یہان تک کہ دل روشن ہوجاوی اطمینان کی نور سی اور یہہ اوس کی
عادت اور خو اور جبلی ہوجاوی بلا تکلف تو اس حالت کی نزدیک گاہی اوس کو لحاظ
دیکہا جاتی ہی اوس مین جس کو شرع نی مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونیکی
بعضی اون کامون مین جن مین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسا تدریس کرنا
علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اوس کی خلل اندازی سی قبل نورانیت
ہو لسکے اور نواب سید صدیق حسن خان غیر مقلد قنوجی ثم بھوپالی نی سورہ فتح کی تفسیر مین
لکھا ہی وہذہ الآیۃ فیہا دلالۃ علی مشروعیۃ البیعۃ وقد صدرت منہ صلی اللہ
علیہ وسلم مبایعات کثیرۃ اشتملت علیہا الاحادیث الواقعۃ فی الصحیحین وغیرہما

من حدود دین الاسلام ومما لا شك فيه ولا شبهة انه اذا ثبت
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العادۃ ولا اهتمام بشانه فانه لا
يزول عن كونه سنة في الدين وان الذي اعتاده الصوفية من مبايعة المتقين
ففيه ما يقبل وما يرد ويظهر ذالك بعرضهما على الكتاب والسنة فما وافقهما
فهو السنة والثواب وما خالفهما فهو الخطاء والتباب یعنی آراستہ ہین شرع میں
بیعت کا ثبوت ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بار بیعتین کی ہین جو کہ صحیح
بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کتب حدیث کی روایتون سی ثبوت اوسکا ہی بی شبہہ یہ قاعدہ
ٹہیک ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کسی فعل کا صدور بطریق عادت اور
اہتمام کے ثابت ہوجاوی تو کم از کم وہ فعل سنت فی الدین ضرور سمجہا جاویگا جو صوفیان
مین رواج ہی کہ صوفیون کی ہاتہہ پر بیعت کرتے ہین اوس کے بعض اقسام مقبول ہین
اور بعض مردود کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطبیق سی فرق معلوم
ہو سکتا ہی پس جو مطابق سنت کی ہو وہ بیعت سنت اور صحیح ہی اور جو بیعت برخلاف سنت کے
ہو تو وہ خطا اور ہلاکت ہی کہتا ہی فقیر مودودی کہ نواب سید صدیق حسن خان کی عبارت
مذکورہ مین اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العادۃ واقع ہوا
ہی اور حال آنکہ فعل بیعت کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی علی سبیل العبادت
واقع ہوا ہی نہ بر سبیل عادت کی جیسا کہ قول الجمیل مین ہی ومما لا شك فيه ولا شبهة
انه اذا ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل على سبيل العبادت فالا
هتمام بشانه لا ينزال على كونه سنة في الدين اور مولوی خرم علی نے شفاء العلیل مین
اوس عبارت کا ترجمہ یون کہا ہی کہ جس مین کچہہ شبہہ نہین وہ یہہ ہے کہ جب ثابت ہو

حضرت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سی کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بسبیل عادت کی تو وہ فعل سنت دینی سی کمتر نہین تو اس کے ترجمہ سے معلوم ہوا کہ قول الجمیل مین علی سبیل العبادت ہے نہ علی سبیل العادت وگرنہ مولوی خرم علی ضرور اوسکی تصحیح کرتے اور لکھتے کہ یہان بسبب سہو ناسخ کے بجاے عادت کی عبادت لکھی گئی ہے تو یون معلوم ہوتا ہے کہ نواب سید صدیق حسن خان کی عبارت مین بہی علی سبیل العبادت تھے مگر بسبب سہو ناسخ کے بجای اوس کی علی سبیل العادۃ لکھا گیا ہی اور اغلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ نواب مذکور نی بعینہ قول الجمیل کا نقل لایا ہی مگر اوس مین سہو ناسخ کا واقع ہوا ہی وگرنہ نواب صدیق حسن خان خلاف عبارت قول الجمیل کا ہرگز نہ لکھتی اور جاننا چاہئی کہ بیعت تقوی اور بیعت توبہ مین شرط یہہ ہی کہ بیعت کرنیوالا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہئی کہ وہ بالغ عاقل ہو اس لئی کہ نابالغ اور مجنون ایمان اور اور احکام شرعیہ کا مکلف نہین تو توبہ کا اور توبہ کی بیعت کا اور تقوی کا اور تقوی کی بیعت کا کیسا مکلف ہوگا مگر صحیح مسلم کی حدیث مین ہی کہ حضرت زبیر اپنی بیٹی عبداللہ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین بیعت کی واسطی لائی اور وہ چہوٹی تہی حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائی اور پہر اُن سی بیعت لی تو اس سی معلوم ہوا کہ وہ بیعت تقوی کی اور توبہ کی نہ تہی اسلئے کہ عبداللہ بن زبیر اوس حال مین توبہ اور تقوی پر مکلف نہ تہی مگر وہ بیعت تبرک کی تہی اور عوام لوگ کہ اون کی نیت توبہ اور تقوی کی نہین ہوتی اور وہ بقصد برکت کے صالحین کے سلسلہ کی دخول کی لئی بیعت کرتی ہین تو وہ بیعت تبرک ہی جیسا کہ آگی قول الجمیل سی نقلا بیعت تبرک لکھا گیا ہی اور وہ جو حدیث مین آیا ہی کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی ایک لڑکا گیا یا وہ اوس کو لائی تاکہ حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ
والسلام سی بیعت کری حضرت خاتم النبیین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ نی اوس کے سر پہ ہاتھ
پھیرا اور اوس کی لئی برکت کی دعا کی اور اوس سی بیعت نہ لی شاید کہ وہ بیعت جہاد کی یا
بیعت امر بالمعروف کی یا جہاد دین مضبوط رہنی کی بیعت ہو گی کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوس لڑکی سی بسبب عاقل اور بالغ نہ ہونے کے اوس کی بیعت نہ لی ہو گی اسلئی کہ
اون اقسام کی بیعت مین عاقل بالغ ہونا مبایع کا شرط ہی اور قول المستحسن مین ہی کہ علمار نے
لکہا ہی کہ جو آدمی کہ بالغ اور عاقل ہو اوس کو بیعت کرنا لازم ہی اور غیر بالغ اور غیر عاقل کو
بیعت کرنا لازم نہین اور بعض نی کہا ہی کہ بیعت لازم ہوتی ہی اصاغر کو بسبب اون کی اکابر کے
کہ اونہون نی بیعت کی ہو اور تحقیق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سی حضرت عبد اللہ بن
زبیر نی بیعت فرمائی تہی اور جس وقت کہ حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام نی دنیا سی انتقال
فرمایا تو عبد اللہ بن زبیر عمر مین آٹھ برس کے تھے تو وہ قبل اس کی بوقت بیعت کی کتنی برس کے
ہونگی اور قشاشی نی لکہا ہی کہ بیعت کبیر کے صغیر کو نکی جاوی اس لئی کہ بیعت مین ایک نوع
اتصال کا ہی اور صغیر سی وہ کہ اوس کی حال کی لایق ہی کیا جاوی جیسا کہ حضرت سید الکونین
صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی سر کو مس کیا اور اوس کی لئی دعا رخیر فرمائی کہ ایک
نوع اتصال حسی لایق حال صغیر کے ہی جیسا کہ مصافحہ کہ وہ لائق حال کبیر کے ہی اور اونہون نے
لکہا ہی کہ بیعت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کو اور حضرت امام حسین کو
اور عبد اللہ ابن عباس کو اور حضرت عبد اللہ ابن جعفر کو اوس وقت مین کہ وہ صغیر تھی اور
نہ عاقل تھی اور نہ بالغ تھی اور یہہ دلیل ہی بیعت مبایعت صغیر کے لئی کہ وہ مخلص نہوئی ہون اہل
سلوک مین کافی ہی اتصال سنت اور حصول برکت کی لئی اور کہا ہی فقیر مودودی کہ یہہ قول قشاشی

از قبیل بہ یفتی کی ہی نہ از قبیل علیہ الفتویٰ کی یعنی یہہ قول اور اقوال سی راجح
اور قوی تر ہی جیسا کہ بہ یفتی علیہ الفتویٰ اسی راجح اور قوی تر ہی جیسا کہ یہہ فقہا
پر مخفی نہین **فائدہ** اتباع تبع تابعین مین بجای بیعت کی خرقہ کا عام طور پر رواج ہو گیا
تہا اور اس خوف سی کہ مبادا بیعت کرنیوالون کے ساتہہ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوی تو فسا
اوٹہی تو بیعت مذکورہ متروک ہمی اگرچہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نی رسالہ اتحاف الفرقہ
بوصل الخرقہ اور ملا علی قاری نی موضوعات کبیر مین ناقلاً سخاوی سی اور قسطلانی نے
حافظ ابن حجر سی اور مولوی عبد العزیز ملتانی نی اپنی کتاب کوثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین خرقہ
کا رواج خیر القرون سی جس کی خیر ہونے کی حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
شہادت دی ہی ثابت کیا ہی اور بعض محدثین نی سند خرقہ کی کمیل بن زیاد تک جو حضرت
علی المرتضیٰ کی اصحاب سی تہی اور حضرت اویس قرنی تک جو حضرت عمر کی اصحاب سی تہی بصحت
پہونچایا ہی اور صوفیہ نی الباس خرقہ کی سند مین لکھا ہی کہ اوس کی لئی شرع مین اصل یہہ ہے
کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ازراوی تشریف کعب بن زہیر پر ڈالی جبکہ اوس نے
قصیدہ مشہورہ کہ اول اوس کا یہہ ہے بانت سعاد فقلبی الیوم متبول پڑہا اور ام خالد کو
لونگی عنایت فرمائی اور حضرت معاذ کو جب یمن کیطرف رخصت کیا تو عمامہ پہنایا اور حضرت
عبد الرحمٰن بن عوف اور صحابہ کو الباس فرمایا جیسا کہ وہ احادیث سی ثابت ہی مگر محدثین کو
ان روایات کی تصحیح مین گفتگو ہے اور قول صحیح اور راجح یہہ ہی کہ رواج خرقہ کا حضرت
شیخ جنید بغدادی سے اور اون کی معاصرین سی ہی جیسا کہ حضرت شیخ شہاب الدین نی اور
صاحب انتباہ نی بعد بحث کثیر کی لکہا ہی اور نواب سید صدیق حسن خان نی اس قول کو صحیح
اور راجح کہا ہی اور ولادت اور وفات حضرت شیخ جنید کی مائۃ ثالثہ مین ہی امام یافعی وغیرہ

اہل تواریخ نے اس کی تصریح کی ہے کہ وہ معاصر امام احمد اور امام بخاری کی ہیں اور وہ
اتباع تبع تابعین میں سے ہیں مگر مولانا مولوی حسن الزمان صاحب فخری سلیمانی چشتی محدث
حیدر آبادی نے قول المستحسن میں اسناد الباس خرقہ کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اب تک لا سیما حضرت جنید بغدادی تک بعد کمال تحقیق اور تدقیق روایات کی اور تنقیح اور تنقید
اون کی رواۃ کی چند طرق کے اسناد صحیحہ قویہ سے بتفصیل تمام اور توضیح تمام کہ بیان اوس کا حسب
طوالت ہے لکھا ہے کہ اہل سلوک میں وہ اسناد الباس خرقہ کی لئے وافی اور کافی ہے تکرر بیعت کی
صور کے بیان میں جاننا چاہئے کہ تکرار بیعت چند وجہ سے جائز ہے اول یہہ کہ کوئی مرید کسی پیر سے
بیعت کی اور اوس کی بعد اوس کی پیر سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد ہوا اور اگر وہ مرید دوسرے
پیر سے بیعت کر لیوے تو بھی جائز ہے اس لئے کہ مقصود اوس پیر کی بیعت سے استہدا تہا جب کہ
وہ پیر خود گمراہ ہے تو وہ مرید کو کیسا ہدایت کریگا مطابق قول شیخ سعدی شیرازی کی وہ خویشتن
گم است کرا رہبری کند + اور دوسری وجہہ یہہ کہ اگر مرید کہ اوس کی پیر نے انتقال کیا ہو اور
کسی اور پیر کا سلوک طریقت کے استفاضہ اور استفادہ کی لئے مرید ہو جائے جیسا کہ اصحاب حضرت
رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ اونہوں نے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی تہی بعد انتقال فرمانے حضرت خیر الوری صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کے اونہوں نے
دوسری بار حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور بعد انتقال حضرت ابا بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی اون میں سے جتنے حیات تھے تیسری بار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت
کی اور بعد شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی اون میں سے جتنے زندہ تھے چوتھی بار
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے
اون میں سے جتنے زندہ تھے پانچویں بار حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے بیعت کی اور بعد

شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اون مین سی تھنی زندہ تھی چھٹی بار حضرت امام حسن رضی اللہ
تعالی عنہ سی بیعت کی اور بعد ترک خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی اون مین سی
جتنی زندہ تھی ساتوین بار حضرت امیر معاویہ سی بیعت کی جب کہ اصحاب حضرت رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سی تکرار بیعت قبول خلافت کا ثابت ہو تو تکرار بیعت استفادہ اور استفاضہ
سلوک معرفت کا بعد انتقال اوس کے پیر کے کیسا نا جایز ہوگا اور چونکہ تکرار بیعت کا صحابہ کرام سی
ثابت ہی تو بنا بر آن بعض اولیا رنی مثل حضرت احمد جام زندہ فیل اور حضرت مخدوم جہانیان
جہان گشت وغیرہما نی بغرض استکمال سلوک طریق معرفت کی کسی نے پانچ پیر سی اور کسی نے
سات پیر سی اور کسی نی دو پیر سی اور کسی نے تین یا چار پیر سی با نتقال پیران یکی بعد
بعد دیگری ویا باجازت پیران یکی بعد دیگری بیعت کی ہی جیسا کہ تکرار بیعت استفاضہ کہ
اولیا سی ہوئی ہی کتب تصوف مثل نفحات الانس وغیرہ سی ثابت ہی وجہ تیسری یہہ کہ اگر
کسی مرید نی کسی پیر سے استفاضہ سلوک طریقت کی لئی بیعت کی اوس کی بعد درمیان اوس
مرید کی اور درمیان اوس پیر کی ایسی جدائی واقع ہوئی کہ مرید کو امید پہر اوس کی ملنی کی
اور استفادہ کی نہ ہی بلکہ طریق آمد و شد مراسلات کا کہ عبارت نصف الملاقات سی اور ذریعہ
استفاضہ اور افادہ کا ہی ایسا مسدود ہوجائی کہ وہ اوس کو جاری کر نہ سکے تو اس صورت
مین بھی اگر مرید بغرض استفادہ سلوک طریقت کی اور پیر سی بیعت کری تو بھی جائز ہے
اگر کوئی آدمی کہ بیعت ہونے سے اوس کی غرض استفادہ سلوک معرفت کی نہو اور وہ کبھی
کسی پیر سی اور کبھی کسی پیر سی بیعت کرتا ہی اور چندی ایک پیر کا مرید اور چند سے
اور پیر کا مرید بن جاتا ہی اور باوجودیکہ پہلا پیر بھی اوس کا حیات ہی اور اون کی
اذن تکرار بیعت کا بھی اوس مرید کو حاصل نہین اور کوئی وجہ جواز تکرار بیعت کی وجوہ سے

بہی موجود نہ ہو تو یہہ تکرار بیعت ناجایز اور باعث خذلان اور عصیان اور موجب تلعب بالدین اور باعث توہین مشایخ دین ہے اعاذنا اللہ تعالی وایاکم منہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی رسالہ قول الجمیل مین تکرار بیعت کی جواز مین لکہا ہی ان تکرار البیعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماثور وکذالک عن الصوفیہ اما من الشخصین فان کان بظہور خلل فی من بایعہ فلا باس وکذالک بعد موتہ او غیبتہ المنقطعہ واما بلا عذر فانہ یشبہ المتلاعب ویذہب بالبرکۃ ویصرف قلوب الشیوخ عن تعہدہ واللہ اعلم یعنی تحقیق تکرار بیعت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی اور اسیطرح حضرات صوفیہ سی لیکن دو پیرون سی بیعت کرنا سوا اگر بسبب ظہور خلل کہ ہی اوس پیر مین جس سی بیعت کرچکا ہے تو کچہہ مضایقہ نہین اور اوس کی موت کے بعد یا اوس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوس کی توقع ملاقات کی کچہہ باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسری مرشد سی بیعت کرنا مشابہ کہیل کی ہی اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کہوتا ہی اور مرشدون کی دلون کو اوس کی تعلیم اور تہذیب سی پہیرتا ہی واللہ اعلم اگرچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جواز تکرار بیعت کی تین وجہ لکہی ہین لاکن نزدیک فقیر مولف کی اگر کسی سالک کی تکمیل سلوک کی ایک پیر سی نہو اور باوجودی کہ اوس کا پیر بہی حیات ہو تو باذن اوس کی اور پیر سی بیعت استفاضہ کا کرنا اور اوس سے استفادہ طریق طریقت کا کرنا بہی جائز ہی اور اگر کوئی مرید اپنی پیر سی علیحدہ علیحدہ فعل کے لئی تکرار بیعت کا کری یعنی ایک بار بیعت توبہ کی اور دوسری بار بیعت استفاضہ سلوک طریقت کی اور تیسری بار کسی ور امر مشروع کی کرے تو بہی جائز ہے جیساکہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کبہی جہاد پر کبہی ہجرت پر اور گاہی اطاعت

ارکان اسلام پر اور گاہی ثبات اور فرار پر معرکہ کفار مین اور کبھی سنت نبوی علی صاحبہا افضل التحیہ کی تمسک پر بیعت کرتی تھی ویساہی اس فقیر کی خواجہ تاش یعنی پیر بھائی تکرار اور تجدید بیعت کی سلطان الاکملین امام المکملین شمس الملتہ والدین شیخ الاسلام والمسلمین سیدی سندی مرشدی معاذی ملاذی مخدومی حضرت شمس الدین فخری سلیمانی چشتی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت سراپا سعادت مین کرتے تھی اس لئی کہ بیعت کی معنی عہد کرنا ہی کسی امر مشروع پر اگر کوئی مرید اپنی پیر سی کسی اوامر شرعیہ کی کرنی پر یا نواہی شرعیہ کی ترک کرنے پر وقتاً فوقتاً تکرار بیعت کی کری تو گویا اوس نی احیاء سنت صحابہ کا کیا جیسا کہ کتاب جمع الجوامع مین کہ تالیف حافظ سیوطی کی ہی عتبہ بن عبد سی مروی ہی کہ اوس نی کہا کہ ہمنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سات بیعتین کی ہین پانچ بیعتین طاعت پر اور دو بیعتین محبت پر اور سلمہ بن الاکوع نی دو بار بیعت کی جیسا کہ حدیث مین گذرا اگرچہ چاہئی کہ آدمی بعد بیعت کے اپنی بیعت پر ثابت قدم رہی اور اوس عہد بیعت کو وفا کری اس لئی کہ خلاف کرنا عہد بیعت کا خصوصاً کہ وہ کسی اہل اللہ سی ہو موجب نقصان اور خسران مہمات دارین کا ہی **فائدہ** مرید ارادت کرنیوالی کو کہتے ہین اگر کوئی مرشد اپنی مرید سی آزردہ ہو کر اوس کو کہی کہ تم ہماری مرید نہین ہو تو وہ مرید مریدی سی خارج نہین ہوتا اس لئی کہ ارادت فعل مرید کا ہی نہ مرشد کا **فائدہ** اگر کوئی آدمی کسی شیخ کو کہے رضیت بک شیخاً ومربیاً ودلیلاً یعنی راضی ہوا مین آپ کی شیخ ہونے اور مربی ہونے اور دلیل ہونی پر پس تحقیق بیعت کی اوس نی اون شیخ سی نشرط اور مکروہ ہے اور اتمام تربیت کسی مرید کا نہین ہوتا جبتک کہ وہ اپنی کو جمیع حال مین شیخ کی سپرد نکری اور اپنی کو شیخ کے ہاتہہ مین کالمیت فی ید الغسال کے نہ سونپے ۔

سوال وجواب

اگر کوئی آدمی سوال کری کہ تحقیق آپ نی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بصراحۃ النص کے سنونیۃ بیعت کی ثابت کی ہی مگر معلوم نہوا کہ مریدی کیا ہی اور مرشدی کیا ہی جواب اوس کا یہہ ہی کہ بیعت کرنا مرید ہی کو کہتی ہین اور بیعت لینا مرشدی کو کہتی ہین اگر کوئی آدمی سوال کری کہ قرآن مجید مین عورتون سی بیعت لینی کا حکم اور خبر اور احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ مین ذکر بیعت لینی حضرت خاتم النبیین صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ کا حضرات صحابہ سی اور عورات سی اور ذکر بیعت کرنے اون کا حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام سی ہی مگر لفظ مریدی اور مرشدی کا یا لفظ مرید کا اور مرشد کا اون مین نہین پہر کیونکر معلوم ہو کہ بیعت ہونا مریدی اور بیعت لینا مرشدی ہی **جواب** اوس کا یہہ ہی کہ از روی اصطلاح قدیمی عرب کی جو آدمی کہ کسی آدمی سی بیعت کری اوس کو مبایع میم مہملہ کی ضم سی اور بار موحدہ کی فتح سی اور یار تحتانیہ کی کسرہ سی کہتے ہین اور جو آدمی کہ بیعت لیوی اوس کو مبایع بلہ کہتی ہین اور جب امر بیہ انعقاد مبایعت کا ہو اوس کو مبایع علیہ یار تحتانیہ کی فتح سی کہتے ہین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانیمین یہی مبایعت تقوی اور توبہ کی تہی مگر اوس زمانی مین اور حضرات صحابہ کی زمانی مین استعمال لفظ پیر اور مرشد کا آدمی بیعت لینی والی کی لئی اور استعمال لفظ مرید کا آدمی بیعت کرنی والی کی لئی نہین ہوا مگر حضرات صحابہ کی زمانی سی حضرت جنید بغدادی کی زمانی تک بجای لفظ ارادت کی یعنی مریدی کی لفظ صحبت کا مستعمل ہوا ہی جیسا کہ حضرات صحابہ علیہم الرضوان کہ حضرت سید الانبیا صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ کی مرید اور مستفیض تہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کہلاتی تہی

اور جیساکہ حضرت سلمان فارسی کہ حضرت ابابکر صدیق کی اصحابون سی ہی کہلاتے
تھی اور حضرت کمیل ابن زیاد کہ حضرت علی المرتضی سی مستفیض تہی اون کی اصحاب سے
کہلاتی تہی اور کتب قدیمہ مین دیکھا گیا ہی کہ بجای پیری اور مریدی کی لکھا ہی کہ
فلان مصاحب فلان بود یا فلان کہ از یاران فلان بود یعنی فلان آدمی کہ مرید فلان
آدمی کا تھا اور قول المستحسن مین ہی کہ صوفیہ کرام مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زمانی سی حضرت ابو القاسم شیخ جنید بغدادی تک لفظ صحبت کا مستعمل تھا
اور فقیر مودودی کہتا ہی کہ اوس زمانہ مین بہی لفظ اوستاد کا مرشد کی لئی اور
لفظ تلمیذ کا مرید کی لئی بہی مستعمل ہوا ہی جیساکہ حضرت حبیب عجمی اور حضرت عبد الواحد
بن زید حضرت حسن بصری کو استاذ کہتی تہی جیساکہ تذکرۃ الاولیاء مین ہی اور
غنیۃ الطالبین مین حضرت جنید سی منقول ہی اندرون ما وقع لاستاذی
سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ وھو ان سلم علیہ ذات یوم صدیق لہ فرد
علیہ وھو عابس لم یتبشبش لہ فقلت لہ فی ذالک فقال بلغنی ان
المرء المسلم اذا سلم علی اخیہ ورد علیہ اخوہ قسمت بینہما مائۃ رحمۃ
تسعون منہا لابشہما وعشرۃ للاخر فاحببت ان یکون لہ تسعون
یعنی آیا جاتی ہو وہ چیز کہ میری استاذ سری سقطی کو واقع ہوئی اور وہ یہہ ہی کہ
کہ ایکدن سلام کیا کسی دوست نی حضرت سری سقطی پر پس حضرت سری سقطی
نی ترش روئی سی اوس کی سلام کا جواب دیا پس مینی حضرت سری سقطی سی اس کا سبب
دریافت کیا پس اونہون نے کہا کہ مجہی پہونچا ہی کہ آدمی مسلمان جب اپنی بہائی مسلمان
پر سلام کرتا ہی اور وہ اوس کی سلام کا جواب دیتا ہی تو اون دونون مین سو رحمتین

تقسیم ہوتے ہین نو[٩٠] رحمتین اون دونوں سی اوس کو ملتی ہین کہ وہ کشادہ رو ہوتا ہے
اور دس رحمتین دوسری کو پس نہی ترشروئی سی اوس کو سلام کا جواب دیا تا کہ اوس کو
نو رحمتین ملین یعنی ہین نے اوس پر ایثار کیا تو اس عبارت مین حضرت جنید بغدادی
نی اپنے مرشد حضرت سری سقطی کو استاذ کہا ہی اور غنیۃ الطالبین مین شیخ کی آداب
مین لکہا ہی کذالک من بین استاذ و تلمیذ کالحسن البصری و تلمیذہ
عتبۃ ابن الغلام یعنی ایسا درمیان استاذ اور تلمیذ کی مانند حسن بصری اور شاگرد
اوس کی عتبہ بن غلام کی تو اس عبارت مین حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر
جیلانی قدس سرہ العزیز نی مرشد کو استاذ اور مرید کو تلمیذ فرمایا ہی مگر بعد زمانی حضرت جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی قبل زمانی حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اول عراق عرب مین لفظ مرشد اور شیخ کا آدمی بیعت لینی والی کی لیی ہی مستعمل ہوا ہی
جیسا کہ کتاب غنیۃ الطالبین مین اور کتابون مین کہ بعد زمانی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ
علیہ کی تالیف ہوئی ہین لفظ شیخ کا اور مرشد کا آدمی بیعت لینی والی کی لئی اور لفظ مرید کا
آدمی بیعت ہونے والے کے لئی ہی مستعمل ہوا ہی اور مرشد کی معنی ازروی لغت کی راہ
راست بتانیوالا ہی اور چونکہ بیعت لینی والی صراط مستقیم شریعت غرا کی بتاتے ہین تو اونکو
مرشد کہا گیا اور شیخ ازروئی لغت کی بوڑہی آدمی کو اور خواجہ اور قوم کی سردار کو کہتے ہین
اور ازروئی اصطلاح عرب کے شیخ اوس آدمی کو کہتے ہین کہ وہ سنت نبویہ علی صاحبہا افضل التحیۃ کو
جلائی اور بدعت کو نیست اور نابود کری اور قول اوس کا اور فعل اوس کا اور آدمیون کے
لئی حجت ہو اگرچہ وہ آدمی جوان ہی ہی اور چونکہ بیعت لینی والی اکثر بوڑہی آدمی ہوتے ہین
اور وہ احیاء سنت سنیہ کا کرتے ہین اور قول اور فعل ان کا اور آدمیون کی لئی حجت ہوتا ہی

اور اون سی ہر قول و فعل مین اقتدا کیا جاتا ہی تو اون کو شیخ کہا گیا اور جب استعمال
اوس کا عجم مین ہوا تو اوس کی لئی لفظ پیر کا استعمال مین لایا گیا اس لئی آدمی بیعت لینی
والی اکثر بوڑہی ہوتے ہین اور فارسی مین پیر بھی بوڑہی آدمی کو کہتے ہین تو اس سے
معلوم ہوا کہ لفظ شیخ کا اور مرشد کا آدمی بیعت لینی والی کی لئی اور لفظ مرید کا آدمی بیعت
کرنے والی کی لئی بعد زمانی حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ کی مستعمل ہوکر
اور حضرت صحابہ علیہم الرضوان کی زمانی سی حضرت جنید بغدادی کی زمانی تک بجای پیری مریدی کے
لفظ صحبت کا مستعمل تھا اور کبھی بجائی مرشد کی لفظ استاذ کا بھی مروج ہوا ہی کما مر پس
قرآن مجید مین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ مین لفظ مریدی اور مرشدی کا یا لفظ
مرید کا اور مرشد کا کیونکر مذکور ہوگا اس لئی کہ اوس زمانہ مین تو یہہ لفظ اوس معنی کے لئی موضوع
نہ تھی اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ مطابق لغات مروجہ اوس زمانی کے ہین اگر کوئی آدمی
سوال کری کہ مسنونیہ مبایعت کی تو صراحۃ النص سی معلوم ہوئی مگر پیری اور مریدی کے
حقیقت معلوم نہوئی کہ وہ کیا ہین تو جواب اوس کا یہہ ہی کہ جب مسنونیہ امر مبایعت کی
صراحۃ النص سی ثابت ہوچکی تو اوس کی ضمن مین مسنونیہ مرید ہونے کی اور مرشد
ہونیکی بھی ثابت ہوچکی اس لئی کہ مرید ہونا بیعت کرنا ہی اور مرشد ہونا بیعت لینا ہے
اور جب تک کہ آدمی بیعت ہونی والا کہ اوس کو مرید کہتی ہین اور آدمی بیعت لینی والا
کہ اوس کو مرشد کہتے ہین موجود نہو نگی تب تک فعل مبایعت مسنونہ کا متحقق نہوگا
تو فعل مبایعت کا موقوف ہوا اور آدمی بیعت کرنیوالا یعنی مرید اور آدمی بیعت لینی والا
یعنی مرشد مبایعت کی فعل کی موقوف علیہ ہیری تو جیسا کہ موقوف یعنی فعل مبایعت کا مسنون
ہی ویسا ہی اوس کا موقوف علیہ یعنی مرید ہونا اور مرشد ہونا بھی مسنون ہی اس لئی کہ جب

موقوف مسنون ہوا تو اوس کا موقوف علیہ یا فرض ہوگا یا واجب ہوگا وگرنہ مسنون تو
ضرور ہوگا ورنہ لازم آویگا کہ موقوف سنت ہو اور اوس کا موقوف علیہ بدعت ہو اور
یہہ باطل ہی تو اثبات مسنونیتہ مبایعت کی ضمن مین کہ موقوف ہی کہ ثبوت مسنونیتہ مرید
ہونیکا اور مرشد ہونیکا بھی ہوا کہ اوس کی موقوف علیہ ہین کما لا یخفی علی من لہ ادنی
فہم اگر کوئی آدمی سوال کری کہ لفظ سنت کا عام ہی اطلاق اوس کا افعال آلہی جل شانہ
پر بموجب آیتہ شریف سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا
تحویلا کی اور افعال حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور حضرات صحابہ کرام پر بموجب
حدیث شریف فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کی آیا ہی اور نیز اطلاق اوسکا
تابعین اور تبع تابعین اور جمیع اخیار اور ابرار اور اولیا اور علماء ربانی کی افعال کی لئی آتا ہی
جیسا کہ کہا جاتا ہی کہ یہہ سنت تابعین کی ہی یا تبع تابعین کی ہی یا فلان ابرار کی ہی یا فلان
ولی کی ہی اور شرعاً تخصیص اطلاق لفظ سنت کا کسی نبی یا ولی کی فعل کی لئی نہین ہوا کہ
اطلاق اوس کا ماورای اوس کی جائز نہو بلکہ وہ مطلق حدیث من سن سنۃ حسنۃ
کی عام ہی تو ہمکو معلوم نہوا کہ مرید ہونا کسکی سنت ہی اور مرشد ہونا کس کی سنت ہے
جواب اوس کا یہہ ہی کہ مرشد ہونا اور بیعت لینا سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے
بلکہ سنت آلہی تعالی شانہ کی مطابق آیتہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ
کی ہی اور مرید ہونا اور بیعت کرنا جمیع صحابہ کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
بلکہ اللہ تعالی سی بواسطہ حضرت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مطابق آیتہ مذکورہ کی
حضرت خیر الوری صلواۃ اللہ علیہ سلامہ کی زمانی مین سنت جمیع حضرات صحابہ کی ہے
اور مرشد ہونا اور بیعت لینا اور صحابہ ہی بعد زمانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنت حضرت خلفاء اربعہ کی ہی اور مرید ہونا اور بیعت کرنا تابعین کا حضرات صحابہ
اور تبع تابعین کا تابعین سی اور اتباع تبع تابعین کا تبع تابعین سی بہ نیابت خرقہ
کی اور بیعت کرنا عوام مسلمین ہر قرن کا اولیاء اور اتقیاء اور علماء ربانی اوس قرن سے
ہلم جرا اب تک از روی اتباع سنت حضرات صحابہ کرام علیہ الرضوان کی مطابق حدیث
شریف علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا
علیها بالنواجذ کی ثابت اور ظاہر ہی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم اپنی پر میری سنت کو اور میری خلفاء الراشدین مهدیین کے سنت کو لازم
پکڑو اور تمسک کرو میری سنت سی اور میری خلفاء کی سنت سی اور سخت پکڑو سنت کو
نواجذ سی اور نواجذ چار دانتون کو کہتی ہین کہ وہ اور دانتون کی آخر مین پیدا ہوتے
ہین کہ اون کو عقل کی دانت کہتی ہین کہتا ہی فقیر مودودی کہ جب عبارت النص سی ثبات
سنونیۃ مبایعت کی اور اقتضاء النص سی سنونیۃ پیر ہونیکی اور مرید ہونیکی ثابت
ہو چکی اب یہہ فقیر چاہتا ہی کہ بعد اون کی وہ نصوص قرآنی کہ اوسنی امر مرشد لینی کا یعنی
مرید ہونیکا بطریق اشارۃ النص اور اقتضاء النص اور دلالۃ النص کی ثابت ہے
وہ بھی اس جگہہ مین لکھی تاکہ جمیع طرق سی اثبات اوس کا ہو اللہ تعالی نی قرآن
مجید مین فرمایا ہی یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و
جاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ تعالی سی اور
ڈھونڈو طرف اوس کی وسیلہ اور جہاد کرو اوس کی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ خلاصۃ التفاسیر
مین لکھا ہی کہ اس آیۃ سی حضرات صوفیہ نی تمسک کیا ہی کہ وسیلہ سی شیخ کامل کہ عالم علوم
آسمانی اور مدرس حکمت روحانی کا ہو مراد ہی اس لئے کہ اگرچہ اللہ تعالی کا نام پاک

بنفسہ موجب صلاح اور فلاح کا ہی مگر تعلیم اور صحبت کامل کو بڑا دخل ہی مولانا رومی نے
فرمایا ہی قال را بگذار مرد حال شو پیش صاحب دولتی پامال شو گر تو سنگ صخرہ
مرمر شوی چون بصاحبدل رسی گوہر شوی اور یہہ امر باتفاق مسلم ہی کہ جو فائدہ کہ
صحبت سی ہوتا ہی درس اور وعظ سی ممکن نہین یہی قرآن ہی یہی سنت ہی مگر حضرات
صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم فیض صحبت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سراپا نور ہنگئی وہ
حبابی وجود کہ ہوائی خودی سی تھی اور وہ قطرات قلوب کہ جوش خود رنگی سی پرُ ہین جذبات
قدم اور فیضان اتم نی اون کو صرف طاہر نہین کیا بلکہ مُطہّر بنادیا ہی کتاب علم صامت ہی اور وہ
کتاب ناطق یہہ شریعت منقول ہی اور وہ سنت مقبول یہان خبر ہی اور وہان نظر اور
قول المستحسن مین اس آیتہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ ھذا الابتغاء الخاص للوسیلۃ الیہ
تعالی بتضمن مبایعۃ خاصۃ غیر المبایعۃ الاولی التی ھی المبایعۃ علی الاسلام
فان البیعۃ تختلف باختلاف المقامات یعنی وابتغوا الیہ الوسیلۃ کہ قرآن
مجید مین ہی مراد ابتغاء وسیلہ سی بیعت خاص ہی غیر بیعت اسلام کی اور وہ بیعت تقوی
اور توبہ کی کہ مراد بیعتؑ ارادت سی ہی اس لئی کہ بیعت مختلف ہوتی ہی اختلاف مقامات سے
اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی سی منقول ہی کہ ہمنی اپنی جد امجد شاہ عبد الرحیم
کی ایک مرید سی سنا کہ اون کی معاصر ایک عالم نی اون سی بیعت کی سنت یا بدعت ہونے
مین گفتگو کی میری جد امجد نی وسطی مشروعیۃ بیعت کی اس آیتہ سی استدلال کیا اور فرمایا کہ
ممکن نہین کہ وسیلہ سی ایمان مراد لیجئی اس لئی کہ خطاب اہل ایمان ہی سی ہی چنانچہ یا ایھا الذین
آمنوا اوس پر دلالت کرتا ہی اور وسیلہ سی عمل صالح بھی مراد ہو نہین سکتا کہ وہ تقوی
مین داخل ہی اور تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سی اور آیتہ یا ایھا الذین

امنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة مین درمیان اتقوا الله اور وابتغوا الیه الوسیلة کی واو عاطفہ ہی کہ وہ مقتضی مغایرت کی بین المعطوف والمعطوف علیہ کی ہی یعنی واو عاطفہ مقتضی مغایرت کی درمیان تقوی کی اور وسیلہ کی ہی اور اسیطرح وسیلہ سی جہاد بہی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ بہی تقوی مین داخل ہی اس لئی کہ جہاد امتثال اوامر سی ہی پس متعین ہوگیا کہ وسیلہ ہی ارادت اور بیعت مرشد کی مراد ہی اوس کی بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تاکہ فلاح حاصل ہو کہ عبارت وصول ذات پاک سی ہی اور اللہ تعالی نی قرآن مجید مین ارشاد واجب الانقیاد فرمایا ہی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پوچھو اہل ذکر سی اگر تم نہ جانتی ہو اور ذکر ضد نسیان کا ہی کہ مراد اوس سے یاد الہی جل جلالہ ہی اور اہل ذکر سی مشائخ اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ مراد ہین کہ مطابق آیتہ شریفہ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم کے وہ ہر حال مین شب و روز اللہ تعالی کی ذکر مین مستغرق ہین اس لئی کہ اللہ تعالی نے اس آیتہ مین اہل ذکر فرمایا ہی تو مراد اس سی اللہ تعالی کی یاد کرنیوالی ہونگی نہ غیر اور کہا ہی تفسیر مودودی کہ اکثر مفسرین نی اپنی تفسیرون مین مطابق سیاق مضمون اسکے ماقبل کی آیتہ کی اہل ذکر سی مراد اہل علم اور اہل کتاب لکہا ہی مگر موجب قاعدہ اصول فقہ کی کہ وقت تعمیم لفظ کی تخصیص محل معتبر نہین اگرچہ اہل ذکر سی اہل علم اور اہل کتاب بہی مراد ہوسکتی ہین مگر بلحاظ تعمیم لفظ کی تخصیص اس معنی کی اہل ذکر کے لئی غیر معتبر ہی خصوصاً اوس وقت کہ وہ بعید الفہم ہو بخلاف اس کی کہ یہہ قریب الفہم ہی اس لئی کہ اللہ تعالی نی اہل ذکر فرمایا ہی نہ اہل علم اور نہ اہل کتاب اور جب امر ہوا کہ اہل ذکر سی سوال کرو اور پوچھو تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ ہادی راہ شریعت اور طریقت کی اور راہبر شاہراہ معرفت و حقیقت کے

ہین اون سی رستہ ہدایت کا پوچھو اور ہدایت پاؤ اور ظاہر ہی کہ طلب ہدایت کی راہ پوچھنی
والا مرید ہوتا ہی اور ہدایت کرنیوالا مرشد ہوتا ہی اور قرینہ فاسئلوا سی بھی ظاہر ہی
کہ امر سوال کرنیکا حصول ہدایت کی لئی ہی کہ وہ مراد ارادت سی ہی اور جب مسئول عنہ اہل
ذکر ٹھہری کہ مراد اون سی مشائخ اور اولیاء اور اہل اللہ اور علماء ربانی ہین تو وہ ہادی
اور مرشد ہوئی تو امر سوال کرنیکا اور ہدایت کی راہ پوچھنی کا کہ وہ کنایہ مرید ہونے مشائخ
اور اہل اللہ سی ہی اس آیہ سی ہی معلوم ہوا اور واضح ہو کہ هادي اور مضل
یہہ دو نو اسماء حسنی سی اللہ تعالی کی ہین اس لئی کہ ہدایت کرنیوالا اور گمراہ کرنیوالا فی الحقیقہ
ذات اللہ تعالی کی ہی مطابق من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا
هادی لہ جس کو اللہ چاہتا ہی کہ اوس کو ہدایت فرمائی تو اللہ تعالی اوس کی لئی اسباب
ہدایت کی موجود کرتا ہی کہ اوس کو اہل اللہ اور اخیار اور ابرار کا مصاحب اور جلیس
اور انیس گردانتا ہی اور بسبب صحبت نیک کے اوس کی دل مین محبت اور ارادت اہل اللہ کی
ڈالتا ہی تو وہ از روی اوس محبت اور اوس ارادت کی کہ وہ اہل اللہ سی رکہتا ہی اہل اللہ کو ڈھونڈکر
اون کا مرید ہوتا ہی اور اون سی ہدایت کی راہ پوچھتا ہی اور ہدایت پاتا ہی اور جس کو کہ اللہ
تعالی گمراہ کرتا ہی تو اللہ تعالی اوس کی لئی اسباب ضلالت کی موجود فرماتا ہی اور اوس کو اشرار
اور اہل معاصی اور اہل عقائد باطلہ اور اہل ہوا ای بلکہ اہل کفر سی ہمنشین کرتا ہی اور اوس کو
اون کا جلیس اور انیس گردانتا ہی اور اخیار اور ابرار اور اہل خیر اور اہل صلاح سی اوس کو بسبب صحبت
سوء کے نفرت دلاتا ہی تو وہ اہل اللہ کا منکر بلکہ مخالف ہو کر ہدایت کی راہ پوچھنی سے
اور اہل اللہ کی مرید ہونے سی اور اون سی ہدایت پانیسی محروم رہتا ہی اور کوئی ولی اسکو
ہدایت نہین کرتا تو فی الواقع هادي اور مضل اللہ تعالی ہی ہوا اور چونکہ یہہ عالم اسباب کا ہی

تو ہدایت خلق بسبب محبت اور ارادت اہل اللہ کی اور ضلالت خلق بوجہ انکار اور عدم محبت اور عدم ارادت اہل اللہ کی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے من یہد اللہ فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا یعنی جس آدمی کو کہ اللہ تعالی ہدایت کرتا ہے پس وہ ہدایت پاتا ہے اور جس کو کہ اللہ تعالی گمراہ کرتا ہے پس پاؤگی تم اوس کی لئے کوئی ولی مرشد یعنی ولی راہ راست بتانیوالا اور ارشاد کرنیوالا اور اس آیتہ سے بھی معلوم ہوا کہ جس کو اللہ تعالی ہدایت فرماتا ہے تو اوس کی لئے اللہ تعالی اس عالم اسباب مین اسباب ہدایت کی موجود کرتا ہے اور اوس کی دل مین محبت اہل اللہ کی ڈالتا ہے اور اوسکو مرید اور معتقد اہل اللہ کا بناتا ہے پس وہ بسبب اون اسباب ہدایت کی ہدایت پاتا ہے اور جس کو کہ اللہ تعالی گمراہ کرتا ہے تو اوس کی لئے کوئی اہل اللہ سے مرشد اور ارشاد کرنیوالا اور ہدایت کی راہ کا بتانیوالا نپاؤ گے تم سلئے کہ اللہ تعالی اوسکی لئے اسباب ہدایت کی موجود نہین فرماتا اور اوس کی دل مین الفت اور صحبت اہل اللہ کی کہ وہ اس عالم اسباب مین سبب ہدایت پانیکا ہے نہین ڈالتا۔ کہتا ہے فقیر مودودی کہ اس آیتہ کی اقتضاء النص سے ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ باعث ضلالت کا عدم وجدان ولی مرشد کا ہے جیسا کہ آیتہ ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا اس پر دلالت کرتی ہے اور جب سبب ضلالت کا عدم وجدان ولی مرشد کا ٹہیرا تو ضرور موجب ہدایت کا وجدان ولی مرشد کا ٹہیرا تو مطابق اس توجیہ کی تقدیر اس آیت کی یون ہوئی من یہد اللہ فہو المہتد بارشاد ولیہ المرشد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا یعنی جس آدمی کو کہ اللہ تعالی ہدایت فرماتا ہے پس وہ بواسطہ ولی مرشد کی ہدایت پاتا ہے اور جس کو کہ اللہ تعالی گمراہ کرتا ہے پس پاؤگی تم اوس کی لئے کوئی ولی مرشد اور یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ ارادت اللہ یون جاری ہے کہ ابتداء خلقت عالم سے قیامت تک ہدایت عوام خلق کی بوسیلہ ارشاد خواص خلق کی ہوئی ہے

اور ہوگی اور اس وتیرہ مین کبھی تغیر نہوگا اِلّا نادراً کہ وہ کالعدم ہی اور اگر ہدایت خلق کی
انکار اور الہام سی بغیر وسائط اور ذرائع اور اسباب ظاہری کی ہوتی ہی تو مبعوث ہونا انبیا
علیہم السلام کا اور اولیا اور علماء ربانی کا عبث اور باطل ہوتا اور یہہ مطابق آیۃ قرآن مجید
ربنا ما خلقت ہذا باطلا کے باطل ہی اور آیۃ من یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا
مین اگرچہ ولی مرشد از روی دلالت مطابقی کے ولی راہ راست بتانیوالی پر دال ہی مگر اس مین
شک نہین کہ لفظ ولی مرشد از روی دلالت التزامی کی ولی مرشد پر یعنی بیعت آدمی لینی
والی پر اور ارشاد کرنیوالی پر دال ہی اگر کوئی آدمی اعتراض کری کہ آپ نی اس کی قبل لکہا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرات صحابہ کی کی زمانہ مین لفظ مرید کا آدمی بیعت
کرنیوالی کی لئی اور لفظ مرشد کا آدمی بیعت لینی والی کی لئی مستعمل نہ تھا تو بنا بر آن لفظ مرید کا اور
مرشد کا قرآن مجید مین نہین آئی اور حال آنکہ قرآن مجید کی اس آیۃ فلن تجد لہ ولیا مرشدا
مین لفظ مرشد کا آیا ہی جواب اوس کا یہہ ہی کہ مین نی قبل اس کی لکہا ہی کہ حضرت سید الانبیا
علیہ الصلوۃ والسلام کی زمانہ مین اور حضرات صحابہ کی زمانی مین آدمی بیعت لینی والی کی لئی
لفظ مرشد کا مستعمل نہین ہوا تو اوس سی مقصود یہہ تہا کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرات صحابہ علیہم الرضوان کی زمانی مین لفظ مرشد کا آدمی بیعت لینی والی کی لئی از روی دلالت
مطابقی کی مستعمل نہین ہوا اور ظاہر ہی کہ کوئی لفظ کسی مدلول مین تب مستعمل ہوگا کہ جب وہ مدلول
اوس کی لئی موضوع لہ ہوگا اور دلالت اوس لفظ کی اُس مدلول کی لئی مطابقی ہوگی اور تحقیق
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کی زمانہ مین لفظ مرشد کا آدمی بیعت لینی والی
کی لئی از روی دلالت مطابقی کی موضوع نہین ہوا بخلاف دلالت التزامی کی کہ وہ کبھی غیر ارادی
بہی ہوتی ہی یعنی بغیر قصد متکلم کی بہی واقع ہوتی ہی جیسا کہ دلالت انسان کی حیوان ناطق پر

متلفظ کا ارادہ اوس کی تلفظ سی مدلول مطابقی اوس کا ہو کہ وہ حیوان ناطق ہی اور قابل
علم اور صنعت کتابتہ پر کہ وہ مدلول التزامی اوس کا ہی نہو ایسا ہی اوس آیتہ مین دلالت لیا
مرشدا کی ولی راہ راست بتانی پر کہ وہ مدلول مطابقی اوس کا ہی دلالت ارادی ہی اور ولی
مرید کرنیوالی اور بیعت لینی والی پر کہ وہ دلالت التزامی اوس کی ہی اس آیتہ مین دلالت
غیر ارادی ہی کہ وہ مقصود نہین وعظ کی بیان مین جاننا چاہیے کہ ابتدای ایجاد عالم سی اول
مرشد اور راہ ہدایت کی بتانیوالی اور اللہ تعالی کی طرف پہنچنے والی خلائق کی حضرات انبیاء
علیہم السلام تھی کہ وہ اللہ تعالی کی زمین مین اور اللہ تعالی کی مخلوق مین خلفاء اللہ تھی اور بعد
اونکی حضرات صحابہ علیہم الرضوان کہ وہ بعد حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی خلفاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اور بعد اون کی ائمہ دین حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ
والسلام کی اور بعد اون کی اولیاء اور اتقیاء اور ابرار اور اخیار اور علماء ربانی امت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور آیندہ تا ہنگام قیامت علماء ربانی اور اولیاء اور اہل اللہ کہ وہ
ہدایت اور ارشاد خلق مین نائب رسول اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی ہین گمراہان امت
محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کو ہدایت فرماتی رہینگی اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ
حسن ارادت و رسوخ عقیدت اپنی کی کہ وہ بہ مریدون صادق الاعتقاد کا ہی اون ہادیان
شریعت اور مرشدان طریقت سی ہدایت پاتی رہینگی اس لئی کہ ہدایت اور ارشاد خلق بذریعہ بیعت کی
حضرت سید المرسلین علیہ افضل التحیہ اور حضرات صحابہ کرام کی زمانی سی اب تک جاری ہی ہزاران
علماء اور فضلاء عرب اور عجم کی کہ ہر ایک اونکا علم اور تقوی اور فتوی مین اپنی زمانہ مین بی منظور در
عدم المثل تھا جہتک کہ اونہون نی سلسلہ بیعت اولیاء عظام کا اپنی گردنون مین نہین ڈالا اور
شرف بیعت اور ارادت اولیاء کرام کا حاصل نہین کیا تب تک اونہون نی معارف باطنیہ سے

مانند حسد اور حقد اور بغض اور عناد اور ریا اور سمعہ اور تکبر اور خودبینی اور پندارگی کہ باعث ظلمت دل کی اور موجب تیرگی آئینہ ایمان کی ہین خلاص نہین پایا اور چہرہ عشق آلہی جل شانہ کا اون کی مرآت ایمان سی نمودار نہین ہوا یعنی ایمان اون کا مکمل نہین ہوا اسلیے کہ عشق آلہی تعالی شانہ اور عشق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث تکمیل ایمان کا اور وہ بغیر ارادت اہل اللہ رحمہم اللہ تعالی کی حاصل نہین ہوتا جیسا کہ تحقیق اس تدقیق کے کتاب معدن الخیرات فی المنجیات والمہلکات کی بحث ایمان مین لکھی گئی ہین ای میرے پیارے بھائیو یرحمکم اللہ تعالی یہہ نتیجہ بیعت ہونی اور مرید ہونی اہل اللہ کا اور فائدہ اتباع اور اعتقاد اور استمداد اپنی پیران عظام کا ہی کہ اس امت محمدی علیہ الصلوۃ والتسلیمات مین ہزاران اولیاء اور ہادی شریعت اور طریقت کی پیدا ہوئی مانند حضرت حسن بصری اور حضرت حبیب عجمی اور حضرت عبدالواحد بن زید اور حضرت فضیل ابن عیاض اور حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم البلخی اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معروف کرخی اور سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوبکر شبلی اور حضرات خواجگان پنجتن چشت مبارک یعنی اجداد فقیر مؤلف کی اور محبوب سبحانی غوث الاعظم محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور حضرت شیخ نجم الدین کبری اور حضرت ابوالحسن شاذلی اور مقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور مریدان سلاسل ان حضرات کی کہ تفصیل اسماء اون کی باعث طوالت کی ہی اور ہر ایک اون کا مانند ہر ایک نبی بنی اسرائیل علیہ السلام کی ہدایت خلق اللہ اور دعوت الی اللہ مین اور تقوی مین اور زہد اور عبادت مین اور علم مین اور جلالت مین اور

اور کرامت مین اور اصطفا اور اہتدا مین عدیم النظیر اور مفقود المثل تھا اور جہان کو اپنی
انوار برکات اور ہدایت سی منور کیا اور گمراہون کو راہ ہدایت کی بتایا اور اونہون نے
اپنی ہستی کو اللہ تعالی کی ہستی مین ایسا نیست اور نابود کیا کہ اون کی ہستی خدا تعالی کے
ہستی مین اور اون کی ذات اللہ تعالی کی ذات پاک مین ڈوب گئی جیسا کہ مولوی رومی نے
مثنوی مین فرمایا ہی گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود کسی نی اون
مین سی جوش بیخودی مین نعرہ انا الحق کا مارا اور کسی نی اون مین سی سبحانی ما اعظم
شانی کہا اور کسی نی اون مین سی لیس فی جبتی سوی اللہ کہا جیسا کہ یہہ حدیث شریف
اون کی صدق دعوی پر گواہ ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی
عبدی بشیئ احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی
بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی
یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا رواہ البخاری یعنی حضرت
ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ نی فرمایا ہی
جو شخص کہ ایذا دی میرے ولی کو تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوس کو ساتھہ لڑائی کی اور نہین
نزدیکی حاصل کی بندہ میری نے طرف میری کسی شئی سی کہ وہ دوست ہو مجھی اوس چیز سی کہ
فرض کیا مینی اوس پر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا نزدیکی ڈھونڈتا ہی طرف میری ساتھہ
نفلون کی یعنی عبادات نافلہ سی کہ وہ سوائی مفروضات شرعی کی ہین یہان تک کہ دوست
رکھتا ہون مین اوس کو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوس کی کہ سنتا ہی وہ ساتھہ اوس کے
اور ہوتا ہون بینائی اوس کی کہ دیکھتا ہی وہ ساتھہ اوس کی اور ہوتا ہون مین

ہاتھہ اوس کا کہ پکڑتا ہی وہ ساتھہ اوس کی اور ہوتا ہوں مین پاؤن اوس کا کہ چلتا ہے وہ ساتھہ اوس کی روایت کیا اوس کو بخاری نی کسی نی کیا اچھہ کہا ہی بی یسمع بی یبصر بی یبطش بی یمشی سر یست بسی غامض تن سرایہ ولا نفشی پس جیسا سننا اور دیکھنا اور پکڑنا اور چلنا اولیاء اللہ کا کہ وہ متصف باوصاف اللہ ہین سننا اور دیکھنا اور پکڑنا اور چلنا اللہ تعالی کا ہی ایسا ہی علم اللہ تعالی کا علم اون کا ہوتا ہی اور قدرت اللہ تعالی کی قدرت اون کی ہوتی ہی حدیث شریف ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خیار عباد اللہ الذین اذا رؤا ذکر اللہ یعنی اخیار عباد اللہ وہ بندی ہین کہ جب وہ نظر پڑین تو اللہ تعالی یاد آوی کما قال اور اولیاء اللہ کی شان مین ہی کہ بہم یمطرون وبہم یرزقون یعنی بطفیل اولیاء اللہ کی برسات برسائی جاتی ہی اور بطفیل اون کی آدمی رزق دی جاتی ہین اور اولیاء اللہ کی حق مین ہی هم جلساء اللہ وهم قوم لا یشقی جلیسهم ولا یخیب انیسهم یعنی اولیاء اللہ ہمنشین اللہ تعالی کی ہین اور اولیاء اللہ وہ قوم ہی کہ ہمنشین اون کی شقی نہین ہوتی یعنی جو کوئی اون سی صحبت مع الاخلاص کہتا ہی تو وہ بی ایمان نہین مرتا اور اون کا دوست نقصان دینی نہین اوٹھاتا تو یہ سب نتیجہ بیعت کرنیکا اور مرید ہونیکا ہے کہ اولیاء اللہ نی اپنی پیران عظام سی بیعت اور مرید ہوکر ایسا رتبہ عظمی حاصل کیا: کہ دیکھنا اون کا دیکھنا اللہ تعالی کا اور سننا اون کا سننا اللہ تعالی کا اور چلنا اون کا چلنا اللہ تعالی کا اور پکڑنا اون کا پکڑنا اللہ تعالی کا ہی اور وہ مظاہر آیات اور صفات اللہ تعالی شانہ کی ہین کہ اون سی ہزاران کرامات باہرہ مانند احیاء اموات اور شفاء بیماروں کی اور بینا ہونا نابیناؤن کا سرزد ہوتی ہین اور خاک آستان

مزارات اون کی سرچشم جہان اور جہانیان کا ہی اور یہہ بات ظاہر بلکہ اظہر ہی
کہ کوئی ولی بغیر بیعت کرنے اور مرید ہونیکی اس مرتبہ کبری کو نہین پہونچا سبہون نی
پہلی آپ مرید ہوکر اور یہہ رتبہ عظمی اپنی پیرون سے حاصل کرکے بعد ازان اورون کو
اپنا مرید کرکی اون کو اس رتبہ اعلی پر پہونچایا ہی اگر بیعت کرنا ایک لغو اور بیفائدہ
بات ہونی تو کس لئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام صحابہ سی اور خلفاء
راشدین اور صحابیون سی بیعت لینی اور یہہ وتیرہ اولیاء اور علماء ربانی امت محمدی
علیہ الصلوة والسلام مین ابتک جاری رہتا اور ہزاران علماء عرب اور عجم کی کہ تفصیل
اون کی کتب تصوف مین مثل طبقات اور اخبار الاخیار اور کشف المحجوب اور نفحات
الانس مین مرقوم ہی کس لئی اپنی پیرون سی وہ بیعت ہوکر مرید ہوتے خصوصاً بڑی
بڑی علماء نامی اور فضلاء کرام ہندوستان کی مثل مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور
مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور مولوی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے
اور سیکڑون اور علماء اور فضلاء ہندوستان کی کہ تفصیل اون کی موجب تطویل کے
ہی اپنی پیرون سی بیعت فرمائی ہین چنانچہ اونہون نی سلسلہ بیعت اور ارادت اپنا
اپنی کتب مین لکہی گئی ہین اور بعضی علماء تو فقراء بی علم کی مرید ہوئی ہین کہ وہ فقراء
بظاہر امی محض تہی جیسا کہ ملا نظام الدین والد مولوی بحر العلوم عبد العلی لکہنوی کے کہ شاہ
عبد الرزاق صاحب بانسوی کی مرید تہی کہ وہ شاہ صاحب بظاہر محض امی تہی جاننا چاہیے
کہ اتباع شریعت غرا کی اگرچہ امراض باطنیہ کی مثل حرص اور ہوا اور حسد اور حقد اور
بغض اور ریا اور عجب اور خود بینی اور خود پسندی اور دورنگی وغیرہ کا علاج ہے
اور سلوک طریقت اور مجاہدہ اور تقوی اور ریاضت اور خلاف ہوائی نفسانی

ہی امراض باطنیہ کا علاج ہی لاکن شریعت علاج خارجی اون امراض داخلیہ کا ہے
کہ استعمال ادویہ مسائل شرعیہ سی استیصال اون امراض باطنیہ کا غیر ممکن ہی اور سلوک
طریقت اور مجاہدہ اور تقوی اور ریاضت وغیرہم علاج داخلی اون امراض داخلیہ کا
ہی کہ اوس کی استعمال ہی استیصال اون امراض کا یقینی ہی اس لئی کہ علاج امراض داخلیہ
انسان کا مانند امراض شش اور کبد اور امعا اور معدہ اور طحال وغیرہم کی تمریخ اور
تدہین اور کماد اور ضماد اور انکباب اور نطول اور اطلیہ سی کہ اون سی مخصوص ہون
کما حقہ نہو گا جبتک کہ علاج داخلی امراض داخلیہ کا مانند منضجات اور مسہلات اور
اشربہ اور سفوف اور حبوب اور اقراص اور معاجین وغیرہم کہ مخصوص اون امراض
سی ہون یا نہو ن اس لئی کہ اکثر علاج داخلی امراض داخلیہ کی لئی اور علاج خارجی امراض
خارجیہ کی لئی زیادہ تر موثر اور مفید ہوتا ہی بنا بر آن ہزاران علما اور فضلا
کہ صاحب تصانیف باہرہ ہین جب علاج نیز ریع الشفا امراض داخلیہ کو رہ اپنی کا بجز تریاق
سلوک طریقت اور مجاہدہ اور ریاضت عرفان کی نپایا تو وہ اہل اللہ سی کہ وہ اطبا امراض
روحانیکی ہین بیعت کرکر اور مرید ہوکر اور سلسلہ ارادت اہل اللہ کا اپنی زیب گردن کا
کرکی نسخہ جان بخش ریاضت مجوزہ اون کا استعمال ہین لاکر اون امراض باطنیہ سی
شفا پاکر اور رسالہا اون حکما روحانیکی مطب طریقت ہین تعلیم شناخت نبض اور قارورہ
کیفیات مکائد نفس کے اور معالجہ امراض روحانی کا اور تجویز غذای تقوی کی اور پرہیز
ہوای نفسانی کی حاصل کرکی وہ آپ طبیب امراض قلبی و اسقام روحانی کی ہوکر اظہار
شکر کی لئی اپنی کتب مولفہ طبیہ روحانی ہین کسی نی اپنی کو منسوب کسی مطب حکیم روحانی
سی اور کسی نی اپنی کو منسوب کسی مطب حکیم روحانی سی کیا یعنی کسی نی اپنی کو چشتیہ اور کسی

نی اپنی کو قادریہ اور کسی نی اپنی کو نقشبندیہ اور کسی نی اپنی کو سہروردیہ اور کسی نی
اپنی کو شاذلیہ اور کسی نی اپنی کو رفاعیہ اور کسی نی اپنی کو شطاریہ اور کسی نی اپنی کو
فردوسیہ لکھا اور بہت علماء ظاہری کہ ملت غائی اون کی تعلیم علم سی ناموری اور شہرت
اور حصول دنیا اور مراتب دنیاوی تہی اور محض کتب درسیہ معقول او منقول پر اون کے
نظر رہی او مذاق عرفان سی چاشنی گر نہوئی تو موجب آیۃ اتامرون الناس بالبر
وتنسون انفسکم کے یعنی آیا تم امر کرتی ہو لوگون کو ساتہہ نیکی کرنے کی اور بہولتی ہو تم
اپنی نفسون کو یعنی اوروں کو کہتی ہو اور آپ اوس پر عمل نہین کرتے تو اون لوگون نے
علم ظاہری کو وسیلہ اکتساب دنیا کا اور ذریعہ مفاخرت کا اور مکابرت کا اور حصول دنیا
اور مراتب دنیاوی اور خواہش نفسانی کا ٹہیرا کر کوئی اون سی واعظ بن گیا اور کوئی قاضی
او مفتی ہو گیا اور کوئی مدرس ہوا اور کوئی ڈپٹی یا منصف یا جج بنا اور کوئی تحصیلدار یا
تعلقدار یا صوبہ یا مختمر یا ناظم ہوا اور کوئی منشی بنا اور کسیکو اور کوئی رتبہ مراتب دنیاوی
سی حاصل ہوا اور کسی نی محض تلفلق لسانی سی جہان مین شرف پیدا کیا تو حصول دنیا اور
مراتب اور اعزاز اور اکرام دنیاوی اور حصول خواہش نفسانی نی اون کی وجود مین حرص
اور ہوا اور حسد اور حقد اور بغض او عناد او نفاق اور دو رنگی اا سیمار یا اور خود بینی
اور تکبر اور مفاخرت اور مکابرت اور اور اخلاق ذمائم اور عادات سئیات کا کہ وہ مطفی
اشعۂ ایمانی اور مکدر لطائف عرفانی ہین ایک باغ سرسبز و ریان کیا اور انواع انواع
شمائل ذمائم اور اخلاق غیر محمودکی اشجار اون کی زمین وجود مین نشو و نما پا کر استحکام
پیدا کیا تو علاج قلع او قمع اون اشجار کا بجز تبر ریاضت طریقت یا اور آرہ مجاہدہ عرفانی
کہ مطابق تعلیم حطاب اور نجار پختہ کار مرشد کامل کی ہو ممکن نہین ہان وہ علماء ربانی

اور فضلاء رحقانی کہ وہ متبع شریعت غرا کی ہین تو وہ بہی ان صفات ذمیمہ اور اخلاق
بہیمیہ کو دفع کر سکتے ہین مگر واسطی دفع خصائل سئیہ کی اتباع شریعت کی مانند معالجہ
خارجی امراض داخلی کی ہی کما مر انفا با اتباع شریعت کی مانند علاج کرنی نفس ادویہ
طبیہ کی ہی کہ آجلاً اوس سی نفع ہوگا اور سلوک طریقت عرفانی مانند معالجہ کرنے جواہر
طبیہ کی ہی کہ وہ سریع النفوذ اور دفع امراض مین سریع التاثیر ہے اور وہ عاجلاً نافع
ہوگا اس لئی کہ طریقت جواہر اور زبدہ اور لب شریعت کا ہی شریعت مین رخصت
اور فتوی ہی اور طریقت مین عزیمت اور تقوی ہی اور قرآن مجید مین اللہ تعالی نی
فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون یعنی نہین اولیاء اوس کی مگر متقی تو اس ہی معلوم
ہوا کہ تقوی خاصہ اولیاء کا ہی پس اتباع شرعی مانند معالجہ کرنے نفس ادویہ کی اور سلوک
عرفانی مانند مداوا جواہر ادویہ کی ٹہیرا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی رسالہ مرج البحرین
یلتقیان مین کتاب قواعد الطریقہ فی الجمع بین الشریعۃ والطریقہ سی کہ وہ
شیخ امام قدوۃ المتاخرین سید احمد مغربی برلسی عرف بزروق رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہی نقل فرمایا ہی
کہ سبب حقیقی در بقای حسن صیت و ذکر جمیل عباد و عرفا نہ فقہا و علمای ظواہر کہ از حلیہ تصوف
و تعبد و توجہ الی اللہ عاطل و عاری باشند آن است کہ فقیہ منسوب و مشغوف بصفتی از صفات نفس
خود ست کہ درک و فہم و فقہ باشد و آن با انقضای حس و حیات ظاہر فوت پذیرد و نابود گردد و عرفا
و عباد منسوب بپروردگار حی باقی و صفات او یند کہ از ازل تا ابد باقی است و ہیچگونہ بمیرد
چونکہ نسبت او بحی لا یموت بی علت نفس درست شدہ باشد ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد
بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما و لہذا مجاہد فی سبیل اللہ کہ بشرف شہادت
رسیدہ چون تحقیق کلمۃ اللہ و اعلای دین خدا و معنی کردہ بہرہ و قسم حیات کہ حسی و معنوی است

فائز گردد و لا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء چون عمل
عبادت صلحا موجب تحقیق و اعلای معنوی کلمۃ اللہ و دین وی بود مخصوص بحیات معنوی
و مقتضی بہ آمد او و آن دوام کرامت و ذکر خیر و برکت اوست چنانچہ گفتہ اند مصرع قد
مات قوم وهم في الناس احياء ہان یہہ برہان سید احمد مغربی بر لنی عرف بندو ونق رحمۃ اللہ
علیہ کا از قبیل مشاہدات اور مجربات کی ہی کہ وہ یقینی ہی وقوع اوس کا ایسا اظہر من الشمس
و ابیض من الامس ہی کہ انکار اوس کا ہرگز ہو نہین سکتا اور یہہ قول اون کا بجا ہی اسلئے
کہ اعمال علماء ظاہری کی خالصاً لمرضات اللہ نہین ہوتی اور غرض اون کی تعلیم علم وغیرہ اعمال
سی شہرت اور حصول دنیا اور مراتب دنیاوی اور مفاخرت وغیرہم من الشہواۃ النفسانیہ
ہوتی ہین تو بعد مرنی اون کی اون کا نام بلکہ اون کی قبر کی آثار بہی مفقود اور معدوم ہو
جاتی ہین اور اسلئے کہ اعمال اہل اللہ کی خالص لمرضات اللہ ہوتی ہین اور ریا اور عجب سے
مغشوش نہین ہوتی اور شہرت اور حصول دنیا اور اغراض نفسانی کی نیت سی مُعرّا اور مُبرّا ہوتی
ہین تو بعد مرنے اون کی نام اونکا نہین مٹتا اور اون کی لئی بعد مرنے کی فاتحہ اور خیرات جاری
کرتی ہین اور قبر اون کی کو لوگ باعث تیمن اور تبرک کی سمجہکر اوس کی لئی مجاور اور جاروب
کش اور شمع افروز مقرر کرتے ہین ہان اعمال کہ وہ خالصاً لمرضات اللہ نہون اور مغشوش
ریا سی ہون اور لوگون کی دیکہانی اور سنانی کی لئی ہون یا واسطی حصول نیکنامی اور شہوات
نفسانی اور اغراض دنیاوی کی ہون تو وہ اعمال عند اللہ قبول نہین اور وہ مرائی قیامت کے
دن اون اعمال کی اجر اور ثواب سی محروم رہیگا شیخ سعدی نی کہا ہی زعمرای پسر چشم اجرت مدار
چو در خانۂ زید باشی بکار حضرت فریدالدین عطار نی فرمایا ہی ہر کرا اندر عمل اخلاص
نیست در جہان از بندگان خاص نیست گر نباشد پاک اعمال از ریا ہست بیحاصل بجز تشویش و عنا

اور کسی اوستاد نی کہا ہی طاعت ناقص ما موجب غفران نشود ز لقیم گردد ملت عصیان نشود اعوذ باللہ منہ ومن قول بلا عمل و عمل بلا اخلاص الغرض بیعت کرنا سنت حضرات صحابہ علیہم رضوان کی اور توبہ کرنا موجب غفران سئیات اور ہر معاصی ایام مضی کا اور یہہ دونوں معاً بیعت و توبہ ضروریات دین اسلام سی ہین بعضی بزرگون نی فرمایا ہی من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان یعنی جو کوئی کہ اوس مرشد کا نہ ہو پس مرشد اوس کا شیطان ہی اور تحقیق ویسا ہی ہی کہ جس کا کوئی ہادی اور مرشد نہوگا تو ضرور اوس کو شیطان بہکاویگا اور اوس کو سہولت سی اپنی مکر کی دوام مین لاویگا اور اوس کو گمراہ کریگا اور واضح ہو کہ ہر زمان مین اہل اللہ موجود ہوتی ہین کہ بطفیل اون کی برسات برسائی جاتی ہی اور بطفیل اون کی آدمیون کو رزق دیا جاتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین گذرا اور وجود مسعود اون کا موجب امان اہل زمین کی ہی اور صحبت ایک ساعت اون کی بہتر صد سالہ طاعت بے ریا سی ہی کسی نی کہا ہی بیت صحبت با صالحان یکساعتی بہ بود از الف رکعت طاعتی جیسا ہر زمانی مین اہل اللہ موجود ہوتے ہین ویسا ہی ہر زمانی مین منکرین اہل اللہ کی موجود ہوتے ہین اہل اللہ اور منکرین اہل اللہ سی کوئی زمانہ آگی خالی تہا نہ اب خالی ہی اس لئی کہ ارادت اللہ یون ہی جاری ہی جس زمانہ میں کہ حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام موجود تہی اوسی زمانہ مین ابوجہل و ابولہب منکرین رسالت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی موجود تہی جیسا کہ حافظ شیرازی نی کہا ہی مصرع چراغ مصطفوی با شرار بولہبی ست مگر کسی زمانی مین اہل اللہ ظاہر اکثر ہوتے تہی اب قلیل ہین اور آگی اکثر ظاہر تہی اور اب مطابق ارادت اللہ کی اکثر مخفی ہین مگر جہان اونسی نہ آگی خالی تہا نہ اب خالی ہی نہ آیندہ خالی ہوگا مگر جیسا کہ اہل اللہ کا وجود

حسن عقیدت پر ہی حضرات صحابہ علیہم الرضوان از روی حسن عقیدت اور اخلاص کے
صحبت نبوی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ سی سراپا نور بن گئی تھی مگر ابوجہل اور ابولہب از روی
انکار اور سوء عقیدت کی ایسا ہی رہا کہ کفر مین مستغرق رہی حافظ شیرازی نی فرمایا ہی
حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم ‌ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است خیر التابعین
حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ صحبۃ الاشرار تورث سوء الظن
بالاخیار یعنی صحبت بدون کی لازم کرتی ہی بدگمانی کو نیکون سی حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ
علیہ نی لکھا ہی من لم یکن لہ نصیب من ھذا العلم اخاف علیہ من سوء الخاتمۃ
وادنی نصیب منہ التصدیق والتسلیم لاھل التحقیق یعنی جو کوئی آدمی کہ نہین
اوس کو حصہ اس علم سی خوف کرتا ہون مین اوس پر سلب ایمان کا وقت مرنے کی اور ادنی
حصہ اوس سی سچ جاننا اور ماننا اہل تحقیق کا ہی اور حضرت جنید قدس اللہ سرہ العزیز نے
فرمایا ہی اگر اس آسمان کبود کی نیچی علم تصوف سی کوئی اور علم شریف تر ہوتا تو ہم اوس کی تلاش
کرتی اور اوس کی طلب کو ہمین دوڑتی اگرچہ ہر مسلمان پر حسن ظن رکھنا محمود ہی مگر آدمی کو چاہئی
کہ متابعت مین نفسانیان اور علامات اخیار ابرار کی کہ اکثر کتب مین مرقوم ہین مد نظر رکھی تاکہ
وہ دام تزویر مکاران مغرورین مین کہ بیعت ہونا اونسی موجب خسران دارین کا ہی گرفتار
نہو جائی اس زمانی مین اکثر جاہل بیدین فقرا کی لباس پہن کر موجب اغوا مسلمانون کے
ہوتی ہین بیچارہ عوام کہ اون کو علم اور امتیاز حق کا باطل سی نہین اون کو ولی جان کر
اور اوس کی دام مکر مین پہنس کر اون سی بیعت کرکے اون کی مرید ہو جاتی ہین اور وکی
باتین البتہ فریب مخالف شرع کی سنکر بیدین ہوتی ہین اور وہ بجای اس کی کہ معرفت حاصل
کرین تو وہ دین اور اہل دین کی خفت کرین اور شریعت اور اہل شریعت کو حقارت اور
اہانت کی نظر سی دیکھ کر اپنی دین کو برباد کر کی تارک صوم و صلوٰۃ ہو جاتے ہین بلکہ اپنی

پیر جاہل کی اغوائی شیطانی سی کلمات کفر کی کہکر زمرہ کافرین مین شریک ہوتی ہین
غرض کہ ایسی شیاطین مغوی سی بچنا فرض ہی اس لئی کہ مریدی صوفی جاہل کی موجب ضلالت
کی اور مریدی عالم بی معرفت کی موجب حرمان کی ہی مصرع او خویشتن گم است کرا رہبری
کند حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی اجتنب صحبۃ ثلاثۃ اصناف
من الناس العلماء الغافلین والقراء المداہنین والمتصوفۃ الجاہلین
یعنی دور رہو تین فرقون کی صحبت سی ایک علمار غافل اور دوسرا قرار خوشامد گو اور تیسرا
صوفیون جاہل کی صحبت سی اس لئی کہ علمار ظاہری کہ اون کو اپنی علم پر عمل نہو اور وہ منبر پر
بیٹھ کی اور لوگون کو وعظ اور نصیحت کرین اور وہ اپنی کو اور اپنی اہل کو اور اولاد کو نصیحت
نکرین اور آپ اپنی وعظ پر عمل نکرین تو وہ وعظ غیر موثر اور غیر مفید ہی سعدی شیرازی نی
اون کی حق مین کہا ہی ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم وغلہ اندوزند
عالمی را کہ گفت باشد وبس آنچہ گوید نگیرد اندر کس عالم آنکس بود کہ بد نکند
نہ گوید بخلق وخود نکند اور صحبت صوفیان جاہل کے بھی موجب نقصان دین اور ایمان کا
ہی حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن
تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق شیخ سعدی نی اون کی حق
مین کہا ہی فقیر بی علم نیار آمد تا فقرش بکفر نیانجامد آئی بھائیو یہ حکم اللہ تعالی بیعت
فی نفسہ امر محمود اور مسنون ہی مگر فقیر جاہل مکار اور عالم نفسانی بیدین سی بیعت کرنا مذموم
ہی دیکھتی ہو کہ ایک چیز کہ وہ فی نفسہ محمود ہوتی ہی مگر اختلاف حالت سی وہ چیز کہ محمود ہی
مذموم ہوجاتی ہی جیسا کہ وضو کرنا نماز کی لئی فرض ہی اگر کوئی آدمی ناپاک پانی سی وضو کری
اور نماز پڑہی تو اوس کا نہ وضو ہوتا ہی اور نہ نماز ہوتی ہی اور اگرچہ ہر روز قرآن

د واجب ہی اور اگر کوئی آدمی قرآن مجید کو بے وضو یا اوس کو
ی پڑہے تو ایسا پڑہنا موجب عذاب اوس کی کا ہوگا
ہی اگر وہ آدمی صالح متقی ہادی شریعت سی اور طریقت سی
ر اگر وہ کسی فقیر بیدین جاہل مکار سی یا عالم غیر متورع
ب خسران دارین کی ہی اور واضح ہو کہ بیعت لینا اور مرید
ضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ سید الانبیاء والمرسلین
ب عالی کی سزاوار تھی اور بعد اوس کی حضرات خلفاء راشدین
سلام کی افضل نوع انسان سی تہی اس منصب جلیل کے مستحق
ور اولیاء کرام اور اتقیاء ذوی الاحترام کہ مورد فیوضات سبحانی
لم علوم روحانی اور مقرب بارگاہ یزدانی تہی اوس رتبہ عظمی
ی اولیاء حقانی کی ہی نہ جای علماء بی معرفت نفسانی کی اور نہ
ہی نہ متکی متصوفہ بیدین اور مکاران جاہین کا جای نشین
ا ہین نہ مردودین اخوان الشیاطین حضرت اللہ تعالی نی
لیہ وسلم کو لائق منصب جلیل الشان مرشد ہونیکا اور بیعت
مجید مین فرمایا ان الذین یبایعونك انما یبایعون
اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة
اذا جاءك المؤمنات یبایعنك الایة چنانچہ یہہ
بث مین لکھی گئی ہین اور اللہ تعالی نی قرآن مجید مین حضر
سلم کو فرمایا ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله

واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر یہہ لوگ جس وقت گناہ گار
اور خطاوار ہوئی تہی تیری پاس ای محمد صلی اللہ علیک وسلم آتی اور اللہ تعالی
سی معافی مانگتی اور پیغمبر خدا بہی اون کی لئی دعای مغفرت کی کرتی یعنی تو بہی اون کی لئی
استغفار کرتی تو وہ لوگ اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنیوالا اور مہربان پاتی اس آیتہ مین
گنہ گارون کو تحریص اور ترغیب دی گئی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اشرف مین حاضر ہوکر توبہ کرین یعنی بیعت توبہ کی کرین اور اوس پہ قایم رہین
تو توبہ اون کی منظور ہوگی اور جو لوگ کہ حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے
دست حق پرست پہ تایب نہوتی تہی اور بیعت توبہ کی نکرتی تہی تو اللہ تعالی نی اون کے
قرآن مجید مین مذمت بیان فرمائی اور وہ اس آیتہ مین ہی کہ واذا قیل لہم تعالوا
یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسہم یعنی جس وقت کہا جاتا ہی اون کو آؤ تاکہ حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری لئی دعای مغفرت کرین تو وہ اعراض کرتے ہین غرض
یہہ کہ بیعت کرنا منصب انبیاء علیہم السلام کا اور بعد اون کی حضرات صحابہ کا کہ وہ خلفاء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اور بعد اون کی حضرات ائمہ دین کا اور حضرات اولیاء اور اتقیا
اور ابرار اور اخیار اور علماء ربانی کا ہی اس لئی کہ یہہ نایب رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام
کی ہین کسی بزرگ نی فرمایا ہی کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی شیخ اپنی قوم
مین مانند نبی کی ہی کہ وہ اپنی امت مین ہو یعنی جیسا کہ نبی اپنی امت کا ہادی ہی ویسا ہی
مرشد بہ نیابت حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی قوم کا ہادی ہی اور نظر
جاہل مکار اور علماء طالب الدنیا کی ہاتہہ پہ بیعت کرنا وضع الشئی فی غیر محلہ ہی
یعنی رکہنا چیز کا اوس کی غیر محل مین ہی جیسا کہ پاخانہ مین قرآن مجید کو پڑہنا مناسب

اسلامیہ مین ہر زمانی مین صلحار اور اتقیار اور ابرار اور اخیار اور علمار ربانی لوگو
بیعت لیتی ہین اور ہادی شریعت کی اور طریقت کی ہوتی ہین مگر اب ہندوستان
مین کہ دور حکومت برطانیہ کا ہی اور اوس کو احتساب شرعی سی سروکار نہین اور ہر ایک
آدمی مطلق العنان ہی تو فرقہ جہلار بیدین کہ وہ فرائض اور سنن اور مستحبات وضو سی
واقف نہین ایسی موقع کو غنیمت سمجھکر دنیا کمانیکی لیے یا حصول شہرت کی لیے فقیری کی کپڑ
پہن کر لوگون سی بیعت لیتی ہین اور اون کو اپنا مرید بناتی ہین اور مرید اون کی بجا
اس کی کہ ہدایت پاوین اور طریقت حاصل کرین تو وہ طریقت سی تو غیر واقف ہوتے
ہین مگر باغوائی اپنی مرشد جاہل شریعت اور اہل شریعت اور احکام شریعت کی توہین
کر کے کافر ہو جاتے ہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب بیعت کے فوائد کی بیان مین اگرچہ بعضی فوائد بیعت کے
معنوی ہین کہ اون سی ارباب معنی کی واقف اور وہ نزدیک اون کی مسلم ہین اور اہل
ظاہر کو اون سی انکار ہی مگر بیعت کی چند فوائد ظاہری کہ بعضی اون کی براہین یقینی اقسام
مشاہدات اور حدسیات سی مستنبط ہین اور بعضی اون کی احادیث سی بطریق دلالۃ النص
یا اشارۃ النص یا اقتضار النص ماخوذ ہین اور نزدیک اہل ظاہر سلیم الذہن کے مسلم
ہین وہ لکھی جاتی ہین فائدہ اول آدمی سی بسبب بیعت کرنے توبہ کی ایک تو وجوب
توبہ کا ادا ہوگا اور وہ سب گناہون ماضی سی پاک ہوگا اور دوسرا اوس کو اتباع
سنت بیعت کا حاصل ہوگا فائدہ دوسرا آدمی کو بسبب بیعت کرنے کے اور مرید
ہونیکی بشرط اتباع اپنی پیر کامل واصل کی محبت اللہ تعالی کے اور محبت حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ علت غائی بیعت کی اور موجب تکمیل ایمان کی ہی حاصل ہوگی

اور مرید بشرط مجاہدہ عرفان کی اور طی مراتب سلوک طریقت کی واصل باللہ ہوگا
اور اگر در صورتی کہ مرید کو سلوک طریقت کی خواہش نہو تب بھی مرید بسبب اتباع
اور صحبت اپنی پیر کامل کی شمائل ذمیمہ اور خصال ہنیہ سی نجات پاویگا اور حسن اخلاق
اور تزکیۂ دل اور اتباع شریعت حاصل کریگا یہہ کتنا فائدہ جلیلہ ہی کہ مرید تہذیب عادات سے
انسان کامل اور اتباع شریعت سی مسلمان کامل ہوگا فائدہ تیسرا متابع کو بسبب بیعت
مرشد کامل کی تعلق بیعت کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بلکہ حضرت اللہ تعالی
سی مطابق آیۃ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ کی بواسطہ شیوخ اوس
سلسلہ کی حاصل ہوتا ہی اس لئی کہ جیسا کہ متعلق کا متعلق متعلق اور محب کا محب محب
ہوتا ہی ویساہی متابع کا متابع متابع ہوتا ہی مطابق قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ
کسی نی اون کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ آپ سی بیعت کرون
حضرت عمر نی فرمایا کہ آیا نہین بیعت کی تمنی میری امیر سی یعنی میری نائب سی اوس نی کہا کہ
ہان بیشک آپ کی امیر سی بیعت کی ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ جب بیعت کی تمنی میری امیر سے
تحقیق بیعت کی تمنی مجھسے کما مر فائدہ چوتہا بیعت کرنیوالا اولیاء اللہ اور اہل قدس
کہ وہ متبع اور جلیس اور انیس اون کا ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی وہ بی ایمان نہین مرتا اور
اور اوس کا ایمان سلب نہین ہوتا اس لئی کہ حدیث شریف ہی ہم جلساء اللہ ہم قوم :
لا یشقی جلیسہم ولا یخیب انیسہم یعنی اولیاء اللہ ہمنشین خدا تعالی کی ہین
اور وہ ایسی قوم ہی کہ اون کا جلیس شقی نہین ہوتا اور اون کا انیس ذلت نہین پاتا
کما بینتہ تو متابع اولیاء اللہ اور اہل اللہ کا کہ اون کا درجہ محبت اور اتباع کا اہل اللہ
مین مطلق جلیس اور انیس سی برتر ہی کیونکر شقی ہوکر بے ایمان مریگا فائدہ پانچوان

حشر متابع اور مرید کا روز قیامت کے بوسیلہ محبت کی کہ وہ اپنی پیر سی اور پیران اوس
سلسلہ بیعت سی رکہتا ہی اپنی پیر کے ساتہہ اور اپنی پیران سلسلہ بیعت کے ساتہہ ہوگا
مطابق حدیث شریف المرء مع من احب کے یعنی آدمی ساتہہ اوس کی ہی کہ اوس نے
اوس کو دوست رکہا ہی یعنی حشر ہر آدمی کا بروز قیامت اوس آدمی کی ساتہہ ہوگا
کہ اوس نی اوس کو دنیا مین دوست رکہا ہے جب عموماً حشر آدمی دوست رکہنے والی
کسی آدمی کا اوس آدمی کی ساتہہ ہوگا تو خصوصاً حشر مرید کا کہ وہ محب راسخ اور عاشق
صادق اپنی مرشد کا اور اپنی پیران سلسلہ بیعت کا ہی کیونکر اپنی پیر کی ساتہہ اور اپنی
پیران سلسلہ بیعت کی ساتہہ نہوگا اس لئی امیر حسن دہلوی نی کہا ہی مصرع باولیاست
حشر محبان اولیاء تو یہہ کتنا فائدہ جلیلہ ہی کہ بطفیل محبت اولیاء اللہ اور اہل اللہ
کی گناہ متابع محب کی بخشی جاوین اور قیامت مین مرید بوسیلہ محبت اہل اللہ کی
مغفور ہوکر حشر اوس کا ساتہہ مرشد اہل اللہ اپنی کے ہو فائدہ چہٹا آدمی کو بوسیلہ
توسل اور تعلق اولیاء اللہ اور اہل اللہ کی یعنی بسبب بیعت کی کہ وہ اشد اور اوثق
تعلق ہی رزق دیا جاتا ہی اور اوس سی دفع بلیات کا ہوتا ہے بشرطی کہ وہ تقدیر
معلق سی ہو اس لئی کہ حدیث شریف اولیاء اللہ کی حق مین واقع ہی بہم یمطرون
وبہم یرزقون یعنی بطفیل اولیاء اللہ کی برسات برسائی جاتی ہے اور بطفیل
اہل اللہ کی آدمی رزق دئی جاتی ہین تو جب اور آدمیون کو بطفیل اولیاء اللہ
کی رزق دیا جاتی تو اون کی مرید ہین کہ وہ محب صادق اپنی پیر اہل اللہ کے
ہین تو وہ زیادہ مستحق ہین رزق دینی کی لئی اور جب اور آدمی بطفیل اولیاء اللہ کے
رزق دئے جاتے ہین تو کچہہ عجب نہین کہ مریدون سے بسبب بیعت او توسل

اہل اللہ کی دفع بلیات کا بھی ہو اور فائدہ ستاونواں از روی لغت کی ولی دوست
اور قریب کو کہتے ہین اور اولیاء اللہ اوس کی جمع ہی اور اس لئے کہ اہل اللہ اللہ
تعالی سی نزدیک اور اللہ تعالی کی دوست ہین تو اون کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے
یعنی دوست اللہ تعالی کی اور یہہ ظاہر ہی کہ دوست کا دوست بہی دوست ہوتا ہی تو ولی اللہ
کا دوست اللہ تعالی کا دوست ہوا اور یہہ اظہر ہے کہ تعلق دوستی مرید کا اپنے
مرشد سی کہ وہ ولی اللہ ہو اور دوستون سی زیادہ تر ہوتا ہے تو مرید ولی اللہ کا کہ محب
صادق ولی اللہ کا ہی وہ خود ولی اللہ ہوتا ہے تو یہہ کتنا شرف ہی کہ آدمی ولی اللہ
کی بیعت اور دوستی اور قرب سی خود ولی اللہ ہو جاتا ہی اور اس مین کچھ شک نہین
کہ جب مرید اپنی پیر سی کہ وہ ولی اللہ ہو محبت اور ارادت رکھتا ہی اور اوس کی اتباع
اور فرمان برداری پوری پوری کرتا ہی تو مرید خود ولی اللہ ہو جاتا ہی تو یہی محبت
اور اتباع پیر کی سبب ولی اللہ ہونی مرید کا ہی اور جو کوئی آدمی قطب یا ابدال
یا افراد یا اوتاد بنا اسی سبب سے اور اسی ذریعہ سی بنا اور بغیر اسی ذریعہ سے
کوئی اور ذریعہ ولی اللہ بنی کا نہین غرض یہہ کہ ولی اللہ اور اہل اللہ سی بیعت
ہو نہین فوائد دین کی اور دنیا کی بہت ہین اگر ایسا نہوتا تو کس لئے لاکہون
علماء اور فضلاء کہ وہ آپ ہادی دین متین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہین اپنی جیسی آدمیون سی بلکہ از روی نسبت علم کی اپنی سی کمترین لوگون سی یعنی کم علم
یا بی علم لوگون سی کہ وہ ظاہرا از روی علم ظاہری کی شرف و نیادی نہین رکہتے
مرید ہوتے ہین اور اون کو اپنا مرشد اور پیشوا بناتے ہین ۲ منتہا حصول
بیعت کا سبب بیعت کرنیکی تب ہو گا کہ مرشد بیعت لینی کا اہل ہو یعنی وہ اصل باللہ

اور عالم شریعت اور واقف عموضات طریقت کا ہو اور مرید محب راسخ اور عاشق صادق اور متبع اپنی پیر کا ہو اور اگر مرشد اہل بیعت لینی کا نہو اور مرید کو محبت قلبی اپنی پیر سی نہو تو فائدہ توبہ کی بیعت کرنے سی بجز تائب ہونے کی کچھہ نہین فائدہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نقشبندی نے رسالہ مبدء معاد مین لکھا ہی کہ اعتقاد بافضلیت واکملیت پیر خود از ثمرات محبت است واز نتائج مناسبت کہ سبب افادت واستفادت ست اما باید کہ پیر را بر جانبی کہ افضلیت آنہا در شرع مقررست فضل ندہد کہ موجب افراط ست محبت و آن مذموم ست شیعہ را خرابی از افراط محبت اہل بیت آمدہ و نصاری کہ از فرط محبت حضرت عیسی علیہ السلام را ابن اللہ خواندہ اند در خسارت ابدی ماندہ اند واگر بر ماسوی اینہا فضل بدہد مجوزست بلکہ در طریقت واجب این فضل دادن نہ باختیار مریدست بلکہ اگر مرید مستعدست بی اختیار در روی این اعتقاد پیدا میگردد و بوسیلہ آن کمالات پیر را اکتساب می فرماید واگر این فضل دادن باختیار باشد و بہ تکلف پیدا کند نتیجہ نہ بخشد فائدہ لوح محفوظ مین جو مقدرات ہین وہ دو قسم کے ہین ایک معلق اور دوسرا مبرم معلق وہ ہی کہ اوس کی ہونے کی لئی دعا کی شرط ہی یا اور کسی سبب کے بیچ یہہ لکہا ہی کہ اوس امر کے لئی اگر فلان شخص دعا کریگا یا فلان سبب پایا جاویگا تو وہ ہوگا ورنہ نہوگا اور مبرم وہ ہی کہ کوئی شرط اور قید اوس کی ہونیکی لئی لوح محفوظ مین نہین مگر لوح محفوظ کی مبرم دو قسم پر ہی ایک تو وہ ہی کہ جس طرح اوس مین لکہا ہی اوسیطرح علم الٰہی مین قرار پا چکا ہی اوس قسم مین تغیر اور تبدل نہین ہو سکتا لقولہ تعالیٰ مایبدل القول لدی تا دوسری وہ ہی کہ علم الٰہی مین کسی کی دعا وغیرہ سی اوسکا

تغیر اور تبدل ہو سکتا ہی جیسا کہ اس آیتہ مین ہی یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب یعنی جسے چاہے اللہ تعالی میٹ دی اور جسی چاہے قایم رکہے نزدیک
اوس کی اصل کتاب ہی حدیث مین اسی قضائی مبرم کا دعا سی رد ہو جانا آیا ہی کنز العمال
مین ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا انس اکثر من الدعاء
فان الدعاء یرد القضاء المبرم یعنی ای انس اکثر دعا مانگا کر بلا شبہ دعا تقدیر
مبرم کو رد کر دیتی ہی اس تقریر کا حاصل یہہ ہوا کہ قضای مبرم تو ٹل نہین سکتے
اور تقدیر معلق ٹل سکتی ہی مگر تقدیر معلق کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جس کا معلق ہونا
لوح محفوظ مین ہی اور دوسری وہ کہ جس کا معلق ہونا لوح محفوظ مین نہین ہی مگر اللہ
تعالی کی علم مین ہی اور وہ فی نفسہ معلق ہی مگر لوح محفوظ مین قضا مبرم کی صورت پر ہی محبوب
سبحانی محی الدین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی بعض رسائل اپنی مین لکہا ہی
کہ قضای مبرم کی تبدیل کی کس کو مجال نہین مگر مجہہ کو اوس مین بہی مین تصرف کر سکتا ہون
تو اوس قضای مبرم سی وہ قضای مبرم مراد ہی کہ لوح محفوظ مین وہ مبرم ہی کہ مگر اللہ تعالی
کی علم مین وہ معلق ہی چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی سرہ نی اپنی مکتوب
دو سو سترہوین ۲۱۷ جلد اول مکتوبات مین فرمایا ہی کہ قضای معلق بر دو گونہ است قضائیست
کہ تعلیق او در لوح محفوظ ظاہر ساختہ اند و ملائکہ را بر آن اطلاع دادہ و قضائیست کہ تعلیق
او نزد خدا است جل شانہ ولبس او در لوح محفوظ صورت قضای مبرم دارد و این قسم اخیر
از قضای معلق نیز احتمال تبدیل دارد و در رنگ قسم اول از اینجا معلوم شد کہ سخن حضرت
محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی مصروف باین قسم اخیر ست کہ صورت قضای مبرم دارد
نہ قضائی کہ بحقیقت مبرم ست کہ تصرف و تبدیل در آن محال ست عقلا و نقلا ماحضر

اخوند عبد الغفور صاحب علیہ الرحمۃ مقیم سوات کے خدمت مین فقیر مودودی مؤلف اس رسالہ کا
حاضر تہا اوس اثنا مین حضرت آخوند صاحب کی مرشدزادی حضرت اخوند صاحب کے
خدمت مین حاضر ہوکر کسی امر مشکل کی حل ہونے کے لیئ استدعا کیا حضرت اخوند صاحب نے
دعا کی اوس کی مرشدزادی کا مطلب حاصل ہوگیا تو اخوند صاحب نی فرمایا کہ مطلوب ہماری
مرشدزادی کا قضای معلق ہی تہا کہ میری دعا کرنیسی معلق تہا جو ہوگیا اگر خلاف مطلوب
ہماری مرشدزادی کا لوح محفوظ مین از روئ قضای مبرم کی ہوتا ہی یعنی اگر خلاف مطلوب
میری مرشدزادیکا لوح محفوظ کی قضائ مبرم مین ہوتا مگر اللہ تعالی کی علم مین وہ معلق
ہوتا تو بہی یہہ عاجز اوس کی حصول کی لیئ اللہ تعالی کی جناب مین عرض کرتا مولوی رومی
نی دفتر سیوم مین فرمایا ہی آن دعای بیخودان خود دیگرست آن دعا زو نیست گفت
داورست آن دعا حق می کند چون او فناست آن دعا وان اجابت از خداست
واسطہ مخلوق نی اندر میان بیخبر زان لابہ کردن جسم وجان بندگان حق رحیم و
بردبار خوی حق دارند در اصلاح کار مہربان بی رشوتان یاری کنان
در مقام سخت در روز گران ہین بجو این قوم را در مبتلا ہین غنیمت دار شان
پیش از بلا پہر مولانا رومی علیہ الرحمۃ دفتر پنجم مین فرمایا ہی -

بکان دعای شیخ نی چون ہر دعاست	فانی ست او گفت او گفت خداست
چون خدا از خود سوال و کد کند	پس دعای خویش را چون رد کند

انتباہ مطلق محبت مستلزم اتباع محبوب کی نہین ہوتی پس جو محب کہ وہ
جمیع افعال مین اپنی محبوب کا متبع نہو تو اوس کو کہا جاوی کہ چونکہ یہہ اپنی محبوب کا
متبع نہین تو اوس کا محب بہی نہین یا کوئی مرید کہ وہ جمیع افعال مین اپنی پیر کا متبع نہو تو

اوس کو کہا جاوی کہ یہ مرید چونکہ اپنی پیر کا متبع نہین تو یہہ اپنی پیر کا محب بہی نہین
تو یہہ کہنا غلط ہے اس لئی کہ مشکوۃ شریف کے کتاب ما لا یدعی علی المحدود مین
حدیث شریف لکہی ہی وعن عمر بن الخطاب ان رجلا اسمه عبد الله یلقب
بالحمار کان یضحك النبی صلی الله علیه وسلم وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد
جلده فی الشراب فاتی به یوما فامر به فجلد فقال رجل من القوم اللهم العنه
ما اکثر ما یوتی به فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت انه
یحب الله ورسوله رواه البخاری یعنی حضرت عمر بن الخطاب سی مروی ہی کہ اوس نے
فرمایا کہ تہا ایک آدمی کہ نام اوس کا عبد الله تہا اور وہ ازروی سادگی اور ابلہی کے ملقب
حمار سی تہا اور وہ اپنی ابلہانی باتون سی حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم کو ہنساتا تہا۔
اور تحقیق حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کوڑی ماری تہی اوس کو شراب پینی کی
تعزیر مین پس ایکدن اوس کو لایا گیا یعنی بسبب شراب پینے کے پس حضرت رسول الله صلی الله
علیه وسلم نی امر فرمایا اوس کی لئی کوڑی مارنی اور تعزیر دینی کا پس وہ عبد الله کوڑی
مارا گیا اور تعزیر شراب پینے کا دیا گیا پس ایک مرد نی صحابہ سی کہا ای خدا لعنت بہیج اوس
یعنی اوس کو اپنی رحمت سی دور کر عجب ہے کہ اوس کو اکثر لایا جاتا ہی یعنی شراب پینی مین
پس حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نی فرمایا کہ اوس پر لعنت نکرو پس قسم ہی خدا تعالی
کے جو کہ مین جانتا ہون وہ یہہ ہے کہ وہ الله تعالی کو اور اوس کی رسول کو دوست رکہتا ہی اور
بعض روایات مین یون آیا ہی ما علمت الا انه یحب الله ورسوله یعنی نہین جانتا ہون
مین مگر یہہ کہ وہ الله تعالی کو اور اوس کی رسول کی دوست رکہتا ہی اور بعض روایات
مین یون آیا ہی کہ لا تلعنوه فانه یحب الله ورسوله یعنی لعنت مت کرو اوس کو پس تحقیق

وہ اللہ تعالیٰ کو اور اوس کی رسول کو دوست رکھتا ہی اُس حدیث سی معلوم ہوا کہ مطلق
محبت مستلزم اتباع محبوب کی نہین ہوتی اس لئی کہ اگر مطلق محبت مستلزم اتباع محبوب کی
ہوتی تو وہ عبداللہ کہ موجب خبر دینی حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محب اللہ
تعالیٰ کا اور اوس کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا متبع اوامر نواہی محبوب کا یعنی اللہ تعالیٰ کا اور
اوس کی رسول علیہ الصلوٰۃ کا ہوتا اور وہ شراب نہ پیتا تو معلوم ہوا کہ اصل محبت محبوب کی
عدم اتباع سی جمع ہو سکتی ہی جیسا کہ اس عبداللہ مین ہان محبت تامہ اور کاملہ وہ ہی کہ مستلزم
اتباع محبوب کی ہو فائدہ کہتا ہی فقیر مودودی کہ قرآن مجید مین یہہ آیۃ شہداء بدر کے
حق مین وارد ہی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون
یعنی وہ لوگ کہ خدا تعالیٰ کی راہ مین یعنی جہاد مین شہید ہوئی ہین اون کو مردی نکہو بلکہ
یہہ لوگ میری درگاہ مین جیتی ہین لیکن تم اس حیوٰۃ کی کیفیت سی کہ وہ شہداء کو بعد شہادت
کی حاصل ہوتی ہی نہین جانتی اس لئی کہ ادراک اوس کا عقل سے متصور نہین اور قرآن
مجید مین یہہ آیۃ شہداء احد کی شان مین وارد ہی کہ ولا تحسبن الذین قتلوا فی
سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یعنی جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہوئے
ہین اون کو موئی نجانو بلکہ وہ جیتی ہین اپنی پروردگار کی نزدیک تو ان دونون آیتون سے
معلوم ہوا کہ وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین کافرون سی لڑکر شہید ہوئی ہین وہ زندہ ہین اور
مشکوٰۃ شریف ہی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم
بخیر اعمالکم وازکاها عند ملیککم وارفعها فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق
الذهب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقهم ویضربوا اعناقکم
قالوا بلی قال ذکر اللہ رواه احمد والترمذی وابن ماجۃ الا ان مالکا وقفه

علی ابی الدرداء یعنی حضرت ابی درداسی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھہ بہترین عملون تمہاری اور بہت پاکیزہ عملون
کے نزدیک بادشاہ تمہارے کی اور زیادہ بلند کرنیوالا درجات تمہاریکا اور بہتر تمہارے
لئی خرچ کرنے سونے سی اور روپے سی اور بہتر تمہاری لئی اس سی کہ ملاقی ہو تم اپنی دشمنون سے
یعنی کافرون سی پہر مارو تم گردنین اون کی اور ماریں وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نے
ہان خبر دیجئے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ذکر خدا کا یعنی ذکر خدا کا اون سب اعمال سے
افضل ہی روایت کیا اوس کو احمد او ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر تحقیق امام مالک نے موقوف رکہا ہی
اوس کو ابی درداء پر اور جب شہادت سی ذکر خدا کا افضل ہوا تو شہید ورق سی مرتبہ اللہ تعالی کی ذکر
کرنیوالونکا یعنی اولیاء اللہ کا افضل ہوا اس لئی کہ اولیاء اللہ ذکر کرنیوالی یعنی یاد کرنیوالی اللہ
اللہ تعالی کی ہین جیسا کہ آیۃ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اون کی
شان مین وارد ہی کسی نی مطابق اوس کی کہا ہی   غازی نرپی شہادت اندر تگ وپوست
غافل کہ شہید عشق فاضل تر ازوست   در روز قیامت این بدان کی ماند   آن کشتہ
دشمن ست واین کشتہ دوست   سند المحققین حجۃ المدققین امام الاغواث سید الاقطاب
ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وصال پایا تو غیب سے
اون کی پیشانی مطلع انوار رحمانی پر خط سبز سی یہہ کلام لکہا ہوا تہا حبیب اللہ مات فی
حب اللہ یعنی محبوب خدا کا فوت ہوا اللہ تعالی کی محبت مین یعنی عشق الہی جل شانہ مین مستغرق
یہہ کہ زندہ ہونا شہداء کا آیۃ قرآنی سی ظاہر ہی اور افضلیت ذکر کی شہادت سی حدیث شریف
سی ثابت ہی تو جب افضلیت ذکر کی شہادت پر ثابت ہوئی تو اس سی افضلیت اولیاء اللہ
تعالی کی کہ وہ اللہ تعالی کی ذاکر ہین شہداء پر ثابت ہوئی اور سائی کہ افضلیت یا مفضولیت فی نفسہ

مستلزم افضلیت یا مفضولیت فاعل اوس فعل کی ہوتی ہی یعنی جب ذکر اللہ تعالی کا شہادت سے
افضل ہوا تو لازم ہی کہ اولیاء اللہ کہ ذکر کرنیوالی اللہ تعالی کی ہین شہادت پانیوالون سی یعنی
شہدا سی افضل ہوں اور جب حیات شہدا کی کہ وہ بہ نسبت ذاکرین اللہ تعالی کی یعنی
اولیاء اللہ کی مطابق حدیث کی مفضول ہین آیات قرآنی سی ظاہر ہے تو حیات اولیاء اللہ
کی کہ وہ بہ نسبت شہدا کی افضل ہین بطریق اولی ثابت ہوگی اور علاوہ ازان حیات
اولیاء اللہ کی قرآن مجید کی اس آیتہ سی بہی ثابت ہی من عمل صالحا من ذکر او
انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یعنی مرد سی یا عورت سی جو کوئی کہ عمل صالح کرتا
اور حال آنکہ وہ مومن ہو پس ہر آئینہ جلادینگی ہم اوس کو حیات خوش سی اور نزدیک محققین
کی حیات طیبہ وہ حیات لطیف ہی کہ انتقال ظاہری باعث موت اوس کی نہوا اور ابدالآباد اوس کو
ثنا نہو جیساکہ کسی نی کہا ہی قد مات قوم وھم فی الناس احیاء اور ظاہر ہی کہ عشق آلہی
سب اعمال صالحہ سی افضل ہی یعنی جیساکہ ایمان کو سب اعمال صالحہ پر فضیلت ہی کہ بغیر ایمان کی کوئی
اعمال صالح مفید اور منجی نہیں ہوتا تو ویسا ہی عشق آلہی کہ وہ ایمان کامل سی مراد ہی سب اعمال صالحہ پر
فضیلت بلکہ افضلیت رکہتا ہی اس لیی کہ سب اعمال صالحہ کہ وہ غیر ایمان اور عشق آلہی تعالی شانہ
کی ہوں سب افعال جوارح کی ہین اور عشق آلہی کہ مکمل ایمان کا ہی فعل قلب کا ہی اور جیساکہ قلب
سردار جوارح کا ہی ویسا ہی عشق آلہی کہ فعل قلب کا ہی سردار اور اعمال صالحہ کا ہی کہ وہ افعال جوارح
کی ہین اور یہی عشق آلہی کہ مکمل ایمان کا ہی باعث حصول حیات طیبہ کا ہی مطابق قول حافظ
شیرازی کی ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما
تو حیات اولیاء اللہ کی بعد انتقال اون کی بہت آیات اور احادیث کی دلالۃ النص اور
اقتضاء النص اور اشارۃ النص سی ثابت ہی کہ اس رسالہ گنجائش بیان اثبات اوس کا نہیں ہی

اگر کوئی آدمی اعتراض کرے کہ آپ نے کہا ہے کہ سب اعمال صالحہ کہ وہ غیر ایمان اور عشق الٰہی تعالیٰ شانہٗ کی ہوں وہ سب افعال جوارح کی ہیں اور حال آنکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت اعمال صالحہ سے افعال قلب کے ہیں مانند صبر و شکر اور خوف اور رجا اور زہد اور درستی نیت اور اخلاص اور محاسبہ اور مراقبہ اور ذکر قلبی و تفکر اور توکل و الحب للہ اور البغض للہ اور ترک ریا اور ترک نفاق اور ترک پندار اور ترک بغض و ترک غضب اور ترک حسد و اخلاق حسنہ کہ تفصیل اوس کی موجب طوالت ہے کہ وہ سب اعمال صالحہ سے و افعال قلوب سے ہیں اور وہ افعال جوارح کی نہیں جواب اوس کا یہہ ہے کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے سب درست اور بجا ہے مگر مطابق حدیث شریف کی کہ وہ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان میں حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ اوس نے کہا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الٰہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان متفق علیہ یعنی ایمان کی کتنی اور ستر شاخیں ہیں پس افضل اون میں سے کہنا لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور اعتقاد کرنا اس پر اور کمتر اون میں سے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا کرنا بُری کاموں سے شاخ ہے ایمان کی روایت کیا اوس کو بخاری اور مسلم نے اور بقول راجح کی بضع عربی میں تین سے نو تک کو کہتے اور کسی عارف نے اماطۃ الاذی عن الطریق کی معنی میں فرمایا ہے برادر خار و سنگ زرہ این چہ رمز است۔ یعنی وجود خود ہمہ برادر از میان یہہ سب شاخیں ایمان کی ہیں کہ وہ ایمان میں داخل ہیں چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی نے شعب ایمانیہ کی تفصیل کتاب نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ۔

در بیان عدم امتیاز ولی کی غیر ولی سے بحسب ظاہر کی جاننا چاہیے کہ اولیاء اللہ اپنی صفات اپنی بشریت کی صفات کی پردہ میں ایسی مخفی ہیں کہ اون کا پہچاننا دشوار ہے جیسا ہو۔ ہیں کہ عوام خلق محتاج ہیں اولیاء اللہ بھی محتاج ہیں ولایت اون کی اون کو اوس احتیاج سے مستغنی نہیں کرتے اور غصہ

اور خشم ہونا اولیاء اللہ کا مانند غصہ اور خشم عوام خلق کی ہی جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی انا اغضب کما یغضب البشر یعنی غصہ کرتا ہون مین جیسا کہ غصہ کرتے ہین آدمی
تو اولیاء اللہ خشم سی کب خالی ہونگی اور ایسا ہی اہل اللہ کہانی پینی مین اپنی عیال کی معاشرت مین
نیند مین بیداری مین اور صفات بشریت مین عوام خلق سی شریک ہین صفات بشریہ کہ لازم
بشر کی ہین خواص سی اور عوام سی زائل نہین ہوتین اور یہہ دونون اون مین مشارکت اور
مساہم ہین اللہ تعالی نی قرآن مجید مین انبیاء علیہم السلام کی حق مین فرمایا ہی وما جعلناھم
جسدا لا یاکلون الطعام یعنی نہین کیا ہمنی اون کا ایسا جثہ جو نکہاتین طعام کو اور کفار
ظاہر مین عرب کی حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی حق مین کہتی تہی مالھذا الرسول
یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق یعنی کیا ہے اس رسول کی لئی جو کہاتا ہی طعام کو اور چلتا ہی گلیون
مین اور صفات بشریت کی جتنا کہ اہل اللہ مین ظاہر ہوتے ہین اوتنا عوام خلق مین ظاہر نہین
ہوتے اس لئی کہ ظلمت اور کدورت محل ہموار اور مصفا مین اگرچہ تہوڑی ہو بہت ظاہر ہوتی ہی
جیسا کہ کالا دہبہ سپید کپڑی پر اور ظلمت اور کدورت ناہموار اور غیر مصفا محل مین اگرچہ بہت ہوتی
چندان ظاہر نہین ہوتی جیسا کہ کالا دہبہ کالی کپڑی پر کسی نے کیا اچہا کہا ہے۔

عیب پاکان زود بر مردم ہویدا می شود　　　　در میان غیر خالص موی رسوا می شود
زشت در سلک نکویان می نماید زشت تر　　　　پای طاؤس از پر طاؤس رسوا می شود

مگر فرق اتنا ہی کہ ظلمت صفات بشریت کی عوام کی قالب اور قلب اور روح مین اثر
کرتی ہی اور خواص مین یہہ ظلمت مقصور قالب اور نفس پہ ہوتی ہی اور اخص الخواص کا نفس
بہی ظلمت صفات بشریت سی مبرا ہوتا ہی مگر اون کی قالب مین یہہ صفات بشریت کی اثر
کرتی ہی اور یہہ ظلمت صفات بشری عوام مین موجب نقصان اور خسارۃ کا ہی اور خواص مین

موجب کمال اور نظارت کا ہی یہہ ظلمت خواص کی ہی کہ عوام کی ظلمت کو دفع کرتی ہی اور
اون کی قلبون کو تصفیہ اور تزکیہ بخشتی ہی اور اگر یہہ ظلمت نہوتی تو خواص کو عوام سی کچھہ نسبت
نہوتی اور راہ افادہ اور افاضہ خواص کا اور استفادہ اور استفاضہ عوام کا مسدود ہوجاتا
یہی ظلمت ہی کہ ملائکہ مین مفقود ہی بنابرآن راہ ترقی مدارج کی اون پر مسدود ہی اور ستم ظلمت
کا خواص پر از قبیل مدح بما یشبہ الذم کی ہی عوام کالانعام صفات بشریہ اہل اللہ کی مانند
اپنی صفات بشریہ کی جانتی ہین تو اس لئی وہ محروم اور مخذول رہتی ہین قیاس غائب کا
شاہد پر فاسد ہی ہر مقام کی لئی خصوصیات علحدہ ہین اور ہر محل کی لئی لوازم جدا ہین اور
مطابق حدیث قدسی کی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم احد سوائی یعنی اولیاء
میری نیچی قبا میری کی ہین نہین پہچانتا کوئی اون کو سوا میری اور مطابق حدیث شریف کی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الا
خفیاء الذین اذا غابوا لم یتفقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبھم
مصابیح الھدی یخرجون من کل غبراء مظلمۃ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی
فی شعب الایمان یعنی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ
حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچھی جاوین اور جب وہ حاضر ہون نہ بلائی جاوین
مجلس مین مہمانی کی لئی اور جب وہ بلائین جاوین تو تعظیم سی پاس بٹھائی جاوین دل اونکی
چراغین ہدایت کی ہین نکلتی ہین وہ ہر ایک تاریک مین سی کمنا متر عرفان اہل
عرفان کا بغایت دشوار ہی اور اوس سی واقف ہونا عوام خلق اللہ کا خیلی متعسر ہی پس جس
شیخ مین یہہ علامات پائی جاوین اگر کوئی آدمی اون سی بیعت کریگا تو انشاء اللہ تعالی
وہ آدمی خسارہ دینی نہ اوٹھائیگا مرشد ہونیکی علامات اور ارشاد کی شرائط کی بیان مین

علامت اول یہہ ہی کہ آدمی بیعت لینی والا اتنا علم ضرور رکھتا ہو کہ قرآن مجید کی معنی سی واقف ہو اور کتب احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ مین اتنا ماہر ہو کہ وہ بذریعہ شروح صحاح ستہ کی احادیث ستہ کی معنی سمجھہ سکتا ہو اور وہ مکلف اسکا نہین کہ قرآن مجید کا حافظ ہو یا حال اسانید احادیث اور علم رجال سی وہ واقف ہو اس لئی کہ محدثین شکراللہ سعیہم نی بعد کمال تحقیق اور تنقید احادیث اور رواۃ احادیث کی کتب صحاح ستہ کو جمع کیا ہی اوس مین تجسس اور تحقیق اسانید اور تنقید رواۃ کی کچھہ ضرورت نہین اور وہ مسائل فقہیہ عبادات اور معاملات سی بہی واقف ہو تاکہ اوس کو صحت عبادات اور صحت معاملات کی حاصل ہو اس مین یہہ شرط نہین کہ وہ اصول فقہ اور اصول حدیث اور علم کلام اور جزئیات فقہ اور فتاوی سی بہی واقف ہو مگر واقف ہونا علم صرف اور نحو سی ضروری ہی کہ بغیر اوس کی واقف ہونا اور صحیح پڑھنا عربی کا اور صیانت خطا لفظی سی نہایت دشوار ہی اور شرط علم کی بیعت لینی مین اس لئی ہی کہ غرض اصلی بیعت سی ہدایت پانا اور ترک شمائل رذائل کا اور اکتساب خصائل حمائد کا کرنا ہی اور جب مرشد جاہل اور بےعلم ہوگا تب مرید کو ہدایت اعمال صالحہ شرعیہ کا اور ترک اخلاق ذمائم اور عادات سیئہ کا کیونکر کریگا اور علامت دوسری یہہ کہ مرشد صالح اور پرہیزگار اور متبع احکام شرعیہ کا ہو اور وہ پانچ وقت صلوۃ مفروضہ کو ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کی صوم بغیر عذر شرعی کی قضا نکرتا ہو اگر وہ صاحب نصاب شرعی کا ہو یا اوس کی پاس اور کوئی نقد یا جنس کہ زکوۃ اوس پر فرض ہو موجود ہو تو وہ زکوۃ اون کی ادا کرتا ہو اور اگر اوس کو استطاعت زاد اور راحلہ حرمین شریفین کی ہو اور وہ بیمار اور معذور شرعی نہ ہو تو اوس نی حج بہی ادا کیا ہو غرض یہہ کہ وہ

تارک فرائض کا نہ ہو اور وہ عبادات نافلہ کو مانند نوافل تہجد کے اور اشراق کے اور چاشت کی اور نوافل عقب صلوۃ مغرب کی خصوصاً سنن غیر مؤکدہ اور اوراد مشائخ رحمہم اللہ تعالی کو اور قرآن مجید کی تلاوت کو اور درود شریف کو بشرطی کہ وہ تندرست ہو ادا کرتا ہو اور بغیر عذر کی اونکا تارک نہو اور ہر اقوال اور افعال مین وہ متبع سنت نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ کا ہو اور وہ گناہون کبائر سی مجتنب ہو اور گناہون صغائر پر غیر مصر ہو اور علامت تیسری یہہ کہ وہ مکار ریاکار طالب دنیا کا نہو اور وہ فقیری کی لباس پہن کر اپنی کو شیخ بنا کر لوگون مین نگھو منتا ہو بلکہ لباس اوس کی بغیر امتیاز کی مانند اور لوگون کے ہو اور وہ دنیا کمانی کی لئی مرید نکرتا ہو اور اپنی مرید کرنیکو کسب اور ذریعہ معاش کا نہ ٹہیرایا ہو اور مرید کرنیسی اوس کی غرض پیر بننی کی اور مرشد کہلانیکی اور شہرت پانی کی نہو اس لئی جیسا کہ نزدیک بعضی فقہار کی اقتضار عہدہ قضا کا موجب عدم جواز قضا اوس کی مقتضی کا ہی ویسا ہی نزدیک اکثر مشائخ کی اقتضا مرشد ہونیکا اور پیر بننی کا موجب عدم جواز مرید ہونے کی اوس کی مقتضی کا ہی یعنی جیسا نزدیک بعضی فقہار کی قاضی کرنا اوس شخص کا کہ وہ ازروی ہوای نفسانی کی قاضی بننی کی خواہش رکہتا ہو جائز نہین ویسا ہی نزدیک مشائخ کے مرشد ہونا اوس شخص کا کہ وہ ازروے ہوای نفسانی کی مرشد بننی کی اور مرید کرنیکی خواہش رکہتا ہو جائز نہین بلکہ مرید ہونا اوس شیخ سی جائز ہی کہ مرید کرنیسی اوس کی غرض محض ہدایت لوگون کی اور خوشنودی اللہ تعالی کی ہو یا کہ وہ حصول ثواب آخرت کی لئی لوگون کو ہدایت کرتا ہو اور وہ اوسپر حریص ہو جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین قرآن مجید مین آیا ہی حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم اور علامت چوتہی یہہ کہ وہ اپنی شیخ کی خدمت مین بہت ایام رہکر سلوک طریق صوفیہ کا طی کیا ہو اور

اوسنی اداب عرفانی پایا ہوا ور تہذیب اخلاق کی حاصل کے ہو اس لئی کہ سنت آلہی یون جاری ہی کہ اکثر اکتساب سلوک طریقت کا اہل طریقت سی ہوتا ہی جیسا کہ اکتساب علوم ظاہری کا کہ وہ بغیر تلمذ علمار کی حاصل نہین ہوتا علی ہذا القیاس اور فنون و فضائل بہی اور خصوصاً آدمی اوس کا مرید ہو کہ اوس کی صحبت مین رغبت دنیا اور اہل دنیا کی کم ہو جاوی اور محبت اللہ تعالیٰ کی زیادہ ہو مطابق فرمودہ حضرت عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ کی کہ وہ اولیار کبار سی اور شیوخ طریقہ نقشبندیہ سی تہی ۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت + وز تو نرمید صحبت آب و گلت + زنہار ز صحبتش گریزان می باش + ورنہ نکند روح عزیزان بحلت اور حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لی کہ اولیار کبار اور شیوخ نامدار طریقہ علیہ چشتیہ سی تہی کشکول شریف مین لکہا ہی کہ شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ در حل این مشکل می فرماید کہ عادت آلہی و سنت خداوندی براین جاریست کہ ہیچ عصر از مشائخ و زہاد و عباد و اوتاد و اخیار و نجبار و نقبار و ابدال و اغواث و اقطاب و سائر اہل اللہ از اہالی جذبات وغیرہم من العاشقین و المعشوقین خالی نداشتہ و ندارد و نخواہد داشت پس لابدست مر طالب صادق را بخدمت مشائخی کہ بر جادہ این طریق میروند و باین سیرت معروف اند مراولت نماید و مرات و کرات مجالس ایشان را دریابد در ہر بار تفحص دل خود شود کہ از ہجوم وساوس و ہواجس انواع خطرات کہ حاوی دل او بودند فی الجملہ نجات درمی یابد و از دوام انقلابات قلب ہائی در مجلسی از مجالس محسوس می نماید یا بہمان حالت سابقہ آغشتہ است اگر ببیند کہ فی الجملہ رہائی بدست می آید صحبت آنرا کہ این دولت از در ادمی یابد لازم گیرد کہ تلت صحبت ہم منتج این

نعمت است اگر مستم گردد ابد بشتر است و اگر هیچ تفاوتی در هیچ حالتی نیابد بداند که
نصیب من پیش این شیخ نیست دوای خود از در دیگر طلب نماید بلی آنکه انکاری
در دل پیدا آرد انتہاہ کہتا ہی تقیر مودودی کہ بوجہ اختلاف حالت قلب آدمی کی
کاملین کی صحبت کی اثر مین بہی بیشی اور کمی واقع ہوتی ہی اور جو آدمی کہ شقی القلب ہین
کاملین کی صحبت سے اونہین کچہہ اثر نہین ہوتا اگرچہ وہ کیسی ہی کامل صحبت مین
بیٹہین ابو جہل اور ابو لہب کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کچہہ
موثر نہوئی مگر حضرات صحابہ اوسی صحبت کے اثر سی سراپا نور بن گئی اور علامت پانچوین
یہہ کہ وہ آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ہو اور وہ مستقل رائی ہو اور مرد ہر جائی
اور مرد خیالی نہو کہ جس کو نہ رای ہو نہ مروت ہو بلکہ وہ صاحب عقل کامل ہو تا کہ
اوس کی قول اور فعل پر اعتماد کیا جاوی خصوصًا وہ متقی سخی منکسر خوش خلق نیک
نفس پاک نہاد وعدہ کا پورا قول کا سچا دین دار تارک دنیا عاشق مولا راغب عقبی
قانع راغب فی الدین بی کینہ بغیر حسد کی یک زبان یک رنگ ہو ہر وقت ہمہ ہر فعل
اور ہر قول مین اللہ تعالی سی خوف رکہتا ہو اور ہر کام اوس کا اللہ تعالی کی خوشنودی
کی لئی ہو اور حب اور بغض اور دینا اور نہ دینا اوس کا للہی ہو اور دنیا اور اہل دنیا
اوس کی دل مین ایسی حقیر ہون جیسا کہ فقیر اہل دنیا کی نظرون مین حقیر ہوتا ہے:
اور اوس کی دل پر عشق الہی ایسا غالب ہو کہ وہ ہر وقت مین اللہ تعالی کی یاد مین
مستغرق رہے آیتہ الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلی جنوبہم اوس
صادق آوی کسی وقت اور کسی حال مین وہ اللہ تعالی کی یاد سی غافل اور عاطل نہ ہو
اور کوئی شغل ظاہری اوس کو مانع ذکر الہی سی نہو جیسا کہ عاشق مجازی کہ اوس کو جب

معشوق مجازی کی یاد کا ملکہ ہو جاتا ہی تو وہ کسی وقت اور کسی حال مین اوس کو نہین بہولتا جب وہ بیٹھتا ہی تو اپنے معشوق کے یاد مین بیٹھتا ہی اگر وہ سوتا ہی تو اوس کی خیال مین سوتا ہے اور اگر وہ کسی شغل ظاہری مین مشغول ہوتا ہی تو وہ شغل ظاہری اوس کو مانع اپنے معشوق مجازی کی یاد سی نہین ہوتا جیسا کہ شیخ سعدی شیرازی نی کہا ہی نظم عشق ہیچون خودی ز آب و گل ربایدہمی صبر و آرام دل • بہ بیدار یش فتنہ بر خد و خال • بخواب اندرش پای بند خیال • بصدقش چنان سر نہی بر قدم • کہ بینی جہان با وجودش عدم • چو در چشم شاہد نیاید زرت • زر و خاک یکسان نماید برت • چو عشقی کہ بنیاد او بر ہوا است • چنین فتنہ انگیز و فرمان رواست • عجب داری از سالکان طریق • کہ ہستند در بحر معنی غریق • بسودای جانان ز جان مشتغل • بذکر حبیب از جہان مشتغل •

ایسا ہی ذکر الٰہی تعالیٰ شانہٗ اوس کا ملکہ راسخہ ہو جای کہ وہ کسی حال مین اوس سی غافل نرہی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتا ہو اور معاملات دنیاوی مین صاف ہو اسلیے کہ معاملہ دنیاوی محک اور معیار آدمی کا ہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نی فرمایا ہی لا یعرف المرء الا عند المعاملۃ یعنی نہین پہچانا جاتا ہی آدمی مگر وقت معاملہ دنیاوی کے ایک فقیر صاحب صفہ نقیر مودودی مؤلف رسالہ کو فرمایا کہ مولوی بننا حافظ بننا صوفی بننا شیخ بننا حاجی بننا واعظ بننا پیر بننا مرشد بننا آسان ہی مگر دنیاوی معاملہ مین صاف رہنا دشوار ہے تو فقیر مؤلف نی ایسی لوگون کو بہی دیکہا کہ بعضی اون مین سی عالم تہی اور بعضی واعظ تھے اور بعضی حافظ تہی اور بعضی حاجی تہی اور بعضی پیر اور مرشد تہی اور بعضی زاہد و مرتب خیر معلوم ہوتی تہی اور بعضی تہبند باندہی ہوی بڑی فقیر اور بڑی خلیفہ معلوم ہوتے تھے اکثر اوقات وہ تسبیحین پہیرا کرتے تہی اور خیال کیا کہ یہہ نیک اور اچہی ہونگے مگر بعد

معاملہ میں نیکی اون کو کہوٹا اور جہوٹا اور دغل باز اور حیلہ ساز پایا استغفر اللہ منہ
یہہ سب افعال ظاہری ہین صفائی معاملہ کی خوف الٰہی سی حاصل ہوتی ہی کہ وہ بغیر عنایت الٰہی
تعالی شانہ کی اور تصفیہ باطن کی کہ وہ مرشد کامل کی صحبت کا نتیجہ ہی حاصل نہین ہوسکتا
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم فائدہ کا کہتا ہی فقیر مودودی
کہ جیساکہ مردون کو عورتین اجنبیہ کا کہ وہ شرعا اون کی حالۃ النکاح مین نہون مس کرنا
جائز نہین ایساہی مردون کو عورات اجنبیہ کا کہ اون کی ساتہہ اونکے مناکحت جائز ہو خلوت مین
تنہا بیٹہانا جائز نہین اگر کوئی مرشد کسی عورت مریدہ کو بیعت کرنا چاہی تو لازم ہی کہ مرشد
جلوت غیر خلوت مین حاضرین کی متقابل عورت مریدہ سی بیعت لیوی اور اگر چاہا اوس
عورت کو تلقین کرنا چاہی تو چاہئے کہ وہ عورت مریدہ کو اور آدمیون سی کچھہ دور کرکے
سرگوشی سی اوس کو تعلیم اور تلقین کری اور وہ مرشد اوس عورت مریدہ کو تنہا کسی مکان مین
لیجائی اور وہ مرشد اور وہ مریدہ دونو حاضرین کی نظرون سی غائب نہون اور یہہ کہ
کسی نی لکہا ہی کہ کان امر المبایعۃ فی الخلوۃ دون الجلوۃ یعنی تہا امر بیعت کا خلوت
مین نہ ظاہر مین تو قول اوس کا باطل ہی اس لئی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمیع اقسام بیعت کی کہ بیعت توبہ اور تقوی کی ہی اور بیعت کی اقسام سی ہی جلوت
مین دون خلوت کی لئی ہین جیساکہ آیتہ قرآنی بطریق اشارۃ النص کی اوس سے
مظہر ہی لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ تو لفظ
تحت شجرہ سی معلوم ہوا کہ وہ بیعت درخت کی نیچی بغیر خلوت کی لی گئی تہی اور اگر وہ
بیعت خلوت مین دون جلوت کی لی گئی ہوتی تو آیتہ قرآنی مین بجای تحت الشجرۃ کی
فی الخلوۃ واقع ہوتا یعنی خلوت مین اور صحاح ستہ کی احادیث مین ہی کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے بیعت لی ہے تو وہ عورات پردہ مین تھی اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کی باہر تھی جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا ومت امرأة من
وراء الستر بیدها کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام امرأة الحدیث یعنی ایک عورت نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پردہ مین سے بیعت کی لئے اپنی ہاتھ سے اشارہ کیا
اور مکتوب اوس کی ہاتھ مین تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور
فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ یہہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا کما مر تو اس حدیث سے ظاہر ہوا
کہ حضرت خاتم الانبیاء صلوۃ علیہ وسلامہ نے عورات سے کہ وہ پردہ کی اندر نہین بیعت لی
ہے اور اگر مبایعت عورات سے خلوت مین جایز اور جلوت مین ناجایز ہوتی تو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک عورت کو علحدہ علحدہ خلوت مین لیجاکر اوس سے
بیعت لیتے اور صحیح بخاری مین سلمہ بن الاکوع سے مروی ہے کہ اوس نے کہا بایعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل شجرة فلما خف الناس قال یا ابن الاکوع
الا تبایع قال قلت قد بایعت قال وایضا قال وبایعتہ الثانیة یعنی سلمہ بن
الاکوع نے کہا کہ بیعت کی مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مین درخت کی نیچے
جاکر بیٹھا پس اوس وقت کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آدمی تہوڑے
رہ گئے تو حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بیٹے اکوع کی تو ہم سے بیعت
نہین کرتا سلمہ نے کہا کہ مین نے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا کہ دوبارہ بھی سلمہ نے کہا کہ مین دوبارہ بیعت کی کما بینتہ تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وہ بیعت خلوت مین نہ تھی بلکہ لوگون کی ازدحام مین تھی اس لئی کہ لفظ لما خف

الناس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیعت ہونیکیوقت بین اول لوگون کا ہجوم تہا جب آدمی
تہوڑی ہوگئی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمہ بن الاکوع سی پوچہی کہ تم
مجہسے بیعت نہین کرتا آخر حدیث تک اور حدیث ہی عن ام عطیۃ قالت لما قدم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ الحدیث یعنی ام عطیہ سی مروی ہی کہ جب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائی تو انصار کی عورات
کو ایک گہر مین جمع فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اون کی طرف بہیجا تو حضرت
عمر نی اوس گہر کی دروازہ پر کہڑی ہوکر اون پر سلام کیا اور اون سی اسیطرح پر بیعت
لی کہ حضرت عمر نی گہر کی باہر سی اپنی ہاتہہ کو اندر کیطرف لنبا کیا اور عورتون نی بہی گہر کی
اندر سی باہر کیطرف اپنا ہاتہہ لنبا کیا آخر حدیث تک اور اگر یہ امر مبایعت خلوت مین
دون جلوت کی ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کس لئی گہر کی باہر سی اپنا ہاتہہ اندر
پہیلاتی بلکہ وہ تو ایک ایک عورت کو خلوت مین لیکر اوس سی بیعت لیتی تو ان احادیث کی
صراحۃ النص سی معلوم ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلوۃ اللہ علیہ سلامہ کی زمانی مین امر مبایعت
جلوت مین دون خلوت کی تہا اور حضرات صحابہ کی زمانہ مین بہی امر مبایعت کا جلوت مین
تہا جیسا کہ خلفاء راشدین مہدیین نی اپنی خلافت کے زمانی مین صحابہ سی اور تابعین سی
جلوت مین مبایعت فرمائی ہی کسی احادیث کی کتاب سی یہہ بات ثابت نہین کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی یا حضرات صحابہ نی کسی مرد سی یا عورت سی خلوت مین دون جلوت کے
مبایعت فرمائی ہو پس بطلان قول وکان امر المبایعۃ فی الخلوۃ دون الجلوۃ
احادیث سی تو ظاہر ہوا اور اگر اوس قول کی قائل کی مراد یہہ ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ سلم اور حضرات صحابہ کی زمانی کی ابتدا میں مبایعت کا خلوت مین دون جلوت کی تہا تو یہ

قول اوس کا بھی بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ بعد زمانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
اور حضرات صحابہ علیہم الرضوان کی خلفاء بنو امیہ اور خلفاء عباسیہ کے خلافت کا زمانہ تھا
اوس زمانے مین تو نفس امر مبایعت کا متروک تھا جیسا کہ قول الجمیل کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے
واما فی زمن غیرھم نخوفا من افتراق الکلمۃ وان یظن بھم مبایعۃ الخلافۃ
فتہیج الفتن یعنی خلفاء راشدین کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کی اور
اس خوف سے کہ بیعت کرنیوالون کی ساتھ بیعت لینے خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اوٹھے
بنا بر آن مبایعت متروک تھی اور اگر اوس قول کی قائل کی مراد یہہ ہے کہ حضرات صوفیہ
کے زمانے مین بعد زمانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات
صحابہ اور خلفاء بنو امیہ و خلفاء عباسیہ کی امر مبایعت کا خلوت مین تھا نہ جلوت مین
تو یہہ قول بھی باطل ہے اس لئے کہ محبوب سبحانی محی الدین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ نے غنیۃ الطالبین لکھا ہے لا یخلوا بامرأۃ لیست منہ بمحرم لان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذالک وقال ان الشیطان یزین لہما المعصیات الخ
یعنی مرد عورت غیر محرم کے ساتھہ خلوت مین نہ بیٹھے اس لئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ بتحقیق شیطان اون دونوں کی لئے کہ وہ خلوت مین
بیٹھے ہین عصیان کو زینت دیتا ہے اور مشکوۃ مین در بیان مناقب حضرات صحابہ کے ایک
حدیث مین ہے ولا یخلون رجل بامرأۃ فان الشیطان ثالثھم یعنی ہرگز کوئی مرد
عورت اجنبیہ سے تنہا نہ بیٹھے پس تحقیق شیطان تیسرا اون کا ہے تو جب حضرت غوث الاعظم
شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب مین عدم جواز تنہا بیٹھنے عورت
اجنبیہ کا مرد نامحرم کے ساتھہ حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے ثابت کیا ہے تو امر مبایعت

ہین جواز خلوت مین بیٹھنے عورت اجنبیہ کا مرد غیر محرم سی اگرچہ وہ اوس کا مرشد بھی ہو
کیونکر ہوگا اور علاوہ ازان حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ کی زمانہ سے
ابتک امر مبایعت تقوی اور توبہ کا موجب سنت عنیہ نبویہ علی صاحبہا افضل التحیہ کے
جلوت مین ظاہر لیا گیا ہی کسی کتاب تصوف سی یہہ بات ثابت نہین ہی کہ کسی ولی نے
کسی آدمی کو خواہ وہ مرد ہو یا وہ عورت ہو تنہائی مین لی جاکر اونسی مبایعت کی ہو اور خصوصا
مبایعت عورات نامحرمہ اجنبیہ مین یہہ ہو ہی نہین سکتا اس لئے کہ مبایعت عورات اجنبیہ کی
کہ وہ توبہ پر اور ترک گناہ پر ہو عین گناہ کی حالت مین واقع ہوتی ہی کہ وہ تنہا بیٹھنا عورت
اجنبیہ کا مرد بیگانہ سی ہی یعنی عین گناہ کی حالت مین مبایعت ترک گناہ کی کیسی جائز ہوگی
شیخ العرفا حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ نی کشکول شریف مین طریق
مبایعت مین لکھا ہی کہ طایفہ کہ پیش و گرد طالب نشستہ باشند دست بدامن طالب زنند
واگر در مجلس ہجوم زیادہ بود دامن دامن گیرند ہلم جرا پس موجب اون احادیث کی
کہ وہ صحاح مین موجود ہین اور موجب قول شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ کی کہ وہ مرقوم ہوا اور موجب اوس حدیث کی کہ محبوب سبحانی محی الدین حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی اوس کو غنیۃ الطالبین مین لکھا ہی اور موجب قول
حضرت شیخ کلیم اللہ چشتی شاہجہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی ثابت ہوا کہ قول وکان
امر المبایعۃ فی الخلوۃ دون الجلوۃ باطل ہی شرعا اور طریقۃ فقیر مودودی
مؤلف رسالہ ہذا بہت شیوخ کاملین کی خدمت مین حاضر ہوا مانند شموس الاولیاء
شیوخ الاتقیاء اعنی مرشدی و شیخی حضرت مولانا مولوی شمس الدین صاحب سلیمانی فخری
چشتی اور حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب نقشبندی اور حضرت آخوند عبد الغفور صاحب

قادری مقیم سوات کی کہ ہر ایک اون کا اپنی طریقہ کا مقتدا اور شیخ الاسلام تہا تو اونہوں نے
مردون سی مردون میں اور عورتون سی عورات مین مبایعت فرمائی ہی اور کسی سے
تنہائی مین مبایعت نہین ہوئی مگر تعلیم اور تلقین کہ مردون کو خلوت مین ہوی ہے
اور عورتون کو بغیر خلوت کی اور عورات کی مقابل کچہہ اون سی دور بیٹہا کر آہستہ
کلامی سے کہ وہ اور عورات کی سماعت مین نہ آوی اور تعلیم اور تلقین ہوی ہے
اور اگر مبایعت کی لئی خلوت کی قید ہوتی تو وہ حضرات خلاف اپنی شیوخ اور اپنی پیرانِ
رحمہم اللہ تعالی کی جلوت مین ہرگز مبایعت نہ فرماتی تو ان حضرات کی جلوت کی مبایعت
سی معلوم ہوا کہ ہر تین طرق مین یعنی طریقہ چشتیہ اور طریقہ نقشبندیہ اور طریقہ قادریہ
مین بہی طریقہ مبایعت کا جلوت مین ہی نہ کہ خلوت مین اس لئی کہ ایک ایک نفر اون
حضرات سی شیخ الاسلام والمسلمین اپنی طریقہ کا تہا تو قول اون کا اور فعل اون کا موجب حجت ہے
اور واضح ہو کہ ایک تو نفس امر مبایعت کا مسنون ہی اور دوسرا حالت مبایعت کی کہ وہ
جلوت مین بدون خلوت کی ہو مسنون ہی جیسا کہ وہ احادیث سی ثابت ہوا لیکن حالت
مبایعت خلوت مین ہو یہ کہ جلوت مین لا سیما جب کہ وہ عورات غیر محرمات سی ہو تو وہ موجب
فساد نفس اور خلاف سنت اور بدنامی کے ہی نعوذ باللہ منہ انتہا۔ یہہ علامات
ارشاد و مرشد ہونے کے سابق مین لکہی گئی ہین تو یہہ فی الحقیقۃ شرایط ارشاد کی ہین کہ
وہ مرشد ہونے مین ایسی ضروری ہین کہ بغیر موجود ہونے اون کی مرشد ہونا جائز نہین
اور خصوصاً آدمی کی حال اور چال چلن سی کماہو حقہ واقف ہونا نہایت دشوار ہی خصوصاً
کہ ایک دن لگی یا ایک مہینہ کی یا ایک سال کی صحبت ہو اور جب تک کہ کسی آدمی کو کسی آدمی سے
صحبت سالہای دراز کی واقع نہ ہو تب تک اوس کی افعال سی کماینبغی واقف ہونا

ہونا محال ہو اس لئی حدیث مین ہی کہ اچہا وہ آدمی ہی کہ اوس کی پڑوسی اوس کو اچہا کہین اس لئی کہ پڑوسی پڑوسی کی معاملات دنیاوی اور چال چلن سی بسبب قرب کی سالہای دراز کی بخوبی واقف ہوتا ہی کسی نے کیا اچہا کہا ہی تو ان شناخت بیک روز از شمائل مرد کہ تا کجا ش رسیدست پایگاہ علوم ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم اور ارشاد مین ظہور کرامات اور خوارق عادات اور ترک اکتساب شرط نہین جیسا کہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ قول الجمیل مین لکہا ہی ولا یشترط فی ذالک ظہور الکرامات والخوارق ولا ترک الاکتساب لان الاول ثمرۃ المجاہدات لا شرط الکمال والثانی مخالف للشرع ولا تغتر بما فعلہ المغلوبون فی احوالہم انما الماء ثور القناعۃ علی بالقلیل والورع من المشبہات یعنی مرشد ہونے اور بیعت لینی مین ظہور کرامات اور خوارق عادات اور ترک کسب کی شرط نہین اس لئی کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ مجاہدات اور ریاضت کشی کا ہی نہ کہ شرط کمال کے اور ترک کسب کا خلاف شرع ہی اور دہوکا مکہائیو اوس سی جو درویش مغلوب الحال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنی حال کے کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین اون کی فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تہوڑی پر قناعت کرنا اور شبہات سی بچنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سی بچنا مرید ہونیکی شرط کے بیان مین جاننا چاہیے کہ مرید ہونیمین بغیر اس کی اور کوئی شرط نہین کہ بیعت کرنیوالا جوان ہشیار رغبت کرنیوالا ہو اور حدیث مین ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی ایک لڑکا گیا تہا تا کہ آپ سی بیعت کری تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوس کی سر پر ہاتھہ پھیرا اور اوس کی لئی برکت کے دعا کی اور اوس سی بیعت نہ لی کما ذکہ تہ اور بعض مشائخ کہ لڑکون کی مبایعت کو جایز رکھتی ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کی جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کو اور حضرت امام حسین کو اور حضرت عبداللہ ابن عباس کو اور حضرت عبداللہ ابن جعفر کو اوس وقت مین کہ وہ صغیر تھی اور وہ نہ عاقل تہ اور نہ بالغ تھی بیعت فرمائی تھی کما مالاکن بعد توبہ کرنے اور مرید ہونی کی آدمی کو چاہئے کہ وہ باخلاص تمام خدائی تعالی کی طرف متوجہ ہووی اور خصوصاً توبہ کرتے اور مرید ہونے سی اوسکی غرض اتباع شرعی اور حصول ہدایت ہو اور وہ گناہ کبائر کو ترک کری اور گناہ صغائر پر اڑ نجائی اور وہ صلوۃ مفروضہ پانچ وقتہ کو اور ماہ رمضان کی روزون کو ترک نکری اور چاہئی کہ پانچوقتہ نماز جماعت سی پڑہی اور نماز جمعہ اور عیدین اور نماز جنازہ کو ترک نکری اور اگر اوس کو نصاب شرعی یا اوس سی زیادہ ہو تو وہ زکوۃ اوس کی ادا کری اور اگر اوس کو استطاعت زاد اور راحلہ کی اور نفقہ عیال کی بشرط تندرستی کی ہو تو وہ حج کرنیمین دیر نکری اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کری اور اللہ تعالی کی اوامر کو بجا لائی اور نواہی شرعیہ سی مجتنب غرض کہ اپنی جمیع احوال اور افعال اور اقوال کو مطابق شریعت غرا کی کری اور عقائد سنت جماعت پر مستقیم ہو اور عقائد باطلہ اور فرقون سی اجتناب کری اور بعد اوس کی اگر وہ خواہش سلوک طریقت کی رکھتا ہو تو مطابق فرمان واجب الاذعان اپنی مرشد کی ریاضت اور مجاہدہ سی مراتب سلوک طی کری سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا ہی اگر کوئی آدمی طریقت سی گرا تو شریعت پر پڑیگا اور اگر کوئی آدمی شریعت سی گرا تو وہ دوزخ مین پڑیگا اور مرید کو چاہئی کہ وہ اپنی مرشد کی بیعت اور اتباع پر ثابت قدم رہی

اور اوس کو وسیلہ اپنی ہدایت کا اور اپنی نجات کا سمجھی اور جو یہ کہ مرشد اتباع اوامر
شرعیہ اور اجتناب نواہی شرعیہ سی اوس کو کہی تو وہ اوس کو بجا لاوی کہ محبت اور
اخلاص اور اتباع اپنی مرشد کی کہ ہدایت خلق اور دعوت حق مین وہ نائب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی محبت اور اخلاص اور اتباع اون کی منیب یعنی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور محبت اور اخلاص اور اتباع حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ رسول اللہ تعالی کی ہین محبت اور اخلاص اور اطاعت اونکی
مرسل یعنی حضرت اللہ تعالی شانہ کی ہی آیتہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اسکی
پر دلالت کرتی ہی یعنی جس آدمی نی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی
تو تحقیق اوسنی اللہ تعالی کی اطاعت کی مبایعت کی تحقیق اور طریق کے بیان مین جاننا
چاہئی کہ بیعت کی معنی لغت مین عہد باندہنا ہی یعنی عہد کرنا کہ فلان کام کرونگا اور فلان کام
نکرونگا اور مبایعت بروزن مفاعلت کی معنی باہم عہد باندہنا ہی اور احادیث نبویہ
علی صاحبہا افضل التحیہ سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اور اوس مین وضو اور غسل کی کچہہ
شرط نہین لاکن اگر وہ طہارت ظاہر یسی بلکہ طہارت باطنی سی ہو افضل اور اولی ہے
اور بعضی مشایخ رحمہم اللہ تعالی کہ وہ مبایعت کی لئی آپ بہی وضو کرتے ہین اور مبایعین سی
بہی وضو کرواتی ہین تو وہ احوط اور احسن ہی اور مبایعت کی وقت آیات قرآنی کا
پڑہنا یا ادعیہ کا پڑہنا جیسا کہ بعضی مشایخ مبایعت کی وقت آپ آیات قرآنی پڑہتے
ہین یا وہ مبایعین سی پڑہواتی ہین احادیث سی منقول نہین مگر یہہ کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد مبایعت کی بعض اوقات مین مبایعین کی لئی
دعای خیر فرمائی ہی اور یہہ کہ مشایخ رحمہم اللہ تعالی نی اپنی کتب مین مبایعت کی وقت

آیات قرآنی کا پڑہنا اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کا اقرار کرانا ما بعین سی لکہا ہی
یہہ باعث تجدید ایمان اور باعث نیک فالی ہی اور بس اور طریقی مبایعت کے کہ
مشائخ نی ایجاد کئی ہین وہ بہت ہین اون تمام کا اس رسالہ مین لکہنا موجب طوالت ہے
لاکن طریقی مبایعت کی کہ شیخ الاکملین امام الواصلین حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان
آبادی نی کشکول شریف مین اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی قول الجمیل مین
لکہا ہی یہان منقول ہوتے ہین وہ طریق مبایعت کا جو کشکول مین ہی یہہ ہی کہ جب کوئی
مرید مرشد کامل مکمل کی پاس کسب طریقت کی لئی آئی چاہئی کہ مرشد اوس کو امر کری
کہ مرید تین روز صوم متواتر رکہی اور اگر اوس سی ہو سکی تو ہر تین روزی طی کری یعنی تین
روز مین ایک ہی روزہ رکہی اور اگر اوس سی یہہ نہو سکی تو وہ تہوڑی طعام سی افطار
کری اور وہ ہر روز کلمہ تہلیل و استغفار اور درود شریف کو ہزار ہزار بار پڑہی بعد اسکے
تیسری رات کی اخیر مین غسل کر کی مرشد کی پاس آوی اور مرشد مرید کو فرمائی کہ سورہ فاتحہ
اور سورہ اخلاص و امن الرسول آخر سورہ تک و استغفار اور آیتہ شہد اللہ
انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم
کو پڑہی اور مرشد مرید کو کہی کہ تمنی بیعت کی اس ضعیف سی اور اس ضعیف کی مرشد سی اور
اس ضعیف کی خواجگان سی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت اللہ
تعالی سی عہد کیا تمنی کہ اپنی اعضا کو مطابق حکم شرع کی رکہو گی اور اپنی دل اللہ تعالی کی محبت
کو دیوگی اوس وقت مین مرشد مطابق ید اللہ فوق ایدیہم اپنی دہنی ہاتہہ کو
مرید کی دہنی ہاتہہ پر رکہی اور اور لوگ کہ و مرید کی آگی پیچہی بیٹہی ہون مرید کے
دامن کو پکڑ بین اور اگر مجلس مین ہجوم زیادہ ہو تو ایک آدمی اون مین سی مرید کا

دامن پکڑے اور اوس کی دامن کو ہلاوے اور مرید کہے کہ میں نے بیعت کی اور عہد کیا کہ اپنی افعال اور اقوال کو مطابق شریعت کی کرونگا اور اپنا دل اللہ تعالی کی محبت کو دیا اس کی بعد مرشد مرید کو خرقہ پہناوے اور کہے ھذا لباس التقوی وذالک خیر والعاقبۃ للمتقین اور مرشد تخلیہ میں لائق حال مرید کی ذکر تلقین کرے کہ غیر اوس کا اوس پر مطلع نہو اور طریق مبایعت کا قول الجمیل میں یون لکھا ہے فاعلم ان اللفظ الماثور عن السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ یعنی جان تو کہ تحقیق لفظ منقول سلف سے بیعت کی وقت یہہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے وھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم یعنی خطبہ مسنونہ یہہ ہے اور وہ الحمد للہ نحمدہ الخ ہے یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالی کو ہم اوس کی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور اوس سے مغفرت چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ تعالی کی اپنی نفسون کی بدیون سے اور اپنی اعمال کی برائیون سے جس کو اللہ تعالی نے ہدایت کی اوس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جس کو اوس نے بہکایا اوس کو کوئی راہ بتانیوالا نہین اور گواہی دیتا ہون اس کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ تعالی کی اور اس کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہین اللہ تعالی کی اور پھر اوس کی رسول ہین رحمت بھیجے اللہ تعالی اون پر اور اون کی آل پر اور اون کی اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی کرے ثم یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل امنت باللہ وبما جاء من عند اللہ

علی مراد الله وامنت برسول الله و بما جاء من عند رسول الله علی
مراد رسول الله صلی الله علیه وسلم وتبرءت من جمیع الادیان وجمیع
العصیان واسلمت الان واقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان
محمدا عبده ورسوله یعنی پہر بعد خطبہ مذکورہ کی مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین
کری سو یون کہو کہ کہہ لایا مین ایمان اللہ تعالی پر اور جو اللہ تعالی کی نزدیک سی
آیا اللہ تعالی کی مراد پر اور ایمان لایا مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو
حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی نزدیک سی آیا حضرت سید المرسلین صلوۃ اللہ
علیہ وسلامہ کی مراد پر اور بیزار ہوا مین سب دینون سی سوائی اسلام کی اور بیزار ہوا
سب گناہون سی اور مین اب سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی
دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوای اللہ تعالی کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد
علیہ الصلوۃ اوس کی بندی ہین اور اوس کی رسول ہین ثم یقول قل بایعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان
محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم رمضان وحج البیت
ان استطعت الیہ سبیلا یعنی پہر مرشد کہی مرید سی کہ کہہ بیعت کی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی خلفاء کی وسیلی پانچ امر پر اس کی گواہی پر کہ کوئی
معبود برحق نہین سوا اللہ تعالی کی اور منفرد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ
تعالی کا اور نماز کی قائم رکہنی پر اور زکوۃ کی دینی پر اور ماہ رمضان کی صوم پر اور
بیت اللہ کی حج پر اگر مجہکو استطاعت ہوگی اوس کی راہ کی ثم یقول قل بایعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی ان لا شرک باللہ

شیئا ولا اسرق ولا ازنی ولا اقتل ولا اتی ببهتان افتریه بین یدی
ورجلی ولا اعصیه فی معروف یعنی پھر مرشد مرید سی کہی کہ بیعت کی میں نی
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بواسطہ خلفا، اوس کی اس پر کہ نہ شریک کرونگا
اللہ تعالی کی ساتھہ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا اور
بہتان کو نہ لاؤنگا اپنی دونو ہاتھہ اور دونو پاؤن کی درمیان سی اوس کو افترا کرکی
اور نا فرمانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نکرونگا امر مشروع میں ثم یتلو
الشیخ ہاتین الآیتین یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ
وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ
ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما
عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی پھر مرشد ان دونو آیتون کو
پڑھی یا ایہا الذین سی آخر تک اور معنی ان دونو آیتون کی آگی لکھی گئی ہین
اوس کی اعادہ کی کچھہ ضرورت نہین ثم یدعوا لنفسہ وللتلمیذ وللحاضرین
فیقول بارک اللہ لنا ولکم ونفعنا وایاکم یعنی پھر مرشد دعا کری اپنی ذات کی لئے
اور مرید کی لئی اور حاضرین کی لئی سو یون کہے کہ اللہ برکت کری ہماری اور تمہاری
لئی اور نفع پہونچاوی ہمکو اور تمکو ولا باس ان یلقنہ فیقول قل اخترت الطریقۃ
النقشبندیہ او القادریۃ او الچشتیۃ المنسوبۃ الی الشیخ الاعظم والقطب
الافخم خواجہ نقشبند او الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی او الشیخ
معین الدین السجزی اللہم ارزقنا فتوحہما واحشرنا فی زمرۃ اولیائہما
برحمتک یا ارحم الراحمین ط یعنی اس مین کچھہ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین

کری سو کہو کہ تو کہہ کہ یعنی اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ کو جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب الافخم حضرت خواجہ نقشبند کی یا طریقہ قادریہ کو جو منسوب ہی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ کو جو منسوب ہی حضرت خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقہ کی دوستون مین محشور کر اپنی رحمت سی یا ارحم الراحمین کہتا ہی فقیر مودودی مؤلف اس رسالہ کا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی اس عبارت مین بطریق لف نشر مرتب کی طریقہ نقشبندیہ کو حضرت خواجہ شیخ بہاء الدین نقشبند کی طرف اور طریقہ قادریہ کو غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف اور طریقہ علیہ چشتیہ کو خواجہ اعظم اعظم اللہ تعالی ما اکرم ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری کی طرف منسوب کیا ہی اور واضح ہو کہ طریقہ چشتیہ منسوب ہی طرف نام قصبہ چشت کی کہ وہ مولد اور وطن مالوف فقیر مودودی مؤلف اس رسالہ کا اور وہ مسکن اور مقام شیوخ الاقطاب شموس الافراد شیوخ الاسلام والمسلمین ائمۃ الہدی ہداۃ الوری حضرات خواجگان پنجتن چشت مبارک کا ہی یعنی حضرت سید خواجہ احمد ابدال حسنی چشتی ابن سلطان فرسنافہ حسنی چشتی کا کہ معروف خواجہ ابی احمد ابدال چشتی سی ہین اور حضرت سید خواجہ محمد حسنی چشتی کہ معروف خواجہ ابی محمد چشتی سی اور وہ فرزند اور جانشین حضرت سید خواجہ ابی احمد ابدال حسنی چشتی کے ہین اور حضرت سید خواجہ ناصر الدین ابی اسحاق یوسف حسینی چشتی کہ وہ معروف خواجہ ابی یوسف چشتی سی اور وہ فرزند حضرت سید محمد بن سید سمعان چشتی شاملانی کی اور خواہرزادہ اور جانشین حضرت خواجہ ابی محمد حسنی چشتی کی ہین

اور حضرت قطب الدین سید حافظ خواجہ مودود حسینی چشتی کہ وہ فرزند اور جانشین
حضرت سید خواجہ ناصر الدین ابی یوسف حسینی چشتی بن سید محمد بن سید سمعان حسینی شاطلانی
ہیں اور حضرت سید خواجہ احمد حسینی چشتی کہ وہ فرزند حضرت سید خواجہ قطب الدین مودود حسینی
چشتی کی اور جد بزرگ فقیر مؤلف رسالہ کی ہیں اور حضرت سید خواجہ قطب الدین مودود حسینی
چشتی مرشد حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی کی اور وہ مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی
کے اور وہ مرشد سند الراسخین ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری کے ہیں رضی
اللہ تعالی عنہم اجمعین اور مبرہن ہو کہ دستور متعارف اور رسم قدیمی ہی کہ ہر طریقہ
ساتھ نام شیخ اوس طریقہ کی یا ساتھ لقب شیخ اوس طریقہ کی یا ساتھ نام وطن یا نام مقام و مسکن
شیخ اوس طریقہ کی منسوب اور مشہور اور معروف ہوتا ہی چونکہ شیخ طریقہ چشتیہ کے شمس العارفین
سلطان الاقطاب ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری ثم اجمیری قدس سرہ العزیز ہیں
اگر وہ اس طریقہ کو اپنی لقب گرامی سی منسوب اور معروف کر کے معین الدینیہ کہلاتے تو
اون کو سزاوار تھا اور اگر وہ اس طریقہ کو اپنی وطن مالوف کی نام سی منسوب کر کے اوس کو سنجریہ
کہلاتے تو اون کو شایان تھا اور اگر وہ اس طریقہ کو اپنی مقام اور مسکن کی نام سی منسوب
کر کی اوس کو اجمیریہ معروف کرتے تو وہ مختار تھی مگر بسبب ارادت اور ادب اور محبت
اپنی پیران عظام یعنی حضرات خواجگان پنجتن چشت مبارک کی اس طریقہ کو اپنی پیرون کی مقام
کی نام سی کہ وہ چشت تھا منسوب کر کے اس طریقہ کو چشتیہ سی معروف کیا تو طریقہ چشتیہ پیران
چشت یعنی حضرات خواجگان پنجتن چشت سی منسوب ہوا ایسی منسوب کرنا مولانا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی کا طریقہ چشتیہ کو خواجہ اعظم ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری کی طرف
از روی عرف عام کی ہی نہ از روی دلیل کی کہ مکتسبان مولانا مولوی احسن الزمان محمد صاحب حیدرآبادی

نے قول المستحسن مین طریقہ چشتیہ کو طریقہ احمدیہ چشتیہ لکھا ہی اس لئی کہ اول اور آغاز سلسلہ علیہ چشتیہ کا حضرت سید خواجہ ابی احمد حسینی چشتی ہی رضی اللہ تعالی عنہ واما بیعۃ النساء فبان یاخذ الشیخ طرف ثوب والتی تبایع طرفہ الاخرہ واللہ اعلم یعنی عورتون کی بیعت کر نیکا یہہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑی کا ایک کنارہ پکڑی اور بیعت کرنیوالی عورت دوسرا کنارہ اوس کا پکڑی واللہ اعلم

مرشد کے آداب کی بیان مین

غوث الاعظم قطب الافخم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی کتاب غنیۃ الطالبین مین بسط سی لکھا ہی کہ خلاصہ اوس کا یہہ ہی واما ادابہ مع الشیخ فالواجب علیہ ترک مخالفۃ شیخہ فی الظاہر وترک الاعتراض علیہ فی الباطن الخ یعنی اما آداب پیر مرشد کی پس مرید پر واجب کہ وہ اپنی پیر کی ظاہراً مخالفت نکری اور باطناً بھی اپنی پیر پر اعتراض نکری پس جو آدمی اپنی پیر کا تارک ادب ہوگا وہ صاحب عصیان ظاہر کا ہی اور جو کوئی مرتکب گزرنیکا اور دشمن اپنی نفس کا ہوگا تو وہ باطناً اپنی پیر پر اعتراض کرنیوالا ہوگا اور مرید کو چاہئی کہ ظاہر مین اور باطن مین اپنی پیر کی مخالفت سی اپنی نفس کو روکی اور زجر کری اور یہہ آیتہ قرآن مجید کی کثرت سی پڑھی ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم یعنی ای پروردگار بخش ہماری لئی اور ہماری بہائیون کی لئی کہ اونہون نی ہمسی سبقت کی ہی ساتہہ ایمان کی اور ہماری دلون مین اون سی کہ وہ ایمان لائی ہین کدورت میل مت ڈال ای پروردگار ہماری تحقیق تو مہربانی کرنیوالا رحم کرنیوالا ہی اور اگر درصورتیکہ اوس کا پیر مرتکب ہو کسی ایسی امر کا کہ وہ شرعاً مکروہ ہو تو مرید کو چاہئی کہ وہ مثال سی یا اشارہ اپنی پیر کو اوس سی آگاہ کری اور ہرگز وہ اوس کو صریح نہ کہی

تاکہ طبع اوس کی پیر کی اوس مرید سی متنفر نہو جای اور اگر درصورتی کہ مرید کوئی عیب اپنی
پیر مین دیکھے تو چاہیے کہ وہ اوس کو ڈہاپی اور وہ اپنی نفس پہ تہمت رکھی اور اوس عیب کے
تاویل شرعی کری اور اگر میسر نہو کہ وہ اپنی پیر کی لئی کوئی عذر شرعی نہ پاوی تو وہ اپنی پیر کے لئی اللہ تعالی استغفار کری
خیر مانگی تاکہ اللہ تعالی اوس کو توفیق اتباع شرع کی بخشی اور اوس کو علم اور عصمت اور حمیت
اسلامی عطا کری اور وہ اپنی شیخ مین اعتقاد عصمت کا نرکہی کہ اوس سی کوئی گناہ سرزد ہت گا
اور کسی آدمی کو اپنی پیر کی عیب سی آگاہ نکری اور جب وہ پہر کبہی اپنی شیخ کی خدمت
حاضر ہووی تو وہ یہہ اعتقاد کری کہ تحیتی وہ عیب ہماری پیر سی زائل ہوگیا ہی اور تحقیق
شیخ اوس سی نقل کرکے اعلی رتبہ کو پہونچا ہی اور اب وہ اوس عیب پہ نہین رہا اور وہ عیب
اوس سی از روی غفلت کے کہ مقتضائی بشریت ہی ہوا تہا اور وہ فصل تہا درمیان دو
حال کی اس لئی کہ ہر حال کی لئی جدائی اور رخصتون اور اباحات شرعیہ اور ترک عزایم کی
طرف رجوع کرنا ہی کہ وہ درمیان دو مکانون کی مانند دہلیز کی ہی اور درمیان دو منزل کی مانند
ایک منزل کی ہی انتظار حالت اولی کی قیام کرنا حالت ثانیہ لی جو ہٹ پیر یکہ وہ انتقال کرنا
ہی ایک ولایت سی دوسری ولایت کیطرف اور وہ دور کرنا ایک خلعت کا اور پہننا دوسری
خلعت کا ہی کہ وہ اوس سی افضل اور اعلی اور اولی ہی اس لئی کہ وقت اولیاء اللہ مدارج کی
ترقی مین ہوتے ہین تو مرید یہہ جانے کہ ہماری شیخ نی اوس حال سی اعلی حال پر ترقی کی ہوگی
اور وہ اب مزید قرب الہی تعالی شانہ مین ہوگا اور اگر درصورتی کہ اوس کا پیر اوس پہ
غضب کری یا اوس سی ترش رو ہو یا وہ کسی نوع سی اوس سی اعراض کری تو مرید کو چاہیے
کہ وہ اپنی پیر سی انقطاع نکری بلکہ وہ مرید اپنی باطن مین اپنی بی ادبی سی اور تقصیر امتثال شرعیہ
سی یا ارتکاب مناہی شرعیہ سی تفتیش کری پس ہا بخبر کہ مرید اوس سی استغفار اور توبہ کری

بعزم عدم معاودت گناہ پر زمانہ استقبال مین اور مرید اپنی پیر کی آگی اعتذار اور تذلل
اور تملق اور تحبب بعزم ترک مخالفت آیندہ کی کری اور وہ افعال مشروعہ اور ماموره مین اپنی
پیر سی موافقت اور موفقت پہ مواظبت کری اور مرید اپنی پیر کو وسیلہ اور واسطہ اور سبب
وصول الی اللہ کا گردانی مانند اوس آدمی کہ وہ بادشاہ کی دربار مین جانا چاہتا ہی بلکہ چاہیے
اوس کو کہ وہ کسی حاجب دربار شاہی سی یا کسی حاشیہ نشین دربار بادشاہی سی دوستی رکہی
تاکہ وہ اوس کو آداب شاہی سی اور بادشاہ کی مقابل کہڑی ہونے اور کلام کرنے کی آداب سے
آگاہ کری اور اوس کو معلوم اور متنبہ کری کہ وہ تحائف اور اشیاء عجیبہ کہ بادشاہ کے
خزانہ مین نہون وہ بادشاہ کی حضور مین پیش کرنا چاہیے اور جو آدمی کہ وہ بہت آنا
چاہی پس اوس آدمی کو چاہیے کہ وہ اوس گہر کی دروازہ سی آدی بعد اور جگہہ سی کہ اوس
گہر کا دروازہ نہو وہ کود کر نہ آوی مگر وہ ملامت کیا جاوی اور اہانت کیا جاوی اور اوسکا
غرض اور مقصود بادشاہ سی حاصل نہووی اور جو آدمی کہ نیا آتا ہی تو اوس کو دہشت
عائد ہوتی ہی پس لاچار ہی اوس کو یاد دلانی والی ہی اور آگاہ کرنیوالی ہی اور اوس
آدمی سی کہ وہ اوس کا ہاتہہ پکڑ کر اوس کو دربار شاہی مین اوس کی لائق کی جگہہ پر بٹہلائی یا
اشارہ کری اوس کی طرف اوس جگہہ کی بیٹہنی کا تاکہ وہ اہانت نپاوی اور وہ بادشاہ کی
طرف بی ادبی سی اور حماقت سی اشارہ نکری اور آدمی کو چاہی کہ وہ یقین کری کہ اللہ
تعالی کی عادت یون جاری ہی کہ ذہین ہمیشہ مرشد اور مرید اور صاحب اور مصحوب اور
تابع اور متبوع ہو حضرت آدم علیہ السلام کی زمانہ سی قیامت تک جیسا کہ حضرت آدم
علیہ السلام کہ جب اللہ تعالی نی اون کو پیدا کیا اون کو سب اسماء تعلیم کئی بعد اون سی امر
پیدایش مخلوقات کا آغاز کیا اور گردانا اون کو مانند تلمید کے ساتہہ استاد کی اور

مانند مرید کی ساتهه شیخ کی اور فرمایا ای آدم یهه گهوڑا هی اور یهه خچر هی اور یهه گدهی هی حتی که سکهایا اون کو که یهه بڑا پیاله هی اور یهه چهوٹا پیاله هی اور جب الله تعالی اون کی تعلیم اور تهذیب سی فارغ هوا گردانا اون کو استاذ اور شیخ اور حکیم اور پهنایا اون کو انواع حلل و حلیه سی اور اچهی زیبائی گویائی اون کی اور بٹهایا اون کو کرسی پر بهشت مین اور کهڑا کیا ملائکه کو گرد اگرد اونکی صف بصف پس فرمایا الله تعالی یا ادم انبئهم باسمائهم یعنی ای آدم خبر دے تجهی اون کو اون کی نامون سی بعد اوس کی که ظاهر عجز ملائکه اور عدم علم اون کا سانهنا اوس کی اور کهنا ملائکه کا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی پاکی هی تجهے نهین علم همکو مگر وه که تعلیم کیا هی آپ نی همکو پس هوی سب ملائکه تلمیذ اور مرید اون کی اور هوی حضرت آدم استاذ اور شیخ اون کی اور جب جاری هوا جو کچهه که جاری هوا حضرت آدم علیه السلام پر درخت منهی عنه کی کهانی سی اور بهشت سی نکلنی سی پس لاحق هوئی اون کو بهوک اور پیاس اور سوزش اور تبض که اوس کو حضرت آدم نی آگی نه دیکها تها پس محتاج هوی حضرت آدم علیه السلام معلم اور مرشد اور استاذ اور دلیل اور محمود کے پس بهیجا حضرت الله تعالی نی جبرئیل علیه السلام کو تا که انست پیدا کیا اون سی اور سکهایا اون کو وه امر که مشکل تها اوپر امور منزل سی پس پڑها حضرت جبرائیل علیه السلام نی حضرت آدم علیه السلام کو گیهون اور بتایا اون کو بونا اوس کا اور کاٹنا اور صاف کرنا اوس کا پس سکهایا اون کو پیسنا اور روٹی پکانا اور کهانا اوس کا اور سیکهائی اور ضروری حوائج اون کو پس هوئی حضرت جبرئیل علیه السلام استاذ اور شیخ اون کی بعد اوس کی که حضرت آدم علیه السلام شیخ اور معلم اون کی اور جمیع ملائکے تهی اور یهه سب جملے تعمیر حال کی اور نقل کرنی حضرت آدم علیه السلام کی بهشت سی دنیا مین هوا

پس ایسا ہی ھلم جرا حضرت شیث علیہ السلام نی اپنی باپ حضرت آدم علیہ السلام سی
تعلیم پائی اور اولاد حضرت شیث علیہ السلام نی حضرت شیث علیہ السلام سی تعلیم پائی
اور ایسا ہی حضرت نوح علیہ السلام نی تعلیم کیا اپنی اولاد کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
تعلیم کیا اپنی اولاد کو جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ووصی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب
یعنی وصیت کیا ابراہیم نی اپنی اولاد کو اور یعقوب نی اور ایسا ہی حضرت موسی اور حضرت
ہارون علیہما السلام نی تعلیم کیا اپنی اولا کو اور حضرت عیسی نی تعلیم کیا حواریون کو
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نی تعلیم کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو وضو اور نماز
اور وصیت کیا حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو مسواک کرنے کی لئے جیسا کہ حدیث
ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصانی جبرئیل بالسواک حتی کاد
ان یدردنی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا کہ وصیت کی جبرئیل نے مجھے
مسواک کرنیکی لئی تا اتکہ نزدیک تہا کہ بغیر دانتون کی کری مجھے یعنی جبرئیل نے مجھی اسقدر
مسواک کرنے کی لئی وصیت کی کہ نزدیک ہی کہ دانت میری گر جاوین اور مین بغیر دانتون
کی ہون اور حدیث ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی بی جبرئیل
علیہ السلام عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس الحدیث
یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نماز پڑھائی مجھی جبرائیل علیہ السلام نی
نزدیک بیت اللہ کی دو بار پس پڑھائی نماز ظہر کی اوس وقت کہ زوال ہوا آفتاب
آخر حدیث تک پس تعلیم پائی حضرات صحابہ نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہر تابعین نی اون سی پہر تبع تابعین نی اوسی قرن بعد قرن کی اور عصر بعد عصر کی
پس نہین کوئی نبی مگر کہ اوس کی لئی مصاحب ہوتا ہی کہ وہ ہدایت پاتی اوس نبی سی

اور وہ ہوتا ہی اوس کی قدم پر اور وہ متبع ہوتا ہی اوس کی مذہب کا اور وہ ہدایت
کرتا ہی ہدایت اوس کی پس وہ خلیفہ ہوتا ہی اوس کی جگہہ بین اور قائم مقام ہوتا ہے
اوس کا جیسا کہ حضرت موسیٰ ابن عمران سی اون کی خواہر زادہ یوشع بن نون علیہما السلام
اور حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سی اور حضرات خلفاء راشدین اور اور حضرات صحابہ علیہم
الرضوان حضرت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سی اور ہمیشہ اولیاء اور صدیق اور ابدال
ایسا ہی ہوئی یعنی استاذ اور تلمیذ مانند حضرت حسن بصری اور اون کی تلمیذ عتبہ بن غلام
کی اور مانند حضرت سری سقطی اور اونکی خواہر زادی حضرت ابی القاسم جنید کی اور غیر اونکی
کہ بیان اوس کا دراز ہی پس طریق وصول الی اللہ اور رہنما اوس طریق کی مشایخ ہین اور
وہ مانند دروازہ کی ہین کہ آدمی اوس دروازہ سی اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہی پس چارہ
نہین ہر مرید کی لئی شیخ سی اور مرشد سی مگر بسبیل ندرت اور شذوذ کی پس جائز ہی کہ برگزیدہ
کری اللہ تعالیٰ ایک بندہ کو بغیر واسطہ شیخ کی پس متولی ہووی اللہ تعالیٰ اوس کی تربیت کا
اور صفات نفسانی سی اور شیطان سی اوس کی حراست کا مانند حضرت ابراہیم علیہ السلام اور
حضرت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور مانند حضرت اویس قرنی کی اولیا سی اور غیرہم
اور یہہ جو مینی بیان کیا ہی یہہ اغلب ہی اور اکثر اور اسلم اور احسن ہی پس لائق نہین مرید کیلئی
کہ وہ اپنی شیخ سی قطع کری تا آنکہ وہ اوس سی ساتہہ وصول الی اللہ کی مستغنی ہووی پس متولی
ہووی اللہ تعالیٰ اوس کی تربیت کا اور تہذیب کا اور واقف کری اوس کو اللہ تعالیٰ اسرار
کی معانی سی کہ وہ اوس کی شیخ پر مخفی ہین اور فرمای اوس کو اون اعمال سی جو چاہی اور
امر کری اوس کو اور نہی کری اوس کو اور بسط کری اوس کو اور قبض کری اوس کو اور
غنی کری اوس کو اور محتاج کری اوس کو اور تلقین کری اوس کا اور مطلع کری اوسکو اقسام

اور آینده پر پس مستغنی هووی وه مرید ساتهه اپنی رب کی اوس کی غیر سی بلکه مشغول هوگا وه غیر سی اور نه گنجایش هوگی اوس کو مگر مراعات ادب اپنی رب کی اور محافظت اوس کی خدمت کی اور اوس کی حرمت کی اور اوس کی توقیر کی پس قطع کریگا وه مرید اوسوقت اپنی پیر سی پس حمت اور صلوة خدای تعالی کی هو شیخ پر اور اوس مرید صادق پر که جب وه پهنچی طرف اوس حالت کی که مستغنی هووی اوس مین ساتهه اپنی رب تبارک اور تعالی کی مرشد سی اور اداب مرید سی هی یهه که نه بانت کری وه اپنی پیر کی روبرو مگر وقت ضرورت کی اور نه ظاهر کری کسی شی کو وه اپنی شیخ کی آگی جو اپنی نفس کی مناقب سی اور اوس کو لایق نهین که بچهای اپنی سجاده کو روبرو اپنی شیخ کی مگر نماز ادا کیوقت مین پس جب فارغ هووی مرید نماز سی تو لپیٹی وه اپنی سجاده کو جلدی سی اور آماده هووی اپنی پیر کی خدمت کی لیی اور اور شیوخ کی خدمت کی لیے اور اجتناب کری وه اپنی سجاده کی بچهانی سی اور اپنی سجاده کی فوق کرنی سی اور اپنی سجاده کی نزدیک کرنیسی اونکی سجاده یا اور اونکی سجاده سی که وه اوس مرید سی رتبه مین زیاده هون مگر اونکی امر سی پس تحقیق یهه بی ادبی هی نزدیک اونکی اور جب کوئی مسئله اوس کی پیر کی آگی شروع هو تو مرید کو چاهیی که وه خاموشی اختیار کری اگرچه مرید کی پاس دانش اور جواب کامل اوس کا هو مگر جو کچهه که الله تعالی اوس کی شیخ کی زبان پر جاری کری تو مرید اوس کو غنیمت جانے اور اوس کو قبول کری اور ساتهه اوس کی عمل کری اور اگر مرید دیکهی که هماری شیخ کی جواب مین نقصان اور قصور هی پس وه اپنی پیر کی جواب کو رد نکری بلکه وه اوس پر الله تعالی کا شکر کری که الله تعالی نی اوس کو علم اور فضل اور نور سی خاص کیا هی اور اوس سب کو مرید اپنی شیخ کی

مخفی کری اور زیادہ بات نکری اور مرید یہہ نکہی کہ شیخ نی مسئلہ مین خطا کی اور مرید اپنی
پیر کی کلام کا نقض نکری مگر یہہ کہ غالب ہوجای اوس پر نقض کلام کا پس اگر مرید سی
کوئی کلمہ نقض کلام اپنی پیر کا بی اختیار ظاہر ہووی پس چاہئی کہ اوس کا تدارک کرے
سکوت سی اور توبہ سی ساتہہ عزم ترک معاودت کی پس رو برو پیر کی خبر کلی مرید کے
اوس کی سکوت مین ہی اور مرید کو لائق ہی کہ رو برو شیخ کی سماع مین حرکت نکری مگر
اوس کی اشارہ سی اور زدہ اپنی نفس سی حال ندکہائی مگر یہہ کہ وہ وارد ہوا اوس پر
از روی غلبہ کی کہ اوس کو تمیز اور اختیار سی اوٹہا لیوی پس جب اوس کا جوش ساکت
ہو تو وہ اپنی حال سکوت اور وقار کیطرف عود کری اور وہ اوس کا کتمان کری کہ اللہ تعالی
نی اپنی سر سی اوس کو دیا ہو اور انکار نکیا جاوی حال کا اوس آدمی مین کہ وہ از روی
صدق کی کرتا ہی پس معنی اون اقوال کی کہ وہ سنتا ہی اوس کی صدق کی نائرہ کو
کہڑا کرتے ہین پس وہ مشغول ہوتا ہی اپنی نائرہ سی اور وہ غائب ہوتا ہی اوس مین پس
متحرک ہوتی ہین اعضا اور جوارح اوس کی قوم مین اور وہ لذات طبعی اور ہوای
نفسانی قوم سی گوشہ مین ہی اور وہ مرید کہ اِس مین صادق ہی تو نائرہ عشق اوس کا
بیٹہنی والا نہین اور شعلہ اوس کا بجہنی والا نہین اور محبوب اوس کا غائب نہین اور
نمیرا اوس کا وحشی نہین پس وہ ہمیشہ زیادت قرب مین اور لذت مین اور نعیم مین
ہی پس نہ متغیر کریگا اوس کو غیر کلام معشوق اوس کی کی کہ وہ اللہ تعالی ہی اور لائق
ہی مرید کی لئی کہ وہ سماع کی حال مین کسی آدمی کا معارض نہووی اور وہ کسی آدمی کا
اوس کی وقت مین مزاحم نہووی اور لائق ہی اوس مرید کی لئی کہ اوس کو ایمان اور
تصدیق اور اعتقاد ہو یہہ کہ جب وہ کسی شیخ کا مرید ہووی تو وہ مرید یہہ سمجہی کہ کوئی

شیخ اوس سی افضل اور اولی اس دیار میں نہین تاکہ وہ مرید اپنی مقاصد مین اوس شیخ سی منتفع ہووی اور مرید کو چاہیے کہ وہ اپنی شیخ کی مخالفت سی عذر کری اس لئی کہ مخالفت شیوخ رحمہم اللہ تعالی کی سم قاتل ہی اوس مین زہر عام ہی پس مخالفت کری صریحًا اور نہ تاویلاً اور وہ نہ مخفی کری اپنی شیخ سی کوئی احوال اور اسرار اپنا اور کسی آدمی کو اوس پر کہ شیخ اوس کا ہو اوسکو امر کری مطلع نکری اور مرید کو لائق نہین کہ وہ اباحات اور رخصتین شرعیہ کی طرف میل کری یا وہ رجوع کری طرف اوس کی کہ اوس کو اللہ تعالی کی لئی ترک کیا ہی پس تحقیق وہ کبائر سی اور فسخ ارادت سی ہی نزدیک اہل طریقت کی اور حدیث ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالکلب یقیٔ ثم یعود فیہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ عود کرنیوالا اپنی بخشش مین یعنی دی ہوئی چیز کو لوٹا لینی والا مانند کتی کی ہی کہ وہ قی کرتا ہی پس لوٹ کر کہاتا ہی اوس کو اور مرید کو التزام اور انقیاد اپنی پیر کی امر کا لازم ہی اگر اوس مین کہ اوس کی پیر نے اوس کو اشارہ کیا ہو تقصیر واقع ہو پس مرید کو واجب ہی کہ وہ اپنی پیر کو اوس سی آگاہ کری تاکہ اوس اپنی پیر اپنی رائی کو ظاہر کری اور دعا کری مرید کی لئی توفیق اور آسانی اور فلاح کے۔

در بیان اس کی کہ مرشد کا ادب والدین اور اوستاذ ان اور ارباب حقوق کی ادب سی زیادہ ہی امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نی رسالہ مبدء و معاد مین لکھا ہی کہ شرافت علم باندازہ شرف معلوم است معلوم ہر چند شریف تر علم آن عالی تر پس علم باطن کہ صوفیہ بان ممتاز اند اشرف باشد از علم ظاہر کہ نصیب علمای ظواہر ست بر قیاس شرافت علم ظاہر بر علم حجامت و حیاکت پس عایت پیر کہ علم باطن را ازو اخذ می کنند باضعاف زیادہ باشد از رعایت آداب استاذ کہ علم ظاہر را اخذ

استفاده نمایند و همچنین رعایت آداب استاذ علم ظاهر باضعاف زیاده است
از رعایت آداب استاد حجام و حائک و همچنین تفاوت در اصناف علوم ظاهر جاری است
استاذ علم کلام و فقه اولی و اقدم است از استاذ علم نحو و صرف و استاد علم نحو و صرف اولی
است از علوم فلسفی باید دانست که حقوق پیر فوق حقوق سائر ارباب حقوق است بلکه نسبت
ندارد حقوق پیر بحقوق دیگران بعد از انعامات حضرت حق سبحانه و احسانات حضرت رسول الله
صلی الله علیه و سلم بلکه پیر حقیقی همه حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم است ولادت صوری
هر چند از والدین است اما ولادت معنوی مخصوص به پیر است ولادت صوری را حیات چند
روزه است و ولادت معنوی را حیات ابدی است نجاسات معنویه مرید را پیر است که
قلب و روح خود کناسی می نماید و تطهیر اشکنبه او می فرماید در توجهات که نسبت به بعضی
مسترشدان واقع می شود محسوس میگردد که در تطهیر نجاسات باطنیه ایشان تلوثی بصاحب
توجه نیز میرسد و تا زمانی مکدر میدارد پیر است که بتوسل او بخدا میرسند عز و جل که فوق جمیع
سعادات دنیویه و اخرویه است پیر است که بوسیله او نفس اماره که بالذات خبیث است
مزکی و مطهر میگردد و از اماره گی باطمینان میرسد و از کفر جلی باسلام حقیقی می آید مصرع
گر بگویم شرح این بیحد شود + پس سعادت خود را در قبول پیر باید دانست و شقاوت خود را
در رد او نعوذ بالله سبحانه من ذالک رضای حق سبحانه را در پس پرده رضای پیر
مانده اند تا مرید در مرضی پیر خود را گم نسازد بمرضیات حق سبحانه نرسد آفت مرید در آزار
پیر است هر زلتی که بعد ازان باشد تدارک آن ممکن است اما آزار پیر را هیچ چیز تدارک
نمی تواند نمود آزار پیر بیخ شقاوت است مرید را عیاذاً بالله سبحانه من ذالک
خللی در معتقدات اسلامیه و فتوری در اتیان احکام شرعیه از نتائج و ثمرات آن آزار است

از احوال و مواجید که بباطن تعلق دارد هیچ پدید و اثری از احوال اگر با وجود آزار پیر ماند استدراج باید شمرد که آخر بخرابی خواهد کشید و غیر از ضرر نتیجه نخواهد بخشید

اور کتاب جامع الاصول مین تاجیہ سی منقول ہی اعلم ان مکافاة بعض حقوق الشیخ لا یتیسر الا برعایة حسن الادب فالتعظیم فی الطریقة من معظمات حقوقهم والاهمال عین التقصیر والخسران لان له نسبة الابوة المعنویة بل قالوا هذہ النسبة عند اهل المحبة والعارفین اشرف واعظم من نسبة الابوة الظاهرة

یعنی تحقیق عوض بعض حقوق مرشد کا نہین حاصل ہوتا مگر رعایت حسن ادب سی یعنی رعایت حسن ادب مرشد کا مرشد کی بعض حقوق کا عوض ہو سکتا ہی اور بغیر رعایت حسن ادب شیخ کی شیخ کی بعض حقوق کا عوض ہو نہین سکتا پس تعظیم طریقت مین بڑی حقوق سی ہی اور بی ادبی عین تقصیر اور خسران ہی اس لئی کہ مرشد کی لئی حکم ابوت معنوی کا ہی بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ یہہ نسبت ابوت معنوی کی نزدیک اہل محبت اور عارفین کی اشرف اور اعظم ہی نسبت ابوت ظاہری سی

اور مطالب رشیدی مین ہی مخفی مباد کہ اداب استاذ عالم و پدر و بزرگ یکسان ست مگر آداب و مقام پیر و مرشد از ہمہ بالاترست و پیر آنرا گویند کہ بوی بیعت کنند و از وی بہرہ ور شود و بدولت وی بحق واصل شود و این صفت نباشد مگر در پیران کہ آنرا مشائخ می نامند بخلاف دیگران کہ اینها تعلیم علم ظاہری از عربی و فارسی و غیرہا می کنند یا ہنری می آموزند پس کجا مرتبہ این اساتذہ و کجا مرتبہ آن مشائخ و مرتبہ پیر از پدر ہم زیادہ است کہ پدر پرورش بدن می کند و پیر پرورش روح و پدر از پسر خواہان خدمت دنیا می باشد و اگر اندک قصور از وی ظاہر شود پدر ناخوش می شود و عاقش می کند و پیر را اسرا پا شفقت با مرید می باشد و پروای خدمت ظاہر از وی ندارد و ظاہر او

باطناً شفیق و متوجه حال مریدی باشد میخواهد که در دنیا هم بوی رنجی نرسد
و در عاقبت هم و از تفصیلات وی در می گذرد و تا مقدور رد و دش نمی کند
پس آداب و حق وی را که بر ذمه مرید باشد قیاس باید کرد و لحاظ آن باید داشت
که پیر بجای پیغمبر باشد زیاده ازاین چه گویم مصرع در خانه اگر کس ست یک حرف
بس ست

اپنی شیخ اور مرشد کو اور شیوخ سی افضل جاننی کی بیان مین -

جاننا چاہیے کہ مرشد سی حصول فوائد بیعت کا بواسطہ محبت صادق اور اخلاق
راسخ اور اتباع کامل مرشد کی ہوتا ہی اور بدون محبت دلی اور اخلاص قلبی
اور اتباع کامل مرشد کی بیعت توبہ سی بغیر توبہ کرنیکی کچھ حاصل نہین ہوتا اور
مرید کو محبت دلی اور اخلاص قلبی اپنی پیر سی تب پیدا ہوگا کہ وہ اپنی مرشد کو
اور شیوخ سی افضل اور اکمل جانیگا اور جبتک مرید اپنی مرشد کو اور شیوخ وقت
سی افضل اور اکمل نجانیگا تو وہ فیوض بیعت سی محروم رہیگا غوث الاعظم قطب الافخم
محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین
مین فرمایا ہی وینبغی لہ اذا اراد ان یتادب بشیخ ان یکون لہ ایمان وتصدیق
واعتقاد ان لا احد فی تلك البلاد اولی منہ حتی ینتفع بہ فیما ھو لہ
وان یقبلہ اللہ عزوجل یعنی لائق ہی مرید کی لئی جب ارادہ کری کہ مرید ہووی
اور کسی شیخ سی ادب عرفانی حاصل کری یہہ کہ ہو مرید کی لئی ایمان اور راستی
اور اعتقاد یہہ کہ نہین کوئی شیخ افضل اور اولی اوس شیخ سی اس زمانہ مین تا کہ نفع
لیوی مرید اپنی مقاصد مین اوس شیخ سی کہ یہہ کہ قبول کری اوس کو اللہ تعالی یعنی
مرید جب ایسا اعتقاد کریگا کہ میری مرشد سی اور کوئی شیخ اس زمانہ مین افضل نہین

تب مرید اپنی مرام سی منتفع ہوگا اور مقبولیت جناب آلہی جل شانہ کی اوس کو حاصل ہوگی کما ما اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے رسالہ مبدء و معاد مین یہہ لکھا ہی کہ اعتقاد ساتہہ افضلیت اور اکملیت اپنی پیر کے محبت کی فوائد اور مناسبت کی نتائج سی ہی کہ وہ سبب فائدہ قلبی اور فائدہ دینی کا ہی لاکن چاہئی کہ مرید اپنی پیر کو اوس جماعت پر کہ افضلیت اون کی شرع مین مقرر ہو فضیلت نہ دیوی کہ یہہ موجب افراط محبت کا ہی اور وہ مذموم ہی شیعہ کی خرابی افراط محبت اہل بیت سی ہی اور نصاری نی کہ افراط محبت سی حضرت عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہا تو وہ خسارت ابدی مین گرفتار ہوئی اگر مرید اپنی پیر کو ماسوا اوس جماعت کی کہ افضلیت اون کی شرع سی ثابت ہی اور دون پر فضیلت دیوی تو جائز ہی بلکہ افضلیت اپنی پیر کی اور شیوخ سی طریقت مین واجب ہے اور یہہ فضیلت دینا مرشد کو مرید کا اختیاری امر نہین بلکہ اگر مرید کو استعداد استفاضہ کے ہوگی تو بے اختیار اوس کی اوس مین یہہ اعتقاد پیدا ہوگا کہ اوس کی وسیلہ سے مرید کمالات پیر کی اکتساب کریگا اور اگر وہ اپنی پیر کی افضلیت کو اختیاراً تکلف سے پیدا کرتا ہی تو وہ منفعت نہین بخشتی اور فقیر مودودی نی بعینہ عبارت رسالہ مبدء و معاد کی کہ یہہ ترجمہ اوس کا ہی آگی اس رسالہ مین لکہی ہی اور ایسا ہی بہت اولیائی کاملین نی اپنی پیر کو مطلق اور شیوخ پر افضلیت دی ہی جیسا کہ امام ابو اسحاق ابراہیم نی اپنی مرشد شیخ ابو الحسن شاذلی کی تعریف مین فرمایا ہی۔

تقلت اما مي الشاذلي ابو الحسن۔ ‌ ‌ ‌ ‌ فضل لی من فی الرجال مکمل

احمد قاضی القضاۃ شارح بخاری کی اپنی مرشد کی تعریف مین فرمایا ہی حلف الزمان

لتاتين بمثله حنثت يمينك يا زمان فلفرى اور سيد على نى اپنے مرشد کی حق مین فرمایا ہی تلمیذ هم استاذ کل زمان اور سید شریف محمد بن عبد الرحمن نى اپنى شیخ حضرت عبد الله حداد قدس سره العزیز کی حق مین فرمایا ہی

حداد عبد الله فيد وم الثوى نجو المهيمن ذى الجلال القادر
غوث الانام وغيثهم ومغيثهم كهف اليتيم مع العديم القاصر
خضعت جميع الاولياء لمقامه نهو رئيس لدى الكريم الغافر

اور مولوی جامی نی اپنی مرشد کی حق مین کہا ہی اول او آخر هر منتهی ۔ زاخر او جیب تمنا تهی اور کسی نی حضرت فرید الدین گنجشکر رضی الله تعالی عنه کی حق مین کہا ہی پیر ما سر مست مولانا فرید مثل او در خلق مولانا فرید غرض یہہ کہ ایسی اشعار اور اقوال کہ مریدان صادق الاعتقاد نی اپنی پیرون کے حق مین کہی ہین بے شمار ہین کہ یہہ رسالہ گنجایش اوس کی بیان کی نہین رکھتا مگر چند بیت اون ہی بطریق مشتی نمونه خرواری کی اس رساله مشتی نمونه خرواری مین لائی گئی اب فقیر مودودی مؤلف اس رساله کا چند اداب صحبت پیر کے اور ضروری شرایط اوس کی کہ مولوی محمد علی صاحب نقشبندی ناظم ندوة العلما مقیم کانپور نی اون آداب کو رساله ارشاد رحمانی وفضل یزدانی مین امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه کی مکتوبات اور دوسری بزرگون کے کلام سی نقل کیا ہی لکھتا ہی اول وہ آداب لکھی جاتی جو مرید کو اپنی پیر کے ساتھ برتنی چاہیین اول کہ مرید یہہ اعتقاد کری کہ میرا مطلب اسی مرشد سی حاصل ہوگا اگر دوسری طرف توجہ کریگا تو مرشد کی فیض وبرکت سی محروم رہیگا

دوسرا یہہ کہ مرید ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سی اوس کی خدمت
کری کیونکہ بغیر محبت پیر کی کچھہ نہین ہوتا اور محبت کی تراز و یہی ہے
تیسرا مرشد جو کچھہ کہی اوسی بلا تامل فوراً بجا لاوی اور بغیر اجازت اوس کی اوس کی فعل
کی اقتدار نکری کیونکہ بعض وقت وہ اپنی حال اور مقام کی مناسب ایک کام کرتا ہے
کہ مرید کو اوس کا کرنا زہر قاتل ہی چوتھا جو ورد کہ مرشد تعلیم کری مرید اوس کو پڑھی
اور تمام وظیفہ چھوڑ دی خواہ اوسی اپنی طرف سی پڑھنا شروع کیا یا کسی دوسری نی
بتایا ہو پانچوان مرشد کی موجودگی مین ہمہ تن اوس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے
یہان تک کہ سوای فرض و سنت کی نماز نفل اور کوئی وظیفہ بغیر اوس کی اجازت کے
نہ پڑھی چھٹا حتی المقدور اور حتی الامکان ایسی جگہہ نکھڑا ہو کہ اوس کا سایہ مرشد کے
سایہ پر یا اوس کی کپڑی پر پڑی ساتوان اوس کی مصلی پر پاؤن نرکھی آٹھوان
اوس کی طہارت اور وضو کی جگہہ خود طہارت اور وضو نکری نوان مرشد کی برتنون
کو استعمال مین نلاوی دسوان اوس کی سامنی نہ کہانا کہای نہ پانی پئی اور نہ وضو کری
ہان اجازت کی بعد مضایقہ نہین گیارہوان اوس کی روبرو کسی سی بات نکری اور
بلکہ کسی کی طرف متوجہ بہی نہ ہو بارہوان جس جگہہ مرشد بیٹھا ہو اوس طرف پاؤن نہ
پہیلای تیرہوان اوس طرف تہوکی بہی نہین چودہوان جو کچھہ مرشد کہی یا کرے
اوس پر اعتراض نکری کیونکہ جو کچھہ کہ وہ کرتا ہی یا کہتا ہی وہ الہام سی کرتا ہی اور کہتا ہی
اگر کوئی بات سمجھہ مین نہ آوی تو حضرت موسی اور حضرت خضر کا قصہ یاد کری تمام جہان سی
زیادہ بدنصیب وہ شخص ہی کہ بزرگون کی عیب بینی کرتا ہی خدای تعالی ہماری تمام محبون
اور دوستون کو اس سخت بلا سی محفوظ رکھی آمین پندرہوان اپنی مرشد سی کرامت کی

خواہش نکری سولہوان اگر کوئی شبہ دل مین گذری تو فوراً عرض کری اور اگر وہ
شبہ حل نہو تو اپنی فہم کا نقصان سمجھی اور اگر مرشد اوس کا کچھہ جواب نہ دی تو
جان لی کہ مین اوس کی جواب کا لائق نہ تھا سترہوان خواب مین جو کچھہ دیکھی وہ مرشد سی
عرض کری اور اگر اوس کی تعبیر ذہن مین آئی تو اوسی بھی عرض کردی اٹھارہوان بی
ضرورت اور بی اذن مرشد سی علیحدہ نہو اونیسوان مرشد کی آواز پر اپنی آواز کو
بلند نکری اور آواز بلند اوس سی بات نکری اور بقدر ضرورت مختصر کلام کری اور نہایت
توجہ سی جواب کا منتظر رہی۔ بیسوان مرشد کے کلام کو دوسرون سی اوس قدر بیان کری
جس قدر لوگ سمجھہ سکین اور جب بات کہ ایسا سمجھو کہ لوگ نہ سمجھینگی تو اوسی بیان نکری
اکیسوان مرشد کی کلام کو رد نکری اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہہ اعتقاد کری
کہ شیخ کی خطا میری صواب سی بہتر ہی بائیسوان جو کچھہ کہ اوس کا حال ہو بہلا یا برا
اوسی مرشد سی عرض کری کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہی اطلاع کے بعد اوس کی اصلاح
کریگا مرشد کی کشف پر اعتماد کر کی سکوت اختیار نکری تئیسوان جو کچھہ فیض باطنی اوسی
پہونچی اوسی مرشد کا طفیل سمجھو اگرچہ خواب مین یا مراقبہ مین دیکھی کہ دوسری بزرگ سی پہونچا ہی
اگر دوسری بزرگ سے فیضان کا ہونا دیکھی تو جانی کہ مرشد کا
کوئی لطیفہ اوس بزرگ کی صورت مین ظاہر ہوا ہی الحاصل راہ سلوک بالکل ادب ہی
اگر اوس کا لحاظ نرکہی گا اور حتی الوسع اون کی رعایت نکریگا اور بہر تقدیر کامل رعایت
نہونی ادب کی اپنی آپ کو قصوروار نہ سمجھیگا تو وہ بزرگون کی فیض اور برکت سی محروم
رہیگا اور خدا تک ہرگز نہ پہونچیگا بیت گردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست
عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است۔ ادب تاجی ست از لطف آلہی۔ بنہ

برسر بر وہر جا کہ خواہی + آداب مرشد کی جو بیان کی گئی وہ مشائخ کی ایجاد نہین
ہین بلکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت سی ہوتی آئی ہین حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودی کہ اپنی اصحاب مین نہایت بی تکلف تھی مگر حضرات صحابہ
کی ادب کا یہہ حال تہا کہ جب صحبت مین بیٹھتی تھے تو فرماتی تھی کان علی رؤسنا
الطیر یعنی ایسی مؤدب ہوکر بیٹھتی تھی کہ اون کی بدن کو حرکت نہوتی تہی اب اس
ادب کو خیال کر لینا چاہئی مشائخ کرام نی اوسی آداب کی تفصیل بیان کردی ہے
اور جو آداب کہ دوسرون کی ساتہہ برتنا چاہئی یہہ ہین پہلا جس طرح کہ وہ مرشد کی
حکم کا اتباع کری اوسیطرح اوس کا اتباع کری جو اوس کا خلیفہ ہو یا اوس کا جو اس سے
پہلی مرید ہو چکا ہو اگرچہ اوس کی اعمال صالحہ ظاہری اُس کی اعمال صالحہ سی کم ہون
پہلا اتباع اوسوقت ہی کہ د د اگلا مرید حقیقی مرید ہو یعنی توبہ پر قایم ہو دوسرا کسی
پر غصہ نکری کیونکہ غصہ سی ذکر کی نورانیت جاتی رہتی ہی تیسرا طالب علمون سی مناظرہ
اور جہگڑا نکری کیونکہ اس سی نسیان پیدا ہوتا ہی اور قلب مین کدورت آجاتی ہی اگر
اتفاقاً کسی پر غصہ آجائی یا مناظرہ ہو پڑی تو فوراً استغفار پڑہے اور اوس سی عفو
چاہی اگرچہ وہ شخص ہی پر کیون نہو چوتھا ادر کسی کو نظر حقارت سی نہ دیکھی بلکہ اوسی
نیک اور صالح گمان کری اور دعا کا اوس سی خواستگار ہو حضرت مجدد الف ثانی
قدس سرہ العزیز اپنی مکتوبات مین لکھتی ہین کہ اگر طالب اپنی آپ کو کافر فرنگ سی
بدتر نہ سمجھی تو اوس پر خدا کی معرفت حرام ہی فائدہ اور لوگون کی تعلیم کی
بیان مین قطب الاقطاب ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین مین لکھا ہی دیسنب القیام للاصل

العادل والوالدين واهل الدين والورع واکرم الناس الخ یعنی
مستحب ہے قیام کرنا بادشاہ عادل اور والدین اور دیندار اور پرہیزگار اور
بزرگ آدمیون کی لئی اور بنیاد اوس کی وہ ہی کہ مروی ہی کہ جب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا آدمی کو اہل قریظہ کی شان مین حضرت سعد
کے طرف پس وہ آئی حمار سپید پر پس فرمایا حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام
نی کہڑی ہو واسطی اپنے سردار کے اور حضرت عائشہ سی مروی ہی کہ اوسنے
فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا کی پاس تشریف
لاتی تہی تو حضرت فاطمہ حضرت سید المرسلین صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ کی تعظیم کے
کہڑی ہوتی تہی اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ مبارک پکڑتی
تہے اور اوس کو بوسہ دیتی تہی اور حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو
اپنی جگہہ مین بیٹہاتی تہی اور جب حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت سید الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین آتی تہین تو حضرت سید الکونین صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ بہی
ویسا ہی کرتی تہی اور مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے
فرمایا کہ جب آوی تمہاری پاس سردار قوم کا پس تعظیم کرو اوس کی اور مکرم
رکہو اوس کو کہ یہہ بیٹہاتا ہی نہال محبت کا اور دوستی کا دلون مین پس مستحب
ہی قیام کرنا اہل خیر اور اہل صلاح کی لئی جیسا تحفہ دینا اونکو اور مکروہ ہی قیام کرنا
اہل معاصی اور اہل فجور کی لئی **فائدہ** مرید کی تادیب کی بیان مین شیخ
غوث الاعظم قطب الافخم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی فاما الذی یجب

علی الشیخ فی تادیب المرید هوان یقبله لله عز وجل الخ یعنی جو کہ مرشد مجید
کی تادیب اور تربیت مین واجب ہی وہ یہہ ہی کہ مرشد قبول کری مرید کو اللہ تعالی
کی لئی نہ اپنی نفس کی لئی اور اوس سی ساتہہ نصیحت کی معاشرت کری اور اوس کو
شفقت کی نظر سی دیکھی اور جب مرید احتمال ریاضت سی عاجز ہو وی تو مرشد
اوس مین اوس سی نرمی اور سہولت کری پس مانند تربیت کرنی والد شفیق حکیم کے
اپنی فرزند کو مرشد اپنی مرید کو تربیت کری پس آسان ریاضت سی مرید کو شروع
کرائی اور ابتدائے اوس پر اون ریاضات کا کہ وہ طاقت برداشت کی نرکہتا ہو
بوجہ نرکہی اور اوس کی بعد تدریجاً ریاضت شدیدہ کا اوس کو امر کری اور اول
متابعت طبع اور ہوائی نفسانی کی ترک کرنیکی لیے جمیع امور مین اور اتباع رخصتون
شرعیہ کا اوس کو امر کری تاکہ بواسطہ اوس کی طبع کی قید اور حکم سی نکلی اور اوس کو
پابندی شرع کی حاصل ہووی پس اوس کو رخصتون شرعیہ سی عزائم کی طرف
منتقل کری ایک بعد دوسری کی پس اوس سی ایک عادت رخصت شرعیہ کی چہوڑائی
اور اوس کی مقام پر ایک خصلت عزیمت اور تقوی سی قائم کری اور اگر در
صورتیکہ مرشد مرید مین ابتدائے صدق مجاہدہ اور اتباع عزیمت اللہ تعالی کی
نور سی یا مکاشفہ سی یا فراست سی معلوم کری جیسا کہ سنت الہی جل شانہ کی اوسکی
بندون مومنین اولیاء اور احباب امنا علماء مین جاری ہی پس اسوقت مین
مرشد مسامحت اوس مین نکری اور مرید کو اون اشد ریاضت کا امر کری کہ نہ ہو
جانی کہ قوت ارادت اوس مرید کی اوس سی قاصر نہوگی اس لئی کہ جب مرشد کے
نزدیک ثابت ہو جائیگا کہ یہہ مرید ریاضات شدیدہ کی لئی منزاوار ہی ...

مرشد تھوین ریاضات مین اوس پر خیانت نکری اور مرشد کو لائق ہو کہ مرید سی کسی حال مین آسودگی اور فراغت حاصل نکری نہ اوس کی مال کی انتفاع سی نہ اوس کی خدمت سی اور اوس کی تادیب مین اللہ تعالی سی نہ امید عوض کی نرکہی بلکہ وہ تادیب اور تربیت مرید کی خاص اللہ تعالی کی لئی اور اوس کی امر کی اتباع کی لئی اور واسطی قبول کرنی اسکی ہدیہ کی کری پس تحقیق وہ مرید کہ بغیر اختیار شیخ کی اور بغیر کوشش کرتے اوس کی آیا ہی تو وہ تقدیر محض ہی اللہ تعالی کی ارشاد اور ہدایت سی پس مرید ہدیہ اللہ تعالی کا ہی پس قبول کرنا اوس کا اور حسن تادیب اور تربیت مین اوس کی ساتھ احسان کرنا پیر پر واجب ہی پس نہ آسودہ ہووی مرشد اوس کی ساتھ اور نہ اوس کی مال سے ساتھ مگر ساتھ امر اللہ تعالی کی درباب قبول کرنی اوس کی کہ لائی مرید شیخ کی لیے اپنی مال کہ اللہ تعالی نی صلاحیت اور نجات مرید کی اوس مین رکھی ہی اور حصہ رکھا ہی شیخ کے لئی اوس مین پس اسوقت مرشد اوس سی اعراض نکری اور اوس کو رد نکری اور حذر کری پیر اس سی کہ قبول کری مریدون سی جو کہ ہاتھ مین آوی اوس کو مرید ورانے بلکہ منتظر ہووی اوس مین اللہ تعالی کی امر کا اور قدرت کا پس جس کو کہ اللہ تعالی لاوی بغیر رنج اور تکلف مرشد کی پس قبول کری اوس کو اور تربیت کری اوس کو پس اسوقت توفیق دیا جاتا ہی پیر اوس کی تربیت مین اور جلدی حاصل ہوتی ہے فلاح مرید کی اور حصول مقصود اوس کا پس مرشد کو لازم ہی کہ تربیت کری اوس مرید کو اپنی ہمت سی اور اگر مرشد مرید مین خلل یا فتور پاوی تو وہ اپنی باطن مین مرید کے جانب سی توبہ کری اور مرشد کو لازم ہی کہ ہدیہ اپنی مریدون کا کہ اوس کو اشراق سے یا علم لدنی سی یا مرید کی معلوم کرنے سی اوس کی طلب کتابان کی بعد حاصل ہوا ہو اوس کو

مخفی رکھی اور مرشد کو یہہ لائق نہین کہ اوس بہید کو غیرون پہ ظاہر کری اس لئی کہ وہ
بہید مرشد کی نزدیک امانت ہی اور صدور الاحرار قبور الاسرار واقع
ہی یعنی سینہ نیکون کی قبرین ہین بہیدون کی پس لائق ہی مرشد کو کہ محل رحمت اور
خزانہ اور جای امانت مریدون کی بہیدون کی اور تقوی اور تعین مریدون کا اور
ثابت رکہنی والا اون کا طریق عشق الہی مین ہو اور نفرت دینی والا اونکا عشق الہی اور
مصاحبت اولیاء اللہ سی ہو اور جب مرشد کسی چیز کو مکروہات شرعیہ سی مرید مین
دیکہی تو چاہئی کہ وہ اوس کو خفیہ مین نصیحت کری اور اوس کی معاودت سی اوس کو
تادیب اور نہی کری اگر ہووی وہ اعتقادات یا عملیات مین یا یہہ کہ مرید ایسی حال کا
دعوی کری کہ وہ اوس کی لئی نہو یا مرید اپنی عمل کی رویت سی غرور کری پس مرشد کو
لازم ہی کہ مرید کو رویت عمل کی عجب نگاہ رکہی اور اوس کی آنکہہ مین اوس کی اعمال اور
افعال کو حقیر گردانی تا کہ مرید ہلاک نہ ہووی اس لئی کہ عجب بندہ کو اللہ تعالی نظر سی گراتا
ہی اور اگر مرشد چاہی کہ اپنی مریدون سی عام جماعت کو نصیحت کری پس مرشد کو چاہیے
کہ وہ اپنی مریدون کو جمع کری اور فرمای کہ مجہی پہونچا ہی کہ جو آدمی کہ ایسا دعوی کرتا ہی
اور ایسا کہتا ہی اور ایسی امر غیر مشروعہ کا مرتکب ہوتا ہی وہ تمہاری مین ہی پس مرشد
مصلحا اور مفاسد کہ متعلق اوس کی ہون بیان کری اور مریدون کو بطریق عموم کے
نصیحت کری اور فرمای کہ اور ایک آدمی کو اون مین سی مخصوص نکری یعنی ایسا نہ کہی کہ
تمہاری مین ایسا آدمی ہی کہ وہ ایسا کہتا ہی یا ایسا کرتا ہی اور خاص کر ایسا نکہی کہ تم مین سی
فلان شخص ایسا کہتا ہی یا ایسا کرتا ہی اس لئی کہ اس مین نفرت مریدون کی پیر سی ہوتی
ہی اور اگر مرشد مریدون سی درشت گوئی کریگا یا اون کا بہید ظاہر کریگا یا اون کی

غیبت کریگا یا اون کی گناہون کا بالتخصیص ذکر کریگا تو مریدون کی دل پیر سے
اور پیر کی صحبت سی نفرت کریگا اور یہ نزدیک اون کی اہل اللہ کی حق مین اور
اون لوگون کی حق مین کہ وہ بصدق دل اہل اللہ کی دوست ہین تہمت ہوگی پس
مرشد کو چاہئیے کہ اس سی عذر کری اور اگر صورتی کہ عیب چینی اور افشا بھید مریدکا
اور درشت گوئی پیر پہ غالب ہوگئی ہے اور تدارک اوس کا اوس سی ممکن نہین
پس پیر کو چاہئیے کہ وہ اپنی نفس کو منصب پیری و مرشدی سی معزول کری اور اپنی کو
مریدون سی الگ کری اور وہ اپنی نفس کے مجاہدہ اور ریاضت مین مشغول ہووی
اور وہ اپنی لئی ایسی مرشد کو طلب کری کہ وہ اوس کو تادیب اور تہذیب دیوی پس
کسی آدمی کو لائق نہین کہ وہ ایسی اخلاق سی دعوی پیری کا کری پس چاہئیے کہ اوس کو کہ وہ
مریدون پہ ایسی خصال سی اون کی طریقت الی اللہ کو قطع نکری فائدہ اخوان کے
صحبت کی آداب کے بیان مین قطب الاقطاب ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے اما الصحبۃ
مع الاخوان فبالایثار والفتوۃ والصفح عنہم والقیام معہم بشرط الخدمۃ الخ
یعنی بہائیون طریقت کی صحبت ایثار سی اور فتوت سی اور اون کی گناہون کی عفو کرنی سے
اور اون کی خدمت مین قیام کرنیسے رکہو اور وہ اپنا حق کسی پر نہ دیکہی اور کسی سے
حق طلب نکری بلکہ وہ اورون کا حق اپنی پہ دیکہی اور اون کی حقوق کی ادائی مین قصور
نکری اور اون کی صحبت رکہنی کے آداب سی اظہار موافقت کا ہے اون کی ساتھ اوس مین
کہ وہ کہین اور کرین اور اون کی صحبت مین ہمیشہ نقصان کو قبول کری اور اگر وہ تقصیر
کرین تو اون کی تاویل کری اور اون سی معذرت کری اور ترک مخالفت اون کا اور

منافرت اون کی اور مجادلت اون کی کری اور اون کی عیوب سی نابینا ہو وی
پس اگر کوئی آدمی کسی چیز مین اون سی مخالف ہوی تو ظاہرا جو وہ کہی اوس کو
وہ مسلم رکہی اگرچہ وہ نزدیک اوس کی خلاف واقع کا ہی اور لائق ہی کہ وہ بہائیون کی
دل کو نگاہ رکہی اور اجتناب کری وہ اوس فعل سی کہ وہ اوس کو مکروہ رکہین اگرچہ
وہ اوس فعل مین اون کی صلاح ہی جانی اور کسی سی وہ حسد اور حقد نکری اور اگر
کچہہ لوگون کی دل اوس سی کارہ ہون تو وہ اون سی ایسا خلق حسن کری کہ وہ کراہیت
اون کی دل سی زایل ہو وی اگر حسن خلق سی وہ کراہیت زایل نہو وی تو وہ اون سی
احسان کری تاکہ وہ کراہیت اون سی زائل ہو وی اور اگر وہ آدمی اپنی دل مین کسی
اور آدمی کی طرف سی وحشت اور اذیت پاوی بسبب غیبت کرنی کی اوس کی یا
غیر اوس کی پس چاہئی کہ وہ اوس کو اپنی نفس سی ظاہر نکری بلکہ وہ اپنی نفس سی خلاف
وحشت کا دکہائی یعنی الفت دکہائی فائدہ احباب سی صحبت رکہنی کی بیان مین۔
غوث الاغواث ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی نی غنیۃ الطالبین
مین لکہا ہی واما الصحبۃ مع الاحباب فیحفظ اللہ عنہم الخ یعنی یگانون کے
صحبت رکہنی مین پس وہ اون سی اپنا بہید نگاہ رکہی اور اون کی طرف رحمت او شفقت
کی نظر سی دیکہی اور اون کی احوال کو اون کی نزدیک مسلم رکہی اور احکام طریقت کے
اون سی مخفی رکہی اور اون کی سوء اخلاق پر اور اون کی ترک معاشرت پر حتی المقدور صبر کری
اور اپنی نفس کے لئی اون پر فضیلت نجانی اور یہہ سمجہ لی کہ وہ اہل سلامت سی ہین پس تجاوز
کریگا اللہ تعالی اون سی اور وہ اپنی نفس کو کہی کہ تم اہل مضائقہ سی ہو پس تم پوچہی جاؤگی
اور حساب لئی جاوگی نقیر سی اور قطمیر سے اور خفیر سی اور تحقیق اللہ تعالی عفو کرتا ہی جائی اگر

وہ گناہ کہ عالم سی وہ گناہ عفو نہین فرماتا اور عوام اندیشہ نہین کرتی اور خواص خطر پر ہین
فائدہ اغنیار کی ساتہہ صحبت رکہنے کی بیان مین غوثنا و مغیثنا و سیدنا و جدو والدنا
غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فی غنیۃ الطالبین
مین لکہا ہی واما الصحبۃ مع الاغنیاء فالتعذر علیھم وترك الطمع فیھم و
قطع الامل مما فی ایدیھم الخ لاکن تونگرون کی صحبت مین پس اون پر اظہار رجمندگی
کا کرنا اور وہ چیز کہ اون کی ہاتہہ مین ہی اوس سی قطع امید کا کرنا اور اون سی ترک طمع کا کرنا۔
اور جمیع اون کو اپنی دل سی نکالنا اور اون کی نوال اور عطا کی لئی اپنی دین کو ذلت سی
نگاہ رکہنا جیسا کہ حدیث ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تضعضع لغنی
لاجل ما فی یدہ ذھب ثلثا دینہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی
عجز کریگا غنی کی لئی واسطی اوس چیز کی کہ اوس کی ہاتہون مین ہی اوس کی دین کی دو ثلث
جاوینگی پس پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ تعالی کی اوس فعل سی کہ ناقص ہو ساتہہ اوس کی دین
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ تعالی کی ایسی قوم کی صحبت سی کہ دین اون سی رخنہ پاوی
اور اون کی اموال کی شعاع اور اونکی دنیا کی تازگی ایمان کی نور کو بجہاوی اور اگر ضرور ہیکہ
فقیر اتفاقا سبب مین یا سفر مین یا مسجد مین یا رباط مین یا مجمع مین اغنیار کی صحبت مین مبتلا ہو جاوے
پس واسطی بلکہ جمیع آدمیون سی حسن خلق کری فقیر کو بچاہی کہ وہ اپنی کو اورون سی اچہا جانی
بلکہ وہ یہہ جانی کہ سب آدمی اوس سی اچہی ہین کوہ کبر سی نجات پاوی اور وہ اپنی نفس کی لئے
فضیلت فقر کی نچاہی اور دنیا اور آخرت مین اپنی لئی بزرگی کا اعتقاد نکری اور اپنی قدر و
منزلت نہ دیکہی جیسا کہ کہا گیا ہی کہ نہین قدر اوس کی لئی کہ جو اپنی کو صاحب قدر جانی اور نہین
منزلت اوس کی لئی کہ جو اپنی کو صاحب منزلت جانی پس ادب غنی کا احسان کرنا ہی فقیر کی ساتہہ

کہ وہ نکالنا مال کا ہی اپنی جیب سی فقیر کی لئی اور فارغ ہونا مال سی ہی اوس حال سی کہ وہ
خلیفہ حق کا ہووی تمال کی دینی مین مالک مال کا نہووی اور وداب فقیر سی ہی نکالنا غنی کا
اپنی دل سی اور دل اوس کی غنی سی اور لوس کی مال و منال سی فارغ ہووی بلکہ دنیا اور
آخرت سی فارغ ہووی اور وہ اپنی دل کو موطن اور محل اور مدخل کسی شئی دنیا اور آخرت کا
نکری بلکہ وہ اپنی دل کو ماسوی اللہ سی فارغ کری پس وہ اپنی دل کو اللہ تعالی کی محبت سی بہر کا
امیدوار رہی پس نہووی ماسوی اللہ کی لئی وجود اور حول اور قوت پس اوسونت حاصل ہوگا
غنا ساتہہ اللہ تعالی کی بغیر رنج اور غم کی فائدہ فقرا رکی صحبت کی اداب میں غوث الثقلین
ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین
مین لکہا ہی واما الصحبۃ مع الفقراء فبایثارهم وتقدیمهم علی نفسك فی الماکول
والمشروب والملبوس والملاذ وذو المجالس وکل شئی نفیس الخ یعنی لاکن فقرا
کی صحبت کی آداب سی پس اختیار کرنا اون کا اور مقدم رکہنا اونکا اپنی نفس پر کہانی مین پینی مین
لباس مین لذائذ دنیاوی مین اور مجالس مین اور ہر شئی نفیس مین اور اپنی کو اون سی کمتر
جانی اور اپنی کو اون سی زیادہ کسی شئی مین ہرگز نجانی اور ابی سعد بن احمد بن عیسی سی مروی
ہی کہ اوسنی کہا کہ مینی فقرا سی تیس برس تک صحبت رکہی اور درمیان ہماری اور فقرا رکی ہرگز
ایسی کلام واقع نہوئی کہ وہ آزردہ ہون اور درمیان ہماری اور فقرا رکی منافرت واقع
نہوئی کہ وہ وحشت پائین اوس سی کہا گیا کہ یہہ کیونکر ہوا اوسنی کہا کہ تہا مین ساتہہ اون کے
اپنی نفس پر یعنی ہر وقت اپنی نفس کا خلاف کرتا تہا اور اپنی نفس کو اون کا تابع رکہتا تہا
اور جب تو اون کی پاس آوی تو چاہئی کہ آوی تو خوشی اور رفق سی اور کرنفوذ ون سی خلق اچہا
ہدیہ اور جہانی کا اور ایسی اسباب کا اور اپنی تئین ازروی اپنی ہدیہ اور اپنی خدمت کی او نچہ

فضیلت نجاننا بلکہ ہدیہ اور خدمت کی قبول کرنیمین اون کی منت جاننا اور خدر کر
یہہ کہ منت رکھی تو اون پر بسبب ہدیہ اور خدمت اپنی کی یا اوس ہدیہ اور خدمت کو
اپنی طرف سی دیکھی تو بلکہ تو اوس پر اللہ تعالی کا شکر کر کہ تجھکو اللہ تعالی نی توفیق فقرا
کی خدمتگذاری کی دی ہی اور تجھی یہہ خدمتگذاری نصیب ہوئی ہی اور اللہ تعالی نی تجھی
اہل اللہ اور اپنی خاصون اور اپنی احبا کی خدمتگذاری کی لائق کیا ہی اس لئی کہ فقرا
صالحین اہل اللہ سی اور اللہ تعالی کی خاصون سی ہین مطابق حدیث شریف کی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اہل القرآن ہم اہل اللہ وخاصتہ یعنی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہل قرآن کی اہل اللہ اور خاص اللہ تعالی کی ہین پس اہل
قرآن کی وہ ہین کہ قرآن پہ عمل کرتی ہین اور جو آدمی کہ قرآن کو پڑہتی ہین اور اوس پر
عمل نہین کرتی ہیں وہ اہل قرآن سی اور اہل اللہ سی نہین جیسا کہ حدیث شریف ہی قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما امن بالقرآن من استحل محارمہ یعنی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کی وہ آدمی کہ حلال جانا اوس کی
حرام کو پس منت فقیر سی جاننا چاہئی کہ تجھہ سی اوسنی عطا کو قبول فرمایا اور آداب صحبت فقرا سی
ہی کہ اوسنی نہ محتاج کری تو اون کو سوال تک یعنی قبل اوس کی کہ فقیر تجھہ سوال کری تو اوسکی
حاجت کو روا کرنا اور اگر اتفاقا فقیر تجھسے کوئی چیز قرض لیوی پس اوس کو ظاہرا قرض دینا
مگر باطنا اوس ہی قرض کی استرداد کی خواہش نہ رکہنا اور اوس کی بعد قریب مین مدت تہوڑی کی
اوس کو معلوم کرانا اور اوس کو بطور عطا و صلہ کی ظاہر نکرنا تا کہ وہ آپکا زیر بار احسان
و منت کا نہووی اور آداب صحبت فقرا سی ہی کہ اون کی دل کی رعایت کرنا اور
اوس کی مراد کی بر لانی مین تعجیل کرنا اور طول انتظار سی اوس کی وقت کو منغض نکرنا

کہ فقیر ابن وقت ہی جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ ابن آدم اپنی وقت کا ابن ہی وہ مستقبل کا
انتظار نہین کرتا اور آداب صحبت فقرا سی ہی کہ ہرگاہ تجہی معلوم ہو کہ فقیر صاحب
عیال اور اطفال ہی پس چاہئی کہ تنہا اوس سی احسان نکرنا بلکہ بقدر اوس کی اور اوسکی
عیال کی احسان کا اور آداب صحبت فقرا سی ہی کہ جب فقیر تجہسی اپنا احوال کہی تو اوس پر
صبر کرنا اور اوس حال مین بکشادہ پیشانی و خوشحالی اوس سی ملاقی ہونا اور تند خوئی
اور ترش روئی اور سخت کلامی سی اوس سی ملاقی نہونا اور جب فقیر تجہسی اوس چیز کا
کہ وہ تیری پاس موجود نہو سوال کری پس وجہ جمیل سی تا وقت مساعدت امکان کی
اوس کو لوٹانا اور فقیر کو جز مارد سوال کی پاس سی وحشت ندینا تا کہ فقیر ساتہہ غضب
تہیدستی اور عدم اصابت حاجت کی لوٹ کر نجاوی اور اپنی اظہار حاجت پر افسوس
نکہاوی اور ایسا نہو کہ حالت یاس مین اوس کا نفس اور طبع اوس پر غالب آ جائی اور
وہ اپنی پر غصہ اور نہارتی چشم اور اپنی پروردگار پر اعتراض کری کہ ہماری مقسوم مین فاقہ
اور احتیاج خلق کیا خلق سی ہی پس نابینا ہو جائی قلب فقیر کا اور منطفی ہو جائی نور
ایمان اوس کا پس تجہپر اوس کا مواخذہ ہوگا اوس وقت مین کہ سبب فور ادن اوسکی
غصہ کا اور ترک ادب کا اور رد سوال کا تو ہی ہوا اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ وہ شخص
بسبب رد کرنی فقیر کے سوال کی ثواب اور معارف اور علوم اور مصالح سی محجوب ہوتا ہی
کہ اوس کی لئی نہین ملتی تہی اگر وہ صبر اور حسن ادب کرتا تو وہ ظاہر ہوتی اور سوال اخلاق سی
او ٹہتا اور حاصل ہونا اوس کو ہاتہہ اور قلب و رگہر کا غنا اور گہرتی اوس کی پاس عسا کر
فضل خدا کی اور آہ لاؤ اور نعمار اوس کی اور ناز سی پالتا اوس کو نعمت اور حکمت
اور رحمت اور راحت کا ہاتہہ اور ثابت ہونا اوس مین قول اللہ تعالی کا کہ وہ یہہ ہے

وھو یتولی الصالحین یعنی اللہ تعالی نیکون کی کام کا متولی اور کفیل ہوتا ہی
فائدہ فقیر کی فقر کی آداب کی بیان مین سید الاغواث سلطان الاقطاب محبوب
سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیتہ الطالبین مین
لکہا ہی فینبغی للفقیر ان تکون شفقتہ علی فقرہ کشفقۃ الغنی علی غناہ الخ
یعنی فقیر کو اپنی فقر پر شفقت اور مہربانی کرنا ایسا چاہئی کہ جیسا غنی اپنی غنا پر مہربانی
اور شفقت کرتا ہی اور وہ کوشش کرتا ہی کہ میرا غنا زائل نہو جای ویسا ہی فقیر کو چاہئی
کہ وہ کوشش کری تاکہ اوس کا فقر زائل نہو جای پس وہ خدای تعالی ہی اپنی فقر کو زندگی
سی مبادلہ کرنیکی درخواست نکری اور متعرض معایش اور اکتساب اور اسباب اور استغنا
اور کثرت مالی کا حاصل کرنیوالی نہووی ہان اگر وہ اپنی عیال کی لئی یا عفت نفس کی لئی
وقت تنگی معاش کی ہو تو مضایقہ نہین رکہتا اور صبر کی شروط سی ہی کہ جسقدر اوس کی بہر
کفایت ہو اوس پر قناعت کری اور کسی حال مین وہ اوس سی زیادہ نہ لیوی اور
اوس قدر کو بہی واسطی امتثال امر الہی تعالی شانہ اور بخوف وقوع اثم قتل نفس کی
لیوی اللہ تعالی نی قرآن مجید مین فرمایا ہی ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان
بکم رحیما یعنی اپنی نفسون کو قتل نکرو تحقیق اللہ تعالی تمہاری پر رحمت کرنیوالا ہی اس
کہ حق نفس کا کہ وہ اوس پر واجب ہی وہ کہانا اور پینا اور لباس ہی اوس سی کہ آدمی اوس سی
قایم رہ سکی اور ادای فرائض صوم صلوۃ اور ارکان اور واجبات اوس کی سی ضعیف نہو جای
اور وہ اپنی نفس کا حظ ترک کری پس اگر وہ اوس کی قسمت مین ہی تو بغیر طلب اوس کی پہونچیگا
اور کبہی وہ حظ نفسانی کی خواہش نکری مگر جب وہ بیمار ہو اور اوس کو کہا جاوی کہ فلان چیز
کہاؤ تو وہ اوس کو بطریق دوا کی کہاوی کیونکہ وہ صفت مرض کی حالت میں حظ کی چیز کا

استعمال کرنا اور کہانا اون کی لیے

طاقت ادائے اوامر شرائط صلوۃ کے ادا ہوا ہو حاصل صحت کیوقت مین کہ وہ قوت کی لیے اوسکو

حاصل کرتا ہی تو فقیر کو لائق ہے کہ وہ اوس صحبت فقرا کی لیے کہاتا ہی اور جیسا کہ تونگر اپنی تونگری سی لذت

فقیر کو چاہیے کہ وہ اپنی خواری اور گمنامی تنہا اوس سی زیادہ اپنی فقر سی لذت حاصل کری اور

کو اور اون کی آنی کو اور اپنی بابت صحبت فقرا کو پسند اور اختیار کری اور خلق اللہ کی قبولیت

اور فقیری کی شرطون سی ہے کشادہ پیشانی اون کی جمع ہونی کو اختیار اور پسند نکرے

اوس کا قوی تر ہو اور وقت کلای ہی کہ جب اوس کی پاس کچہہ نہو تو صفائی حال مین قلب

خوشی اور طیبت او موجود نہو جسوقت کہ فتوحات قلیل ہو تو مانند شعار صالحین کی اوس کی

دل کو تار کرتا اور نور قوت اور نور قلب زیادہ ہو اور جسوقت نہیں سستی اوس کی

ا اور ہیبت کری اور اوس کو وحشت دیوی اور اوس کو اوس کی رب سی غضبناک کری

پس وہ معلوم کری کہ بلا و فتنہ مین ڈالا گیا ہی اور اوس کو اوس کی فقر مین بڑا گناہ حادث ہوا ہے

پس چاہیے کہ اللہ تعالی کی جناب مین توبہ اور استغفار کری اور وہ اپنی گناہ کی تفتیش اور تنقیر

اور اپنی نفس کی ملامت کیطرف متوجہ ہو وی اور فقیر کا حق ہی کہ جس قدر اوس کا عیال

بڑہتی جاوین تو رزق کی باری مین اوس کا دل اپنی پروردگار سی زیادہ ساکن اور واثق

ہوتا جاوی اور وسطی امتثال امر آلہی جل شانہ کی ظاہر مین اون کی لئی کسب کری اور باطن

مین اپنی رب کی وعدہ رزق پر ساکن ہو وی اور یقین کری کہ رزق اون کا اللہ تعالی کے

نزدیک ہی تحقیق اللہ تعالی نی رزق کی پہونچانیکا وعدہ کیا ہی اور رزق کو مقدر کیا ہے

اور وہ اوس کی ہاتہہ سی یا غیر کی ہاتہہ سی اون کی طرف آنیوالا ہی پس اوس کو چاہیے

کہ وہ اپنی کو اس کی درمیان سی علیحدہ کری اور خالق اور خلائق کی بیچ مین بیہودہ دخل

نہ دیوی بلکہ اون مین امتثال امر آلہی کا کری اور اعتراض نکری اور خشمناک نہو وی اور حضرت

پروردگار جل شانہ کو تہمت نکری اور حضرت پروردگار تعالی شانہ کی ایفاء وعدہ مین شک
نہ لاوی اور کسی کی آگی شکایت نکری بلکہ شکایت اوس کی اللہ تعالی کی جناب عالی مین ہو
اور جناب باری سی اوس کا خواستگار ہووی اور صبر کی توفیق مین اور اون کی حق مین
ادای امر کی لئی اور جو کہ مقدر ہوا ہی اون پر اون کی رضا مین اور اذن کی اضافت مین
اور التزام موبنت مین اور اون کی تسہیل و تیسیر رزق مین عرض اون کا اور سوال اوسکا
ذات باری تعالی سی ہو پس اللہ تعالی قریب ہی اور مجیب الدعوات ہی اور اس لئی کہ اللہ تعالی
کی طرف بسبب بلیات کی بندہ رجوع کری تو اللہ تعالی بندہ کو مبتلا کرتا ہی اور اللہ تعالی
سوال مین الحاح کرنیوالون کو دوست رکہتا ہی اس لئی کہ از روی سوال کے رب مربوب سے
اور سردار عبد سی اور غنی فقیر سی تمیز ہوتا ہی اور بندہ بسبب سوال اور الحاح کی تکبر اور غرور
اور نخوت سی نکلتا ہی اور تواضع اور ذلت اور افتقار اوس کو حاصل ہوتا ہی اور جب سوال
مین تواضع اور ذلت اور افتقار ثابت ہوگا تو اجابت سوال کی سریعاً عاجلاً غیر اجل ثابت
ہو گی علاوہ اوس کی کہ عقبی مین اوس کا ثواب اوس کی لئی ذخیرہ ہوگا اور فقیر کے ادب سے
ہی کہ فقیر کی لئی غم وقت مستقبل کا نہو بلکہ وہ وقت کی حکم پر مشغول ہو اور وہ وقت ثانی پر
مطلع نہو بلکہ وہ زمانہ حال کو اور اوس کی حدود اور شرائط اور آداب کو نگاہ رکہی اوس
حال مین کہ وہ سرفگندہ اور چشم پوشیدہ ہوے اوس کی ماسوا سی خواہ وہ اعلی ہووی ادنی سے
یا وہ ادنی ہووی اور وہ غیر کی حال کیطرف حرص نکری کہ اکثر ہلاک اوس کی اوس مین ہی
اور وہ حال اوس کی اہل کی لئی سلامت اور نعمت ہی مانند بعضی غذا کی کہ وہ ایک آدمی
کی حق مین عافیت اور دوسری آدمی کی حق مین بیماری اور بلا ہوتی ہی پس مریض کے
لئی لائق ہی کہ کچہ بغیر امر طبیب کے نکہاوی پس ایسا ہی فقیر کے لئی لازم ہی کہ وہ اپنی نفس کی لئی

کوئی حالت اختیار نکری تا آنکہ وہ حالت بغیر اختیار اوس کی اوس کی لئی ہو کہ بلکہ اللہ
تعالی قدر محض اور ارادہ مجرد سی کری اور وہ اپنی اختیار سی اپنی نفس کو کسی حالات در
مقامات مین نہ لاوی تا آنکہ امر اوس کا کہ وہ مارتا ہی اور جلاتا ہی اوس کی پاس آوی اور
فعل اوس کا کہ وہ روکتا ہی اور دیتا ہی اور محتاج کرتا ہی اور غنی کرتا ہی اور ہنساتا ہے
اور رولاتا ہی اوس کو وہان سی نقل کری اس لئی کہ یہہ فقیر کی لئی مناسب اور اللہ تعالی
سی موجب قرب کی ہی اور ایسا ہی امر اون اہل علم اور اہل طریقت سلف مین جو مقتدا
تہی گذرا ہی اور فقیر کی آداب سی ہی کہ وہ تمام ساعات مین ورود موت کی لئی منتظر اور
مترقب اور مہیا رہی تا کہ وہ فقر کی رضا مین اور اوٹہانی ورود اذیت مین اوس کا
معین ہو اس لئی کہ انتظار اور ترقب موت سی آرزو کوتاہ اور نفس منکسر اور غلبہ شہوت اوسکا
زائل ہوتا ہی اس لئی کہ حدیث شریف ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا من
ذکر ھادم اللذات یعنی بہت کرو یاد لذتون کی گرانی والی کا یعنی موت کا اور فقیر کے
آداب سی ہی کہ ذکر مخلوق کا اوس کی دل سی نکل جاوی اور فقیر کی آداب سی ہی کہ جب
کوئی غنی اوس پر آوی تو جو کچہ اوس کی دسترس ہو طعام سی یا میوہ سی اگرچہ وہ
تہوڑی شئی بہی ہو اوس سی تواضع کری اس لئی کہ فقیر اپنی دل مین اسباب سی محترز رہے
پس وہ فقیر غنی سی کہ وہ اپنی غنا کی قید مین ہی ساتہ ایثار کی اولی ہی مگر اوس وقت کہ وہ
فقیر صاحب عیال تنگدستی مین ہو پس وہ غنی کی لئی اوس چیز کی ایثار کرنی مین اپنی عیال پر
تنگی نکری مگر اوس وقت مین کہ اوس کا عیال ایثار مین خوش ہون اور سا دل کی دلون [illegible]
موافقت اور صبر اور رضا اور معرفت اور یقین اور انوار اون کی [illegible] پاتون اور جوارح
اور نفسون پر ظاہر ہون پس اوس وقت بذل اور منع اور ایثار اور امساک [illegible]

خوف نہ کہی اور فقیر کے آداب سی ہی کہ تنگدستی مین ورع اور احتیاط کو ترک نکری پس بسبب
فقر کے محرمات شرعیہ کیطرف نجاوی پس عزیمت سی رخصت میں آوی اس لئی کہ ورع
مدار دین کا ہی اور طمع ہلاک دین کا ہی اور تناول شبہات کا فساد دین کا ہی جیسا کہ بعض صالحین
نی فرمایا ہی کہ جو شخص کہ فقر کی حالت مین ورع کا ہمراہ نہو وی اور بغیر جانچی کی وہ حرام کہاوی
پس اوس پر واجب ہی کہ وہ اپنی دینی مین فقر کی حالت مین تاویلات کیطرف جلدی نکری
بلکہ احوط کو کہ وہ عزیمت ہی اختیار کری **فائدہ** فقیر کے سوال کرنیکی آداب کی بیان مین
سید الاغواث والاوتاد سلطان الابدال والافراد محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین لکھا ہی فمن ادب الفقیر ترك السوال للخلق
مادام یجد عندہ ما یکفیہ الخ یعنی فقیر کے آداب سی ہی کہ جبتک وہ اپنی نزدیک قوت کافی
پاوی تو خلق سی سوال کرنیکو ترک کری اور جب ضرورت اور احتیاج اوس کو مضطر اور
مجبور کری تو وہ بقدر حاجت کی سوال کری پس حاجت اوس کی اوس کی سوال کا کفارہ ہے
پس اوس کو سوال کرنا مسلم ہی اور لائق ہے کہ وہ حتی الامکان اپنی نفس کی لئی سوال نکری بلکہ اپنی
عیال کی لئی سوال کری جیسا کہ ہمنے آگی اوس کو بیان کیا ہی پس اگر فقیر کے ہاتہہ مین ایک دانگ
ہو اور وہ درم کا محتاج ہو تو جب تک کہ وہ دانگ کو صرف نکری اور معلوم سی خالی نہو تب تک
اوس کو سوال کرنا مسلم نہین جیسا کہ کہا گیا ہی لا یظہر من الغیب شئی مادام فی الجیب
شئی یعنی جبتک کہ اپنی جیب مین شئی ہوگی تب تک غیب سی کچہہ ظاہر نہوگا اور اوس کی سوال کی
شروط سی ہی کہ وہ سوال کرتی مین اون کو نہ دیکھی بلکہ اشارہ اوس کا اللہ تعالی کی طرف ہو اور وہ
مخلوق کو مانند وکیل و امین کی کہ اون مین اللہ تعالی کا تصرف اور اللہ تعالی کا فعل دیکھی
پس فقیر خدا تعالی کو چہوڑکر اوس کو پروردگار نہ سمجہی اور اون سی سوال کرنی مین ادب کا

مطلب اپنی اور اپنی اہل وعیال کی حال سی اون کو خبردار کرنا ہو نہ یہہ کہ اپنی پروردگار
عزاسمہ کا شکوہ اون سی بیان کرنا مراد ہو اور اون کا سوال ازروئی خبرگیری اپنی
روزی کی ہو کہ وہ اون سی پوچھی کہ ہماری واسطی ہی کچہہ تمہاری پاس سپرد کیا گیا ہی یا تم کو
کچہہ حوالہ کیا گیا ہی یا کوئی اذن تمکو پہونچا ہی اور ای وکیل ای خزانچی ای امانت دار ای
مملوک ای فقیر ای وہ کہ ہم اور تو برابر ہین اوس مین کہ وہ اوس کی ہاتہہ مین ہی اور مالک
اوس کا ہم دونو کی سوا ہی یعنی اللہ تعالی ہی اور ہم دونو اوس کی پرورش مین ہین
جب وہ فقیر اسطرح پر سوال کریگا تو اوس کو سوال کرنا جائز ہی اور نہین تو جائز نہین اور
ہر مشرک دجال ریاکار بت پرست اہل طریقت کی لباس مین نکلنی والی مدعی کذاب منافق
زندیق کو کرامت نہین پس اگر فقیر کو دیا جاوی تو وہ شکر کری اور اگر منع کیا جاوی تو وہ صبر
کری ایسی ہین صفات فقیر صادق کی اور سوال کی رد کرنیمین متوحش اور متغیر اور غصہ نہو
اور کوئی اعتراض نکری اور اگر وہ رد کرنیوالی کے مذمت کریگا تو اوس پر ظلم کریگا کیونکہ
وہ وکیل اور مامور ہی اور وکیل وہ ہی کہ وہ باذن اپنی آمر اور موکل معطی کے کہ وہ اللہ تعالی ہی
اوس مین کہ اوس کی ہاتہہ مین ہی تصرف کری بلکہ وہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کری اور اوسسے
آسان اور سہل کرنیکا سوال کری تاکہ وہ خلائق کے قلوب کو اوس کا مسخر کری اور اوس کے
لئی دشوار امر کو آسان کری اور اوس کی واسطی رزق کو اوتاری اور اوس کو مقسوم پہونچاوے
اور اوس سی بہوک اور عذاب اور خوار ہونا بندون کیطرف کو دور کری اور شاید اللہ
تعالی نی لوگون کی عطا کی ہاتہہ کو اوس سی اس لئی روکا ہو کہ اوس فقیر کو اپنی طرف
پہیری اور وہ حق تعالی کی دروازہ کا ملازم ہووی اور وہ اپنی دعا سی اور اپنی
تضرع سی حجاب کو دور کری پس اوس کا اللہ تعالی دینی والا ہو نہ بندی فافہم آداب

عشرہ کی بیان مین غوث الاعظم قطب الافخم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ نی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی وینبغی لہ ان یحسن العشرۃ مع اخوانہ۔
فیکون منبسط الوجہ غیر عبوس الخ یعنی فقیر کو چاہئے کہ وہ اپنی بہائیون کی ساتہ معاشرت
اچہی رکہی پس وہ کشادہ رو ہو نہ ترش رو اور اوس مین کہ وہ ارادہ کرتی ہون اون کا مخالف
نہو بشرطی کہ اوس کی کرنیسی شریعت مین رخنہ نہ پڑتا ہو اور حدود شرعی سی تجاوز کرنا اور
ارتکاب گناہ کا نہ ہو بلکہ وہ امور اباحات شرعیہ سی ہون اور اس مین اذن شرعی ہو اور
وہ لڑنی والا اور جہگڑنی والا نہو اور وہ ہمیشہ اپنی بہائیون کا مددگار رہو اوس شرط پر کہ ہمنی
ذکر کیا اور اگر بہائی اوسکی مخالفت کریں تو وہ متحمل ہو اور اون کی اذیت پر وہ صابر ہو۔
حقد رکہنی والا نہ ہو اور اون کی طرف سی اپنی دل مین بدخلقی اور حسد کا تخم نہ بوئی مگر فریب
غل غش سی پاک ہو اون کی غیبت کی حالت مین اون کی غیبت نکری اور اون کی حاضری مین
بدخلق نہو اور بہائیون کی غیبت کی حال مین اون کی تکلیف دینی والی چیز کو دور کرے
اور حتی الامکان اپنی بہائیون پر عیبون کو ڈہانپی اور اگر کوئی شخص اون مین سی بیمار ہو جای
تو وہ عیادت کری اور اگر اوس کو کوئی شغل عیادت سی مانع ہو یعنی اگر وہ بسبب کسی شغل کی
عیادت کی لئی نجا سکی تو جب وہ تندرست ہو پس اوس کو تہنیت عافیت کی دیوی اور اگر وہ
آپ مریض ہو جای اور بعضی بہائی اوس کی عیادت اوس کی نکریں تو اون کو معذور جانے
پس جب وہ بیمار ہو جای تو عدم عیادت سی اوس کا مقابلہ نکری بلکہ وہ عیادت اوس کی کرے
اور جس نی اوس سی پیوند اخوت کا قطع کیا ہو وہ اوس سی ملی اور جسنی اوس کو رد کیا ہو اوس کو
دیوی اور جس نی اوس پر ظلم کیا ہو اوس کو معاف کری اور جس نی اوس کی ساتہہ برائی کی ہو
اپنی پاس اوس کو معذور رکہو اور اپنی نفس کو ملامت کری اور بہائیون کو اپنی ملامت

منع نکری اور بغیر اذن بھائیون کی اون کی ملک مین حکم نکری اور اپنی جمیع حرکات اور
سکنات مین ورع اور تقوی کو نہ بھولی اور اگر اوس کی بھائیون مین سی کوئی آدمی اسکی
مال مین اوس کی ساتھہ انبساط کری یعنی نفع لیوی تو وہ خوشی اور سرور اور کشادہ روئی
سی اوس کو قبول کری اور اوس مین اوس سی منت جانی اس لئی کہ خداوند کریم نے
اوس کو اس کی لائق کیا ہی کہ اوس کی مال مین اوس کا بھائی اوس سی مباسط ہوتا ہی
اور اوس سی اوس کی حاجت روائی ہوتی ہی اور حتی الامکان کسی آدمی سی کسی چیز کو
عاریت نہ لیوی اور اگر کوئی بھائی اوس سی کچھ عاریت لیوی تو وہ حتی الامکان اوس سے
لوٹا نہ لیوی اس لئی کہ اوس نی بسبب حاجت کی اوس سی عاریت لی ہی اور لوٹا لینا
عاریت کا خلاف فتوت ہی جیسا کہ شرع مین لوٹا لینا ہدیہ اور ہبہ کا اچھا نہین اور اگر
وہ اوس پر قادر نہو پس عاریت دینی مین جلدی کری اور عاریت سی منع نکری اگرچہ
وہ ہر روز ہو اس لئی کہ اوس کی حال کی لائق نہین کہ وہ کسی آدمی سی بسبب مال کی منفرد اور
تنہا ہو اس لئی کہ وہ امین ہی کسی شئی کی بند مین نہین پس کوئی شئی اوس کی ملک مین
نہین پس جو کوئی کسی شئی کا مالک ہووی پس اوس چیز کا اللہ مالک ہی اس لئی کہ آدمی
اوس کا بندہ ہی کہ جس کی ہاتھہ مین اوس کی زمام اختیار کی ہی بلکہ وہ اوس اشیا کو
کہ وہ اوس کی ہاتھہ مین ہی اللہ تعالی کی ملک کی دیکھی اور جمیع آدمی عباد اللہ ہین اور
سب اللہ تعالی کی ملکیت مین مساوی ہین اور جو کہ غیر کے ہاتھہ مین ہو اوس مین
حکم شرع کو اور ورع کو اور اوس کی حفظ حدود کو استعمال مین لاوی تا کہ وہ مباحیہ زنادقہ
کی زمرہ سی نہو اور اوس کو لائق ہی کہ جب اوس کو محنت اور فاقہ لاحق ہو تو جہانتک ممکن
وہ اپنی بھائیون سی اپنی اوس حال کو مخفی رکھی تا کہ بسبب محنت اور فاقہ اوس کی اون کی

دل پریشان نہ ہو اور اوس کی لین تکلیف نکرین اور ویسا ہی جب اوس کو غم اور خلل لاحق ہو تو وہ اوس کو اپنی بہائیون پر ظاہر نکری اور اون کی فرح اور سرور اور راحت اور لذت کو منغض نکری اور اگر اوس کی بہائیون کو غم اور ہم لاحق ہو اور وہ بخلاف اوس کی فرحت اور خوشی کو ظاہر کرتے ہون تو وہ اون کو ظاہراً اظہار نشاط اور خوشی مین مساعد ہووی اور اون کی اور اون کی وحشت اور حزن اور غم کو کہ وہ اوس مین ہین مخفی رکہی اور اوس چیز سی کہ وہ مکروہ جانتی ہون اون کا مقابل نہو اور وہ کسی شئی مین اون سی مختلف نہووی اور لائق ہی اوس کو حسن عشرت کی ادب مین اگر وہ کسی شئی سی وحشت پاوی تو چاہئی کہ حسن خلق سی اون سی کلام کری اور اپنی دل کو اوس کی طرف مائل کری تا کہ وحشت رفع ہو اور لائق ہی اوس کو کہ وہ ایک بہائی سی بلکہ ہر ایک آدمی سی اوس حیثیت سی معاشرت کری کہ وہ کسی کو اوس کی حد سی متجاوز مختلف نہو بلکہ جس پہ کہ وہ آدمی ہو اوسکی متابعت کری جبتک کہ اوس مین خلاف شرع نہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ انا معاشر الانبیاء ان نحدث الناس علی قدر عقولھم یعنی ہم گروہ انبیاء کی مامور ہوئی ہین کہ آدمیون سی مقدار اون کی عقل کی بات کرین اور لائق ہی کہ وہ بہ نسبت اپنی کمترین کی ساتھہ شفقت کی اور بہ نسبت اپنی فوق رتبہ والون کی ساتھہ اجلال اور تعظیم کے اور انہی جیسی آدمیون سی ساتھہ احسان اور ایثار کی معاشرت کری فائدہ فقراء کی کہانی کی آداب کی بیان مین غوث الاغواث قطب الاقطاب محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی من ذالک ان لا یاکلوا بالشرہ ولا علی الغفلۃ بل یذکروا اللہ عز وجل نقلو بھم عند الاکل ولا

ینسو نہ الخ یعنی کہانیکی آداب سی یہہ ہی کہ فقرا طعام کو حرص سی اور غفلت پر نکہاوین
بلکہ وقت کہانی طعام کی وہ اپنی دلون سی اللہ تعالی کا ذکر کرین اور اللہ تعالی کو نہ
بہولین اور کہانی کی آداب سی ہی کہ بڑی رتبہ والون سی پہلی طعام کیطرف اپنی ہاتہہ
لنبانکرین اور کہانی کی آداب سی ہی کہ وہ غیرون کو نکہین کہ کہا اور کوئی شئی اپنی
آگی سی غیرون کے آگی نرکہین نہ خدمت کی طریق پر نہ انبساط کی طریق پر مگر صاحب
طعام پس اون کو اون کی لئی ایسا کرنا مسلم ہی اس لئی کہ یہہ اوس سی ایک نوع
کی خدمت ہی اور وہ صاحب طعام کو بہی نکہین کہ ہماری ساتہہ کہا اور جب اوس کو
ایک جگہہ پر بیٹہایا جاوی پس وہ اور جگہہ کو اپنی بیٹہنی کی لئی اختیار نکری اور وہ بیٹہی
جس جگہہ کہا جاوی اور جبتبک کہ اوس کا رفیق کہا رہا ہو وہ طعام سی اپنا ہاتہہ نہ
نکالی یعنی وہ اوس کی ساتہہ کہاتا رہی تاکہ اوس کا رفیق شرمندہ نہو جاوی پس وہ
اوس کو منع کرنی پر حمل کریگا اور نہین لائق کہ فقیر کی آگی سی طعام کو اٹہایا جاوی
جبتبک کہ وہ کہا رہا ہو اور جبتبک کہ اوس کی آنکہہ طعام پر ہو اور اوس کو اگرچہ
آرزو طعام کی نہو تب بہی اپنی اصحاب کو کہانی پر یاری دیوی جبتبک کہ وہ خلاف
شرع کا نہو اور لائق نہین کہ وہ دسترخوان پر کسی آدمی کی مونہہ مین لقمہ دیوی
اور اگر ساقی پانی لاوی تو وہ پانی سی اعراض نکری اگرچہ ایک قطرہ ہی ہو اور
اگر صاحب طعام کا خدمت کی لئی اوٹہی یا اوس کی ہاتہہ کو دہلائی تو وہ اوس کو
منع نکری اور لائق ہی کہ عزت سی اغنیا کی ساتہہ اور ایثار سی فقرا کے ساتہہ
اور کشادہ روئی سی بہائیون کی ساتہہ کہاوی اور وہ طعام کا خطرہ دل مین نہ لاوی
مگر اوس وقت کہ طعام حاضر ہو پس اوسوقت کہاوی اور کسی آرزو مین وہ اپنی نفس کا

مساعد نہووی شاید کہ وہ آرزو اوس کی لئی مقسوم مین نہو پس وہ نہ پاویگا اوس کو
ہرگز پس بہ سبب اوس آرزو کی اللہ تعالیٰ سی وہ محجوب رہیگا اور بسبب اوس کے
وہ اپنی طاعت سی اور اپنی حال کی نگاہ رکہنی سی روگردان ہوگا پس جب وہ اوس آرزو سے
اعراض کریگا اور اپنی حال سی مشغول ہوگا تو وہ سلیم رہیگا پس اگر اوس کی مقسوم مین ہوگی
تو آرزو اوس کی موجود ہوگی اور وہ اوس کو کہاویگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاویگا
اور وہ کہانیکو اپنا مقصود مقرر نکری اور وہ اپنی قلب کو اوس سی متعلق نرکہی اور اوسکو
اپنی نفس کی حدیث نہ ٹہیراوی بلکہ وہ اپنی جی مین یہ سمجھی کہ نفس بیمار مریض ہی اور کہانی سے
اور پینی سی اور شہوات سی اوس کو نگاہ رکہنا ضرور ہی تا کہ نفس مرض سی شفا پاوی اور ہوا
ہوس اور شہوات نفسانی اور امیدین اوس کی نفس کی بیماریان ہین اور اللہ اوس کا
طبیب اور دوا کرنیوالا ہی پس ہرگاہ اللہ تعالیٰ مملوک ہاتہہ پہ کہانا پینا بہیجی تو وہ اوسکو
کہاوی اور جانی کہ اوس کی دوا اور عافیت اوس مین ہی نہ اور طعام مین اور وہ اپنی جمیع
حرکات اور سکنات مین حفظ حال اور مراقبہ سی اور جمیع اشیاء کو اپنی دل سی نکالنی کے
اور کسی شئی کیطرف میل نکرنیسی اور کسی شئی کیساتھ طمانیت نہ لینی سی مشغول ہووی۔

فائدہ آپس مین فقرا کی آداب کی بیان مین سید الاغواث سلطان الاقطاب محبوب سبحانی
حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہے
من ذالک ان لا یمنعوا شیئا یکون لہم من اصحابہم من ثیابہم وسجادیدہم وما
دلیہم وما یجری مجراہا الخ یعنی فقرا کی آداب سی ہی کہ اپنی اشیاء کو از قسم کپڑون اور
سجادون اور کوزون اور وہ چیز کہ اون کی قایم مقام ہون آپس مین ایک دوسرے سی منع نکرینا
اور اگر کسی فقیر نی اپنی قدم سی اور فقیر کی سجادہ کو کہندلا تو وہ فقیر کو جس کا سجادہ ہی اوس سے

متوحش نہووی اور وہ غیر کی سجادہ پر اپنا پاؤن نرکہی اور وہ اپنی سجادہ کو اوس
فقیر کی سجادہ پر کہ وہ اس سی رتبہ مین فوق ہو نہ بچھاوی اور اگر کوئی فقیر اوس کی مونہہ کے
کیطرف اپنی ہاتہہ کو لنبا کری تو وہ اوس کو منع نکری اور وہ اپنی ہاتہہ کو کسی کی مونڈی
کیطرف لنبا نکری اور کسی فقیر سی طلب خدمت کی نکری اور وہ اپنی نفس سی ہر ایک
کی خدمت کری اور وہ فقرا کی قدم کو دبائی یعنی مشت ال کری اور اگر کوئی فقیر اوس کی
پاؤن کو دبانا چاہی تو وہ اوس کو منع نکری اور جب وہ حمام مین جاوی تو فقرا کی
آداب سی نہین کہ وہ کسی دلاک کو اپنی دلک پر متقرر کری اور اگر بعضی فقیر اور بعضی
فقیرون کو دلک کرین تو وہ اون کو منع نکرین اور اگر کوئی اوس کی خرقہ کی طرف یا
سجادہ کیطرف یا اور شئی کیطرف نظر کری تو وہ اوسی وقت مین اوس شئی کو اوس فقیر
کی طرف پہینکدی اور اوس کو ایثار کری اور نہین لائق کہ وہ فقرا کو کہانی کی
وقت اپنی انتظار مین رکہی اور ویساہی ہر چیز مین حتی الامکان کسی کی دل کو انتظار سی
ایذا ندیوی اس لئی کہ منتظر گرانی کہینچنی والا ہوتا ہی اور جب وہ کسی فقیر کو طعام دیوے
تو وہ اوس کو انتظار کی جس مین نہ ڈالی اس لئی کہ شوربی کا اور سالنی کا انتظار کرنا ذلت
ہی اور نہین لائق کہ وہ کسی شئی کو حتی الامکان ذخیرہ کری اور جب طعام بہت نہو تو بعد
بھی طعام کی وہ آپ کہاوی اور تا امکان فقرا کی لئی پاکیزہ طعام لانیمین وہ کوشش کری
اور اگر وہ گروہ مین ہو پس اوس کو لائق نہین کہ کسی شئی کی کہانیمین یا کسی چیز کی لینی مین
اوس گروہ سی الگ ہووی اور اگر فتوحات سی کوئی چیز اوس کی پاس آوی تو اوس کو
لائق ہی کہ اوس چیز کو اوس گروہ کی درمیان پہینکدیوی اور اگر وہ آپ مریض ہووے طلبی
اور وہ گروہ مین ہو پس وہ محتاج ہووی تخصیص دوا اور غذا کیطرف پس اوس کو

لائق ہے کہ وہ اوس مین جماعت سی اذن مانگی اور اگر وہ کسی باطن یا کسی مدرسہ
مین اوتری کہ اوس مین کوئی شیخ ہو یا خادم ہو پس لایق ہے کہ وہ ساتھہ حکم اوس شیخ کی
ہو اور وہ کوئی فعل بغیر دریافت اوس کی نکری اور جب وہ کسی قوم مین وارد ہووی
پس اوس کو لائق ہے کہ اوس پر کہ وہ قوم ہون اون کی موافقت کری اور اوسکو
لائق نہین کہ تسبیح کی پڑہنی سی یا قرارت سی وہ اپنی آواز کو فقراء بیت بلند کری بلکہ
وہ اون سی مخفی کری یا یہہ کہ نقل کری اوس کو تفکر سی یا اعتبار عبادت باطن سی اپنی اوسکو
وہ اپنی جی مین پڑہتا رہی اور اگر وہ خواص ذی اسرار سی ہے پس آواز کی بلند کرنیمین
اوس پر کلفت نہین اس لئی کہ اللہ تعالی متولی اوس کا ہے اور آمادہ کریگا اوس کی سلئی
اور امر کریگا اور نہی کریگا اوس کو اوس مین اور جماعت کی قلوب کو واوس کا
مسخر اور اوس پر مہربان کریگا اور پہیریگا اون کی دلون کو اوس کی دوستی سی اکیطرف
اور اوس کی ہیبت اور احترام سی دوسری مرتبہ اور ایسا ہی لائق نہین کہ وہ اپنی آواز کو
بغیر تسبیح کی کسی کلام سی بلند کری اور جب وہ قوم مین ہو پس لائق ہے کہ وہ اون قوم کی
ایک آدمی سی سرگوشی نکری اور مخفی سخن نکہی اور وہ فقراء مین حتی الامکان دنیا کی اور کہانیکی
چیز کی بات نکری اور فقیر کے تیز اگلی ہے کہ مہا امکن کسی چیز کو نہ کہی بلکہ وہ مکتوب کی اعمال سی
اور قلب کی مراقبہ سی اور حفظ حال اور تفکر سی مشغول ہووی اور فقراء کی روبرو نعلین
بہت نہ پڑہی اور جب وہ روزہ رکہین تو وہ اوس مین اون کا موافق ہووی اور
جب وہ مفطر ہون تب وہ بہی اون کا اوس مین موافق ہووی اور وہ اکیلا اون سی
روزہ نہ رکہی اور جب وہ جاگتی ہون تو وہ نیند نکری مگر جب کہ اوس پر نیند غالب ہو یعنی
اون سی اکیلا ہووی اور نیند کری اوس مقدار پر کہ نیند کا مجرتن توڑتی اور نہین لائق

اوس کو کہ حتی الامکان وہ کسی شیئی کی آرزو مین تقدیم کری اور فقرا پر اوس کو خرچ کری اور اگر کوئی فقیر اوس سی کسی چیز کو طلب کری پس وہ اوس کو رد نکری اگرچہ وہ قلیل ہو اور اون کی دل کو طول انتظار سی ایذا نہ دیوی جب کوئی فقیر یا کوئی آدمی اوس سی مشاورت کری پس وہ جواب کی دینی مین عجلت نکری اور اوس کی کلام کو قطع نکری بلکہ اوس کو مہلت دیوی تاکہ وہ جمیع مافی الضمیر سی اپنی دل کو خالی کری اور اوس کو رد اور انکار سی جواب دیوی اور جب وہ اوس سی فارغ ہووی اور رای اوس کی صواب پر ہو تو پہلی اوس کی موافقت سے اوس کو قبول کری اور کہی کہ یہہ وجہہ ہی پس جو کچھہ کہ اوس کی نزدیک صواب ہو نرمی سی اوس کو بیان کری نہ کہ درشتی اور وحشت سی اور اون کی ایذا سی ہر کہ وقت کہانیکی نہ وہ طعام کی مدح کرین اور نہ ذم کرین فائدہ فقرا کی لئی اپنی عیال اور اولاد کی بساط نفقہ معیشت کی بیان مین غوث الاعظم قطب الافخم محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی من ذالک حسن الخلق والانفاق علیہم بالمعروف بما ملکہ الخ یعنی فقرا کی آداب سی ہی حسن خلق اور نفقہ دنیا عیال کا مطابق امر شرعی کی جیسا کہ ممکن ہو اور جب وہ اوس چیز کا مالک ہووی کہ اوس کو وہ چیز اوس دن کفایت کری پس وہ کل کے خرچ کے لئی اوس سی کچھہ نرکہی اوس حال مین کہ اوس کو اوس چیز کی اوسی دن حاجت ہو اور اگر اوس دن کی خرچ سی کچھہ زائد ہووی پس وہ کل کی لئی اپنی عیال کی خرچ کے واسطی اوس کو ذخیرہ کری نہ کہ اپنی واسطی اور وہ کہاوی مگر عیال کی متابعت سی بلکہ وہ اپنی عیال کا مثل خادم کی اور وکیل کی رہی اور وہ اون کی ساتہہ ایسا برتاو کری جیسا غلام اپنی مالک سی کرتا ہی اور وہ اپنی عیال کی خدمت مین اور اون کی اصلاح کیت

اوٹھاتی ہین اور اونکی مصالح کی کوشش کرنہین خداتعالی کی احکام کی بجاآوری کی قصد
کری اور وہ اپنی نفس کی خدمت کو چھوڑکر اپنی عیال کی خدمت کو اختیار کری اور وہ
خود عیال کی کہلانیکی غرض سی کہاوی اور اون سی اپنی نفس کی خواہش کی پیروی کرنیکا
باعث ہووی اور اگر اوس کی پاس ایسی شیئی ہو کہ وہ شیئی اوس کو حاجتی کی ایام مین کام
آویگی اور وہ گرسیون کی ایام مین اوس چیز کی قیمت کا محتاج ہو تو وہ اوس کو گرسیونکی
ایام کی کارروائی کی لئی فروخت کرلی اور اگر اوسنی اپنی کسب سی اوسدن کا خرچ حاصل
کرلیا ہو اور وہ اوسیدن کی کسب سی عیال کی کل کی دن کے خرچ کی لئی بہی حاصل کر
سکتا ہی تو وہ اوسی روز کی کفاف سی قناعت کری اس لئی کہ فقر مین مایکتفی سی قناعت
کرنا واجب ہی اور کل کے دن کی تدبیر کو کل مین پر چھوڑی اگر اوس کو توکل مین اور صبر
مین اور رنج کہینچنی مین اور بہوک مین اور سختی مین طاقت ہو اور اوس کی عیال کو نہو
پس اوس کو جایز نہین کہ وہ اپنی نفس کی حالت پر اون کو چہوڑی بلکہ وہ اونکی لئی کسب کری
اور اگر وہ اپنی عیال سی اطاعت اللہ تعالی کی اور حسن سیرت اور عبادت مشاہدہ کری
پس اوس پر لازم ہی کہ اون کو کسب حلال اور مباحات سی کہلاوی تاکہ وہ طاعت اور
صلاحیت کا ثمرہ لاوی اور اون کو حرام سی نکہلائی پس وہ عصیان اور گناہ کا ثمرہ لاوینگی
اور وہ اپنی نفس کی عمل کی اصلاح مین اور صدق مین اور طہارت مین کوشش کری تاکہ
اللہ تعالی حسن صبر مین اور حسن طاعت مین درمیان اوس کی اور درمیان اوسکی عیال
کے اصلاح کری اور اون کو اون کا موافق کری اور اوس کی صلاحیت کی برکت اوسکی
عیال پر عود کری قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اصلح ما بینہ وبین اللہ اصلح اللہ
ما بینہ وبین الناس یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ

کہ جو کوئی اون امور کو کہ درمیان اوس کی اور درمیان اللہ تعالی کی ہین اچھا کریگا
اللہ تعالی اون امور کو کہ درمیان اوس آدمی کی اور درمیان اور آدمیون کی ہین
اچھا کریگا اور عیال ہی آدمیون سی ہی اور جب کوئی مہمان اوس کی گھر مین وارد ہو
پس اوس پر واجب ہی کہ جو کچھہ کہ وہ اپنی مہمان کو کہلاوی اوس سی اپنی عیال کو بہی
کہلادی اور اگر اوس کو وسعت اور مکنت ہو پس اوس کو چاہئی کہ وہ طعام کو وافر
کری تا کہ وہ طعام سب کو کفایت کری پس اون سی بچ جاوی اور اگر اوس کو فقر اور
قلت اور تنگدستی ہو اور وہ اپنی عیال سی ایثار اور رضا کو مشاہدہ کری پس اسوقت
طعام کو مہمانون کی لئی اختیار کری اور اوس کو اون پر ایثار کری اگر درصورتیکہ مہمانسی
کچھہ بچ جاوی تو اوس کو براہ تبرک کی وہ کہالین پس اللہ تعالی اوس کا عوض اوسکو
دیویگا اور جو کچھہ کہ اون کی پاس ہی اوس مین برکت اور وسعت ڈالیگا پس تحقیق
مہمان اپنی رزق کی ساتہہ وارد ہوتا ہی اور مکان والون کی گناہون کو لیجاتا ہے
جیساکہ یہہ حدیث مین آیا ہی اور جب ایسی فقیر کو کہ وہ صاحب عیال اور صاحب افلاس ہو
دعوت مین بلایا جاوی پس فتوت سی نہین کہ وہ فقیر اپنی عیال کو فاقہ مین چھوڑ دیوی
اور خود دعوت مین جاکر اپنی حصول شہوت کو یعنی اپنی پیٹ بہرنیکو اپنی عیال کی فاقہ پر
اختیار کرلیوی اور شریعت اور طریقت مین جایز نہین کہ وہ دعوت مین اپنی عیالکی
لئی طعام کو چہپائی اور وہ ذلت اٹہائی پس اوس کو دعوت مین کوئی آدمی نہ بلائیگا
پس چاہئی کہ وہ اپنی عیال کی ساتہہ صبر کری اور اگر صاحب دعوت مین فتوت ہوگی
اور اوس کو معلوم ہوگا کہ فقیر مہمان صاحب عیال ہی تو اوس کو لائق ہی کہ وہ اکیلا
اوسکو دعوت مین نہ بلائی بلکہ فقیر مہمان کا دل اوس کی عیال کی فکر سی خالی کری اور ابہی

قدر طعام کی اون کو احتیاج ہو اور تنا طعام اون کی طرف بہیجدی اور مہمان فقیر کو اوس
سی آگاہ کری اور فقیر پر واجب ہی کہ وہ اپنی اہل وعیال کو شریعت اور ظاہر علم کے
ملازمت سی تادیب کری اور بکم وبیش علم کی مخالفت کرنی پر اون کو قوت دنیوی اور
اوس کو لائق نہین کہ وہ اپنی اولاد کو حرفت سیکہنی کی لئی بازار بہیجی بلکہ اون کو وہ دین کے
احکام سکہاوی اور دنیا کی طلب کرنیکی ترک پر اون کو باعث ہووی مگر اوس وقت کہ
اوس پر فقر اور قلت صبر اور رسوائی اور احتیاج خلق کی غلبہ کری پس چاہئی کہ وہ آپ اپنی
عیال اور اولاد کو ساتہہ کسب کرنیکی اور تحصیل معاش کی شامل کری تاکہ وہ اور آدمیون سے
معاش مین مستغنی ہوں پس اشتغال کسب کا اور اشتغال سی ساتہہ حفظ حدود شرع کی افضل ہی
اور وہ اپنی اولاد کو والدین کی حقوق کی مراعات کی وجوب سی اور عقوق سی دور رہنیکی
اور اپنی عیال کو اپنی حق کی مراعات سی اور صبر اور طاعت کی فضیلت سی واقف اور تنبیہ
کری فائدہ فقراء کی سفر کرنیکی آداب کی بیان مین غوثنا ومغیثنا وسیدنا ومخدومنا
وجد والدنا محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی
غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی انہ یجب ان یکون سفر المومن الخروج من اوصافہ
المذمومۃ الی صفاتہ المحمودۃ الخ یعنی واجب ہی کہ عادات مذمومہ سی صفات محمودہ
کیطرف نکلنا سفر مومن کا ہو پس وہ ساتہہ درست کرنی اپنی تقوی کی ہوا وہوس نفسانی
سی مولی کی رضا کے طلب کرنے کیطرف نکلی پس جب فقیر ارادہ کری کہ وہ اپنی شہر سی سفر
کری پہلے دل سی کہ اوس پر واجب ہی وہ یہہ ہی کہ وہ اپنی دشمنون کو راضی کری اور وہ اپنی
والدین سی یا اون اقربا سی کہ وجوب حق مین وہ والدین کی حکم مین ہون مانند چچا اور
ماموں اور دادا اور دادی کی وہ اذن سفر کا مانگی پس جب وہ اوس کی سفر کرنیسی راضی ہون

پس وہ نکلی اور اگر وہ صاحب عیال کا ہو اور اونکی سفر کرنے مین اون کی مضرت اور ضایع
ہوتا ہی پس اوس کو سفر کرنا لازم نہین مگر بعد اصلاح اون امور کے یا اپنی ساتھہ ہمراہ لیجاوی
اون کی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت یعنی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ کافی ہی مرد کی لئی از روی گناہ کی یہہ کہ ضایع کری اوس کو
کہ وہ قوت دیتا ہی اوس آدمی کو کہ اوس کا کفاف اوس پر واجب ہی چھوڑ دینا گناہ ہی اور
فقیر کے شروط سی ہے کہ جب وہ مسافر ہو تو دل اوس کا اوس کی ساتھہ ہو کسی علاقہ کی طرف
دل اوس کا ملتفت نہو اور کسی مطلب سی دل اوس کا متعلق نہو پس جس جگہہ مین کہ وہ
اوتری دل اوس کا اوس کی ساتھہ ہو اور دل اوس کا فارغ اور سب اشیا سی خالی ہو
جیسا کہ ابراہیم بن ددحہ سی مروی ہی کہ اوس نی کہا کہ مین ابراہیم بن شیبہ کی ساتھہ بادیہ مین
داخل ہوا پس اوس نی مجھ فرمایا کہ جو شئی علاقہ کی تیری ساتھہ ہی اوس کو پہینکدی پس
مینی بغیر دینار کی سب چیز کو پہینکدیا پس اوسنی فرمایا کہ میری دل کو مشغول نکر جو شئی کہ تیری
ساتھہ ہی اوس کو پہینکدی پس دینار کو بہی پہینکدیا پس اوس نی فرمایا جو کچھہ علاقات سی تیری ساتھہ
ہی پہینکدی پس مینی یاد کیا کہ میری ساتھہ تسمہ چمڑیکا ہی جوتی کی لئی پس مینی اوس کو بہی پہینکدیا
پس قسم ہی خدا تعالی کی کہ نہ محتاج ہوا مین راہ مین تسمہ کی طرف مگر کہ اوس کو اپنی آگے
پایا پس ابن شیبہ نی فرمایا کہ ایسا حال ہوا اوس شخص کا کہ وہ صدق سی اللہ تعالی کی ساتھہ معاملہ
کری اور نہین لائق فقیر کو کہ وہ سفر مین اوس اوراد کو کہ وہ اوس کو حضر مین پڑہتا تھا
کوتاہ کری اسلئی کہ سفر اون کی اعمال کی زیادتی ہی پس لائق نہین کہ بسبب سفر کی اون اعمال کے
اور احوال مین خلل حاصل ہو اور رخصت ضعیفون اور عوام کی لئی ہی اوساتھ ہو یا اور خواص کو
رخصت سی کیا کام ہی بلکہ ہمیشہ جمیع احوال مین اون کی ساتھہ پاسبان قایم ہین اور وہ

حفاظت دایمی مین ہی اور اون کی ساتھہ دوست ہمنشین ہی اور اون کا انس دوستی کے
ساتھہ زائد ہی اور اون کی ساتھہ غنا قایم ہی اور مدد آلہی تعالی شانہ کی اون کو پی
در پی پہونچنی والی ہی اور تصرف اون کو لازم ہی اور لشکر باطنی مدد حضرت ایزد تعالی
شانہ کا آنہوہی کی نزدیک اون کی پہونچنی والا ہی پس سفر اون کی لئی قوی تر ہے
اور اوس مطلب کی لئی کہ وہ در پی اوس کی ہین سفر لائق تر اور احسن تر ہے اس لئی
کہ اوس سفر مین اون اسبابی کہ وہ ارباب ہین اور اوس خلق سی کہ وہ بت ہین
اور وہ شیطان سی اشد ہین بعید ہوتا ہی اور لائق ہی فقیر کو کہ وہ اول سفر مین اپنی
دل کی رعایت کری اور غفلت پہ نہ نکلی اور سفر مین کوشش کری تا وہ اللہ تعالی کو
اپنی دل سی نہ بہولی اور اوس کو لائق نہین کہ وہ وجہا من الوجوہ کسی غرض اغراض دنیای
کے لئی سفر کری بلکہ سفر اوس کا اطاعت آلہی جل جلالہ کی ادا کی لئی یا حج کی لئی یا کسی
شیخ کی زیارت کرنیکی لئی یا کسی موضع سی اپنی قلب کو کدورت سی صاف اور اپنی
زندگانی کو کامل تر پاوی پس وہ اوسی موضع کو لازم پکڑی اور وہ اوس موضع سی دور
نہووی مگر امر یقینی آلہی سی یا فعل محض اور تقدیر حق تعالی سی پس اوس وقت چاہئی کہ وہ
اوس طرف جاوی کہ وہ امر کیا جاوی یا اوٹہائی اوس کو تقدیر جب کہ وہ اون سے
ہو کہ وہ قضا اور قدر کی تصرف مین ہین یعنی بغیر ارادہ اور آرزو اپنی کی وہ قضا اور قدر کے
تصرف مین ہین اور ہوا ہوس اور ارادات اور آرزوئین اون کی زائل ہوئی ہین
اور وہ اپنی سی فانی ہین اور وہ اللہ تعالی کی مراد اور محبوب ہین اور جو وقت کہ فقیر
کی لئی بعضی مواضع مین جاہ اور قبولیت ظاہر ہووی پس اوس کو لائق ہی کہ وہ اوس
موضع سی نکل جاوی اور اوس قبول کو اپنی نفس پر تشویش دیوی تا کہ وہ بسبب قبول

خلائق کی اللہ تعالی سی نفی اور محجوب نہو پس اوس کا خلق نصیب ہو اور یہہ جبھی
کہ اوس مین ہوا ہوس نفسانی موجود ہو اور جب وہ زائل ہو جای پس اوس کے
آگے خلق کی لئی وجود نہین اور اونکی قبولیت کو اوس فقیر کے نفس مین اثر نہین
پس وہ اوس فقیر کے قلب سی خارج ہین اور درمیان اون کی دل کی اور درمیان خلق کے
حجاب اور پاسبان ہین کہ اوس کی دل کو دخول خلق سی نگاہ رکھتے ہین تاکہ شرک نہو
پس توحید صرف پراگندہ ہوگی اور لائق ہی کہ فقیر کی لئی کہ وہ سفر مین حسن خلق سی اور مدارات
سی اور ترک مخالفت سی اپنی اصحاب کی ساتھہ معاشرت کری اور وہ اون کی خدمت مین مشغول
ہووی اور اون مین کسی سی وہ طلب خدمت کی نکری اور اوس کو لائق ہی کہ وہ ہمیشہ سفر
مین طہارت پر رہی اور اگر درصورتیکہ پانی موجود نہو تو وہ تیمم کری جیساکہ حضر مین طہارت
پر رہنا اوس کی لئی مستحب ہی اس لئی کہ وضو ہتیار مؤمن کا ہی جیساکہ حدیث مین آیا ہے
اور شیاطین اور جمیع موذی سی وضو اوس کی لئی امان ہی اور اوس کو لائق ہی کہ وہ نوخیز
امارد کو اپنا مصاحب نکری خصوصًا سفر مین پس تحقیق مصاحبت امارد نورسیدہ کی شیطان
کی دوستی ہی اور شر سی اور فتنہ سی اور متابعت ہوا سی اور قبائح نفس سی اور تہمت سے
قریب تر ہی اور اون کی صحبت مین خطر عظیم ہی مگر یہہ کہ فقیر اون سی ہو کہ اون سے
شیوخ اور علماء با متدا اقتدا کرتے ہون اور وہ نگاہ رکھی گئی ہون اور امام اور
رہنما راہ الہی عزاسمہ کی اور سکہانیوالی خیر کی اور خلق کو عذاب الہی جل شانہ کی
ڈرانی والی اور خلق اخلاق بد کو پاک کرنیوالی اور درمیان حق اور درمیان خلق کے
درمیان ہون پس اسوقت خوف نہین کہ وہ امارد سی یا شیوخ سی مصاحب ہو
اور جب وہ کسی بلدہ مین داخل ہو اور اوس مین کوئی شیخ ہو پس لائق ہے کہ وہ ابتدا کری

اوس پر سلام کرنے اور اوس کی خدمت کرنے سے یعنی وہ اوس کی طرف بزرگی اور حشمت اور تعظیم کی
آنکھ سی دیکھی تاکہ وہ اوس کی فائدہ سی محروم نرہی اور جب اوس کی لئی کوئی شغل آدمی پس وہ
بغیر اصحاب کی اپنی لئی اوس کو قبول اور اختیار نکری اور جب ایک آدمی کو اوس کے
یاروں سی عذر واقع ہو یعنی بیمار ہو وی پس وہ اوس کی ساتھ ٹھہری اور اوس کو ضایع
نکری اور اللہ تعالی توفیق دینی والا الصواب کا ہی اب مین اپنی رسالہ کو غوث الاغواث ربانی قطب
الاقطاب صمدانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی دعائیہ
رباعی پر ختم کرتا ہون جس کا ورد کرنا طالب حق کو بہت مفید ہی ⁂ یارب زگناہ خویش منفعلم ⁂
ز قول بد و فعل بد خود خجلم ⁂ فیضی بدلم ز عالم قدس برسان ⁂ تامحو شود خیال فاسد ز دلم ⁂
جب یہہ رسالہ اتمام کو پہونچا تب فقیر مودودی مؤلف نی چاہا کہ ضمیمہ اس رسالہ کا در باب فضیلت
ذکر اور اہل ذکر اور مکان ذکر کے اور در باب ذکر لطایف سبعہ کی اور مقام اون کی لکھی تاکہ
اگر کوئی آدمی توبہ اور بیعت و ما یتعلقہا کی فوائد اس رسالہ مشتمل نمونہ خرواری مین دیکھکر کسی
اہل اللہ کی دست حق پرست پر بیعت توبہ کی کری تو اوس کو چاہئی کہ اس ضمیمہ کو کہ در باب
فضیلت ذکر اور اہل ذکر اور مکان ذکر کے ہی دیکھکر ذاکر ہو وی اور لطائف سبعہ کو
اذکار رحمانی کی انوار سی منور کری تا مجاہدہ اوس کا منتج مشاہدہ ہو جاوے نا چاہئیے کہ مشاہدہ
حضرت اللہ تعالی کی فضل پر اور اپنی مرشد فانی فی اللہ اور باقی باللہ کی مہربانی پر موقوف
ہی مجاہدہ کسبی ہی اور مشاہدہ وہبی ہی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم سعدی شیرازی نی کہا ہی شب تاریک دوستان خدا ⁂ می بتابد چو
ماہ رخشندہ ⁂ این سعادت بزور بازو نیست ⁂ تا نبخشد خدای بخشندہ ⁂ اور
مقصود اس ضمیمہ کی لکھنی سی یہان بیان فضیلت ذکر اور اہل ذکر اور مکان ذکر اور ذاکر

لطائف سبعہ اور مقام اون کا ہی نہ کہ حصر اور حصا انواع ذکر اور جمیع اذکار کا ہی کہ وہ
لا تعد ولا تحصی ہین اور اوس باب مین بھی اور رسالہ نافعہ لکھا گیا ہی اور مخفی نہ رہے
کہ اقسام ذکر اور مراقبات کی بہت ہین جیسا کہ کسی نی فرمایا ہی طرق الوصول الی اللہ
بعدد انفاس الخلائق یعنی طریق وصول الی اللہ کہ مراد اون سی اقسام اذکار اور
انواع مراقبات ہین بتعداد خلائق کی انفاس کی متعدد ہین اور اصناف اذکار اور مراقبات
ہین سی وہ اذکار اور مراقبات مفید ہونگی کہ مرید کو اپنی مرشد کامل اور مکمل سی پہونچے
ہونگی اگر کوئی مرید اون کو موجب فرمان واہب الاذہان اپنی شیخ فانی فی اللہ باقی
باللہ کی عمل مین لاویگا تو اون سی وہ حظ مشاہدہ کا اوٹھایگا کسی نی کیا اچھا کہا ہے۔
ہرگز نرسی بی مدد پیر بجائی ؏ بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائی هٰذه ضميمة لاهل
الارادة والتبع فی فضیلة الذكر واهله وذكر اللطائف السبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول۔ عرض دارد فقیر ز آل بتول

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی نی قرآن مجید مین فرمایا ہی یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ
ذکرا کثیرا یعنی ای ایمان والو اللہ تعالی کی یاد کثرت سی کرو یہان اللہ تعالی نی کثرت
سی یاد کرنیکا حکم فرمایا ہی اس حکم پر اہل اللہ اور کاملین امت ہی نے پوری طور پر عمل
کیا ہی اور صرف عمل ہی نہین کیا بلکہ عام امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کو اوس پر
عمل کرنیکی طریقی تعلیم کی ہین کہ کرنیسی کثرت ذکر کی وہ حالت ہو جاتی ہے کہ اوس سے
زیادتی کا احتمال باقی نہین رہتا یعنی ہر وقت سوتی اور جاگتی اور خلوت اور جلوت
مین ہر نفس اور طالب حقیقی کی یاد مین رہتا ہی دل ذکر [illegible]

اللہ تعالیٰ اسطرح بشارت دیتا ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرة واجرا عظیما یعنی جو مرد اور عورتین کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتی ہین اون کے لئے اللہ تعالیٰ نے مہیا کر رکھی ہے بخشش اور بڑا بدلہ یعنی جس کا کچھ بیان نہین ہو سکتا ایسی ہی لوگون کی شان مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات اور بعض روایت مین ہے طوبی للمفردین یعنی حضرت سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبقت لے گئے مفردون یا یہہ کہ خوشخبری مفردون کے لئے ہے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مفردون کون ہین ارشاد ہوا کہ جو مرد اور عورتین کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہین ترمذی وغیرہ مین روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیی کو پانچ باتون کی نسبت فرمایا کہ انپر وہ خود بہی عمل کرین اور بنی اسرائیل کو انپر عمل کرنیکا حکم دین اون مین ایک بات یہہ بہی تہی کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرو کیونکہ یاد کرنیوالے کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی شخص دشمن سے بہاگا اور دشمن اوس کے پیچہے دوڑا یہانتک کہ وہ شخص بہاگ کر مضبوط قلعے مین پہونچ گیا اور اپنی جان کو دشمن سے بچالیا اسیطرح بندہ اپنی جان کو شیطان سے نہین بچا سکتا بجز ذکر خدا کے یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد بہی ایسی ہی چیز ہے جو انسان کو شیطان سے جو اوس کا صریح دشمن ہے بچالیتی ہے جب انسان بکثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو اوس کی خبر سے خود بخود شیطان بہاگ جاتا ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ہر انسان کے دل مین دو گہر مین ایک مین تو فرشتہ رہتا ہے دوسری مین شیطان جب بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ... جب اللہ تعالیٰ کی یاد نہین کرتا تو وسوسہ کی دل پر اپنا منہہ رکہکر وسوسے ڈالتا

بیہقی روایت کرتی ہین کہ ہر حال مین اللہ تعالی کی یاد کثرت سی کرو کیونکہ کوئی کام
یاد خدا سی زیادہ نہ اللہ تعالی کو محبوب ہی اور نہ دنیا و آخرت مین اس سی زیادہ کوئی
نجات دینی والی شئی ہی امام احمد وغیرہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی ارشاد فرمایا کہ قیامت کی دن اللہ تعالی کی نزدیک سب سی بڑی مرتبہ والی
وہ ہونگی جو کثرت سی اللہ تعالی کی یاد کرنیوالی ہین کسی نی عرض کیا کہ خدا تعالی کی راہ مین
جہاد کرنیوالون سی بہی وہ بڑی مرتبہ والی ہونگی ارشاد ہوا کہ اگرچہ کفار اور مشرکین سی
یہان تک لڑا ہو کہ تلوار ٹوٹ گئی ہو اور خون مین نہا گیا ہو تو بہی اللہ تعالی کی یاد کرنیوالا
اوس سی افضل ہی اب اگر کثرت کی حد دریافت کرنا ہو تو اس حدیث کو ملاحظہ کرنا چاہئی
اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون یعنی یاد خدا کی یہان تک کثرت سی کرو کہ
لوگ دیوانہ کہنی لگین اسیوجہ سی امام غزالی رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم اس زمانی مین ہوتی تو لوگ اونہین دیوانہ کہتی اور حضرات صحابہ اس وقت کی
لوگون کو کہتی کہ یہہ لوگ قیامت کی دن پر ایمان نہین لائی خیال کرنا چاہئی کہ جب امام
غزالی پانچوین صدی مین اپنی زمانی کے لوگون کا یہہ حال بیان کرتے ہین تو وای
برحال تیرہوین اور چودہوین صدی کی مسلمانون کی اور اسیطرح قرآن مجید
مین اس آیتہ سی کثرت ذکر کا نشان ملتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا
وعلی جنوبہم یعنی جو اللہ تعالی کی یاد کرتی ہین کہڑی اور بیٹہی اور لیٹی جیسا کہ آگے
گذرا اور غرض اس آیت سی اون لوگون کی تعریف ہی جو ہر حال مین اللہ تعالی کی
یاد کرتی ہین کیونکہ انسان کسی وقت مین ان تین حالتون سی خالی نہین ہوتا اور جب
ان تینون حالتون مین ذکر اللہ کا ہوا تو ہر حالت مین ذکر پایا گیا غرض کہ کثرت

ذکر کی ده ہی کہ کوئی وقت اور کوئی حالت بغیر یاد خدا کی نگذری علامہ جزری وغیرہ علمانی لکہا ہی کہ جو اذکار اور دعائین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی رات اور دن کی مختلف اوقات کی لیے منقول ہین اونپر جو کوئی مواظبت کری تو

اُن لوگون مین ہوگا جو کثرت سی اللہ تعالی کی یاد کرتی ہین سورہ بقرہ مین ارشاد خداوندی جل شانہ ہی فاذکرونی اذکرکم یعنی تم میری یاد کرو مین تمہاری یاد کرونگا صحیح بخاری اور مسلم مین ایک حدیث قدسی ہی جو اس مضمون کی کسیقدر شرح کرتی نحروہ یہہ ہی کہ مین اپنی بندی کی گمان کی ساتہہ ہون اور مین اوس کی ساتہہ ہون جب وہ مجہے یاد کری اگر وہ مجہی اپنی جی مین یاد کری تو مین اوسی جی مین یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجہی مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوس کو ایسے مجمع مین یاد کرتا ہون جو وہ اوس کی مجمع سی بہتر ہے یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء اور اولیاء کی مجمع مین یہان بہی اللہ تعالی کی یاد کرنیکا حکم ہوا اور اوس کا نتیجہ اور فائدہ وہ بیان کیا گیا ہی کہ اگر اوس کی دل مین کچہہ بہی خدا تعالی کی طلب ہو تو وہ خوشی کی ماری پہولی نہ سمائی اور جو طالبان خدا ہین اون کی تو فدا ہو جانیکا مقام ہی وہ شی کسقدر معظم اور ضروری اور کیسی پیاری ہوگی جس کی وجہ سی ہمارا حضرت رب العالمین مطلوب حقیقی ہم ایسی ناچیز بندون کو یاد کری اور ایسی بزرگ جماعت مین ہمارا ذکر فرمائی افسوس اوس پر جو باوجود قدرت کی ایسی نعمت عظمی سی محروم رہی ترمذی وغیرہ مین روایت ہی کہ حضرات صحابہ سی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا مین تمہین ایسی کام سی خبردار نکردون جو تمہاری پروردگار کی نزدیک تمہاری اور کامون سی بہتر اور سب سی پاکیزہ ہوسونی اور چاندی کی صرف کرنیسی بہی تمہاری لئی بہتر ہو اور اس سی بہی بہتر ہو کہ تم دشمن سی مقابلہ کرو اونکی

گردنین کاٹو اور وہ تمہاری صحابہ نی عرض کیا کہ کیون نہین یا رسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی کی یاد ان سب باتون سی بہتر ہی اور یہہ حدیث مع ترجمہ کی آگی اس رسالہ مین لکھی گئی ہی حصن حصین کی شرح مین ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر عبادت مین ثواب کا ملنا اوس کی مشقت کی اندازی پر نہین ہی بلکہ اللہ تعالی کبھی تہوڑی نیکی پر وہ ثواب دیتا ہی جو بہت پر نہین دیتا ثواب کی کمی اور زیادتی بعض وقت مشقت کی اندازی پر ہوتی ہی اور بعض وقت نیکی کی مراتب پر موقوف ہوتی ہی یعنی جیسی عمدہ اور عالی مرتبہ نیکی ہوگی ویسا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔

صحیح بخاری اور مسلم مین ہی کہ اللہ تعالی کی ایسی بہی فرشتی ہین جو رستون مین اللہ تعالی کی یاد کرنیوالون کو ڈہونڈتی پہرتی ہین تاکہ وہ اون کی زیارت کرین جسوقت کسی نی اللہ تعالی کی یاد کرنیوالون کو پایا تو ایک نی دوسری کو آواز دی کہ اپنی مطلب کیطرف آو یہہ سنتی ہی وہ فرشتی اون ذکر کرنیوالون کو اپنی پرون سی گہیر لیتی ہین آخر حدیث تک صحیح مسلم مین ہی کہ جو گروہ اللہ تعالی کی یاد کرنی بیٹھتا ہی فرشتی اوس کا طواف کرتے ہین اور خدا کی رحمت اونہین ڈہانک لیتی ہی اور تسلی اونپر نازل ہوتی ہی اور اللہ تعالی اپنی مقربین مین اون کا ذکر کرتا ہی ترمذی مین ہی کہ ایک شخص نی عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیک وسلم شرایع اسلام مجہپر غالب ہوگئی یعنی کثرت کی وجہ سی مین اونہین ادا کر نہین سکتا لہذا مجہی ایسی چیز تعلیم فرمائی کہ مین اوس پر عمل کرون ارشاد ہوا کہ تیری زبان اللہ تعالی کی یاد مین ہمیشہ تر رہی مقصود یہہ معلوم ہوتا ہی کہ دل کسی وقت مین یاد خدا سی غافل نرہی اعمال ظاہری فرض و واجب و سنت مؤکدہ کی سوا اور اداہون یا نہون ذکر قلبی مین دونا مکی خلاصہ [illegible]

ایک یہہ کہ ہر وقت انسان کر سکتا ہی اگرچہ کیسا ہی ضعیف کیوں نہ ہو دوسری یہہ کہ
اِس مین ریا کو دخل نہیں ہوتا بخلاف عبادت جسمانی کہ اوس مین انسان تھک جاتا ہی
اور ریا سی بچنا بہی اوس مین دشوار ہی اسی وجہ سی صوفیہ کرام اول ذکر قلبی ہی کی
زیادہ تاکید کرتی ہین ابن حبان روایت کرتی ہین کہ جب حضرت معاذ بن کو جانی
لگی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دریافت کیا کہ اللہ تعالی کی نزدیک کون
کام زیادہ پسندیدہ ہی ارشاد ہوا کہ تو ایسی حال مین مروی ہی کہ اللہ تعالی کی ذکر سی
تیری زبان تر ہو یعنی تمام عمر اللہ تعالی کی یاد مین مشغول رہی یہان تک کہ اوسی پر
خاتمہ ہو جائی ملا علی قاری نی اس حدیث کی شرح مین لکہا ہی کہ اس مین دو باتون
کی طرف اشارہ ہی ایک یہہ کہ تمام نیک اعمال کا خلاصہ اللہ تعالی کی یاد ہی دوسری
یہہ کہ زندگی مین اللہ تعالی کی یاد مین مشغول رہنا باعث ہی اس امر کا کہ موت کی نازک
حالت مین بہی اوسی اللہ تعالی کی یاد رہی حدیث مین آیا ہی کہ جس حال مین تم جیوگی
اوس مین مروگی اور جس مین مروگی اوس مین قیامت کی دن اوٹہوگی یہہ امر تجربہ
سی بہی بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جس امر کا انسان عادی ہو جاتا ہی وہ بی اختیار حالت
بیخودی مین بہی جاری ہوتا ہی مثلاً چہوٹی بچی جو قرآن مجید پڑہتی ہین سوتی ہین جب
وہ براتی ہین تو وہی قرآن مجید کی سورتین یاد آتیں پڑہتی ہین جن کی دن کو اونہون نی
مشق کی ہی آدمی سوتی ہین اوسی قسم کی خواب اکثر دیکہتا ہی جس امر کا خیال جاگتی ہین
اوسی رہتا ہی اسیطرح جو مرد خدا اپنی زندگی مین اللہ تعالی کی یاد مین مشغول رہیگا نزع کی
وقت بہی اوسی اللہ تعالی ہی کی یاد رہیگی اور دل اور زبان سی بی اختیار اوسی کا نام
نکلیگا اسیوجہ سی اہل اللہ مریدون سی اللہ تعالی کی یاد کی کثرت کراتی ہین طبرانی مین حضرت

معاذ سی روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جنتیوں کو
کسی امر پر حسرت اور ندامت نہوگی مگر زندگی کی اوس وقت پر جسمین اونہون نی
خدای عزوجل کی یاد نہ کی ہوگی وای برحال اون کی جنہون نی اپنی عمر فضول کامون
مین تباہ کی یا بری کامون مین پہنسی رہی اور اس زندگانی کی قدر نجانی جس کا ایک
ایک دقیقہ بیش بہا ہی جس کی قدر مرتی وقت معلوم ہوگی مگر اوس وقت ندامت کچہہ
نفع ندیگی ابن حبان نی بہی روایت کی ہی کہ جو لوگ کسی جگہہ بیٹہکر علحدہ ہوئی اور اوس
مجلس مین خدا کا ذکر اونہون نی نہ کیا تو گویا مردار ہو گدہا کہا کر علحدہ ہوئی اور یہہ
جلسہ قیامت کی روز اونہین باعث ندامت کا ہوگا اور متعدد روایتون مین اللہ
تعالی کی ذکر کی ساتہہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنا بہی آیا ہی یعنی
یہہ مضمون ہی کہ جس مجلس مین لوگ مجتمع ہوکر متفرق ہوگئی اور اوس مین اللہ تعالی کا
ذکر نہ کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بہیجا تو اون کی وہی
مثال ہی جو اوپر ذکر کی گئی اس مثال کی یہہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ الدنیا جیفۃ
وطالبہا کلاب آیا ہی یعنی دنیا مردار چیز ہی اور اوس کی طلب کرنیوالی کتی ہین
پس جب اون غافلون نی مقام جلسہ مین دنیا ہی کا ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ اوس مردار
شئی کا استعمال کرتی رہی اگر کچہہ بہی خدای پاک کا ذکر کرلیتی تو یہہ ناپاکی دور ہوجاتی
مقصود اس تشبیہ سی غفلت سی نفرت دلانا اور اوس سی ڈرانا ہی کہ ذکر خدای تعالی
سی غافل رہنا نہایت بری اور نفرت خیز چیز ہی یہان اون حدیثون پر بہی نظر
کرنی چاہئی جو اس مجلس کی تعریف مین آئی ہین جس مین اللہ تعالی کا ذکر ہو امام
احمد روایت کرتی ہین کہ کوئی قوم اللہ تعالی کی یاد کرنی کی لئی نہین بیٹہتی مگر پکارنی

والا آسمان سی پکارتا ہی کہ گہڑی تم ہونجشدی گئی ابو نعیم حضرت انس سی روایت
کرتی ہین کہ جس جگہ میں اللہ تعالی کی یاد ہوتی ہی وہ آسمان والون کی نظر مین ایسا
چمکتا ہی جیسی زمین والون کی نظر مین تاری چمکتی ہین حاکم حضرت عائشہ سی روایت
کرتی ہین کہ جسنی اللہ تعالی کا ذکر کیا اور خوف خدا سی اوسکے آنسو یہان تک بہی
کہ زمین پر گری قیامت کی روز اللہ تعالی اوس کو عذاب نہ کریگا ترمذی مین روایت
ہی کہ جو کوئی صبح کی نماز جماعت سی پڑہی اور پہر آفتاب نکلنی تک بیٹھا ہوا اللہ تعالی
کی یاد کرتا ہی پہر دو رکعت نماز پڑہی تو اوس کو کامل ثواب ایک حج اور عمری کا
ملیگا ذکر کی فضیلت مین بہت کثرت سی احادیث آئی ہین اون کا نقل کرنا موجب
طوالت کا ہی جس قدر لکہا گیا طالب صادق کی اشتغال کی لئی کافی ہی اللہ تعالی توفیق
دی ہان ایک حدیث اور لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہی وہ یہہ ہی ابن حبان اور ابو یعلی
وغیرہما روایت کرتی ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم کہا کر فرمایا کہ بعضی
لوگ دنیا مین عمدہ بچہونون پر اللہ تعالی کی یاد کرتے ہین اللہ تعالی جنات عالیہ مین اونہین
داخل کریگا ملا علی قاری حصن حصین کی شرح مین مصنف سی نقل کرتے ہین کہ اس حدیث مین
اشارہ ہی کہ بادشاہ اور امرا اور دیگر اہل دنیا کی حشمت اور خوشحالی اللہ تعالی کی
یاد سی مانع نہین بلکہ وہ لوگ اس امر مین ماجور ہون گی یعنی ثواب پاوین گی اللہ تعالی
اپنی رحمت سی اونہین جنت مین داخل کریگا اس لئی کہ متاع اور رخصت سی ہین
سورہ اعراف مین ہی قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق یعنی کہہ دی تو کسنی حرام کیا اللہ تعالی کی زینت کو جسی اللہ تعالی نی اپنی
بندون کی لئی پیدا کیا اور اچہی چیزین کہانی کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی

نی ایک مرتبہ اپنی اوپر شہد حرام کرلیا تہا اوس کی باب مین سورۃ تحریم مین ارشاد وجب
الاتقیا حضرت اللہ تعالی کا یون ہوا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک یعنی
جو شئی کہ اللہ تعالی نی تیری لئی حلال کی ہی اوس کو تو کس لئی حرام کرتا ہی اصل یہہ ہی کہ
اسباب دنیاوی ہونا چنداں مضر نہین ہی بلکہ تعلق قلبی اونسی نہونا چاہیئے حدیث شریف
ہی حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی محبت دنیا کی سردار کل گناہون کی ہی اس لئی
مولانا رومی نی فرمایا ہی ۔ بیت دنیا از خدا غافل بدن ؞ نی قماش و نقرہ و فرزند و زن
البتہ اسباب تعلق سی بی تعلق رہنا ہر ایک کا کام نہین حاصل یہہ ہی کہ اہل اللہ کی لئی
کوئی خاص طرز اور وضع نہین ہی جس سی عوام او نہین پہچان سکین بعضی زہد کر کے
صبر مین گذارتے ہین اور اللہ تعالی کی محبت مین او نہین تکلیفین کچہہ نہین معلوم ہوتین
بلکہ وہ محبت کی نشہ مین ایسی سرشار ہوتی ہین کہ تکلیفون کی او نہین خبر ہی نہین ہوتی
اور اگر ہوتی بہی ہی تو اوس کی طرف سی اوس کو سمجہکر عجیب لطف اوٹہاتی ہین مطابق
بیت حافظ شیرازی کی بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؞ جواب تلخ می زیبد لب
لعل شکر خارا ؞ بعضی خدا تعالی کی نعمتون سی محفوظ ہو کر شکر آلہی مین گذرتی ہین اور
جسطرح سی پہلی گروہ کو تکلیف یاد خدا سی باز نہین رکہتی اسیطرح اس گروہ کو رحمت ذکر
خدا سی مانع نہین ہوتی جو خدا تعالی اونکی صبر کو باعث وصول کرتا ہی وہی اس گروہ کے
شکر کو موجب تقرب کرتا ہی وہ مالک و مختار ہی جس کو جس راہ سی چاہتا ہی بلاتا ہی نی نفسہ کسی کا
صبر کچہہ کر سکتا ہی نہ کسی کا شکر الحاصل یہہ اللہ تعالی کا فضل ہی جسی چاہی دی البتہ عوام کو
یہہ مقام دہوکی کا ہی او نہین چاہی کہ نہ کسی کی ظاہری زہد پر فریفتہ ہوویں اور نہ کسی کے
ظاہری زہد پر بدگمانی کرین بلکہ اولیاء اللہ کی شناخت جو احادیث مین آئی ہی اور مر

بزرگون نی لکھی ہی اوس پر نظر رکھین عبد الرحمن بن غنم و اسما بنت یزید راوی ہین
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خیار عباد اللہ الذین اذا رأو
ذکر اللہ یعنی اچھے بندی وہ ہین کہ جب وہ نظر پڑین تو اللہ تعالی یاد آئی جیسا کہ اس
رسالہ مین آگی یہہ حدیث بتحقیق ذیل لکھی گئی ہی اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سی ناقل ہین افضلکم الذین اذا رأو ذکر اللہ تعالی لرؤیتہم یعنی تم مین
افضل وہ لوگ ہین جن کی دیکھنی سی اللہ تعالی یاد آئی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما سی اسطرح نقل کرتے ہین خیارکم من ذکرکم باللہ رؤیتہ وزاد فی
علمکم منطقہ ورغبکم فی الاخرۃ عملہ یعنی بہترین تمہاری وہ ہین جن کا دیکھنا اللہ
تعالی کی یاد دلائی اور اون کی کلام سی تمہاری نیک کامون مین ترقی ہو اور اون کی
عمل سی تمہین آخرت کی طرف رغبت ہو اور اسی مضمون کو امام احمد اور طبرانی نی بہی
روایت کیا ہی یہان یہہ امر بہی یاد رکہنا چاہئے کہ یہہ اثر جو بیان کیا گیا ہی بسبب اختلاف
درویش اور قابلیت ناظر کی کمی و بیشی مین مختلف ہوتا ہی اور بعضی جگہہ نہین ہوتا جیسا
آگی گذرا اور فی الحقیقۃ وجود اہل اللہ کا کرامت ہی کرامات سبحانہ جل شانہ سی اور اللہ
تعالی کی طرف دعوت اون کی لوگون کو رحمت ہی اللہ تعالی کی رحمتون سی مردی دلون
کو جلانا اون کی نشانیون سی نشانی ہی یہہ لوگ امان اہل ارض کی ہین اور غنیمت ہین
اہل زمانہ کی لیی بہم یمطرون وبہم یرزقون ان کی شان مین ہی کما مر غیر
مرۃ اون کا کلام دوا ہی اور نظر اون کی شفا ہی ہم جلساء اللہ وہم قوم لا یشقی
جلیسہم ولا یخیب انیسہم یعنی اولیاء اللہ تعالی کی ہمنشین ہین اور وہ ایسی گروہ
ہی کہ اون کا ہمنشین شقی نہین ہوتی اور اون کی انیس نقصان نہین اوٹہاتی کما مر

مسئلہ ۲ اور وہ علامت کہ اہل حق اہل باطل سی جدا ہوں یہہ ہی کہ جو کوئی کہ وہ شریعت پر استقامت رکہتا ہو اور اوس کی صحبت سی دل کو اللہ تعالی کیطرف میل اور توجہ پیدا ہو اور ما سوی اللہ تعالی سی دلکو بیزاری حاصل ہو وہ اہل حق کا اور اولیاء اللہ سی ہی علی تفاوت الدرجات اور یہہ تفاوت بہی بہ نسبت ارباب مناسبت کی ہی اور بی مناسبت محروم مطلق ہی۔ ہر کہ او روی بہ بہبود نداشت ۔ دیدن روی نبی سود نداشت

۲ منتہا کا یاد خدا سی مقصود یہہ نہیں ہی کہ ہر وقت آدمی زبان سی اللہ اللہ کرتا رہے چونکہ انسان کی حالتین مختلف ہوتی ہین تو آدمی کی حال کی مناسب یاد خدا بہی ہونی چاہئے الغرض یہہ کہ اپنی زندگی کی اوقات کو خدا تعالی کی مرضیات مین صرف کرنا خدا تعالی کے یاد ہی بشرطی کہ نیت خالص ہو مثلاً کوئی شخص کہانا کہائی اور یہہ غرض ہو کہ میرا نفس ہلاکت سی بچی اور عبادت کی قوت ہو تو یہہ کہانا بہی اللہ تعالی کی یاد ہی اور اگر اس سی مقصود شہوت پرستی اور بری کام پر قوت ہی تو یہہ کہانا غفلت ہی اسیطرح اوس کا اوٹہنا بیٹہنا سونا نکاح کرنا تجارت کرنا وغیرہم سب افعال کا یہی حال ہی حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کا کوئی فعل رائگان نہیں جاتا یعنی اوس کی ہر فعل پر اوسی ثواب ملتا ہی مطلب یہہ ہی کہ جو امر شریعت مین منع نہین ہی سب اوس کو کسی نیت خیر سی کریگا ثواب پائیگا غرض کہ اس قسم کی کل امور نیت خیر کی ساتہہ ذکر اللہ مین داخل ہین مگر یہہ دوام ذکر اہل ظاہر کے لئی ہی اور ہر مسلمان کو ایسا کرنا چاہئی اور اہل باطن کی یاد دوسری قسم کی ہی اون کا دل کسی وقت اور کسی حالت مین خدا تعالی کی یاد سی غافل نہین ہوتا بلکہ اون کو اللہ تعالی سی ایک تعلق قلبی ہوجاتا ہی جیسا عاشق کا معشوق سی کہ وہ کسی حال اور کسی وقت مین زائل نہین ہوتا اور یاد الہی بہ نسبت تعلق قلبی کی ادنی درجہ ہی اور تعلق قلبی سی مراد عشق ہی کہ وہ کثرت

ذکر الٰہی سی پیدا ہوتا ہی اور ذاکرین کی حق مین ہی رجالٌ لا تلہیہم تجارۃ و
لا بیع عن ذکر اللہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدسنا اللہ تعالی باسرارہم
نی فرمایا کہ مینی مینا بازار مین ایک تاجر کو دیکھا کہ تخمیناً پچاس ہزار دینار کی خرید و فروختا
کی مگر ایک لحظہ اوس کا دل اللہ تعالی کی یاد سی غافل نہین ہوا اور ذکر کی تعریف مین
فقیر مؤلف کی ہموطن اعنی ملا معین الدین ہروی نی جو غزل فرمائی ہی اوس کو اس جگہہ
لکھنا انسب نظر آیا وہ یہہ ہی

ربود جان و دلم را جمال نام خدا ۔ نواخت تشنہ دلان را زلال نام خدا

وصال حق طلبی ہمنشین نامش باش ۔ بہ بین وصال خدا در وصال نام خدا

میان اسم و مسمی چو فرق نیست بہ بین ۔ تو در تجلی اسمار کمال نام خدا

یقین بدانکہ تو با حق نشستہ شب و روز ۔ چو ہمنشین تو باشد خیال نام خدا

ترا سزد طیران در فضای عالم قدس ۔ بشرط آنکہ بہ پری ببال نام خدا

چو نام او شنوم گر بود مرا صد جان ۔ فدای اوست بعز و جلال نام خدا

معین ز گفتن نامش ملول کی گردد ۔ کہ از خداست ملالت ملال نام خدا

فائدہ سید الاغواث سلطان الاقطاب محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہی واما الذکر فقولہ عز وجل
یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیرا وقولہ عز وجل فاذکرونی
۲ اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون اختلف العلماء فی ذالک الخ یعنی لاکن ذکر
پس قول اللہ تعالی کا ہی یا ایہا الذین آمنوا الآیۃ یعنی تم میرا ذکر کرو تا مین تمہین
یاد کرون اور شکر کرو میرا اور کفران نعمت کا نکرو پس اختلاف کیا ہی علماء نی اوس کی معنی

۲ یعنی ای ایمان والو اللہ تعالی کا ذکر بہت کرو اور قول اللہ تعالی کا ہی فاذکرونی اذکرکم

مین پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نی اس کی معنی مین فرمایا ہی اذکرونی
بطاعتی اذکرکم بمعونتی یعنے یاد کرو مجھے اپنی طاعت سے یاد کرونگا مین تمکو اپنی نصرت
اور مدد سی جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا
یعنی جنہون نی جہاد اور مجاہدہ کیا ہی ہماری راہ مین ہر آیینہ دکہاینگی ہم اوسکو اپنی
وصول کی راہ اور حضرت سعید ابن جبیر نی اس آیتہ کی معنی مین فرمایا ہے اذکرونی
بطاعتی اذکرکم بمغفرتی یعنی یاد کرو تم مجھے اپنی طاعت سی یاد کرونگا مین تمکو اپنی
مغفرت سی جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون۔
یعنی فرمان برداری کرو اللہ تعالی کی اور رسول کی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ اور حضرت فضیل
ابن عیاض نی فرمایا ہی فاذکرونی بطاعتی اذکرکم بثوابی یعنی یاد کرو تم مجھے طاعت سے
یاد کرونگا مین تمکو ثواب سی جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الذین امنوا وعملوا
الصالحات انا لا نضیع اجر من احسن عملا اولئک لھم جنات عدن الآیۃ
یعنی تحقیق جو لوگ ایمان لائی اور عمل صالح کیا ہر آیینہ نہ ضایع کرینگی ہم اجر اوس شخص کا
کہ اچھا کیا ہی عمل وہ وہ ہین کہ اون کی لئی بہشت عدن ہی آخر آیت تک اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی من اطاع اللہ فقد ذکر اللہ وان قلت صلاتہ
وصیامہ وتلاوتہ القران ومن عصی اللہ فقد نسی اللہ وان کثرت
صلاتہ وصیامہ وتلاوتہ القران یعنی جس نی فرمان برداری کی اللہ تعالی کی
پس تحقیق یاد کیا اوس نی اللہ تعالی کو اگرچہ کم ہو نماز نفلی اوس کی اور روزہ نفلی اوس کا
اور تلاوت قرآن مجید اوس کی اور جس نی کہ نافرمانی کی اللہ تعالی کی پس تحقیق وہ
بہولا اللہ تعالی کو اگرچہ بہت ہو نماز اوس کی اور روزہ اوس کا اور تلاوت قرآن مجید

اوس کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی نے فرمایا ہے کفی بالتوحید عبادة
وکفی بالجنة ثوابا یعنی از روی عبادت کی توحید کافی ہے اور از روی ثواب کے
بہشت کافی ہے یعنی اعلی درجہ عبادت کا توحید ہے اور افضل درجہ ثواب کا دخول جنت ہے
اور ابن کیسان نے کہا ہے فاذکرونی بالشکر اذکرکم بالزیادة یعنی یاد کرو
مجھے شکر نعمت سے یاد کرونگا میں تمکو زیادتی نعمت سے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
لئن شکرتم لازیدنکم یعنی اگر تم شکر کروگے البتہ زیادہ کرونگا میں تمکو اور بعض نے
کہا ہے فاذکرونی بالتوحید والایمان اذکرکم بالدرجات والجنان یعنے
یاد کرو مجھے توحید اور ایمان سے یاد کرونگا میں تمکو درجات سے اور بہشت سے جیسا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے وبشر الذین امنوا وعملوا الصالحات ان لهم جنات تجري من
تحتها الانهار الاية یعنی بشارت دے اون کو کہ ایمان لائے اور عمل صالح کیے تحقیق
اون کے لیے وہ بہشتین ہین کہ جاری ہین اون کے نیچے نہرین اور بعض نے کہا ہے اذکرونی
علی ظهر الارض اذکرکم فی بطنها اذا نسیکم اهلها یعنی یاد کرو مجھے زمین کے
پیٹھ پر تا کہ یاد کرون مین تمکو اوس کے پیٹ مین جبکہ بہولین لوگ تمکو جیسا کہ اصمعی کہتا ہے
کہ دیکھا مین نے اعرابی کو کھڑا ہوا عرفات مین روز عرفہ کے اور وہ کہہ رہا تھا الهی عجت
الیک الاصوات بضروب اللغات یسئلونك الحاجات وحاجتي الیك ان
تذکرني عند البلاء اذا نسیني اهلي یعنی یا الهی بلند ہین تیری طرف آوازین
گوناگون لغات سے مانگتی ہین تجھسے حاجتین اور حاجت میری تیری طرف یہہ ہے کہ یاد کرے تو
مجھے بلا کیوقت جب بہولین مجھے اہل میرے اور بعض نے کہا ہے اذکرونی فی الدنیا اذکرکم
في الاخرة یعنی یاد کرو مجھے دنیا مین یاد کرونگا مین تمکو آخرت مین اور بعض نے کہا ہے اذکرونی

بالطاعات اذکرکم بالمعافاة یعنے یاد کرو مجھے عبادات سی یاد کرونگا مین تمکو
عفو اور بخشش سی بدلیل قول اللہ تعالی کی من عمل صالحا من ذکر او انثی
وهو مومن فلنحیینه حیوة طیبة یعنی جو کوئی کہ عمل صالح کیا مرد ہو یا عورت حال
آنکہ وہ مومن ہو پس ہر آئینہ جلا وینگی ہم اوس کو حیات پاک سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی
بالخلاء والملاء اذکرکم بالخلاء والملاء یعنے یاد کرو مجھے ظاہر و باطن مین یاد کرونگا
مین تمکو ظاہر و باطن مین جیسا کہ مروی ہی کہ اللہ تعالی نی اپنی بعض کتب مین کہ اون کو انبیا
علیہم السلام پر نازل کیا ہی فرمایا ہی انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء وانا
معه اذا ذکرنی فمن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء
ذکرته فی ملاء خیر منه ومن تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا ومن
تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعا ومن اتانی ماشیا اتیته هرولة و
من اتانی بقراب الارض خطیئة اتیته بمثلها مغفرة بعد ان لا یشرك
بی شیئا یعنی مین اپنی بندون کی گمان کی نزدیک ہون پس گمان کری مجھے جو کہ
وہ چاہے اور مین اوس کی ساتھ ہون جب وہ یاد کرتا ہی مجھے پس جو کوئی یاد کرتا ہے
مجھے اپنی جی مین یاد کرتا ہون مین اوس کو اپنی جی مین اور جو کوئی یاد کرتا ہی مجھے جماعت
مین یاد کرتا ہون مین اوس کو جماعت مین کہ اچھی ہی اوس کی جماعت سی اور جو کوئی قریب
ہوتا ہی مجھے بالشت بھر نزدیک ہوتا ہون مین طرف اوس کی گز بھر اور جو کوئی قریب
ہوتا ہی مجھے ایک گز بھر قریب ہوتا ہون مین طرف اوس کی مقدار درازی دو
ہاتھہ کی اور جو کوئی آتا ہی میرے پاس چلتا ہوا آتا ہون مین اوس کی پاس دوڑتا
ہوا اور جو کوئی لاتا ہی میری پاس مقدار زمین کی گناہ لاتا ہون مین اوس کی پاس
مثل اوس کی مغفرت یعنی اگر وہ تمام زمین کے برابر گناہون سی میری پاس آوی تو مین اوسکی پاس

ساتھہ اونکی مغفرت کی آونگا بعد اوس کی کہ وہ شریک نکری ساتھہ میری کسی شئی کو اور بعض نی کہا ہی اذکرونی فی النعمۃ والرخاء اذکرکم فی الشدۃ والبلاء یعنے یاد کرو مجھے اپنی نعمت اور راحت کی حالت مین یاد کرونگا مین تمکو تمہاری شدت اور بلا کی حالت مین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون یعنی اگر نہوتا یونس تسبیح کرنے والون مین سی البتہ وہ رہتا مچھلی کی پیٹ مین روز قیامت تک اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا ہی تحقیق بندہ جب دعا کرتا ہی خوشی کی حالت مین پس اگر اوس پر بلا نازل ہوتی ہی تو ملائکہ جناب باریتعالی مین عرض کرتے ہین کہ ای رب ہماری تیری بندہ پر تحقیق بلا نازل ہوئی ہی پس ملائکہ اوس کی شفاعت کرتی ہین پس اللہ تعالی اون کی شفاعت کو قبول فرماتا ہی اور اگر بندہ خوشی کے حالت مین اللہ تعالی کو نہین پکارتا اور یاد نہین کرتا پس اوس کو ملائکہ کہتی ہین اب بلا کی حالت مین دعا مانگتی ہو پس وہ اوس کی شفاعت نہین کرتی مانند قصہ فرعون کی جیسا کہ قرآن مجید مین ہے آلان وقد عصیت قبل الایۃ یعنی کیا اب توبہ کی تونی اور تحقیق نافرمانی کی تونی پہلی آخر آیتہ تک اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالتسلیم والتفویض اذکرکم باصلح الاختیار یعنے یاد کرو مجھی تسلیم اور تفویض آپنی سی یاد کرونگا مین تمکو اچھی اختیار سی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنی جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کریگا پس وہ اوس کو کافی ہی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالشوق والمحبۃ اذکرکم بالوصل والقربۃ یعنی یاد کرو مجھے شوق اور محبت سی یاد کرونگا مین تمکو اپنی وصل اور قربت سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالحمد والثناء اذکرکم

بالعطاء والجزاء یعنی یاد کرو سبھے بزرگی اور ثناسی یاد کرونگا مین تمکو عطا اور جزاسی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالتوبة اذکرکم بغفران الحوبة یعنی یاد کرو مجھے توبہ کرنیسی یاد کرونگا مین تمکو گناہون کی مغفرت سی اور بعض نی کہاہے اذکرونی بالدعاء اذکرکم بالعطاء یعنی یاد کرو مجھے دعاسی یاد کرونگا مین تمکو عطاسی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالسؤال اذکرکم بالنوال یعنی یاد کرو مجھکو سوال کرنیسی یاد کرونگا مین تمکو بخشش سی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بلاغفلة اذکرکم بلاغفلة یعنی یاد کرو مجھے بغیر غفلت کی یاد کرونگا تمکو بیدرنگ اور بعضی نی کہاہی اذکرونی بالندم اذکرکم بالکرم یعنی یاد کرو مجھے اپنی گناہون کی ندامت سی یعنی توبہ سی یاد کرونگا مین تمکو بخشش سی اور بعضی نی کہاہے اذکرونی بالمعذرة اذکرکم بالمغفرة یعنی یاد کرو مجھے اپنی گناہون کی معذرت سی یاد کرونگا مین تمکو آمرزش سی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالارادة اذکرکم بالافادة یعنی یاد کرو مجھکو ارادت قلبی سی یاد کرونگا تمکو فائدہ دینی سی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالتنصل اذکرکم بالتفضل یعنی یاد کرو مجھکو اپنی گناہون کی باہر آنیسی اور ترک گناہون سے یاد کرونگا مین تمکو بزرگی سی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالاخلاص اذکرکم بالخلاص یعنی یاد کرو مجھکو محبت سی یاد کرونگا مین تمکو نجات دینی سی اور بعض نے کہاہی اذکرونی بالقلوب اذکرکم بکشف الکروب یعنی یاد کرو مجھکو دلوں سے یاد کرونگا مین تمکو سختیون کے دفع کرنیسی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بلانسیان اذکرکم بالایمان یعنی یاد کرو مجھکو بغیر فراموشی کی یاد کرونگا مین تمکو امان سی اور بعض نی کہاہی اذکرونی بالافتقار اذکرکم بالاقتدار یعنی یاد کرو مجھکو عجز اور

اضطرابِ حج سی یاد کرونگا مین تمکو اقتدار سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالاعتذار اذکرکم بالاستغفار اذکرکم بالرحمۃ والاغتفار یعنی یاد کرو مجھکو عذر کرتے سی اور طلب بخشش کرنی گناہون سی یاد کرونگا مین تمکو رحمت سی اور بخشش سی اور بعض نے کہا ہی اذکرونی بالایمان اذکرکم بالجنان یعنی یاد کرو مجھکو ایمان سی یاد کرونگا مین تمکو بہشت سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالاسلام اذکرکم بالاکرام یعنی یاد کرو مجھکو اسلام سی یاد کرونگا مین تمکو بخشش سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالقلب اذکرکم بکشف الحجب یعنی یاد کرو مجھکو دل سی یاد کرونگا مین تمکو حجابون کی کہونی سی یعنی اگر قلب سی مجھی یاد کروگی تو مین تمہاری دل کی حجاب جو مانع میری مشاہدہ کی ہین کہولدونگا اور بعض نی کہا ہی اذکرونی ذکراً فانیاً اذکرکم ذکراً باقیاً یعنی یاد کرو مجھکو ذکر فانی سی یاد کرونگا مین تمکو ذکر باقی سی اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالابتہال اذکرکم بالافضال یعنی یاد کرو مجھکو عجز سی یاد کرونگا مین تمکو بزرگی دینی سے اور بعض نی کہا ہی اذکرونی بالتذلل اذکرکم بمغفرۃ الزلل یعنی یاد کرو مجھکو زاری اور خواری سی یاد کرونگا مین تمکو گناہون کی مغفرت سی اور کسی نی کہا ہی اذکرونی بالاعتراف اذکرکم بمحو الاقتراف یعنی یاد کرو مجھی اپنے گناہون کی اعتراف سی یاد کرونگا مین تمکو گناہون کی بخشش سی اور کسی نی کہا ہی اذکرونی بصفاء السر اذکرکم بخالص البر یعنی یاد کرو مجھکو صفائی باطن سی یاد کرونگا مین تمکو نیکی خالص سے اور کسی نے کہا ہی اذکرونی بالصدق اذکرکم بالرفق یعنی یاد کرو مجھکو صدق سی یاد کرونگا مین تمکو رفق سی اور کسی نی کہا ہی اذکرونی بالصفو اذکرکم بالعفو یعنی یاد کرو مجھکو برگزیدگی سی یاد کرونگا مین تمکو بخشش سی اور کسی نے کہا ہے اذکرونی

بالتعظيم اذکرکم بالتکریم یعنی یاد کرو مجھکو عظمت سے یاد کرونگا مین تمکو بزرگی سے
اورکسی نی کہا ہی اذکرونی بالتکبیر اذکرکم بالنجاة من السعیر یعنی یاد کرو
مجھکو تکبیر اور یاد کرونگا مین تمکو دوزخ کی نجات دینی سی اورکسی نی کہا ہی اذکرونی بترک
الجفاء اذکرکم بحفظ الوفاء یعنی یاد کرو مجھکو ترک جفا سی یاد کرونگا مین تمکو وفا کی نگاہ
رکہنی سے اورکسی نی کہا ہی اذکرونی بترك الخطاء اذکرکم بانواع العطاء
یعنی یاد کرو مجھکو ترک خطا سی یاد کرونگا مین تمکو ناگون عطا سی اورکسی نے کہا ہی اذکرونی
بالجهد فی الخدمة اذکرکم باتمام النعمة یعنی یاد کرو مجھکو کوشش کرنے خدمت
سی یاد کرونگا مین تمکو تکمیل نعمت سی اورکسی نی کہا ہی اذکرونی من حیث انتم اذکر
کم من حیث انا ولذکر الله اکبر یعنی یاد کرو مجھکو اپنی حیثیت سی یاد کرونگا مین
تمکو اپنی حیثیت سی اور یہ آیہ ذکر کرنا الله تعالی کا بڑا ہی اور ربیع نی اس آیہ کی
معنی مین کہا ہی ان الله تعالی ذاکر من ذکره وزائد لمن یشکره ومعذب
لمن یکفره یعنی الله تعالی یاد کرنیوالا اوس کا ہی کہ وہ یاد کریگا الله تعالی کو اور الله تعالی
زیادہ کرنیوالا اوس کی نعمت کا ہی کہ وہ شکر کرتا ہی الله تعالی کا اور الله تعالی عذاب
کرنیوالا اوس کا ہی کہ وہ کفران نعمت کرتا ہی الله تعالی کا اور سدی نی اس آیہ کی معنی
مین کہا ہی نہین کوئی بندہ کہ یاد کری وہ الله تعالی کو مگر یہہ کہ یاد کری الله تعالی اوس کو
اور نہین یاد کرتا اوس کو مومن مگر یہہ کہ یاد کرتا ہی الله تعالی اوس کو رحمت سی اور
نہین یاد کرتا اوس کو کافر مگر یہہ کہ یاد کرتا ہی الله تعالی اوس کو عذاب سی اور سفیان
بن عیینہ نی کہا ہی کہ پہونچا ہی مجھے کہ تحقیق الله تعالی نی فرمایا ہی کہ دی ہین مینی اپنے
بندون کو وہ چیز کہ اگر دیتا مین وہ جبرائیل اور میکائیل کو تو البتہ ثواب بزرگ

بزرگ دیتا ہوں تاکہ بین نے اون کو اور وہ یہہ ہی کہ بنی اپنی بندون کو کہا فاذکرونی
اذکرکم یعنی یاد کرو مجہی یاد کرونگا مین تمکو اور بنی موسی کو کہا کہ تو ظالمون کو کہہ
وہ مجہی یاد نکرین اس لئی کہ تحقیق جو مجہے یاد کرتا ہی تو مین اوس کو یاد کرتا ہون
تو اگر ظالم مجہے یاد کرینگے تو مین لعنت سی اون کو یاد کرونگا یعنی اون پر مین
اپنی لعنت بہیجونگا اور ابو عثمان نہدی نی کہا ہی کہ تحقیق مین جانتا ہون جس وقت
کہ رب میرا مجہی یاد کرتا ہی اوس کو کہا گیا کہ کیا تم جانتی ہو اوس نی کہا کہ اللہ تعالی
نی فرمایا ہی فاذکرونی اذکرکم پس جس وقت کہ مین اللہ تعالی کو یاد کرتا ہون
تو اللہ تعالی مجہی یاد کرتا ہی اور بعض نی کہا ہی کہ اللہ تعالی حضرت داود علیہ السلام
کیطرف وحی بہیجی کہ ای داود ساتہہ میری خوشی کر اور ساتہہ ذکر میری کے تنعم کر
اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی کہ ہر شئی کی لئی عقوبت ہے
اور عقوبت عارف کی انقطاع عارف کا ہی اللہ تعالی کی ذکر سی اور بعض نی کہا ہی
کہ اللہ تعالی کا ذکر جب بندۂ مومن کی قلب مین متمکن ہوتا ہی پس اگر شیطان
اوس کی دل کی نزدیک ہوتا ہی تو وہ مصروع ہوتا ہی جیسا کہ انسان جب کہ شیطان
اوس کی نزدیک ہوتا ہی تو مصروع ہوتا ہی پس اور شیاطین اوس شیطان مصروع
کی لئی کہتی ہین کہ اوس کی لئی کیا ہی پس کہا جاتا ہی کہ اوس کو انسان نے مس
کیا ہی یعنی جیسا کہ بندہ گنہگار بسبب مس کرنی شیطان کی مصروع ہوتا ہی ویسا ہی
شیطان بسبب نزدیک ہونی قلب بندۂ مومن ذاکر کی مصروع ہوتا ہی اور
سہل بن عبد اللہ نی فرمایا ہی کہ مین اللہ تعالی کی ذکر نکرنیسی کسی گناہ کو زیادہ
قبیح نہین جانتا یعنی مین سب گناہون سی اللہ تعالی کی عدم ذکر کو اقبح السیئات

جانتا ہون اور کسی نی کہاہی کہ ذکر خفی کو ملایک نہین لکھتی اس لئی اون کو اوسکی
اطلاع نہین ہوتی اور وہ بہید ہی درمیان بندہ ذاکر کی اور درمیان رب کی
اور کسی نے کہاہی کہ مینی تعریف کسی ذاکر کی کہ وہ جنگل مین تھا سنی پس مین اوسکی
پاس گیا پس جسوقت کہ ہم بیٹھے تھی ایک بڑا جانور درندہ آیا پس اوسنی اوس
ذاکر کو اپنا پنجہ مارا اور اوس ذاکر سی اوس ہی تکہ گوشت کا توڑ لیا پس وہ ذاکر اور
مین دونو بیہوش ہوگئی جب ہم دونو ہوش مین آئی تو مینی ذاکر سی پوچھا یہ کیا تھا
ذاکر نی کہا کہ جب مجھی اللہ تعالی کی ذکر مین غفلت واقع ہوتی ہے تو اللہ تعالی
اس سبع کو بہیجتا ہی اپس وہ مجھی کاٹتا ہی جیسا کہ تمنی اب اوس کو دیکھا خصوصاً لطائف سبع
کی بیان مین جاننا چاہیے کہ نزدیک اکثر عارفون کی لطائف ستہ ہین قلب اور روح
اور سر اور خفی اور اخفی اور اخفی اور نزدیک بعض کی لطائف عشرہ ہین
کہ وہ مراد لطائف ستہ مذکورہ ہی اور سلطان الاذکار سی ہین اور سلطان الاذکار
مراد عناصر اربعہ کی ذکر سی ہی اور نزدیک فقیر مؤلف مودودی کی لطائف سبع ہین
کہ وہ مراد لطائف ستہ مذکورہ اور سلطان الاذکار سی ہین لی اعتبار تعدد عناصر اربعہ
کی اس لئی کہ سلطان الاذکار وہ ہی کہ جمیع شرائین ہی بلکہ ہر بن موسی ذکر اللہ تعالی
کا جاری ہو جب اوس مین تعداد شرائین اور ہر بن موکا معتبر نہین تو کس لئی اوس مین
تعدد عناصر اربعہ کا معتبر سمجھکر اوس کو مع لطائف ستہ مذکورہ کی لطائف عشرہ کہا جاوی
تو جیسا اوس مین تعداد شرائین اور ہر بن موکا معتبر نہین ویسا ہی اوس کو بغیر اعتبار
تعدد عناصر اربعہ کی ایک ذکر جان کر مع لطائف ستہ مذکورہ کی لطائف سبع کہا جاوی اور
ذکر ضد نسیان کا ہی پس جو چیز کہ اوس سی یاد حق کی حاصل ہو وہ ذکر اللہ تعالی کا ہی

سواے کان اسماً اور رسماً و فعلاً وجسماً وجسمانیاً ومجرداً وغیر ذالک اور جو چیز کہ وہ موجب عدم ذکر اللہ تعالی کی ہو وہ نسیان ہین سواے کان اسماً اور رسماً وفعلاً وجسماً وجسمانیاً ومجرداً وغیر ذالک پس سب افعال اور اقوال اور احوال صوفی کی بشرط تذکر اور تیقظ اور انتباہ کے ذکر ہین اور بشرط عدم اون کی عدم ذکر یعنی نسیان ہین اس لیے کہ جمع ہونا اور رفع ہونا دو ضدونکا محال ہی ہان ایک کی تحقق سے دوسریکا رفع اور ایک کے رفع سی دوسری کا تحقق ہو سکتا ہی اور نزدیک مشائخ کی ذکر چند قسم پر ہی اونمین سے ایک ذکر لسان کا ہی اور وہ لفظ ہی کہ معتبر ہی اوس مین ہیئت حروف اور تقدم اور تاخر بعض حروف کا بعض پر اور حرکات اور سکنات اور اگر اوس کو صوت سے یاد کرینگے تو وہ ذکر جہر ہوگا اور اگر اوس کو بے صورت یاد کرینگے تو وہ ذکر خفی ہوگا اور اقسام اور انواع ذکر کی بہت ہین کہ حصر اون کا بہت متعسر ہے اور تمام اذکار جہریہ اور خفیہ اور تلاوت قرآن مجید اور درود شریف اور ادعیہ ماثورہ اور تسبیح تہلیل تحمید تکبیر بلکہ جمیع اوراد لسانی ذکر لسانی ہی ہین اور حضرت شرف الدین یحیی منیری رحمتہ اللہ علیہ نی لکھا ہی کہ ذکر کی چار نوع ہین اول وہ ہی کہ لسان ذاکر ہو اور دل غافل ہو اور دوسرا وہ کہ زبان ذاکر ہو اور دل بھی ذاکر ہو مگر یہہ کہ بخلاف زبان کی دل کبھی کبھی غافل ہو جاے اور تیسرا جو کہ دل ذکر مین موافق زبان کی ہو یعنی جب زبان ذکر کری تو دل بھی ذکر کری مگر کسی کسی وقت بین یہہ دو نو غافل ہو جاتین اور چوتہا وہ کہ زبان غافل اور عاطل اور دل ذاکر اور حاضر ہو اور یہہ منتہا ہی مقامات ہی اس لیے کہ مہم المہمات حضور اور آگاہی ہی اور یہی ہی حقیقت

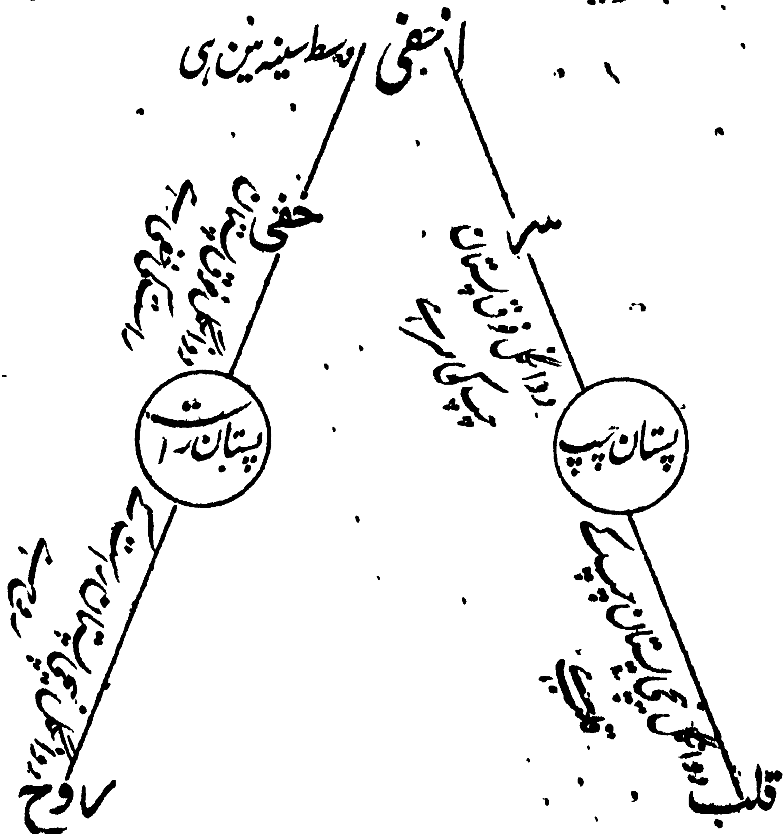
ذکر کی اور اسیوقت ذاکر اپنی ذکر قلبی کا آوازہ سنتاہی کہ اوس کو غیر اوس کا کوئی نہین سنتا اما عرفا کی اقوال سی کہ اوس کو شیخ الواصلین امام العارفین رئیس العلما شمس الاولیا فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رضی اللہ تعالی عنہ نی کشکول شریف مین جو اولیا اور عرفا متاخرین خاندان عالی شان چشتیہ کی سند ہی لایا ہی واضح ہوتا ہی کہ ذکر روحی اور سری اور خفی اور اخفی اور اخفی الاخفی نام مقامات اور درجات ذکر قلبی کی ہین جیسا کہ اون اقوال سی لائح ہوتا ہی کہ ذکر قلبی مطالعہ اسم کا یا حضور مدلول اوس اسم کا ہی بی اعتبار تقدم اور تاخر حروف اور حرکات اور سکنات کی بلکہ یکمرتبہ مرتبۃ الحروف والحرکات والسکنات حضور اوس اسم کا ہی باوجود تصفیہ دل کی ہواجس نفسانی اور وساوس شیطانی سی واسطے انہماک کی ذکر مین اور اگر حضور مسمی کا ایسا واقع ہو کہ کثرت انہماک سی اوس مین فراموشی اسم سی حاصل ہو اور ذاکر اپنی صفت سی فانی ہو جائی اس لئی کہ اللہ تعالی اوس کا ذاکر ہی اور ذاکر کی لئی ذکر اور وصف اور حال باقی نرہی تو اوس کو ذکر روحی کہتے ہین اور یہہ متفاوت ہی بحسب حالات ذاکرین کے بعضی کو کبھی کبھی ہوتا ہی اور اکثر نہین ہوتا اور بعضی کو بالعکس اور اگر وہ دواما ایسا حاصل ہو کہ ہواجس نفسانی اور وساوس شیطانی کہ عبارت خواطر سی ہین اوس مین ہرگز راہ نپا دین اگرچہ ذاکر اوس کی دور کا ارادہ کمرہی باوجود فراموشی اسم کی اور باوجود اس کی کہ نہو ذاکر کو حضور مگر حضور حق تعالی کا لاکن ذاکر اتنا جانی کہ مین ذاکر ہون اور ذکر درمیان رکھتا ہون اور مذکور مقصود اور مطلوب ہمارا ہی تو اوس کو ذکر سری کہتی ہین اور اگر ذکر اور ذاکر ذاکر کی علم سی اوٹھہ جاوین اور غیر مذکور کی

باقي نرہے لاکن اگر علم رفع علم کا اور لذت کا اوس کی ذاکر مین باقی ہی تو
اوس کو ذکر خفي کہتے ہین اور اگر علم رفع علم کا اور لذت اوس کی بھی ذاکر سی
رفع ہوجای اور ذاکر عین مذکور کا ہو جای اور درمیان ذاکر کے اور
مذکور کے غیریت بالکلیہ مرتفع ہو جای اور ذاکر کو ذات آلہی تعالی شانہٗ
مین فنا حاصل ہو تو اوس کو اخفی اور اخفی اخفی کہتے ہین یعنی ذکر قلبی کہ وہ
مطالعہ اسم کا یا حضور مدلول اوس اسم کا ہی بی اعتبار تقدم اور تاخر حروف
اور حرکات اور سکنات کی اگر وہ اوس مقام کو پہونچی کہ کثرت انہماک
سے اوس مین فراموشی اسم سی حاصل ہو اور ذاکر اپنی صفت سی اجیانًا
فاني ہوجای تو وہ ذکر روحي ہی اور اگر وہ اس سی ترقي کر کی اوس درجہ کو
پہونچی کہ ذاکر اپنی صفت سی دوامًا فاني ہوجای کہ ہواجس نفسانی اور
وساوس شیطانی کہ عبارت خواطر سی ہین اوس مین ہرگز راہ نپاوین اور
نہو ذاکر کو حضور مگر حضور حق تعالی کا تو وہ ذکر سری ہی اور اگر وہ اس سی بھی
ترقی کر کی اوس مقام کو پہونچی کہ ذکر اور ذاکر کے علم سی اوٹھ جاوین اور
بغیر مذکور کی کچھ باقی نرہی لاکن اگر علم رفع علم کا اور لذت اوس کی ذاکر
مین باقی ہی تو وہ ذکر خفي ہی اور اگر اوس سی بھی ترقي کر کے اوس درجہ کو
پہونچی کہ علم رفع علم کا اور لذت اوس کی بھی ذاکر سی رفع ہوجای اور
ذاکر عین مذکور کا ہو جای اور ذاکر کو ذات آلہی مین فنا حاصل ہو تو
وہ ذکر اخفی اور اخفی اخفی ہی تو اس تقریر سی معلوم ہوا کہ یہہ سب نام مقامات
اور درجات ذکر قلبي کی ہین اور ایسا ہی عارف رباني عبد الکریم جیلي کی

کلام سی کہ وہ کشکول شریف مین منقول ہی معلوم ہوتا ہی کہ علامت ذکر قلبی
کی وہ ہی کہ ذاکر اپنا ذکر تمام اشیا سی یا بعض اشیا سی جمیع اوقات مین
یا اکثر اوقات مین سُنی اور تمکین اوس کی اوس مقام مین ہوا اور علامت ذکر
روحی کی وہ ہی کہ ذاکر تمام اشیا سی تسبیح مخصوص اون اشیا کی سُنی اور
وہ کسی کی فاعلیت بغیر اللہ تعالی کی نہ دیکھی یعنی جب ذکر قلبی اس درجہ کو پہونچی
کہ ذاکر جمیع اشیا سی تسبیح اون کی سُنی اور وہ کسی کی فاعلیت کو بغیر اللہ تعالی
کی نہ دیکھی تو وہ ذکر روحی ہی اور ایسا ہی احمد بن غیلان مکی کی کلام سی مفہوم
ہوتا ہی کہ وہ بھی کشکول شریف مین منقول ہی کہ ذکر قلب استوا حضور حق
اور خلق کا ہی اور ذکر روح غلبہ حضور حق کا ہی بہ نسبت حضور خلق کی اور ذکر
سر وہ ہی کہ نہو ذاکر کو حضور مگر حضور حق تعالی اور ذکر خفی وہ ہی کہ مخفی ہو وجود
روح مین مانند خفا کون کی سیر مین تو اس سی بھی معلوم ہوا کہ ذکر قلب استوا
حضور حق اور خلق کا ہی اور جب وہ اس درجہ کو پہونچی کہ اوس مین حضور حق
کا بہ نسبت حضور خلق کی غالب ہو تو وہ ذکر روحی ہی اور اگر وہ اوس سی ترقی
کر کے اوس درجہ کو پہونچی کہ ذاکر کو حضور بغیر حضور حق تعالی کی نہو تو وہ ذکر سر ہے
اور اگر وہ اوس سی ترقی کر کے اوس درجہ کو پہونچی کہ وجود روح مین مخفی ہو جائے
مانند خفا کون کی سیر مین تو وہ ذکر خفی ہی اگرچہ ذکر ذکر سلطان الاذکار کا کشکول
شریف مین نہین مگر اخفی اور اخفی اخفی کی تفسیر سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ عین معنا
سلطان الاذکار کی ہین کہ وجہ بیان ذکر تعالی شانہ کا ہر شریان سی فلکہ ہر
بن مو سی اور فنا ذاکر کا ذات آلہی عز اسمہ مین ہی اس لئی کہ بغیر حصول اوسکی

درمیان ذاکر کی اور مذکور کی غیریت مرتفع اور عینیت حاصل نہین ہوتی
اور ذاکر کو ذات آلہی تعالی شانہ مین ایسا فنا حاصل نہین ہوتا کہ ذکر اور
ذاکر ذاکر کی علم سی اوٹھہ جاتین اور ذاکر عین مذکور کا ہو جائی اور علم رتبع علم کا
اور لذت اوس کی بہی ذاکر مین باقی نرہی جیسا کہ کسی نی کہا ہی تو او نشوی
ولی اگر جہد کنی جائی برسی گز تو توئی برخیزد * اور مولوی رومی نے فرمایا ہی
تو در دگم شو ز وصال این ست وبس . خویش را گم کن کمال این ست وبس
تو یہہ بعینہ خاصہ سلطان الاذکار کا ہی یعنی اللہ کی ذات پاک کی سوا کسی چیز کا
دہیان نرہی جیسا کہ ذائقین اس ذائقہ اور واصلین اس مقام کی اوس پر
واقف ہونگی مگر مشائخ مجددیہ نقشبندیہ کہتے ہین کہ لطائف ستہ قلب اور
روح اور سر اور خفی اور اخفی اور نفس ناطقہ ہین اور وہ سا تہہ سلطان الاذکار
کی کہ عبارت ذکر عناصر اربعہ سی ہی لطائف عشرہ ہین اور قلب اور روح اور سر
اور خفی اور اخفی عالم امر سی ہین کہ وہ امر الہی تعالی شانہ سی یکبارگی پیدا ہوی
ہین اور نفس ناطقہ اور عناصر اربعہ عالم خلق سی ہین کہ وہ بتدریج پیدا ہوئی ہین
اور عالم امر کا لطیف اور نورانی ہی اور عالم خلق کا کثیف اور ظلمانی ہے اور
وہ ذکر روحی اور سری اور خفی اور اخفی کو ذکر قلبی کی مقامات اور درجات
سی نہین جانتی بلکہ وہ ہر ایک لطیفہ کی لئی مکان علیحدہ مقرر کرتے ہین اگرچہ
مشائخ جمیع طرق کی اس پر متفق ہین کہ قلب نیچی پستان چپ کی اور سر فوق
اوس کی ہی جیسا کہ کشکول شریف مین بہی ہی کہ سر لطیفہ ایست فوق قلب مگر
مشائخ مجددیہ نقشبندیہ ماورائی اس کی کہ مکان قلب کا زیر پستان چپ کے

اور مکان سر کا فوق اوس کی ہی مکان نفس ناطقہ کا فوق وسط حاجبین کی اور
مکان اخفی کا وسط سینہ مین اور مکان روح کا زیر پستان راست اور مکان
خفی کا فوق اوس کی مقرر کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ لطائف خمسہ یعنی یعنے
قلب روح سر خفی اخفی کہ وہ سینہ مین ہین بدستور مرقومہ ذیل کے ہین



اور وہ ہر مکان کی ذکر کو جریان اوس لطیفہ کا کہتے ہین یعنی جس لطیفہ کی مکان سے
کہ ذکر اللہ اللہ کا جاری ہو تو وہ کہتے ہین کہ اس ذاکر کا فلان لطیفہ جاری
ہوا بغیر حصول کیفیات اور حالات اون کی کہ اون کی ہر ایک کی تفسیر مین
کشکول شریف سی نقلاً لکہا گیا ہی اور جمیع مقامات ذکر طریقہ مجددیہ نقشبندیہ
کی کہ تفصیل اور تشریح اون کی موجب طوالت ہی سلطان الاذکار مین ذکر ہین

اور نزدیک اون کی جس سالک کو کہ سلطان الاذکار حاصل ہوا تو اوس کو
جمیع مقامات اور منازل ذکر کی حاصل ہوئی اور حق بھی یہی
ہی بنا بر آن مشائخ جمیع طرق کی بعد ذکر قلبی کی سلطان الاذکار جاری
کراتی ہین کہ وہ محیط تمام مقامات ذکر کا ہی مگر مشائخ مجددیہ نقشبندیہ کہ وہ
تدریج مقامات ذکر کی طی کراکی آخر مین سلطان الاذکار جاری کراتے
ہین اور مراقبات علحدہ ہین اب فقیر مؤلف مودودی اس ضمیمہ کو دعا
پر ختم کرتا ہی یا الہی بحرمت حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی اس
رسالہ کو موجب نفع مسلمین فرمانا آمین تمت ہذہ الرسالۃ بعون اللہ ذی
الفضل والمنن فی بلدۃ حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الشر
والفتن وکان ذالک فی التاریخ ۲۲
شہر ذی الحج الحرام ۱۳۱۴ھ
ہجریہ نبویہ صلعم
فقط

بالخیر تمت

سلسلہ شریفہ منظومہ چشتیہ از حضرت پیران نقیر مودودی
مؤلف رسالہ چشتی نمونہ خرواری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھپر محمد مصطفی کے واسطے

مین ہوا ہون سخت زار اس سختئ اسیر
کھول دے مشکل علی المرتضی کیواسطے

خواجۂ بصری حسن کا نام لاتا ہون شفیع
شیخ عبد الواحد اہلِ تقا کیواسطے

فضل کر مجھپر طفیلِ خواجۂ ابن عیاض
شاہ ابراہیم بلخی بادشا کے واسطے

حضرتِ خواجہ حذیفہ کی لیے ٹک رحم کر
بو ہبیرہ بصری صاحب ہدا کے واسطے

حضرت ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بو اسحاق قطبِ چشتا کیواسطے

خواجۂ ابدال احمد بو محمد مقتدا
خواجۂ بو یوسف صاحب صفا کیواسطے

خواجۂ مودود حق اور خواجۂ حاجی شریف
خواجۂ عثمان اہلِ اقتدا کیواسطے

والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کیواسطے

کام کر شیرین طفیل خواجۂ گنج شکر
اور نظام الدین محبوب الٰہ کیواسطے

دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین کمالِ صفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین و دنیا کی لیے
اور علم الحق و دین علم الہدا کیواسطے

حضرت محمود راجن سرور دنیا و دین
اور جمال الدین جمن صاحب صفا کیواسطے

شیخ حسن اور خواجۂ شیخ محمد کی طفیل
حضرت یحیی مدنی مقتدا کے واسطے

فضل مجھپر طفیلِ شہ کلیم اللہ دلی
اور نظام الدین مقبولِ خدا کیواسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر دین	خواجۂ نور محمد رہنما کے واسطے
حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کامل ولی	قبلۂ عرفان صاحب مصطفیٰ کی واسطے
ہادی دین نبی محبوب رب العالمین	خواجۂ شمس الدین سیالی پیشوا کیواسطے

بخشدی اپنی محبت قطع کر از ماسوا
عظمت پیران شجرۂ چشتیا کیواسطے

انتہا۔ حضرت شاہ شریف اورنگ آبادی کہ وہ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی کا خلیفہ تھا اُن کی حلقاؤن کی سلاسل مین لکھا ہی کہ حضرت خواجہ حسن محمدؒ مرید و خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت شیخ احمد المعروف بمیان جیو اور وہ مرید اور خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت شیخ نصیر الدین ثانی اور وہ مرید اور خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت شیخ مجد الدین اور وہ مرید اور خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت شیخ سراج الدین کا کہ وہ فرزند اور جانشین حضرت خواجہ شیخ کمال الدین المشہور علامہ کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم واللہ اعلم

سلسلۂ شریفہ منظومۂ قادریہ از حضرات پیران فقیر مودودی مؤلف رسالہ مشتے نمونہ خرواری از ذوالفقار علی صاحب مقیم مقام ناسک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی حضرت ذات پاک کبریا کیواسطے	ای خدا اپنی صفت جل و علی کیواسطے
مظہر ذات خدا و باعث ایجاد خلق	مہبط قرآن محمد مصطفیٰ کے واسطے

رہنمائی راہ حق حضرت علی المرتضی ۔ پیشوائی اولیا شیر خدا کے واسطے

صابر و شاکر حسین ابن علی المرتضی معدن جود و شہید کربلا کیواسطے

مخزن صبر و توکل شاہ زین العابدین واقف اسرار حق شمس الہدا کیواسطے

حضرت باقر امام دین محمد مصطفے جعفر صادق امام الاتقیا کیواسطے

موسی کاظم امام ہفتمین عالی نسب اور امام ہشتمین حضرت رضا کیواسطے

اور سدید الدین ہین معروف کرخی اولیا اور سری ابن سقطی بی صفا کیواسطے

ہین ابو القاسم کہ اوس کو کہتے ہین حضرت جنید بوبکر شبلی گرامی اولیا کیواسطے

شیخ عبد الواحد اہنا حضرت عبد العزیز بوالفرح طرطوسی پیر ہدا کیواسطے

یا الہی کر میری التجا مقبول اب بوالحسن ہکاری ذو العز و علا کیواسطے

وہ ابی سعد مبارک بن علی مخزومی رہنمائے دین صدر الاتقیا کیواسطے

قطب اقطاب زمان و غوث اغواث جہان شیخ عبد القادر صدر الاولیا کیواسطے

او ضیاء الدین عبد القاہر ان محبوب رب حضرت عمار یاسر رہنما کیواسطے

حضرت روزبہان فارسی شیخ کبیر عاشق صادق محمد مصطفے کیواسطے

شیخ نجم الدین کبری رہنمای راہ حق شاہ مجد الدین شرف شاہ ولا کیواسطے

ہین رضی الدین لالا شیخ ذو العز و صفا اور جمال الدین احمد باخدا کیواسطے

عبد الرحمن نور دین ان صدر جمع اولیا شیخ علاء الدولہ سمنانی ہما کیواسطے

شیخ محمود ہی لقب اون کا جہانمین شرف دین حضرت سید علی صاحب لقا کیواسطے

حضرت اسحاق ختلانی کہ ہین کامل ولی شمس عرفان صاحب عز و علا کیواسطے

وہ محمد نوربخش قادری ہادی خلق عاشق راسخ جناب کبریا کیواسطے

نوربخش عرفان مع حضرت ضیاف نوربخش حضرت خواجہ حسن صاحب صفا کیواسطے

حضرت خواجہ محمد رہنمای عارفین	خواجہ یحیی ذالمجد وہدا کیواسطے
اور کلیم اللہ باشندی جہان آباد کی	شہ نظام الدین صدر الاولیا کیواسطے
اور فخر الدین کہ اون کو کہتی فخر جہان	حضرت نور محمد مقتدا کیواسطے
خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کامل ولی	خواجہ شمس الدین سیالی رہنما کیواسطے
ہو میسر عشق مولا اتباع مصطفےٰ	خاتمہ ہو خیر جملہ اولیا کیواسطے

انتباہ۔ بعض سلاسل قادریہ فخریہ مین بعد حضرت عمار یاسر کے حضرت روزبہان فارسی کا نام نہین بلکہ حضرت نجم الدین کبری کے ارادت اور خلافت کا تعلق بغیر وساطت حضرت روزبہان فارسی کی حضرت عمار یاسر سی ہی اور علی ہذالقیاس بعض سلاسل قادریہ فخریہ مین تین حضرات ملقب بنوربخش ہین ایک حضرت سید محمد نوربخش بعد اون کی اون کا فرزند حضرت سید محمد علی نوربخش بعد اونکی حضرت غیاث محمد نوربخش ہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جیسا حضرت ضیاء الدین چشتی قادری فخری جی پوری کی ملفوظات سی کہ اوس کا نام مرات ضیائی ہی اور کتاب فخریۃ النظام سی کہ نواب غازی الدین خان کی تالیف ہی بخوبی ظاہر ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب۔

تقریظ قدوۃ العلماء المحققین زبدۃ الفضلاء المدققین مولانا مولوی شاہ عبد القادر صاحب قادری چشتی بدایونی دامت درجاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً اہل اسلام پر ظاہر ہی کہ سلف کرام و قت شائع ہونی اہوار

باطلہ فاسدہ مخالفین اہل سنت سنیہ کی واسطے ہدایت عوام وحمایت احکام اسلام کے
مطابق فرمان اذا ظہرت الاھواء والفتن فلیظہر العالم علمہ فان لم یفعل
فعلیہ لعنۃ اللہ الخ وبمقتضائی الساکت عن الحق شیطان اخرس ہمیشہ
احقاق حق وابطال باطل فرماتی رہی ہین چنانچہ آثار سلف ابرار وخلف اخیار سی ظاہر
وباہر کالشمس فی نصف النہار ہی بنا علیہ اسوقت مین جوافراط تفریط مسائل شریعت
وطریقت مین واقع ہو رہی ہی کہ متقشفہ مبطلین مستحسنات ائمہ کرام بلکہ مسنونات
حضور جناب سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کو ممنوع وحرام ٹہیراتی ہین اور
متصوفہ جاہلین پابندی احکام شرع اسلام کو بیکار ولغو وخالی از مرام بتلاتی
ہین پس محض بحمایت اسلام ودرددین موافق طریق سلف صالحین کے سلالہ
سادات عظام وبقیہ اسلاف کرام مجمع فضائل علمیہ منبع فواضل عملیہ جناب مولینا و
بالفضل اولنا حضرت مخدومی سید لطف علی شاہ صاحب المعروف بصاحبزادہ حشت
مبارک زادت برکاتہم اس تصنیف شریف وتالیف لطیف سی اُردو زبان مین
عوام اہل اسلام کو اپنی برکات سی مشرف فرمایا اور احیاء سنت سنیہ فرماکر بڑا فیض
دینی جاری فرمایا ہر چند یہہ عاجز لیاقت اس کی نہین رکہتا ہی کہ کماینبغی کچہہ بہی توصیف
جناب مؤلف ممدوح وتالیف شریف کی کرسکی لیکن جب احباب دینی نی اس عاجز سی
دریافت حال واقعی کیا تو بمقتضائی من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم بلجام
من النار یوم القیامۃ باوجود اپنی عدم لیاقت کی اظہار حق مین دریغ نکرسکا
لہذا اس کتاب مستطاب کی خوبی مطالب ومسائل عمدگی براہین ودلائل بیان
کرکے حضرات ناظرین سی امید رکہتا ہی کہ وقت شرفیابی مطالعہ اس کتابکی

کاتب سطور کی حق میں بھی دعای حسن خاتمہ ونجات واستقامت مذہب اہل سنت وجماعت سی دریغ نفرماوین تو محبت دینیہ سی بعید نہین ہے یہ از کریمان کارہا دشوار نیست ۔ وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین ۔

حررہ الفقیر عبد القادر القادری الچشتی غفر اللہ تعالی ذنوبہ آمین ۔

تقریظ عربی از زبدۃ العلماء العظام قدوۃ الفضلاء الکرام علامۃ الدہر بحر الزمان مولنا ابو الخیر مولوی محمد عبد الوہاب صاحب بہاری سلمہ الباری تلمیذ ارشد مولنا مولوی ابو الحسنات عبد الحی صاحب لکھنوی علیہ الرحمہ صدر مدرس مدرسہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ تعالی عن حوادث الزمن ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی غفر لنا الکبائر بالعفو والحسنات وعفا عنا الصغائر بالوضوء وغیرہ من الاعمال الصالحات لا الہ الا ہو الذی افاض علینا سحب البرکات وازال عنا حجب الظلمات والصلوۃ والسلام علی من ارسلہ بالمعجزات الباہرات والبینات الزاہرات محمد ن المبعوث الی کافۃ المخلوقات المنعوت بافضل النعوت والصفات المحمود فی البریۃ بالمحامد والفیوضات الذی لولاہ لما خلق الموجودات وما وجد الارض والسموات وعلی الہ واصحابہ الواصلین الی علی الدرجات والصاعدین الی الحق باتقی

الغايات وعلى تبعهم وتبع تابعيهم من الصلحاء الذين بلغوا مدارج
الاحسان باحسن النيات ووصلوا الى معارج العرفان بالخشتية من
العقوبات وبعد فيقول العبد المغترف من بحار السيئات الذي لا
بضاعة له الا ارتكاب الخطيئات الفقير الى ربه الغني الباري الشهير
بابي الخير محمد عبد الوهاب البهاري عامله الله المتعال بانواع الجود
والافضال ورقاه عن حضيض القال الى ذروة الحال ان العلوم على
تشعب فنونها وتكثر غصونها من اجل ما يتوجه اليه الانسان واكمل ما
يلتفت اليه الاعيان وعلم الاديان من بينها افضل العلوم وراسها وبنى
شرائع الاحكام واساسها فقد صنف فيها الافاضل كتبا شريفة وصحفا
لطيفة وقد بها كان يختلج في القلب ان اطالع في بحث التوبة والاستغفار
كتابا يحتوي على تحقيقات مستودعة في كتب الشريعة والاخبار الى
ان وصلت الى بلدة حيدرآباد دكن صانها الله عن حوادث الزمن
فوصلت اليّ هذه الرسالة العالية المتعلقة بالتوبة والبيعة وغيرها
من المباحث العالية فاطلعت فيها على رموز هي الحقائق وامور
هي الدقائق فقد احتوت على نفائس مطالب لا توجد في مطاوي الكتب
العظيمة واشتملت على عرائس مآرب يخلو عنها الصحف الضخيمة تميته
بان يكتب على خدود الحور بالنور ويتغرد بها العنادل والشحرور
بالسرور تتزين برقوم عباراتها صفحات القراطيس وتترنم بذكر فقراتها
طواويس الفراديس مملوة على فرائد كلها كالفصوص مشحونة بعوائد

تجاری مجری النصوص یندفع عن مطالعتهما الکسلان و یجلو عن استماع مضامینهما صدی الاذان یترشح علیهما آثار من الخلوص والعرفان و ینتشر منهما رائحة من التصوف والاحسان کیف وقد صنفهما الحبر العلامة والنحریر الفهامة الخبیث المدرار لیث کتائب الاخبار الماجد القرم ذو الفضل و الکرم المولی الجلیل الفاضل النبیل زبدة الاصفیاء عمدة الاولیاء صاحب المقام الرفیع الاسنی ذو المحامد العالیة والاعلی مالک سلطنة الشریعة والطریقة الجامع لمرتبتی العلم والعمل بالحقیقة مجمع المناصب العلمیة منبع المناقب العملیة مولانا المخدوم المعروف بسید لطف علی الجشتی الهروی صانه ربه القوی عن حوادث الایام وادام فیوضه علی الخاص والعام والان نختم الکلام وعلی الله التوکل فی البدء والختام ولله الحمد والثناء بالدوام والصلوة علی رسوله سید الانام واله واصحابه الکرام ما تقاربت الصحف والاقلام وتناوبت اللیالی والایام حرره ابو الخیر محمد عبد الوهاب البهاری غفر الله له ولوالدیه الباری صدر المدرسین فی المدرسة النظامیة الواقعة فی بلدة حیدرآباد دکن صانها الله تعالی عن حوادث الزمن

چو تقریظ عربی که فاضل جلیل عالم نبیل عین انسان بلاغت

انسان عین فصاحت مولانا مولوی ابو المکارم سید میر محمد حنیف صاحب یمانی

فقیر مؤلف کیطرف بطریق مکتوب کے لکھی ہے وہ یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنزل واذكر اسم ربك بكرة واصيلا ومن الليل فاسجد له
وسبحه ليلا طويلا هو الذي اوضح لمعالم الاسلام سبيلا وجعل
السنة على الاحكام دليلا وارسل لمناهج الهدايته رسولا ومهد
لشارع الشرائع اصولا رب المشرق والمغرب لا اله الا هو فاتخذه
وكيلا وهدى من يشاء من عباده الى ان يكبروه تكبيرا ويهللوه
تهليلا الحمد على ما اعطى طالبيه عطية معرفته ومنح بفضله عارفيه
منحة خشيته ومدحهم فانه انما يخشى الله من عباده العلماء ونتردى
بالعظمة والكبرياء ونسربل بالمجد والبهاء فتحرك في كل متحرك بكل حركة
وسكن في كل سكون بلا حلول كما يشاء حقيقته وجود المطلق عين
هويته المسمى بالخلق والحق ظهر في كل ذات بكل خلق واتصف بكل معنى
في كل خلق وخلق والصلوة والسلام على رسوله محمد الذي علم ما
لم يعلم سواه وخشي بقدر علمه بالله وكان اعلم لعظم ما لاح له وقال
انا اعلمكم بالله واخشاكم له المدعو لفرد من افراد بني ادم عبده
ورسوله المعظم ونبيه المكرم ورداءه المعلم وطرازه الافخم وسباقه
الاقدم وصراطه الاقوم مجلى مرات الذات منتهى الاسماء والصفات
صلى الله عليه واله واصحابه ونقلة اثاره وحملة اخباره الدعاة

الى اصح الاقوال والهداة الى ارشد الافعال اما بعد فيا
ذا الفضائل المعترف بها نبهاء العصر ويا جامع اشتات الفواضل التى
جلت عن الحصر ويا من ثبت الفضل لديه وارتسم وعنه افتر الزمان
وابتسم ارسلت الى رسالتك التى يجب لها التعظيم والتكريم فاقررت
بمعجزاتها والقيت لها عصا التسليم ولما سرحت نظرى فى دقائق مبانيه
وفرحت فكرى بالتامل فى عرائس معانيها قلت ما عسى ان اصف من لطائف
اسرارها وابدى من اذكار حقائقها فمبانيها اسلس من زلال التسنيم
وانور من البدر والنضر من جنات النعيم ومعانيها اجلى من الفرائد و
اسنى من وجوه الخرائد سوادها انسان للاعيان وان ذالك الافضل
من الله على اعيان الانسان والفضل من الله على الانسان فى كل حين
وان وبياضها صباح نحور الجنان ونقوشها كانهن الياقوت والمرجان
ومضامينها مصداق فيهن قاصرات الطرف لم يطمثهن انس قبلهم
ولا جان فلله انت من زبدة العارفين ونخبة السالكين وما ذا
اقول فى تصنيف كانه ينابيع من سطورة بريا المعارف والحقائق
ويتروج منه متاع مذهب الحنفيه على التحقيق بالدلائل فائق وهو لمصداق
هذه الابيات لائق سه كتاب لو تامله ضرير ٭ لعاد كريمتاه
بلا ارتياب ٭ ولو مرت حوامله بقبر ٭ لصار الميت حيا فى التراب
كانها صحيفة سماوية او نفحة نورانية او شمعة طور حري بان يكتب بقلم
النور على خد ود الحور فلله در المصنف بالرحمة والافضال والنعم

والاجلال قدوة السالكين زبدة العارفين قد جمع في هذه الرسالة من
مطالب عذبة وسلك في مسالك منهاجها ومناسك مباهجها
طرفا نورانية وسبلا عرفانية يرتاح في رياض ازهارها وحياض
انهار السرائر الروحانية والبصائر العرفانية فجاء بحمد الله جليل الشان

اطال الله عمرك في ارتقاء	فان بقاءك الفوز العظيم
لا زلت يا صدر الهداية والتقى	بدرا على افق الكمال منة والهدى

ثم انك ايها الفاضل والانسان الكامل المخدومي ومولائي وسيدي
المرتضي ان ازيد عليه وانتظم بذالك في سلك ما انتسب اليه
وذا لعمري من حسن ظنك الجميل في من ليس له الا بضاعة مزجاة وفهم
قليل ومن اين للذهن الكليل انتقاد كلام الالمعي وكيف تقبل دعوى
شرف التاصل من الدعي ورجائي فيك ايها المفضال العفو والصفح
مني واجعل جائزتي قبول كتابتي لتتم سعادتي ؎ فالناس كلهم
لسان واحد ٭ يتلوا الثناء عليك والدنيا فم كتبه ببنانه وقاله
بلسانه العبد الضعيف النحيف اللهيف ابو المكارم مير محمد حنيف الحنفي
مذهبا والقادري مشربا والحيدري نسبا والحيدرابادي
وطنا صدر المدرسين في المدرسة التي بنيت لاهل المناصب
المعززين في يوم الاثنين اوايل شهر جمادى الاولى سنة ١٣١٥ خمسة عشر
وثلاث مائة بعد الالف من هجرة من خلقه الله على اكمل وصف صلى الله
عليه وعلى اله واصحابه ونقلة اثاره وحملة اخباره فقط

تقریظ عالم اجل فاضل باعمل مولنا مولوی حافظ محمد انوار اللہ صاحب استاذ حضور پرنور والی حیدرآباد دکن خلد اللہ تعالی ملکہ و سلطنتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کو اول سی آخر تک بینی مطالعہ کیا اور مستفید ہوا فی الواقع وہ مریدون کو بجای پیر ہے اور پیرون کی لیئ تذکیر منکرون کا جواب شافی ہے اور متوقفون کی لیئ ترغیب وافی غرض کہ اس سی کوئی مستغنی نہین ہو سکتا کیون نہو مصنف اس کی معقول و منقول کی جامع صاحب علوم ظاہری و باطنی ہین ہر افراط و تفریط سی دور اعتدال پر قایم ہین حقتعالی اس کتاب کی فیوض و برکات کافہ اسلام کو نصیب فرماوی اور ظل عاطفت اون کا جمیع مسترشدین کے سر پر ممدود رکہی آمین یارب العالمین بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ کتبہ محمد انوار اللہ صاحب عفاعنہ۔

ایضاً تقریظ رسالہ مثنوی نمونہ خرواری بزبان اردو از زبدۃ العلما قدوۃ الفضلا مولوی میر محمد حنیف صاحب صدر مدرس مدرسہ منصبداران رکاب سرکار نظام دام اللہ ملکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ المزیۃ بعقد اللآل والماء السلسال والعذب الزلال علی محمد والہ خیر آل واصحابہ الناشئین فی الافعال والاقوال مثنوی حمد حق ہے جو ہو شروع کلام

اوس کا بہتر ہی سب طرح انجام نیست کو قول کن سے ہست کیا

پہر دو عالم کا بند وبست کیا حکم اوس کا ہے خلق پر جاری
وہ ہی معبود خالق و باری اللہ تعالی کی رحمت دیکھو اُس نے
ہمکو پیدا کیا ہماری لئے لاکھون چیزین نبائین جس سے ہمین بڑا آرام ملتا ہے
ہماری طرح طرح کے کام نکلتی ہین غرض اپنی ساری ضرورتین اللہ تعالی کی دی ہوئی
چیزون سی پوری کرتے ہین اگر یہہ چیزین نہون تو زندگی دوبہر ہوجای
جب ہمکو اللہ تعالی نی اپنی جود مطلق سی اتنی نعمتین بخشی ہین ہماری لئی ایسے
کام کے چیزین پیدا کی ہین مثلاً ایک ہوا ایسی بڑی نعمت ہی کہ ہماری زندگی بغیر
اوس کی محال ہی اور ہمین بفحوای ولقد کرمنا بنی آدم کے ساری مخلوق سے
افضل نبایا ہی تو ہمکو ہی چاہیے کہ ہر وقت اوسی یاد رکہین اور اوس کے عبادت
کرین بیت ابر و باد و مہ خورشید و فلک درکاراند تا تو نانی بکف
آری و بغفلت نخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار شرط انصاف
نباشد کہ تو فرمان نبری قال اللہ تعالی وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون ای لیعرفون اور درود نامحدود سرور عالم و آدم ہماری
رسول اکرم نبی افخم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جو کہ جن کی اطاعت عین اطاعت
حق تعالی کی ہی اور آپ کی پیروی عین محبت و رضامندی حق تعالی کی ہی
جیسا کہ آیہ کریمہ قال اللہ تعالی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور
آیۃ شریفہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ سے ظاہر ہے
بعد حمد و نعت کے طالبان شریعت اور سالکان طریقت کو عموماً اور شائقان
سجادہ نشینیت کو بشارت ہو کہ رسالہ کشتی نموذہ غرواری زیور اتمام او حلیہ

اختتام سے آراستہ ہو کر جلوہ افروز دیدہ مشتاقان روزگار ہوا اخلاق اور
سلوک میں یہ ایک نئی کتاب ہے جو اس سے پیشتر نہ کسی کان نے سنی اور
نہ کسی آنکھ نے دیکھی یہ شریعت اور طریقت کے اصول کا لب لباب ہے اور
احکام اسلام اور اقوال حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کا خلاصہ
نکات رشد و ہدایت کا قرآن اور حدیث سے [illegible] شریعت اور تحقیقات [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] بیان کو [illegible]
[illegible] کا اشتیاق [illegible]
کر لینی چاہیے [illegible] مصرع [illegible]
دل [illegible] ہے [illegible]
یہ سب [illegible] کا [illegible]
سلف اور خلف کے [illegible] اختلاف [illegible]
سنبھالنے کا [illegible] گیا [illegible]
بلقیس [illegible] کا دکھلایا [illegible] شریعت [illegible] اور طریقت [illegible]
والوں کو چراغ ہدایت مثل روز روشن کے دکھلایا گیا [illegible]
[illegible] تعریف [illegible]
قابل ہو کہ جس کی [illegible] حقانی [illegible]
[illegible] الا [illegible] سلطان [illegible] مولانا [illegible]
[illegible] الہندی صاحب [illegible] کتب [illegible]
[illegible] الحمد للہ العالمین [illegible]

اور حقیقت آنتاب کی ایک ذرہ نا چیز بیان کر نیکا دعوی کرنی کیا مجال ہی.
یہان اچھون اچھون کی زبان نا طقہ لال ہی لاریب کہ ہم سب فانی ہین
اور وہ باقی لم یزل ولایزال ہی اوس نے اپنی عنایت سے ہمیں ہست کیا کتم عدم سے
میدان وجود مین لایا اور چونکہ نسیان اور غفلت انسان ضعیف البنیان
کی طینت مین داخل ہی اور خطا و عصیان امر روز خلقت ہی بقول
گفتہ اند شعر میراث از پدر ما را خطا از روز ازل رزق آدمی ز او بہشت
انسان کی امراض کا علاج ہمیشہ رسول مبعوث ہوتی رہی تا بھولی ہوؤن کو
ہدایت کرین بہکی ہوؤن کو راہ بتاوین مریضان معاصی کا علاج جب
تلک ان کو ہدایت نہ ہو بندگی خالص سے نہ کرین جہانتک ہو پرہیز کرائین یہہ بہی ہی
بجا ہی اور یہہ ظاہر ہی کہ ہماری خاتم النبیین سید الانبیاء والمرسلین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بعد نبوت ختم ہوئی اور کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا
اس لئی تکمیل دین الہی اور اتمام نعمت ربانی آپ ہی کی ذات بابرکات
پر ختم ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یہہ فضیلت اور
بزرگی آپ کو حضرت باری عز اسمہ نی عطا کی ہی بعد از خدا
بزرگ توئی قصہ مختصر علی ہذا القیاس آپکی امت کی حق مین بہی ارشاد
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ہی یہہ کسقدر موجب سپاس ہو الآن
اب کل امراض روحانی اور جسمانی کا علاج قادر خلاق علی الاطلاق نی اپنی سچی
حاذق و طبیب کامل حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام ہی کی
ذمہ رکھا اور ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ صاف

کہہ سنایا وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون لعلکم تفلحون ومن
تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا ارشاد ہوا [illegible] تعلیم
اور تفہیم ذمہ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تھا چنانچہ عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاستغفر اللہ واتوب
الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ تعلیم ہوا اور والذی نفسی بیدہ
لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ
فیغفر لہم تفہیم ہوئی [illegible] گریہ وآہ آوردہ [illegible] نگاہ آوردہ
[illegible] خواہش عفو ترا رفتند جہان جہان گناہ آوردہ [illegible] اللہ
یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر غایت وقت توبہ بھی ہے [illegible]
نفسی بازپسین دست ردست [illegible] بستند
اور ندم [illegible] ہست [illegible] قلندران زگناہ [illegible]
طاعت ناکردہ [illegible] ایضا [illegible] درست اگر [illegible]
ہمان [illegible] گناہ شکست علمائے کرام ورثۃ الانبیاء ہیں
وہ اسی کی [illegible] اصفیاء واذکیاء وصلحاء رہین
ان حضرات پاک کا [illegible] علیہم الرحمۃ والرضوان [illegible] ہی آیۃ کریمہ
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ تحریرا اور تقریرا
[illegible] اور [illegible] موشگافی کی کہ کوئی دقیقہ واگذاشت نکیا غیب کو
شہود [illegible] معدوم کو وجود کر دیا چنانچہ انہیں میں یہ رسالہ نافع الموسوم
[illegible] زبدۃ العلماء المحققین قدوۃ الفضلاء المدققین

واقف اسرار رحمت کاشف حقائق لاہوت محمدنا و مولانا و بالفضل اولینا
سید کبیر [illegible] حضرت [illegible] سید خواجہ لطف علی شاہ صاحب الحسینی المودودی
[illegible] نسباً [illegible] چشتی مشرباً [illegible] وطناً معروف بصاحبزادہ صاحب
چشتی [illegible] خصوصاً علی روس الاشہاد [illegible] الی یوم الدین
[illegible] حضرت [illegible] کتاب [illegible] پہنچو
[illegible] بیعت اور طریقت کا
[illegible] ملتقیان [illegible]
[illegible] مضمون [illegible] اظہار
کردیا [illegible] مضمون بیعت [illegible] شریعت کی شریعت
اور حقیقت کی طریقت ہے [illegible] شریعت و طریقت
دونوں کا سلسلہ [illegible] شریعت والوں کا ایمان اور طریقت والوں کی جان ہے
کیا معنی [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible] کی طاعت [illegible]
[illegible] پیدا ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] فقیر
اس کا [illegible] راہ ہدایت ہے [illegible] طریقت [illegible] مقبول ازدست
[illegible] اندازہ [illegible] کو تو توبہ کا [illegible] حاصل خلاصہ [illegible]
[illegible] سعادت [illegible] شخص کہ جو اس کتاب کو [illegible]
کرلی اور [illegible] دولت نصیب [illegible] اس کتاب [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
[illegible] تصدیق [illegible] ہوگی [illegible] قلم میں

[illegible] — جو اس کا کرے مؤلف کو عطا

جس کا [illegible] بھی نصیب — زینہار بندی گنہ گار اور غریب

[illegible] خیال — کہ لکھوائی تالیف کا یہی اس سال

[illegible] کو خدا — فکر [illegible] کرتا ہے اے مرد خدا

[illegible] بالا [illegible] — سال [illegible] اس [illegible] والا کا ہے

۱۳۱۵

[illegible] — عالم بالا کا جاری فیض ہے

۱۳۱۵

ایضاً [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] — گنج اسرار کا [illegible]

یوں [illegible] تاریخ — اصل [illegible]

۱۳۱۵

ایضاً من قطعہ تاریخ دیگر [illegible]

[illegible] علیشاہ — بدل [illegible]

گفت تاریخ این نسخہ [illegible] — بخزدار [illegible]

۱۳۱۵

ایضاً من قطعہ تاریخ دیگر [illegible]

[illegible] این نسخہ با کمال — جو صفت علی شاہ [illegible]

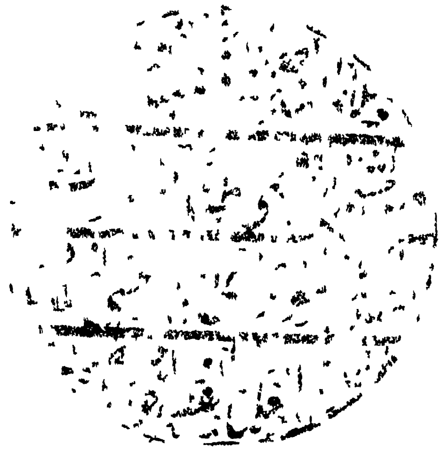
[illegible] طبع [illegible] — نمونہ بخزداری از گنج [illegible]

۱۳۱۵

[illegible] اجازت [illegible]

[illegible]





[illegible] کتاب کا حقائق [illegible] علی و [illegible]

[illegible] علی [illegible] بہشت مبارک [illegible]

[illegible] اجازت ماضی کے قصد طبع

[illegible] المعارف [illegible]